جمہوریۂ روما

جلد سوم

سلسلۂ نصابِ تعلیم جامعۂ عثمانیہ

تاریخ جمہوریۂ روما

جلد سوم

مصنّفہ

ڈبلیو۔ ای۔ ہیٹ لینڈ ایم۔ اے۔
فیلو سینٹ جانس کالج۔ کیمبرج

مترجمہ

مولوی حمید احمد صاحب انصاری بی۔ اے۔
مسجّل و رفیق جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی
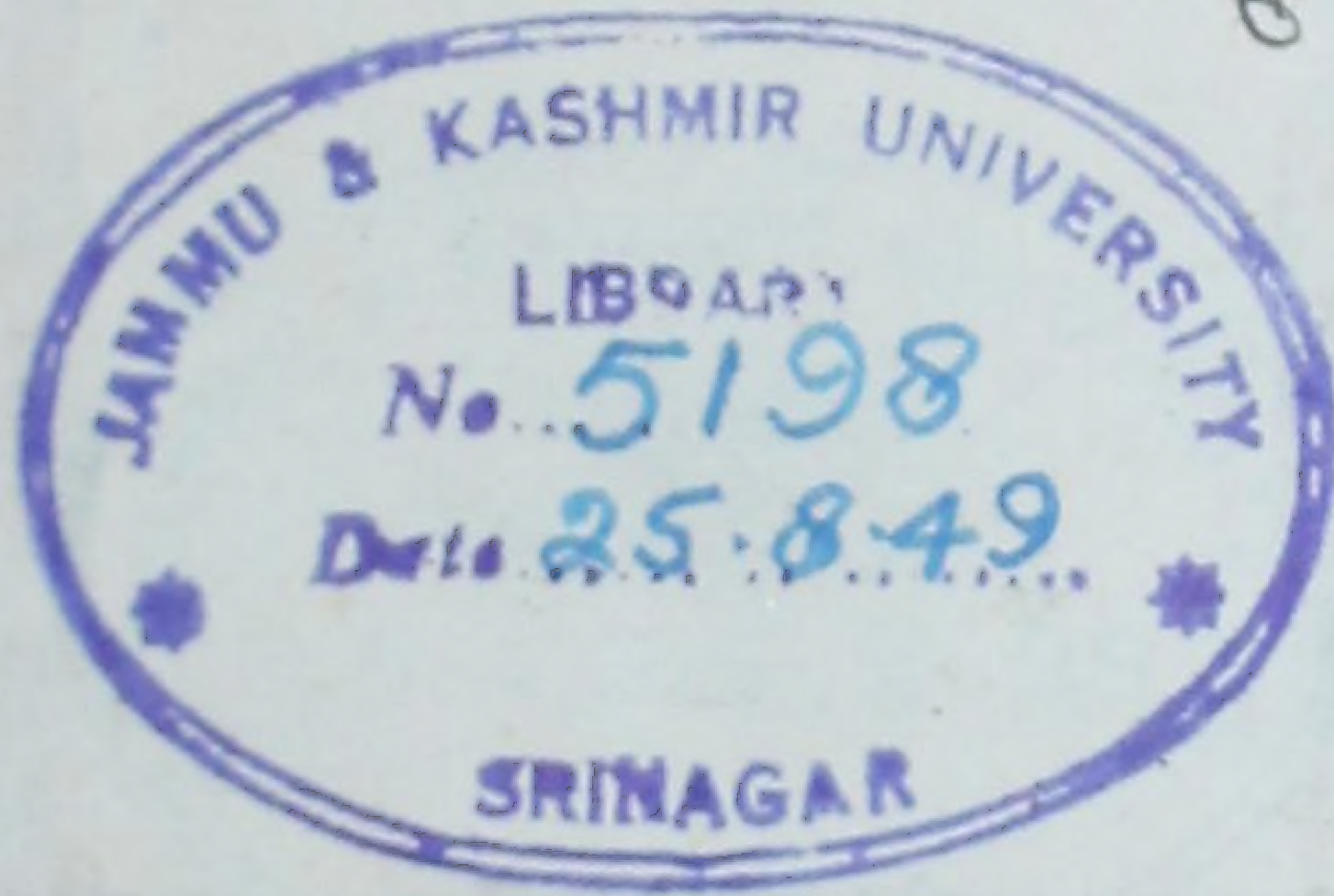
سنہ ۱۳۴۲ھ م سنہ ۱۳۳۳ف م سنہ ۱۹۲۳ع

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین تاریخ جمہوریہ روما جلد سوم

حصہ ششم

دور انقلابی

(الف) از برادران گراکی تا حکومتِ سولا

باب سی و پنجم

سسلی میں غلاموں کی جنگ ۱۳۴ تا ۱۳۲ سنہ ق م (۶۸۰) کسی ملک کی تاریخ کو مختلف عہدوں میں تقسیم کرنا کسی خاص اصول پر مبنی نہیں مگر سہولت کی غرض سے اُسکی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوئی واقعہ ایسا ہو کہ اسکو دو عہدوں سے ایسا تعلق ہو کہ ایک کے واقعات کے نتائج دوسرے کے واقعات کے اسباب ہوں تو اس سے ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ متفرق واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں تسلسل بھی ہے۔ اسی قبیل کے واقعات میں سسلی کے غلاموں کی جنگ ہے جس سے سلطنت روما کے صوبجات مفتوحہ کی بدانتظامی اور دیہات میں غلامی کی قبیح رسم کے ترقی پانے کے نتائج ہویدا ہیں۔ اس بغاوت کو سلطنت روما نے سخت خونریزی کے ساتھ فرو کیا مگر اس کے دب جانے سے ان خرابیوں کا استیصال نہیں ہوا جو اس کی باعث تھیں۔ بدنصیب غلام جن مصائب میں مبتلا تھے ان سے ان غریبوں کو نجات نہیں ملی اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ زمانہ مابعد میں سسلی اور دیگر اقطاع ملک میں انھوں نے پھر شورش کی۔ روما کے عہد انقلاب کے تمدن میں دو جماعتیں بالخصوص نمایاں ہیں ایک تو سرمایہ دار اور دوسرے غلام۔ یہی دو قوتیں تھیں جو اطالیہ میں زراعت کی بربادی کی باعث ہوئیں، اہل جمہور کے حسب قومی کو انھیں کے سبب سے کیڑا لگ گیا اور انھیں کی بدولت روما کے آزاد شہریوں کی فوج پیشہ ور سپاہیوں کی ایک ایسی جماعت میں متبدل ہو گئی جو ہر ایک اولوالعزم پیشوا کا ساتھ دینے کو تیار تھی۔ قوم رومن اس منزل سے ناآشنا نہ تھی کیونکہ اسکے قدم اِس طرف پہلے ہی اُٹھ چکے تھے۔ عہد انقلاب میں تدریجی تغیرات کی وجہ سے آخر کار وہ نتیجہ برآمد ہوا جس کی طرف قوم بڑھ رہی تھی یعنی سلطنت روما ایک فرد واحد کے زیر نگیں ہو گئی ؎

باب ۳۵
سسلی کا نظام زراعی

(۶۸۱) اطالیہ میں ان بڑے بڑے علاقوں کی تعداد جن کی اراضی میں غلاموں سے کام لیا جاتا تھا روز بروز بڑھتی جاتی تھی مگر جزیرہ سسلی میں اس طریقہ کا رواج عام تھا۔ دوسری جنگ قرطاجنہ کے دوران میں جب اہل روما کو اس جزیرے پر دوبارہ تسلط حاصل ہوا اور اسکے بعد اراضیات کو ضبط کر کے انکا دوبارہ بندوبست ہوا تو ان انتظامات کی وجہ سے اُن اراضیات میں جو رومنوں اور انکے منظور نظر حلفاء کے قبضے میں تھیں اضافہ کثیر ہوا۔ بعد کے ستر سال میں غالباً روما کے سرمایہ داروں نے اور بھی اراضیات خرید لی ہونگی۔ چند دیسیوں[1] نے بھی جن پر حکام کی خاص نظر عنایت تھی اور جن کو حق کومرسیم (حق تجارت وقبضہ جائداد وغیرہ) مل چکا تھا غالباً یہی کیا ہوگا۔ ان کے علاوہ کچھ کم درجے کے حقوق رکھنے والے لوگ بھی تھے جنھوں نے اپنی بستیوں کی حدود میں املاک پیدا کرلی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اراضیات زیادہ تر چند زمینداروں کے قبضے میں تھیں جو وسیع پیمانے پر غلاموں کی محنت سے کاشت کراتے تھے۔ عیش پسندی ترقی پر تھی اور اہل دولت کی قوت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ آقا برا اپنے غلاموں کے ساتھ بھلا یا برا سلوک کرنے میں کوئی قوت قانونی یا اخلاقی مانع نہ تھی۔ عرصہ دراز تک کسی قسم کی بدامنی نہ ہونے اور امن و اماں کے قیام سے سسلی کے اہل دولت کو یہ خیال ہوگیا تھا کہ اس جزیرے میں کسی قسم کا خوف نہیں اور انکی بے رحمی اور حرص کی ان کو کبھی سزا نہ ملیگی۔ غلام رکھنے والے کے مظالم مشہور ہیں مگر سسلی کے زمینداروں نے انتہا کردی تھی۔ بخل اور خود غرضی نے انکی آنکھیں اندھی کردی تھیں، انکو اس امر کا بھی احساس نہ رہا کہ بدنصیب غلاموں کو کافی غذا اور کپڑا دینا انھیں کے حق میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ اگر انکے غلام لوٹ مار کرتے تو چشم پوشی کرتے جس کی وجہ سے سسلی میں رہزنوں کی تعداد کثیر ہوگئی جنھیں فوج بنجانے کے لئے صرف ایک راہبر کی ضرورت تھی۔ اس طرح دیہات میں امن و اماں مفقود ہوگیا اور باقی ماندہ چھوٹے چھوٹے کسانوں کی جان عذاب میں پڑگئی جو اپنے ذی اثر ہمسایوں کے غلاموں کی لوٹ مار سے پریشان تھے۔ جزیرے کے اصلی باشندوں میں سے جو باقی رہ گئے تھے نہ صرف اپنی زمینوں سے بیدخل کردئے گئے تھے بلکہ غلاموں کی موجودگی کی وجہ سے محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ

[1] مسر ودوم ان دیرییس جلد سوم ۹۳ و ۱۰۸ اور فقرہ ۲۵۲ ماسبق
[2] دیکھو فقرہ ۱۳۵ مابعد کا حاشیہ

باب ۳۵

پالنے کا موقعہ باقی نہ رہا تھا۔ مگر ان کے مصائب کے غلام ذمہ دار نہ تھے کیونکہ سسلی میں وہ اپنی مرضی سے نہ آئے تھے۔ یہ سب خرابی اس نظام کی تھی جسکی وجہ سے چند غلام رکھنے والے عیش و آرام سے بسر کرتے تھے۔ رومی صوبہ داروں کے پاس بھی انھیں رسائی حاصل تھی جو اکثر بدلتے رہتے تھے اور جن کی اصل غرض یہ رہتی تھی کہ اپنے زمانہ حکومت میں خوب روپیہ پیدا کریں اور ذی اثر اہل دولت ان سے کسی بات پر ناراض نہوں کیونکہ انکی ناراضی کا اثر روما تک پہنچتا تھا جس سے انکی آیندہ ترقی معرض خطر میں پڑجاتی اسلئے غلام اور انکے آقا جو مظالم اہل جزیرہ پر کرتے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ تھی اور اگر غلام کسی صورت سے اپنے اطالیہ یا سسلی کے آقاؤں پر ٹوٹ پڑتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ غریب اہل سسلی ان قابل نفرت سرمایہ داروں کی حمایت میں اپنا خون گراتے ؟

غلاموں کی جماعتیں

(۶۸۲) واقعات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ ان معدودے چند اور منتشر سرمایہ داروں کی حفاظت کی ضرورت تھی مگر حکومت روما کو اس کا کچھ خیال نہ تھا کیونکہ انکے پاس نہ صرف کوئی مستقل فوج تھی بلکہ جنگ کے آغاز کے بعد بھی سمندر پار مقامات میں لڑنے کے لئے سپاہیوں کا بھرتی کرنا آسان نہ تھا سسلی میں صرف ایک پریٹر تھا جسکے ساتھ ایک مختصر سی فوج ذاتی حفاظت کے لئے اور چند ہزار مقامی سپاہی (ملیشیا) تھے جن سے کاربراری دشوار تھی۔ علاوہ ازیں مجلس سینیٹ (سینات) کو حالت جنگ کے وجود کا یقین دلانا آسان نہ تھا۔ افواج کے بھرتی کرنے سے عوام میں انتشار پھیل جاتا اور اراکین سینیٹ (سینات) بلحاظ دیگر مصالح بلا وجوہ موجہ ایسا فعل کرنے سے احتراز کرتے جس سے عوام میں بد دلی پھیلنے کا اندیشہ ہوتا۔ پھر خود زمینداران سسلی اپنے درمیان میں افواج روما کی موجودگی کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ اس زمانے میں سپاہی کا اصل مقصد حصول مال غنیمت تھا اور دوست و دشمن کے مال میں بھی امتیاز نہ کرتے۔ سسلی کے غلاموں میں بھی جنگجوئی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ان میں سے سب زبردست اور توانا تھے کیونکہ کمزور غلام کبھی خریدنے کے قابل خیال نہیں کئے جاتے تھے۔ ان سے دو کام لئے جاتے تھے یعنی سسلی کی زرخیز زمینوں کی کاشت یا گلہ بانی۔ اس محنت و مشقت کی وجہ سے وہ ہمیشہ تنومند رہتے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ غلام زیادہ مشرق خصوصاً شام اور ایشیائے کوچک کے باشندے تھے۔ اہل اقتدار کی فرماں برداری انکی طبیعت ثانی ہوگئی تھی مگر ہم قوم اور ہم خیال ہونے کی وجہ سے ایک تعداد کثیر کا بالاشتراک کوئی کام کرنا آسان تھا تو ان منتشر [illegible] یونانی

باب ۳۵

تہذیب کا ایک خفیف سا صیقل تھا جسکی وجہ سے ان میں مکاری اور ہوشیاری پیدا ہو گئی تھی جس سے انکے بہت سے کام نکل جاتے تھے۔ اوہام پرستی بھی انکے خمیر میں تھی، ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے جھوٹے دعوون کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیتے، نجات دہندہ کے منتظر رہتے اور ہر رہنما کے نقش قدم پر چلنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ ان میں سے اکثر کو وہ زمانہ یاد تھا جبکہ طوق غلامی انکے گلے میں نہ تھا بعض ان میں سے ایسے بھی تھے جو اپنے دور افتادہ وطنوں میں کچھ حیثیت رکھتے تھے مگر اب پا بہ زنجیر ہو کر جانوروں کی طرح اپنے ظالم آقاؤں کی منفعت کے لئے محنت و مشقت میں مصروف تھے اور ہر وقت ناقابل برداشت مصائب کے ہراس میں رہتے۔ موت کا انہیں کیا خوف ہو سکتا تھا جبکہ اُن کی گلو خلاصی کا یہی ایک ذریعہ تھا۔ ایک دفعہ جب اُنکو یقین آگیا کہ کوئی تغیر انکی موجودہ حالت کو زیادہ خراب نہیں کر سکتا تو پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا دشوار نہ تھا کہ اگر کوئی تغیر ہو تو اس سے انکی حالت بہتر ہی ہوگی۔ آخر کار ان صبر کرنے والے مشرقیوں کا پیمانہ شکیبائی لبریز ہو گیا اور انھوں نے بغاوت پر کمر باندھ لی۔

غلاموں کی بغاوت

۶۸۳ - مورخوں[1] کی فروگزاشتوں کی وجہ سے اس بغاوت کی تاریخ کا تعین دشوار ہے۔ واقعہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۴۰ قم سے سسلی میں مشکلات پیدا ہو گئیں تھیں اور جو جو پریٹر مقرر ہوئے وہ یکے بعد دیگرے بغاوت کو فرو کرنے سے عاجز رہ گئے تھے۔ پی۔ پوپیلیس نے (جو بقول موم سین سنہ ۱۳۵ قم میں پریٹر تھا) یہ تحریر چھوڑی ہے کہ اس نے بھاگے ہوئے غلاموں کو انکے آقاؤں کے پاس واپس کر دیا تھا مگر اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ اس نے بغاوت بالکل فرو کر دی کیونکہ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے پریٹروں کو غلاموں نے ہزیمت دی۔ مگر ممکن ہے کہ اس سے یہ مطلب ہو کہ انکو قزاقوں کی بڑی بڑی اور جنگجو جماعتوں کے فرو کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ اصل بغاوت سنہ ۱۳۵ قم کے دوران میں شروع ہونا مشکوک ہے۔ مگر غالباً اسی زمانے میں قسا اہل ہند سینیٹ (سینات) کو آخر کار یقین ہو گیا کہ ایک

[1] اصل ماخذ ڈیو دورس سیکولس کی کتاب بست و چہارم ہے اور وسیس جلد پنجم ۹ و ۶، ۴ و ۸ والیریس میکسی مس جلد ۲، ۷، {۹، و جلد ۹، ۱۲، ۱} - اسٹرابو جلد ۶، ۲ {، صفحہ ۲۷۲-۲۷۳) فرونٹی نس فلورس جلد ۲، ۷، جلد ۳، ۱۹ وغیرہ سے بھی کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں آخری تین اسناد کا ماخذ بھی لیوی ہی ہے اور انکی اصل بنیاد غالباً پیزو کی گم شدہ تاریخ ہے وِتھانس صفحہ ۷۹ میں مفرور غلاموں کی واپسی کا ذکر ہے وڈ زورتھ صفحہ ۲۲۱ کا بھی مطالعہ کیا جائے

واقعی جنگ کا سامنا ہے اور خواب غفلت سے جاگ کر ایک کانسل کو مع فوج کے جزیرہ
سسلی پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا جہاں سے روما کو غلے کی رسد پہنچتی تھی۔
اس عظیم الشان بغاوت کی ابتدا شہر اینا سے ہوئی جو وسط جزیرہ میں ایک دشوار گزار
پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا اور اس سبب سے بغیر غداری یا رسد کے ختم ہو جانے کے اس پر
قبضہ ناممکن تھا۔ اس مقام کے ممتاز اشخاص چند سرمایہ دار تھے۔ ان میں سے
ایک دِاموفیلس جو اپنی بیہودہ عشرت پسندی اور وحشیانہ بیرحمی کی وجہ سے بدنام تھا
اسی مردود جماعت میں سے ایک دوسرا شخص انتی گی نیس تھا۔ غالباً دونوں سسلی زاد
یونانی تھے۔ آخر الذکر کا ایک یونانی غلام مسمی یونوس (خیر خواہ) تھا جس سے غالباً
خدمت گاری کا کام لیا جاتا تھا مگر ان سرمایہ داروں کے خدمت گار بھی انکے جبر و تشدد سے
محفوظ نہ تھے اور اس لئے یہ بھی ان غلاموں کے ساتھ جو علاقوں میں زراعت یا گلہ بانی میں
مصروف تھے پوشیدہ ہمدردی رکھتے تھے۔ یونوس کو اپنے ملک کے توہمات کی خاصی
مہارت تھی اور شعبدہ بازی میں بھی دخل رکھتا تھا۔ منہ سے آگ نکالنا اور اسی قسم کے دوسرے
شعبدے اسے یاد تھے۔ اسے یہ بھی دعوے تھا کہ اس پر وحی اترتی ہے، پیشین گوئیاں بھی
کرتا جو بعض اوقات سچ بھی ہوتیں۔ اس طور پر آس پاس کے شامی غلاموں میں اسکی فوق العادت
قوتوں کی شہرت ہوگئی۔ دِاموفیلس کے غلاموں نے جب اسکے خلاف میں سازش شروع کی تو
انھوں نے یونوس سے مشورہ کیا جس نے امداد الہٰی کی امید دلا کر انھیں بغاوت پر پورا آمادہ کر دیا۔
غلاموں نے علم بغاوت بلند کر کے شہر اینا پر قبضہ کر لیا اور جن جن لوگوں سے انکو کد تھی سب کو
تہ تیغ کر دیا۔ اینا کے غلام بھی انکے شریک ہو گئے۔ داموفیلس اور اسکی بیوی میگالس
جو بیرحمی میں اس سے کم نہ تھی دونوں اپنے مکان سے نکال کر قتل کر دیے گئے۔ صرف وہ
اہل حرفہ جو اسلحہ کے بنانے میں مدد دے سکتے تھے چھوڑ دیئے گئے باقی تمام اہل شہر کا قتل عام ہو گیا۔
صرف ایک ہی شخص کو انھوں نے چھوڑ دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان وحشی غلاموں میں بھی
انسانیت کے کچھ آثار باقی تھے۔ داموفیلس کی نوجوان بیٹی ہمیشہ اپنے باپ کے غلاموں کے
ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آتی اور تا حد امکان ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش کرتی
اس رحم کے صلے میں غلاموں نے نہ صرف اسکی جان بخشی کی بلکہ عزت آبرو کے ساتھ اسکو اپنے
عزیزوں کے پاس بھیجدیا جو مقام کتانا میں تھے۔

باب ۳۵

۶۸۴- غلاموں کی اُس جماعت کا جس نے شہر اینا پر قبضہ کر لیا تھا یونوس سرغنہ ہو گیا اور چونکہ اس کا نام مبارک اور اسکی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئی تھیں اسلئے غلاموں نے اسکو اپنا بادشاہ منتخب کیا کیونکہ مشرقی لوگ حکومت شاہی کو پسند کرتے ہیں۔ یونوس نے بھی مشرقی بادشاہوں کے ٹھاٹھ اختیار کئے۔ اس نے اپنا لقب شاہ انطاکوس رکھا اور اپنی داشتہ کو ملکہ بنا کر مشرقی درباروں کی تقلید میں عیش و عشرت کی زندگی شروع کر دی۔ اپنی باغی فوج کو اس نے شامی کے نام سے مشہور کیا اور ممکن ہے کہ اس جماعت میں جو لوگ پہلے شریک ہوئے شامی ہی ہوں۔ یونوس کے بدمعاش ہونے میں تو کوئی شک نہیں مگر ذی فہم ضرور تھا۔ اس نے اپنے پیرووں میں سے ایک شاہی مجلس بنائی اور اپنا اعتماد زیادہ تر ایک آکائی یونانی مسمی اکائیوس پر رکھا جس کی لیاقت اور دلیری کی وجہ سے اسے زیادہ تر کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ جدید اشخاص کی تعداد کثیر شریک ہونے سے باغیوں کی فوج میں اب دس ہزار آدمی ہو گئے تھے جو مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ رومن افواج کے کئی دستوں کو انھوں نے بد مقابلہ شکست دی اور ہتھیار چھین کر اپنی افواج کے اسلحہ کی کمی کو پورا کیا۔ پریٹر انکے مقابلے سے عاجز آ گئے۔ ٹھیک اسی وقت جزیرے کے مغربی حصے میں بھی بغاوت ہو گئی۔ ایک گلہ بان مسمی کلیون ساکن سلیسیا نے جو ایک بہادر قزاق تھا غلاموں کی ایک فوج تیار کر کے اگری گینٹم پر قبضہ کر کے لوٹ لیا اور اسکے بعد آس پاس کے اضلاع کو بھی تاخت و تاراج کر دیا۔ امید تھی کہ باغیوں کے دونوں سرغنوں میں پھوٹ پڑ جائیگی اور دونوں آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائینگے مگر یہ امید جلد منقطع ہو گئی کیونکہ کلیون نے انطاکوس کی اطاعت قبول کر لی اور اسکا سپہ سالار بن گیا۔ باغی غلاموں کی تعداد اب ۲۰۰۰۰ ہو گئی تھی۔ ایک پریٹر مسمی ہپسایوس نے معہ آٹھ ہزار سسلی کے سپاہیوں کے اس کا مقابلہ کیا مگر منہ کی کھائی۔ بغاوت اب زور پکڑتی جاتی تھی۔ اسی زمانے میں غالباً انکے سرگروہوں نے ملک کو تباہ کرنا چھوڑ دیا۔ اس کا سبب ممکن ہے کہ یہ ہو کہ اُن کو غلے اور رسد کی ضرورت تھی مگر یہ بھی ممکن ہے کہ ان کو مستقل کامیابی اور سسلی میں غلاموں کی ایک آزاد سلطنت کے قیام کی امید ہو گئی ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رفتہ رفتہ انکی فوج کی تعداد دو لاکھ ہو گئی۔ اور اس طور پر اُن کو خود اپنے ملک میں اپنی حماقت سے ایک زبردست جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔

باب ۳۵ غلاموں کی دوسری بغاوتیں

۶۰۵- حکومت روما کو غلاموں کی بغاوتوں کے خطرات کا علم ضرور تھا۔ اطالیہ کے مختلف مقامات میں غلاموں کی بغاوتوں[1] کا ذکر کچھ کچھ ہم تک پہونچا ہے۔ ۱۹۸ قم میں بیان کیا جاتا ہے کہ خود شہر روما کے قریب چند غلاموں نے جو قرطاجنہ کے یرغمالوں کی خدمت پر بمقام سیتیتیا مقرر تھے بغاوت پر آمادہ ہو گئے تھے مگر اسکا راز افشا ہو گیا اور حکام روما نے بعجلت اس خطرے کو دفع کر دیا۔ مگر آس پاس کے اضلاع کو باغیوں سے صاف کرنے میں وقت پیش آئی یہاں تک کہ پری نیس تی پر بھی باغیوں نے حملہ کرنے کا قصد کر لیا تھا۔ دو سال کے بعد ایٹر وریا کے غلاموں میں بےچینی کے آثار نمایاں ہوئے جہاں غالباً بڑے بڑے علاقوں کے ذریعے سے کاشت کرنے کا طریقہ جاری ہو چکا تھا۔ یہ بغاوت بھی فرو کر دی گئی مگر اس وقت جب کہ غلام میدان جنگ میں خم ٹھوک کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ۱۸۵ قم میں اپولیا کے گلہ بان غلاموں نے بغاوت کی مگر مقام تارین تم میں ایک پریٹر مع کچھ فوج کے مقیم تھا اور یہ بغاوت بھی سخت خونریزی کے ساتھ فرو کی گئی۔ (سالہا سال اسی طرح گزر گئے) دیہات میں غلاموں کی تعداد میں روز افزوں ترقی تھی اور انکی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تھی۔ سسلی میں جب غلاموں نے بغاوت کی سلطنت روما کے اور کئی حصوں میں بھی اس قسم کی بغاوتیں ہوئیں۔ خود روما میں ۱۵۰ غلام سازش کے الزام میں گرفتار ہوئے مگر من ٹورنے اور سنیئو ایسا میں سازش کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی اور سینکڑوں غلام صلیب پر چڑھائے گئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ لاریم کی چاندی کی کانوں میں ایک ہزار سے زاید کان کن غلاموں نے بغاوت کی جس کی وجہ سے صوبہ اٹیکا میں بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو گیا۔ جزیرہ ڈیلوس میں جو غلاموں کی تجارت کا مرکز تھا حکام مقامی کی فوری کارروائی سے بغاوت فرو ہو گئی۔ اگر ڈیؤ ڈورس کے قول پر اعتماد کیا جائے تو دیگر حصص ملک میں بھی اس قسم کی بغاوتیں ہو گئی تھیں مگر ان کو جنگ نہیں کہ سکتے۔ آرسٹونکس کی سرکردگی میں ایشیا میں بھی غلاموں نے بغاوت کی تھی جس کا ذکر آگے آئیگا۔ یہ سب ظاہری علامات اس نامبارک مرض کی تھیں جو اس غیر مستقل تمدن کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہا تھا۔ تاریخوں میں ان بغاوتوں کی

---

[1] لیوی ۳۲، ۲۶ - ۳۳، ۳۶ - ۳۹، ۲۹ +

[2] دیکھو ڈیوڈورس اور اوروسیس

باب ۳۵

طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے غلاموں نے تو کوئی تاریخ ہی نہیں چھوڑی ہے جس سے ہمیں معلوم ہو سکتا کہ یہ ہزاروں اور لاکھوں مظلوم کن مصائب و آلام میں اس پر آشوب زمانے میں مبتلا تھے ؎

جنگ کا طول کھینچنا

۶۸۶ - سسلی کی بغاوت اب حکومت کے لئے موجب پریشانی ہو رہی تھی کیونکہ گزشتہ تجربے اور شہر نومن تیا پر دشمنوں کا قبضہ ہو جانے سے اس امر کا اندیشہ تھا کہ کہیں آزاد دیسی باشندے بھی غلاموں کی متابعت نہ کریں۔ سسلی میں باغی غارتگری ترک کر کے اپنی فتوحات کی توسیع کی طرف متوجہ ہو گئے تھے مگر غریب اہل سسلی اپنی پریشانیوں سے عاجز آ کر لوٹ مار کرنے لگے تھے اور مزرعات[۱] کو جلا رہے تھے۔ جزیرے کی حالت سخت افسوس ناک ہو گئی تھی ؎ للی بے ئم اور سیرا کیوز پر غالباً ابھی تک روما کا قبضہ تھا کیونکہ انکے سقوط کی ہمیں اطلاع نہیں ملی اور اسکے علاوہ باغیوں کے پاس بیڑا نہیں تھا۔ شہر میسانا کا سقوط بھی مشتبہ ہے مگر اس میں شک نہیں کہ جزیرے کا زیادہ تر حصہ باغیوں کے قبضے میں تھا جس کی وجہ سے صوبے کی باضابطہ حکومت حالت تعطل میں تھی آخر کار سینیٹ (سینات) نے اس طرف اپنی پوری توجہ منعطف کی ۱۳۴ ق م میں سیپیو نے نومن تیا کی راہ لی اور دوسرا کانسل گ، فلویس فلاکس مع ایک فوج کے سسلی بھیجا گیا۔ مگر اس نے کیا کیا اسکا ہمیں علم نہیں۔ ۱۳۳ ق م میں کانسل ل کالپرنیس پیسو فروگی اس کا جانشین ہوا جو قانون کالپرنیا بابت محاصل جبریہ کا محرک تھا اور جس کو صوبجات کے انتظام سے گہری دلچسپی تھی۔ اوروسیس کی تاریخ میں ایک جگہ ذکر ہے کہ اس نے سخت خونریزی کے بعد ایک شہر[۲] پر قبضہ کیا اور اسیروں کو مصلوب کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دشمنوں کی پیش قدمی کو روک دیا مگر جنگ کے اختتام کا سہرا اسکے سر نہیں رہا۔ مذکور ہے کہ اس نے رسالے کی ایک ٹکڑی کے سردار کی تذلیل کی جس نے دشمنوں کی

---

[۱] دیکھو فقرہ ۸۰۰ -

[۲] اوروسیس جلد ۵، ۶، ۹ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ شہر مسانا تھا۔ ۹، ۶ میں اس کا نام "مامیرتیم" میں اغلباً غلطی ہوئی ہے۔ ان پتھروں سے جن پر اسکا نام کندہ ہے اور جو منجنیق سے پھینکے گئے تھے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسنے اینا پر حملہ کیا تھا۔ ولیرس میکسی مس جلد ۲، ۷، ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے پاس ایک دستہ منجنیق کا تھا اور یہ گمان کہ اوسکے جانشین نے اسکا نام پتھروں پر کندہ کرایا ہوگا قطعی خلاف قیاس ہے اسکے لئے فقرہ ۶۸۹ (ل) دیکھنا چاہئے

باب ۳

تعداد کثیر میں گھر جانے کی وجہ سے ہتھیار ڈالدئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس لئے فوج کی اخلاقی حالت کو درست کردیا تھا جس سے اسکے جانشین نے ۲۶۲ ق م میں نفع اٹھایا۔ یہ شخص پ، رُوپی لیس[۵] تھا جو اپنے دوست سٹیپو کے اثر سے کانسل منتخب ہوا تھا۔ مگر باغیوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی اور اسکو صرف دو مستحکم مقامات یعنی تارؤمینیم اور اینّا کا محاصرہ کرنا پڑا۔ ان دونوں کو ہی قلعوں پر حملہ کرکے قبضہ کرلینا مشکل تھا اور محافظین کو حملہ آوروں سے رحم کی قطعی امید نہ تھی۔ مگر محاصرے کی وجہ سے تارؤمینیم میں رسد ختم ہوگئی یہاں تک کہ محصورین ایک دوسرے کو کھانے لگے اور غدّاری نے خاتمہ کردیا۔ جو زندہ بچے سخت اذیت کے ساتھ قتل کروئے گئے۔ اسکے بعد اینّا کی باری آئی یہاں بھی وہی واقعات پیش آئے۔ شہر کے ہموار جانب میں کچھ جنگ ہوئی جس میں بہادر، کلیون کام آیا۔ بھوک غداری اور قتل عام نے محاصرہ ختم کردیا۔ جنگ تو ختم ہوگئی مگر مفرورین کے تعاقب میں کچھ عرصہ لگا خصوصاً شعبدہ باز بادشاہ اینّا کے سقوط کے قبل وہاں سے بھاگ نکلا۔ اسکے ساتھ اسکے ایک ہزار سپاہی اور چند خدمت گار تھے۔ رُوپی لیس نے اسکا تعاقب کیا اور سپاہیوں نے یہ دیکھکر کہ وہ پکڑے جائینگے ایک دوسرے کو قتل کردیا تاکہ رومنوں کے آتش غضب سے بچ جائیں۔ یونوس نے مع اپنے باورچی، نان پز، حمامی اور مسخرے کے ایک گڑھے میں پناہ لی جہاں سے گرفتار ہوکر زندان میں ڈالدیا جہاں اسکا کام تمام ہوگیا۔ شاہ انطاکوس کا یہ حسرت ناک انجام تھا۔ قزاقی کا انسداد کردیا گیا جدید غلام بھرتی کئے گئے اور بڑے بڑے علاقوں کا کام پھر شروع ہوگیا۔ کچھ روز تک جزیرے میں امن و امان رہا مگر اضلاع میں غلامی کا سلسلہ جاری رہا۔

فتح اور تسلّط

۶۸۷ - دوبارہ تسلّط اور فتح میں زیادہ فرق نہ تھا اسلئے جدید صوبے کی تنظیم میں جو کارروائی کیجاتی تھی وہی سسلی میں عمل میں آئی۔ کانسل بہ حیثیت پرو کانسل حاکم اعلےٰ رہا اور دس اراکین سینیٹ (سینات) کی ایک جماعت بطور اسکی "کانسیلیم" (مجلس شوریٰ) کے بھیجی گئی انھوں نے ایک قانون بنایا جو "قانون رُوپی لیا" (۱۳۱ ق م) کے نام سے

۴؎ دیکھو ویلیرس میکسی مس جلد چہارم ۳-۱۰

۵؎ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص ایک زمانے میں وصول کنندہ محاصل تھا۔

باب ۲۵

مشہور ہے اور جس سے صوبے کے انتظامات باقاعدہ کردیئے گئے خصوصاً معاملات متعلق محاصل و کارروائی قانونی - یہ انتظامات بہ نسبت سابق کے بہتر تھے مگر انتظامات صوبجات میں جو اصولی خرابیاں تھیں وہ باقی رہیں کیونکہ سرمایہ دار جنکا ان خرابیوں کے قائم رہنے میں نفع تھا روما میں اثر رکھتے تھے اور حکومت روما اگر چاہتی بھی تو خاطر خواہ نگرانی سے مجبور تھی اہل روما کے لئے کافی تھا کہ انکو غلّہ حسب سابق سسلی سے پہنچتا رہتا تھا سسلی کے زمینداروں کے نقصانات کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا ؛

کتبات

۶۸۸ - دوسری صدی ق م کے کتبات بہت کچھ اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ انسے

[ا] حوالہ ک،ا،ل سے مراد یہ ہے کہ یہ کتبے ''مجموعہ کتبات لاطینیہ'' میں شامل ہیں بعد اسی طرح ''د'' سے مراد و کالس کے مجموعہ مسمی ''چیدہ چیدہ لاطینی کتبے'' سے ہے - جن حروف کے اوپر خط کھینچا ہے اُنسے وہ مٹے ہوئے حروف مراد ہیں جنھیں موم سین اور دیگر مورخین نے بنایا ہے - اسی طرح جن حروف کے نیچے لکیر ہے انکی جگہ دراصل محض علامت پر قناعت کی گئی تھی ؛

الف - P. SCIPIONI. COS. IMP. OB. RESTITVTAM
SAGVNTVM. EX. S. C. BELLO. PVNICO. SECVNDO

یہ کتبہ بمقام ساگنتم نکلا ہے اور مبصرین یہ کہتے ہیں کہ یہ یا تو مرمت شدہ کتبہ ہے ورنہ ایک کتبے کی نقل ہے جو شہنشاہی دور میں کی گئی - ساگنتم کی واپسی کی تاریخ ۲۰۶ء ق م ہے مگر سیپیو ۲۰۵ء ق م تک کانسل نہ تھا اور یہی اس کتبے کے لئے قدیم ترین تاریخ قرار دی جاسکتی ہے ک،ا،ل جلد ۲، ۳۸۳۶ - و، ۶۵۳ لیوی ۲۸، ۳۹ ؛

ب - L. Aimilius L. f. impeirafor decreivit
Uteiquei Hastensium servei in turri Lascutana
habitarent leiberei essent agrumoppedumqu (e) quad
ea tempestate posedisent item possidere halareque
ioussit dum poplus senatusque Romanus uellet act (um)
incastreis a (nte) d (iem) XII K (alendas) Febr (uarias)

باب ۳

تذکرات تاریخی میں جو تفصیلی بیانات ہیں انکی تائید ہوتی ہے اور صحت معلوم ہوتی ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) یہ کتبہ ایک تانبے کی تختی پر کندہ ہے جو جنوبی اسپین میں دستیاب ہوئی
یہ اصل میں ایمیلیس پولیس کا ایک حکم ہے جسکی رو سے اسنے چند حقوق آزاد شدہ غلاموں کو دئے ہیں
اور غالباً اس زمانے کا ہے جب اسنے لوسی تانبہ والوں کو شکست دی تھی - اسکی تاریخ ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹ ق م
ہے - ک ال جلد ۲، ۱ ۵۰۴۱ و ۱۸۳۷ - ورڈزورتھ صفحہ ۱۱۵، ۱۶ - لیوی ۳۷، ۵۷ -

(ج) M. FVLVIVS. M. F. SER. N. COS. AETOLIA CEPIT

(۲) M.FOLVIVS. M. F. SER. N NOBILIOR. COS AMBRACIA CEPIT

اول الذکر کتبہ تسکولم میں ملا ہے اور دوسرا روما میں - فلوس سنہ ۱۸۹ ق م میں کانسل تھا اور یہ کتبے
اس مال غنیمت کی یادگاریں ہیں جو اطالوی جنگ میں لیا گیا تھا - ک ال جلد ۱، ۵۳۴ - و
۲۶ - پولی بیس ۲۱ - لیوی ۳۸ +

(د) p. cornelius p F SCIPIO. AFRICANUS. COS. BIS. CENSOR AEDILIS. CVRVLIS. TRIB. MIL.

یہ سابین قبیلے کے ملک میں ملا ہے - اور زمانہ مابعد کا ہے - غالباً اسے کسی جانشین نے اپنے
مشہور آفاق پیشرو کی یادگار میں لگوایا تھا - سیپیو سنہ ۲۱۶ ق م میں فوجی ٹریبیون سنہ ۲۱۳ ق م میں
کیوریول ایڈیل سنہ ۲۰۵ اور سنہ ۱۹۴ ق میں کانسل اور سنہ ۱۹۹ ق م میں سینسر تھا - ک ال ۱، ۲۰۰
و ۶۱۵ - لیوی اور پولی بیس کی فہرستوں میں حوالہ ہے ٭

نوٹ :- ایسے بہت سے کتبے ملے ہیں جنمیں مشہور پیشروؤں کے کارنامے بعض مجمل بعض مفصل درج ہیں
انکے بعض دلچسپ نمونے ولمائنس ۶۱۰ تا ۶۳۰ میں ملینگے ٭

(ھ)(۱) M. AEMILIUS. M. F. M. N LEPIDUS COS. CCL XIIX

m. AEMILIUS. M. F M. N. LEPID. COS. CCXXCVI

یہ دونوں شاہراہ ایمیلیا پر میل کے پتھر ہیں جو لیپیڈس نے اپنے زمانہ کانسلی میں سنہ ۱۸۷ ق م میں
نصب کرائے تھے - انپر روما کا فاصلہ یعنی ۲۶۸ بعد ۲۸۶ میل کندہ ہے - انکی شکل ستون جیسی ہے

باب ۳۵

مصنف نے چند لاطینی کتبات کی عبارت لکھی ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ کتبات کہاں کہاں ملے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۱) اور غالباً کسی اور راستے پر نصب تھے جہاں سے یہ شاہراہ امیلیا کو منتقل کردئے گئے اسی لئے انکے اطراف میں دیگر اعداد کھودنے پڑے۔ شاہراہ امیلیا میں زمانہ مابعد میں فاصلے ایمی نم سے شمار کئے جاتے تھے۔ ک ال ۵۳۵، ورڈز ورتھ صـ ۲۲۰ و صـ ۴۷۳، لیوی ۳۹، ۲۔ ستر ابو ۵، ۱ ۲۴۱ (صـ ۲۱۷)۔

L. MANLIVS· L. F ACIDINVS.TRIV. VIR. (و)

AQUILEIAE. COLONIAE. DEDVCNDAE

یہ کتبہ اکوئلیا میں ملا ہے۔ اس شخص کا نام اس ثلاثیہ میں پایا جاتا ہے جنکا ۱۸۳؁ ق م میں تقرر ہوا تھا اور جنھوں نے دو سال بعد ۱۸۱؁ ق م میں آبادکاروں کی رہبری اکوئلیا تک کی تھی۔ ک ال ۱، ۵۳۸ و ۶۵۰۔ لیوی ۳۹، ۵۵۔ ۴۰، ۳۴۔

M. CLAVDIVS.M. F. MARCELLVS. CONSOL ITERVM (ز)

یہ ایک مجسمے کی کرسی پر لونا میں ملا۔ لونا ۱۷۷؁ ق م میں آباد ہوا۔ یہ مارسیلس ۱۵۵؁ ق م میں دوسرے بار کانسل مقرر ہوا تھا اور یہ وہی سال ہے جب دونوں کانسلوں کو جشنہائے فتح کا موقع مل گیا تھا جیسا کہ عید ہائے فتح (اشاعتِ ہین زین) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسکے ساتھی سیپیو ناسکا نے ڈلماتائے پر فتح پائی۔ اور ہین زین کا قیاس ہے کہ مارسیلس باشندگان لیگوریہ پر ظفرمند ہوا اور "عید ہائے فتح" کے غیر مکمل نوشتوں کے تفحص سے چند خطوط مٹ گئے ہیں جو اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوشتہ لونا میں ایک اعزازی مجسمے کا حوالہ ہے جو آبادکاران لونا نے ۱۵۵؁ ق م میں یا کم از کم قبل ۱۵۳؁ ق م کے نصب کیا تھا (اسلئے کہ مارسیلس ۱۵۲؁ ق م میں تیسری بار کانسل مقرر ہوا تھا) ک ال ۱، ۵۳۹ و ۶۵۱ ورڈز ورتھ صـ ۲۲۰

S. POSTVMIVS. S.F. S. N. ALBINVS. COS EX (ح)

GENVA cremonam

یہ ایک ستون پر کتبہ ہے جو شاہراہ پوستومیا میں نصب تھا۔ موم سین کا خیال ہے کہ یہ کسی کتبے کی نقل ہے اور مثل کتبہ (ھ) کے کسی دوسری سڑک پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ البینس ۱۴۸؁ ق م میں کانسل تھا۔ ک ال ۱، ۵۴۰۔ و ۸۰۷۔ ٹاسیٹس "تواریخ" ۳، ۲۱۔

(ط) ال میس کے چھ چرٹھادے کے کتبے جو ک ال ۱، ۵۴۱ - ۵۴۶ میں دبے ہوئے ہیں

باب ۳۵- بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۲) نہایت دلچسپ ہیں مگر انکے طول کی وجہ سے یہاں نہیں دئے جاسکتے
ہمیس سنہ ۱۴۶ ق م میں کانسل تھا اور غالباً ان چڑھاووں کی تاریخ سنہ ۱۴۴ ق م ہے۔ اسکے لئے
بیو کتسلر کی کتاب "نغمہ مکتوبات" ۲۴۸ اور ڈر ڈز ورتھ صفحہ ۲۲۰ و ۴۶۲ دیکھنا چاہیئے۔
(ی) کتبہ پو، تیولی مسمے بہ "قانون بنائے دیوار" دراصل سنہ ۱۰۵ ق م کے کانسلوں کے ایک
کتبے کی نقل ہے جو شہنشاہی دور میں کی گئی بعد اس میں یہ کندہ ہے کہ اس نوآبادی کی تعمیر کو
۹۰ سال گزر چکے تھے۔ لیوی ۳۴، ۴۵ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ ک ال ا ۵۷۷۔ و ۶۹۷۔
ڈرڈز ورتھ صفحہ ۲۲۲ و ۴۷۶۔

(ک) L. PISO P. COS یہ کتبہ ایک گوپھن پتھر پر کندہ ہے
جو اینا میں ملا تھا ک ال ا ۶۴۲۔ و ۱۲۸۲۔ ڈرڈز ورتھ صفحہ ۲۲۶ و ۴۸۳ میرے پاس
ایک اصل پتھر بھی ہے اور اسکا اس کتبے سے تطابق کر لیا گیا ہے ان کتبوں کا حوالہ ان
فقرات مذکورۂ بالا میں دیا ہوا ہے جنمیں مختلف واقعات درج ہیں۔

باب ۳۶

باب سی و ششم

ٹائبیریس گراکس ۱۳۳ سنہ ق م

(۶۸۹) ۱۳۴ سنہ ق م میں روما کی سیاسی حالت حسب ذیل تھی۔ ہسپانیہ اور سسلی سے خبریں وقتاً فوقتاً آجایا کرتی تھیں مگر قطعی کامیابی کی خوش آیند اطلاع ابھی تک نہ آئی تھی جس سے عامۂ قوم کا انتشار رفع ہوتا۔ اندرونی معاملات کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال کہ سلطنت کے کل پرزے بگڑتے جاتے ہیں، بعض لوگ ان خرابیوں سے بھی واقف تھے جو نظام حکومت میں پیدا ہوگئی تھیں اور معدودے چند اشخاص ایسے بھی تھے جو اصلاح کی تدابیر پیش کرسکتے تھے مگر نظام حکومت میں جو خرابیاں تھیں رفتہ رفتہ وجود میں آئی تھیں اور اکثر افراد قوم انکی بقا میں ساعی تھے۔ سربرآوردہ اشخاص میں سے زیادہ تر تنگ خیال یا کم ہمت ہونے کی وجہ سے تغیرات کے مخالف تھے۔ جدید بڑے بڈوئوں میں سے ایک نے اس عہدے پر فائز ہونے پر جنبیی کے رفع کرنے کے بعد قطعی اصلاحات کے نفاذ کا بیڑا اٹھایا تھا۔ مگر اس نازک وقت پر سیپیو جو نہ صرف شہریان سرگروہ، رہبر و رہنما تھا بلکہ اس زمانے کے قابل ترین افراد جسکے پیرو تھے اور جو نازک سیاسی مشکلات کو حل کرسکتا تھا اور مخالف گروہوں کے درمیان ثالث بالخیر بن سکتا تھا اسوقت نومنٹیا کے محاصرے میں باغراض سرکاری مصروف تھا۔

(۶۹۰) اصلاح پسند مدبرین کے لئے جو مواقع موجود تھے ان سے کامیابی کی بہت کم امید ہوسکتی تھی۔ دستور سیاسی کی کمزوریوں کا ہم ذکر کرچکے ہیں۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ وہ جماعت جسکے ہاتھ میں عنان حکومت تھی یعنی سینیٹ (سینات) امراء کی ایک ایسے گروہ کے قبضے میں تھی جسکی اخلاقی حالت زمانے کے اثرات سے روز بروز بہتر ہوتی جاتی تھی مثلاً عیش پسندی، حصول دولت کی آرزو، تمدن یونانی کا تباہ کن اثر اور سلطنت کی بے انتہا وسعت جس کے سنبھالنے کی ان میں صلاحیت نہ تھی۔ قدیم عمال (مجسٹریٹ) ابھی تک باقی تھے، ان کے القاب بھی وہی تھے، اقتدارات بھی انکے کم از کم بظاہر حسب سابق تھے

عمال مذکور اندرون میعاد اپنی خدمت سے ہٹائے نہیں جا سکتے تھے اور نہ وہ کسی کے ماتحت تھے، انکے معاملات میں صرف الکاہم درجہ یا اعلےٰ عہدہ دار دخل دے سکتا تھا مگر چونکہ سینیٹ (سینات) کی حکم عدولی کی مثالیں شاذونادر ہیں اسلئے ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ عمال مذکور بالکل سینیٹ (سینات) کے قبضے میں تھے۔ ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ مجالس عامہ جو قانوناً منبع اقتدارات اعلیٰ تھیں اب اپنے اقتدارات کو عمل میں لانے کی مطلق صلاحیت نہ رکھتی تھیں کیونکہ اب وہ عامہ قوم کی درحقیقت نیابت نہ کر سکتی تھیں۔ جتنے باکار لوگ تھے بوجہ تعلقات فوجی یا تجارتی اطالیہ اور دیگر ممالک میں منتشر ہو گئے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انبوہ روما جن میں دیگر اقوام کے خون کی آمیزش روز بروز بڑھتی جاتی تھی قبائل کی مجالس میں پیش پیش ہو گئے۔ دیہات میں رائے دہندگان کی تعداد کیا تھی اسکا تو علم نہیں مگر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ رائے دینے کے لئے وہ بہت کم روما میں آتے ہونگے۔ اس طرح بعد مسافت کی وجہ سے شہریان روما کی ایک تعداد کثیر حقوق سیاسی سے محروم ہو گئی۔ دوسرے لوگوں کو غالباً اپنا وقت اور روپیہ ایک ایسی مجلس میں شریک ہونے کے لئے صرف کرنا ناگوار ہوتا ہوگا جو ممکن ہے کہ منعقد نہ ہو۔ کاشتکار اپنے کام کاج کے زمانے میں کئی کئی دن تک اپنے گھروں سے غائب نہیں رہ سکتے تھے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انبوہ شہر نے رفتہ رفتہ کم قیمت غلے اور شاندار تماشوں پر اپنا حق قائم کر لیا جو ایسے لوگ مہیا کرتے تھے جو انکی نگاہوں میں سرخرو ہونا چاہتے تھے۔ کیونکہ انکے حقوق اسلئے کسی طور پر سلب نہ ہو سکتے تھے اور ان حقوق کی اب ایک قیمت مقرر ہو گئی تھی جو روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جس میں رشوت بھی بہت جلد شامل ہو گئی۔ گو نظام سلطنت میں مختلف قسم کے فساد پیدا ہو گئے تھے لیکن قانون کی پابندی جو ایام قدیم سے چلی آتی تھی، اسکی وجہ سے سیاسی مناقشات میں ابھی خونریزی کو دخل نہیں ہوا تھا شہریان روما چند مستثنیات کے علاوہ سپاہی بھی تھے مگر سپہگری کے ساتھ ہی انھوں نے ضبط قومی بھی سیکھ لیا تھا۔ مگر ہم نے دیکھا ہے کہ ہنی بال کی ہزیمت کے بعد سے یہ ضبط قومی رو بہ تنزل ہے اور حرص اور حیوانیت کا زور ہوتا جاتا ہے۔ ایک جدید فوجی جماعت وجود میں آ گئی تھی جو بامن محنت و مشقت یا شہری زندگی کی عادی نہ تھی۔ اس جماعت کا وجود ملک کے لئے باعث خطرہ تھا اسی طرح امرا جب باہر نکلتے تو انکے ہمرکاب غلام اور خدام ہوتے۔ اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ جمہوریہ کا زوال اب قریب تھا۔

باب ۳۵
عام حالات

۶۹۱ صورت حالات خطرے سے خالی نہ تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سینیٹ (سینات) نے جملہ اقتدارات غصب کر لئے تھے اس جماعت کے محاسن جنگی وجہ سے اس نے خلاف دستور اقتدارات حاصل کر لئے تھے اور انکے حصول کی مستحق تھی روز بروز کمزور ہوتی جاتی تھی ان ترغیبات اور تباہ کن اثرات کی وجہ سے جو روما کے اقتدار کی وسعت کے ساتھ ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ سینیٹ (سینات) کے اقتدار قائم رہنے کی صرف یہ وجہ تھی کہ حکام خصوصاً ٹربیون بالکل اسکے پنجے میں تھے۔ مگر قانوناً ٹربیونوں کی حیثیت اب بھی وہی تھی جو اس زمانے میں تھی جبکہ طبقہ پلیب نے اسی خدمت کے ذریعے سے پیٹریشین لوگوں سے رعایتیں حاصل کی تھیں۔ اسلئے جب کبھی بے چینی بڑھ جاتی اور عوام کا کوئی سرگروہ اصلاحات عمل میں لانا چاہتا تو اسی خدمت کو مجلس سینیٹ (سینات) کو روکنے اور جدید قوانین کے وضع کا ذریعہ بناتا۔ مگر آئندہ مناقشے کے امن امان کے ساتھ انجام پانے میں دو امور مانع تھے۔ اولاً یہ ہرگز امید نہ ہو سکتی تھی کہ امراء کی حکمران جماعت کے اشخاص بلا چون و چرا اپنے اقتدارات سے دست کش ہو جائینگے کیونکہ وہ حکومت کا مزا چکھ چکے تھے اور ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ صوبجات مفتوحہ سے بے انتہا دولت ان کو مل سکتی ہے۔ اطالیہ کا موجودہ نظام اراضی بھی انکے مناسب حال تھا۔ کیونکہ صوبجات کے مال غنیمت کو وہ اراضی میں لگائے تھے۔ مجلس سینیٹ (سینات) میں انکو غلبہ آرا حاصل تھا اسلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے حقوق سے بغیر لڑے بھڑے دست کش ہو جائیں۔

ثانیاً گو حکام ٹربیون کے اقتدارات حسب سابق تھے مگر کسی شخص کا سال بسال بہ تسلسل اس خدمت کے لئے منتخب ہونا قانوناً ممنوع ہو گیا تھا اس طرح لکی نیس اور سکس ٹیس کے زمانے میں جس طرز عمل سے کامیابی کے ساتھ کام لیا گیا تھا اب ناممکن ہو گیا تھا۔ تحریک اصلاح کے بار آور ہونے کے لئے مسلسل دباؤ کی ضرورت تھی اور اسکی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ خدمت ٹربیون پہ یکے بعد دیگرے قابل اور مستعد افراد مقرر ہوں۔ مگر اب ایسے اشخاص عنقا تھے اور اگر ہوتے بھی تو کوئی مجلس عامہ نہ تھی جو صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ انکی تائید کرتی۔ بلحاظ حالات مذکور مستقل نتائج پیدا کرنا دشوار تھا اور سخت گیری کے ساتھ صورت حالات کی تبدیل کی

۱؎ لیوی خلاصہ ۵۸۔ ممسن۔ تقریریات کیٹی لین جلد چہارم ۵ کم ۴

باب ۳۶
گراکس

(۶۹۲) وجوہ مذکورہ بالا جو بوجہ مرور زمانہ اب ہم کو بالکل صاف اور واضح نظر آتی ہیں اس زمانے میں غالباً غور و فکر کرنے والوں کے پیش نظر رہی ہونگی۔ مگر ان دقتوں نے ٹائبیریس سیمپرونیس گراکس کو اصلاح کا بیڑا اٹھانے سے باز نہ رکھا یہ شخص اسی نام کے ممتاز سینٹر اور کانسل کے دو بیٹوں میں بڑا تھا۔ اسکی ماں کارنیلیا مشہور و معروف سپیئو افریکانس کی بیٹی تھی اور اسکی بہن سپیو ایمیلیانس سے بیاہی ہوئی تھی بلحاظ حسب و نسب اسکا تعلق روما کے اعلیٰ ترین خاندانوں سے تھا اور اسی تعلق کی وجہ سے اسکا مستقبل نہایت شاندار ہوتا بشرطیکہ وہ رفتار زمانہ کے ساتھ چلتا۔ مگر اسکی بیوہ ماں نے جو روما کی خواتین میں بلحاظ عظمت و وسعت خیالات مشہور رہی ہے اپنے بیٹوں کو ایسی تعلیم دی تھی کہ ان میں اہل روما کی خوبیاں اور یونان کی روشن خیالی دونوں پیدا ہوں۔ فصاحت و بلاغت میں اس نے ڈیو فانیس ساکن متی لنہ کی شاگردی کی تھی جو اس فن میں یکتائے زمانہ تھا مگر جس استاد کا اس پر سب سے زیادہ اثر پڑا وہ ایک اطالوی یونانی مسمیٰ بلوسیس ساکن کیومے تھا۔ یہ شخص حکمائے رواق سے اسٹائک فیلسوف انٹی پاٹر ساکن ٹارسس کا دوست تھا جو اسکو نہایت قابل خیال کرتا تھا۔ اس شخص کے اصول نہایت اعلےٰ تھے جسکو عمل میں لانا چاہتا تھا مگر اس امر کا خیال نہ کرتا تھا کہ وہ ایسے زمانے میں تھا جب کہ اخلاق نہایت خراب ہو گئے تھے اسی کی شاگردی کا نتیجہ ہے کہ یہ بہادر اور اعلےٰ خیال لڑکا بجائے دانشمند مدبر ہونے کے ایک جوشیلا محب قوم ہو گیا۔ ادبیات یونانی میں سیاسیات کے متعلق جو کتابیں تھیں انکو غالباً اس نے پڑھا ہو گا۔ ان کتابوں میں مصلح قوم کی ایک خاص شان ہے اپنے بہنوئی کے مکان میں اس نے غالباً پولی بیس کی گفتگو بھی سنی ہو گی مگر بوڑھے یونانی کے اعتدال کا اس پر کم اثر ہوا ہو گا۔ بہر صورت یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے سیاسیات سے ایسے نوجوانوں کو کوئی زیادہ مفید سبق حاصل نہیں ہو سکتا تھا جنھیں سلطنت روما کے پیچیدہ سیاسی مسائل کے حل کرنے کی آرزو تھی ؛؛

مسئلہ اراضیات

(۶۹۳) صورت حالات کے سمجھنے میں ممکن ہے کہ گراکس سے غلطی ہوئی ہو مگر اسکا یہ خیال ضرور صحیح تھا کہ مسائل زیر بحث میں مسئلہ اراضی سب سے

اہم تھا کیونکہ اگر دیہات کے باشندوں کی تعداد میں جو روز بروز کمی ہو رہی تھی
اگر اسکے روکنے کی کوشش نہ کیجاتی تو مجالس عامہ کی حالت اور بھی خراب ہوجاتی،
فوج کی حالت بوجہ نئے رنگروٹ نہ ملنے کے ابتر ہوتی جاتی اور ملک اطالیہ باوجود
ایک عظیم الشان سلطنت کا مرکز ہونے کے بالکل اہل سرمایہ اور انکے غلاموں کے
قبضے میں آجاتا۔ تسخیر اطالیہ کے بعد ضبط شدہ[1] اراضی کے وسیع قطعات سلطنت روما
کے تصرف میں آگئے تھے۔ اراضی مذکور جو اراضی عامہ "Ager Pubbeus
"populi Romani" کے نام سے موسوم تھیں زرعی نوآبادیوں کے
قایم ہونے پر "Ager Colonieus" آبادکاروں میں تقسیم کردیجانے کی
وجہ سے بہت گھٹ گئی تھیں یا مختلف افراد کو دیدی گئی تھیں (ذاتی اراضیات)
اس حالت میں جب کہ نوآبادی قائم نہیں ہوی تھی "Ager Viritum"
"divisns" اراضی اول الذکر بالکلیہ مالکوں کی ذاتی ملک ہوگئی تھی
"Privatus optimo Jure" اور آخر الذکر بھی اکثر حالتوں میں
گو ہمیشہ نہیں کیونکہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حکومت نے حق بازیافت محفوظ رکھا تھا۔
باقی ماندہ اراضی جس کا رقبہ زیادہ تھا دو اقسام کی تھی۔ ایک تو سرکاری
اراضی جس کا انتظام منجانب حکومت سینسر کرتے تھے۔ اراضی مذکور میں
اراضی زیر کاشت (مثلاً میدان کمپانیا میں) شامل تھیں، وسیع
چراگاہیں "Saltus" بھی تھیں اور دیگر حقوق بھی مثلاً جنگلات، معادن،
مچھلی کے شکار کے مقامات وغیرہ۔ ان سب سے کسی نہ کسی شکل میں لگان وصول ہوتا تھا
جس کی تحصیل زیادہ تر ٹھیکہ داروں سے متعلق تھی جو پبلیکانی کے نام سے موسوم تھے۔
محاصل مذکور سلطنت روما کے ذرائع آمدنی میں مستقل ترین تھے اور اس محصول میں کسی قسم کی کمی کی
کوشش کرنا ناممکن تھا۔ ان کے علاوہ اور بیشتر وہ اراضی جو سلطنت کی ملک تھی مگر جو افراد یا جماعتوں کے
قبضے میں تھیں۔ ان میں سے جو زیر کاشت تھیں ان کے متعلق اپین کا بیان ہے کہ اسکا
محصول ایک عشر غلہ یا دو عشر میوہ جات بلحاظ فصل کاشت شدہ کے تھا۔ سلطنت کے

[1] مارکوارٹ اسٹاٹس فروالٹنگ (دستور روما) دوم ۱۵۱ - ۱۶۱

حق ملکیت کے منوانے کا ایک اور طریقہ تھا یعنی خفیف سا نذرانہ لیا جاتا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ
عُشر و نذرول کے وصول کرنے میں بوجہ ٹھیکہ داروں سے کام نہ لینے یا کسی دوسری وجہ سے
بے پروائی ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ قابضین اراضی محصول ادا کرنے سے گریز کرنے لگے اور
سنہ ۱۳۳ ق م میں اہل روما کو اراضیات مذکورہ سے کوئی آمدنی نہ ہوتی تھی۔ حق مقابضت
کے دیرینہ ہو جانے سے اس حق کا عارضی ہونا فراموش ہو گیا تھا اور حکومت نے بھی اگرچہ
حق مذکور سے دست کشی نہ کی تھی مگر کم از کم اسکو حالت تعطل میں چھوڑ دیا تھا۔ اس وجہ سے
ذاتی جائدادوں اور اس اراضی میں جو ملک سلطنت کی تھی گو غیر سرکاری اشخاص کے
قبضے میں تھی ان دونوں کے درمیان جو حد بندیاں تھیں وہ رفتہ رفتہ غائب ہو گئیں
اور آبادی، مزارع اور دیگر اصلاحات کا سلسلہ جاری ہو گیا[1] بغیر اس امر کے لحاظ کے علاقے
کی مختلف اقسام کی اراضی کی نوعیت کیا ہے اور علاقوں کی تقسیم میں اراضی کی نوعیت کا
بہت کم لحاظ ہوتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اراضی مذکورہ میں سرمایہ داروں کا بہت کچھ
روپیہ لگ چکا تھا کیونکہ بہت سی اراضیات قرضے میں رہن رکھی جا چکی تھیں اور بعض میں
جہیز کا روپیہ لگایا گیا تھا۔ یعنی علاوہ قابضین اراضی مذکورہ کے دوسرے افراد یعنی
سرمایہ داروں کو بھی حالات موجودہ کے جاری رہنے میں نفع تھا۔ افراد مذکورہ کے علاوہ مختلف
بستیاں بھی تھیں جنکو اراضیات بطور انعام وقتاً فوقتاً دی گئیں تھیں۔ ان بستیوں پر
حکومت کا بڑا احسان تھا کہ انکو اپنی ذاتی اراضی کے علاوہ دیگر اراضیات بھی دیگئی تھیں
اور نہ صرف شہریوں کی نو آبادیوں کو بلکہ لاطینی اور دیگر حلفاء کی بستیوں کے ساتھ بھی
یہ رعایتیں ملحوظ رکھی گئی تھیں۔[2] اس اراضی کا رقبہ کیا تھا اس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے

---

۱ فیرو (جلد ۱ صفحہ ۴۹) پلینی "تاریخ موالید ثلاثہ" ۱۸، ۴، ۹ کا حوالہ دیتے ہوئے دور حالیہ میں انگور کی
کاشت پر زور دیتا ہے۔ مگر میں گراکس کے نقطۂ نظر سے اسکو بہت اہم نہیں سمجھتا گو یہ ظاہر ہے
کہ کس قسم کی ابتری سے اُن سرمایہ داروں میں جنہوں نے اس میں روپیہ لگایا ہو گا فرو سراسیمگی پیدا ہونیکا اندیشہ تھا
۲ بیلوخ (اطالوی متفقیت، صفحہ ۲۲۰) کی رائے ہے کہ غیر لاطینیوں کو یہ استحقاق حاصل نہ تھا اور وہ اپنے
قول کی تصدیق کے لئے قانون زراعت سنہ ۱۱۱ ق م کا حوالہ دیتا ہے (دیکھو فہرست کتاب کے آخر میں) جہاں انکا
ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر یہ درست ہے تو اپیَن کی رائے جو اسنے ۱، ۱۸-۲۱ میں ظاہر کی ہے غلط ہے۔

مگر کم ہو یا زیادہ عملاً یہ طریقہ جاری تھا کہ اراضی پر انکا قبضہ قایم رہتا بشرطیکہ وہ اپنی وفاداری پر
قائم رہیں۔ اور گزشتہ صدی کی جنگ ہائے عظیم میں حلفاء نے بخیال خود روما کی خاصی
خدمت گزاری کی تھی۔ ممکن ہے کہ ان انعامی اراضیات سے صرف سرمایہ داروں کو
نفع ہوا ہو۔ مگر یہ ایک مقامی معاملہ ہے کیونکہ حکومت روما بستیوں کے اندرونی معاملات
میں دخل نہیں دیتی تھی اور اگر دخل بھی دیتی تو یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سرمایہ داروں کے مقاصد میں
مانع ہوتی جنکو رام رکھنا اس کے خاص اصول حکمرانی میں تھا۔ امور مذکورہ بالا سے ظاہر ہے
کہ جن اراضی پر بوجہ مرور زمانہ اور حکومت کے حقوق مالکانہ کو استعمال میں نہ لانے کی
وجہ سے خانگی اشخاص کا قبضہ دوامی ہو گیا تھا اس میں دخل دینے سے سخت ناراضی
نہ صرف رومن مالکان میں پیدا ہوتی بلکہ تمام ملک اطالیہ میں حلفاء کو بھی شکایت کا موقع ہوتا۔

(۶۹۴) مگر نوجوان ٹربیون (گراکس) جس کی عمر صرف تینتیس[۳۳] سال کی تھی اس
مخالفت سے ہراسان نہوا۔ قرطاجنہ پر جب اہل روما نے حملہ کیا تھا تو وہ دھاوا کرنیوالوں کا
افسر تھا اور نومنٹیا میں اس نے ایک رومن فوج کو محض گفت و شنید سے ہلاکت سے
بچا لیا تھا۔ اس نے جو تدبیر سوچی تھی نہایت سادہ تھی۔ یہ امر بدیہی تھا کہ اطالیہ کے بڑے
بڑے علاقے سرکاری اراضی پر قبضہ کر لینے سے ان قوانین کی خلاف ورزی سے وجود
میں آئے تھے جو لکی نیس اور سکیس ٹیس نے ۳۶۷ ق ع میں نافذ کرائے تھے۔
قوانین مذکور کی اصل غایت یہ تھی کہ اراضی عامہ سے مستفید ہونے کی ایک انتہا
مقرر کر دی جائے۔ اور کوئی فرد واحد ۵۰۰ یوگرا یعنی ۳۱۰ ایکڑ سے زیادہ اراضی عامہ اپنے
قبضے میں نہ رکھے۔ گراکس نے عزم بالجزم کر لیا کہ اس قانون کو جس کی پابندی سے ابتدا ہی سے
گریز کیا جاتا تھا نہ صرف دوبارہ نافذ کیا جائے بلکہ عمل میں لایا جائے۔ اسکو معلوم ہو گیا تھا
کہ اس قانون کے مفید نہ ثابت ہونے کا سبب یہ تھا کہ اسکے نفاذ کے لیئے باقاعدہ
انتظام نہیں کیا تھا اس کے انتظام کے لئے اس نے مستقل زرعی کمیشن کے قیام کی
تجویز کی جس کا فرض یہ ہوتا کہ ان تمام اراضیات پر دوبارہ قبضہ کر لیا جائے جو قانون
لکی نیس کی خلاف ورزی سے مختلف افراد کے قبضے میں تھیں یعنی ۳۱۰ ایکڑ سے
زیادہ اور ان اراضی بازیافتہ کو غرباء میں تقسیم کر دیا جائے۔ موجودہ خرابیوں کے
دوبارہ عود کرنے کے اندیشے کو رفع کرنے کے لیئے اس نے یہ تدبیر سوچی کہ جو اراضی

باب ۳۶

اس طور پر غرباء کو دیجائے اسکی بیع وشراء ممنوع کردیجائے کیونکہ چھوٹے چھوٹے کاشتکار ایک عرصے سے اپنی اراضی کو فروخت کرکے سپہگری کی طرف متوجہ ہورہے تھے یا شہروں میں آباد ہونے لگے تھے۔ یہ لوگ اگر دیہات میں بسائے جاتے تو پھر وہی حرکت کرتے یعنی اراضی کو فروخت کردیتے اور جو لوگ شہروں میں پیدا ہوئے تھے اگر دور دراز مزارع میں آباد کردئے جاتے تو انکے لئے زراعت کی مشقت اور بے لطفی ناقابل برداشت ہو جاتی جس کے وہ عادی نہ تھے۔ مگر ایسے اشخاص کو جنھیں انتظامی تجربہ نہیں اور جو صرف اصول کو اپنا راہبر قرار دیتے ہیں اپنی تجاویز اصلاحی پر اعتماد کلی ہوتا ہے۔ گراکس بھی انھیں میں تھا اسکو زعم تھا کہ اس نے قوم کے عوارض کے لئے جو علاج تجویز کیا ہے وہ مفید ثابت ہوگا اور پھر اسے عجلت بھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۳۷ ق م میں جب وہ ہسپانیہ جارہا تھا وہ صوبہ اٹروریا میں سے گزرا جہاں بڑے بڑے علاقے تھے۔ اس نے دیہات کی ویرانی کو بہ نظر غور دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ بجائے اصلی باشندوں کے وحشی غلام زراعت کا کام کررہے ہیں جس سے اس نوجوان محب قوم کو سخت رنج ہوا۔ یہ روایت اسکے بھائی گائس کی طرف منسوب ہے اور غالباً اسکی عاجلانہ کارروائی کا یہی صحیح تر سبب ہے بہ نسبت ان وجوہ کے جو مورخ پلوٹارک نے بیان کی ہیں۔ ویلیس کا بیان ہے کہ اسکی ناراضی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اہل نومنتیا سے جو صلحنامہ کیا تھا اس پر عمل نہیں کیا گیا مگر یہ غالباً اسکے ہمعصروں کی افتراپردازی[1] ہے؛

(۶۹۵) ٹریبیونوں کا انتخاب موسم سرما میں ہوا کرتا تھا اکثر ماہ جولائی میں۔ گراکس کا انتخاب وسط ۱۳۴ ق م میں ہوا اور عہدۂ مذکور پر فائز ہونے کی تاریخ ۱۰۔ ڈسمبر تھی۔ اس طرح اسکو پانچ مہینے اپنی تجاویز کو پختہ کرنے کو مل گئے۔ اس کی تجاویز یعنی اصلاحات زرعی کا عام خاکہ عوام میں مشہور ہوگیا تھا اور بیان کیا جاتا تھا کہ لوگ دیواروں پر فقرے

---

[1] یہ قصہ سسرو "بروٹس" ۱۰۳، ڈبی ہارسپیکم ریسپانسو ۳ ھ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے آروسیس جلد پنجم ۸ } ۳ جس نے اسے لیوی سے نقل کیا ہے اور ڈیون کاسیس ۸۳ دونوں میں اس کا اعادہ کیا گیا ہے؛

لکھا کرتے تھے جس میں اسکو اپنی اصلاحات کے پیش کرنے کی ترغیب دیجاتی تھی - وہ ممتاز اشخاص کی تائید سے اسکو اور بھی تقویت ہوئی یعنی پ لکی نئیس گراسس مُوسِیانُس اور اس کا بھائی پی - مُوسِیَس اسکے وولا - یہ دونوں تجربہ کار مقنن تھے اور اس قانون کا مسودہ تیار کرنے میں اس کے مشیر تھے - گراسس تو علانیہ اسکی تائید کرتا تھا - گراکس کا خسر اپیئس کلاڈیس بھی اسکا معاون تھا گراکس جب اپنی خدمت پر فائز ہوا تو اسکے وولا ۱۳۳ ق م کے لئے کانسل منتخب ہوچکا تھا مگر وہ اس قدر محتاط تھا کہ گراکس اس سے بہ حیثیت کانسل امداد کی امید نہ کرسکتا تھا - مگر سسلی کے غلاموں کی بغاوت سے سب کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور احساس ہونے لگا تھا کہ بڑے بڑے علاقوں کے پیدا ہوجانے سے کیا خرابیاں ہوتی ہیں - بلحاظ حالات وقت کسی مصلح کے لئے اس سے بہتر موقع نہیں ہوسکتا تھا

(۶۹۶) گراکس کے مشہور قانون زرعی کے صرف چند اہم تجاویز کا ہمیں علم ہے گو یہ قانون طویل اور نہایت محنت سے بنا تھا - اس قانون کی رو سے ۵۰۰ یوگیرا یا ۳۱۰ ایکڑ کی انتہائی تعداد قائم کردیگئی جیسا کہ قانون لکی نیا میں تھا مگر اس میں مالکان موجودہ کے ساتھ ایک رعایت بھی تھی یعنی ہر قابض اراضی ۵۰۰ یوگیرا اپنے لئے اور ۲۵۰ یوگیرا اپنے ہر لڑکے کے لئے لے سکتا تھا - بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن مالکان اراضی کے پاس ۵۰۰ یوگیرا سے کم زمین تھی وہ اس قانون سے متاثر نہ تھے - مگر اس کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے جس کا سخت افسوس ہے کیونکہ نہ صرف ۴۹۹ اور ۵۰۱ یوگیرا کا فرق ناقابل لحاظ ہوگا (جو ممکن ہے کہ پیمائش کنندہ کی غلطی سے ہو) بلکہ دو اشخاص کی حالت میں بہ لحاظ ذرائع حصول اراضی کے فرق ہوسکتا تھا - یہ امر بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ چھوٹے قابضان اراضی کے اندیشوں کا استیصال صحت پیمائش سے ہوجاتا ہو مگر آیندہ اسی قسم کے دیگر قوانین کے نفاذ کے خوف سے وہ ناراض اور غیر مطمئن تھے - اور پھر تمام مقدمات کا ایک ہی طریقے پر تصفیہ پاناگو کیسا ہی ضروری ہو مگر اس اخلاقی جوش کے برخلاف تھا جس سے گراکس کو تقویت تھی - جن امور کا کافی علم نہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو اراضی واپس لیلی گئی تھیں اس میں مالکان سابق نے جو اصلاحات کی تھیں اور جو قائم تھیں ان کا کیا معاوضہ دیا گیا -

گراکس کا قانون

بیان کیا جاتا ہے کہ خزانہ حکومت سے نقد معاوضہ دیا جاتا تھا مگر اس مفروض کا کوئی ثبوت ہمعصروں کی تحریروں میں موجود نہیں ہے۔ ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ قانون مذکور میں مالکان اراضی کو بطور معاوضہ یہ اطمینان دلایا گیا تھا کہ اراضی زائد کے نکل جانے کے بعد جو اراضی انکے قبضے میں تھی وہ برابر انکے قبضے میں رہیگی۔ نذرول نہ دینا ہوگا اور گزشتہ بقایا کے متعلق کوئی بازپرس ہوگی۔ مگر مالکان اراضی کا خیال تھا کہ یہ جملہ حقوق اور مراعات انکو بلحاظ رواج قدیم حاصل تھے اور گراکس انکو وہ چیز دے رہا تھا جو پہلے ہی سے ان کو مل چکی تھی بیچینی کا یہ ایک سبب تھا۔ جن مشکلات کا ہم ذکر کر چکے ہیں یہی اس زمانے میں بطور اعتراض پیش کیجاتی تھیں اور انکے ساتھ ہی دیگر اعتراضات بھی کئے جاتے تھے جنکی بنیاد محض جذبات ہی جذبات پر تھی مثلاً قبروں کا توڑ دیا جانا وغیرہ۔ اور گراکس کی تجاویز کو انقلابی بھی کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف غربا اس اصلاح کے جلد عمل میں آنے کے درپے تھے تاکہ وہ اپنے خاندانوں کی خاطر خواہ پرورش کر سکیں جس میں ملک کا نفع بھی مضمر تھا۔ انکو یہ بھی دعوے تھا کہ اراضی عامہ پر ان کا خاص حق ہے کیونکہ یہ انکے اور انکے آباو اجداد کے اپنی جانیں لڑا دینے سے سلطنت کے قبضے میں آئی ہیں۔ گراکس نے بھی ان میں خوب جوش پیدا کرا دیا۔ اس نے انکو یقین دلایا کہ وہ گو درحقیقت سلطنت کے مالک ہیں مگر زمین کا ایک چپہ انکے قبضے میں نہیں یہانتک کہ قبر بنانے کی بھی گنجایش نہیں۔ اطالیہ کے جنگلی جانوروں کے بھی غار اور ماند ہیں جس میں وہ رہتے ہیں مگر ان جانباز سپاہیوں کو جنھوں نے اطالیہ کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں صرف آفتاب اور ہوا کا آسرا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خونریز لڑائیوں میں سر بکف صرف دوسروں کے نفع کے لئے لڑیں۔ سامعین میں سے ایسے رومن سپاہی کتنے تھے جنکے حقوق پامال کئے گئے تھے اسکا ہمیں علم نہیں مگر بغیر اس تفصیل کے معلوم ہونے کے ہم گراکس کی شورش کی اخلاقی قوت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

ل مقابلہ کرو پلوٹارک "ٹائبیریس گراکس" ۹۔۲ پر ہولڈن کا حاشیہ اور ایپین جلد یکم ۷۔۵ پر اسٹراخان، ڈیوڈسن کا حاشیہ۔ پلوٹارک نے جو اشکال یونانی لفظ "ٹیہن" سے پیدا ہوگیا ہے اسے لونگ نے "قیمت ترجمہ کرکے زائل کر دیا ہے۔

(۶۹۷) گراکس کے حامیوں کی تعداد کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسکی تجاویز کو معلوم کرکے دیہاتی رائے دہندے روما میں جوق جوق آنے لگے۔ گراکس انھیں کی تائید سے ٹریبیون منتخب ہوا یا نہیں اسکا تواریخ اور وقائع سے پتہ نہیں چلتا مگر غالباً ایسا نہ ہوا ہوگا کیونکہ موسم گرما میں کسان زراعت میں مشغول رہتے ہیں اور ہم یہی قیاس کرسکتے ہیں کہ دیہاتی زیادہ تر شہر میں اس وقت آئے جب کہ گراکس خدمت ٹریبیون پر فائز ہوچکا تھا تاکہ اسکے قانون کی تائید میں رائے دیسکیں۔ روما میں غالباً آدمیوں کی بہت کثرت ہوگئی ہوگی۔ بیرونی رائے دہندوں کو قلّت مکانات کے سبب سے سخت تکلیف ہوگئی ہوگی اور وہ سب اپنے مواضع کو واپس ہونے کی فکر میں ہونگے۔ مخالفت اور تعویق کے سبب سے ان میں بے صبری پیدا ہونے اور جیسے جیسے دن گزرتے جاتے تھے اس کے بڑھنے کا اندیشہ تھا۔ جو بے ضابطہ کارروائیاں اسکے بعد میں ہوئیں وہ غالباً اسی اضطراب کی وجہ سے عمل میں آئیں۔ اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں ہم کو قیاس سے کام لینا پڑتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کتنے دیہاتی رائے دہندگان آئے تھے یا آنے والوں میں سے کتنے درحقیقت زراعت پیشہ تھے یعنی باوجود حال کے معاشی تغیرات کے ابھی تک اراضی پر قابض تھے، اور ان میں سے کتنے ایسے تھے جو حال ہی میں اراضی سے بیدخل ہوکر قصبات میں آباد ہوگئے تھے۔ قیاس غالب یہ ہے کہ انکی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہ تھی لیکن اگر یہ دس ہزار اشخاص روما میں موجود رہتے تو انکی وجہ سے ۳۱ دیہاتی قبائل کی آراء گراکس کے حق میں ہوتیں لیکن اگر یہ منتشر ہوجاتے تو اسکے پیروؤں کی تعداد بہت گھٹ جاتی کیونکہ شہر کے چار قبائل کی تائید میں اگر عوام ثابت قدم بھی ثابت ہوتے تو بے سود تھی اور ۳۱ دیہاتی قبائل کی حالت حسب سابق ہوجاتی جس کا اندازہ کرنے کی ہم کوشش کرینگے۔ واضح رہے کہ باشندگان شہر میں سے سب کا تعلق قبائل شہر سے نہ تھا کیونکہ صاحب جائداد اشخاص کا نام اس ضلع کے قبیلے کی فہرست میں رکھا جاتا جس میں انکی جائداد (یا انکی جائداد کا کوئی جزو) واقع تھا۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی شخص مالک اراضی روما

۱؎ ڈیوڈورس ۳۴ - ۶

میں آکر آباد ہو جاتا اس حالت میں بھی اس کا نام اپنے قبیلے کی فہرست میں بحال رہتا بجز اس صورت کے کہ سینسر اسے قبیلہ مذکور سے خارج کر اے علاوہ ازیں زمانہ قدیم میں شہریوں اور زمینداروں میں جو امتیاز تھا اب باقی نہ رہا تھا قبیلے سے تعلق ذاتی تھا اور جو لوگ شہروں میں آکر آباد ہو گئے تھے اپنے اصلی قبیلے سے اس تعلق کو قائم رکھ سکتے تھے باوجودیکہ اراضی انکے قبضے سے نکل گئی تھی بالعموم دیہاتی قبائل کے رائے دہندگان کی تقسیم بطریق ذیل ہو سکتی تھی :-

(۱) زمیندار جو روما میں مقیم تھے اور جنمیں سے اکثر دولت مند تھے -

(۲) انکے بیٹے -

(۳) اشخاص جو دیہات سے آکر شہر میں آباد ہو گئے جنکے قبضے میں کوئی زمین نہ تھی اور جن میں سے اکثر سپاہی تھے -

(۴) انکے بیٹے جن سے فوجی خدمات لیجا سکتی تھیں -

(۵) چند دولت مند آزاد شدہ غلام جنکو جدید خیالات کے سینسروں نے حقوق شہریت عطا کئے تھے -

(۶) چند واقعی دیہاتی رائے دہندگان جو کسی وجہ سے شہر میں آ گئے ہوں -

اگر یہ تقسیم قرین قیاس ہے تو ظاہر ہے کہ گراکس کو گروہ اول و دوم و پنجم سے کسی امداد کی امید نہ ہو سکتی تھی سوم و چہارم سے ابتدا میں امید ہو سکتی تھی مگر ان میں سے بھی اکثر دولت مند امراء یا سرمایہ داروں کے متوسل تھے جنکے احکام کی بجا آوری پر وہ مجبور تھے - آخری جماعت (ششم) میں بے انتہا اضافے کی امید ہو سکتی تھی بشرطیکہ زراعت پیشہ لوگ برانگیختہ ہو جائیں مگر اکثر اوقات اس جماعت کے جو لوگ روما میں مقیم رہتے تو آبادیوں یا بلدیات کے مرفہ الحال شہری تھے جنکے اغراض و مقاصد ممکن ہے کہ گراکس کے منصوبوں کے خلاف ہوں حقیقت یہ ہے کہ اگر کسان اسکا ساتھ نہ دیتے تو اسکی حالت نہایت نازک تھی - علاوہ ازیں ہم نے اسکے پیرووں کی تعداد کا اندازہ کرنے میں رشوت، اغوا اور تخویف کے اثرات کا لحاظ نہیں کیا ہے -

(۶۹۸) سرکاری اراضی پر جو لوگ قابض ہو گئے تھے وہ تو گراکس کی تجاویز کے خلاف میں صدائے احتجاج بلند کر چکے تھے مگر اب حلفاء اور شہریوں کی چند جماعتیں بھی انکی ہم نوا

باب ۳

ہو گئیں جنکے مفاد معرض خطر میں آگئے تھے۔

وِلیِیَس (جلد ۲، ۲ (۲) بیان کرتا ہے کہ گراکس نے تمام باشندگان اطالیہ کو حقوق شہریت روما عطا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ غالباً یہ صحیح نہیں ہے اور ٹائبیریس گراکس اور اسکے بھائی گائیس کی تجاویز کو خلط ملط کر دینے سے یہ مغالطہ ہوا ہے۔ اگر اس بیان میں کوئی صحت ہے تو وہ صرف اس قدر ہو سکتی ہے کہ اس موقع پر حلفاء کو رام کرنے کے لئے اس قسم کا کوئی زبانی وعدہ کیا گیا ہو۔

عام انتشار کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں میں جوش بڑھتا گیا، فرقہ بندی ہونے لگی اور جن لوگوں کو ان معاملات سے دلچسپی نہ تھی انھیں بھی کسی نہ کسی گروہ میں شامل ہو جانا پڑا۔ گراکس نے اپنی تقریروں میں اپنے شرکاء کو یہ تلقین کی تھی کہ وہ اراضیات کا جو قوم کی ملک تھیں سختی کے ساتھ مطالبہ کریں اور سپاہیوں کو جو شہری بھی تھے بجائے غیر فوجی غلاموں کے اراضیات میں آباد کرنے پر زور دیں۔ ان تقریروں کی وجہ سے اسکے پیرو اپنے مطالبات پر اڑے رہے اور امید ہونے لگی کہ اسکے قانون کا مسودہ منظور کر لیا جائیگا اسکے مخالفین نے آخر کار ایک دوسرے ٹریبیون کو آمادہ کیا کہ اس کارروائی کو روک دے جس کا اسکو پورا اختیار تھا۔ یہ شخص م آکٹیویس گراکس کا دوست تھا پہلے تو اس نے پس و پیش کیا مگر آخر راضی ہو گیا اور اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اسکے بعد جو واقعات ہوئے تفصیل سے معلوم نہیں۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس نے اپنے ہم عہدہ کی مخالفت کے جواب میں ایک دوسرا مسودہ پیش کیا جس میں بہ نسبت پہلے کے تالیف قلوب کا کم خیال کیا گیا تھا اور جس کا منشاء صرف یہ تھا کہ جن لوگوں نے بخلاف وزری قوانین لکی نیا سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا ہے بیدخل کر دئے جائیں دونوں کا مجمع عام میں مباحثہ ہوا اگر کسی قسم کی زیادتی جانبین سے نہیں ہوئی۔ آکٹیویس چونکہ خود اس قانون سے متاثر ہوتا تھا اسلئے گراکس نے بذات خود اسکی اراضی کو خرید لینے کا وعدہ کیا گر آکٹیویس نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ گراکس نے مجبور ہو کر جملہ سرکاری کاموں کے بند کرنے کا حکم نافذ کیا

۷۱ دیوان کاسیس ۸۳ اس شخص کو رقیب بتاتا ہے۔

باب ۳۶

اور خزانے کو جو زحل کے مندر میں تھا سربمہر کر دیا تعطل کارہائے حکومت بالکل اسکے اقتدار میں تھا اور جب تک کہ قانون زیر بحث نافذ نہ ہو جاتا جاری رہتا قابضین اراضی کی جماعت نے گراکس کو مار ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ جمعیت عامہ میں شور و شغب کی وجہ سے اظہار رائے کا سلسلہ بند ہو گیا گو چونکہ گراکس نے ٹریبیون کے جھگڑے کو بغرض فیصلہ سینیٹ (سنیات) میں پیش کر دئے جانے پر آمادگی ظاہر کی اسلئے ہاتھا پائی تک نوبت نہ پہنچی۔ مگر اسکا کوئی نتیجہ نہوا کیونکہ اس مجلس میں اہل دولت کی تعداد غالب تھی جو غالباً اس سے اسلئے سخت ناراض تھے کہ اس نے حسب دستور سابق اپنا قانون جمعیت عامہ میں پیش کرنے کے لئے سینیٹ (سینات) کی اجازت حاصل نہیں کی تھی۔ گراکس کو اب بوجہ عجلت مجبوراً معمولی دستوری طریقے کو چھوڑنا پڑا کیونکہ نہ تو وہ انتظار کر سکتا تھا نہ اپنے مکمل تجاویز کو ساقط کر سکتا تھا اسلئے کہ انکے پیش کرنے کا پھر کبھی موقع نہ ملتا۔ لہذا اس نے مجبوراً اپنے ضدی ہم عہدہ کو معزول کرنے کا قصد کیا مگر اس منصوبے کو عمل میں لانے کا کوئی قانونی طریقہ نہ تھا۔ اس لئے یہ تجویز پیش کی کہ جمعیت عامہ سے رائے لیجائے کہ دونوں میں سے کون مستعفی ہو جائے مگر آکٹیویس نے اس تجویز کو جو دستور کے خلاف تھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ گراکس نے اعلان کر دیا کہ ٹریبیون اسی وقت تک اپنے عہدے پر بحال رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ عامہ قوم کے احکام کو بجا لائے اور پھر آکٹیویس کی معزولی کا مسئلہ جمعیت عامہ میں پیش کر دیا۔ جب پہلے قبیلے نے اسکی تجویز کے موافق رائے دیدی تو اس نے آکٹیویس کو ایک موقع دینا چاہا مگر آکٹیویس کے لئے بھی اب پیچھے ہٹنا دشوار تھا کیونکہ جن لوگوں سے اس نے وعدہ کیا تھا انکی نگاہیں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ جب سترھویں قبیلے نے بھی وہی رائے دی تو گراکس نے پھر سکوت کیا مگر آکٹیویس نے جنبش نہ کی۔ اٹھارھویں قبیلے نے وہی کیا اور اس طرح انقلاب روما کی پہلی منزل پوری ہوئی ؛

قانون اور کمیشن اراضی

(۶۹۹) گراکس کا قانون (جو غالباً اس کا سب سے پہلا مسودہ تھا) اب بلا کسی تاخیر کے مکمل نافذ ہو گیا و دولت قابضین اراضی کے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی آکٹیویس نے خدمت ٹریبیون سے اپنی معزولی کو تسلیم نہ کیا مگر گراکس نے

باب ۳۶

اسکی جگہ ایک دوسرے شخص کو نامزد کر دیا۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس کے ایک آزاد شدہ غلام نے اسکو پلیٹ فارم پر سے کھینچ لیا اور عوام بھی اس کے ساتھ سختی سے پیش آنے کو تھے مگر بچ گیا۔ جدید قانون کے نفاذ کے لئے جو اشخاص مقرر کئے گئے ان میں ٹائبیریس گراکس بذات خود تھا اور اسکا بھائی گائیس جو ابھی تک ہسپانیہ سے واپس نہیں آیا تھا اور اپیئس کلاڈیس جو ٹائبیریس کا خسر تھا۔ اپنے اعزا کو اس طرح با اقتدار کر دینے سے گراکس مورد ملامت ہو گیا اور اکثر لوگوں کو اندیشہ ہو گیا کہ معاملہ بگڑ رہا ہے۔ دیہاتی رائے دہندگان اپنے وطنوں کو واپس چلے گئے اور گراکس اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے اکیلا رہ گیا جو عوام کے جوش کو ٹھنڈا کرنے اور انکے خیالات کو پلٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسلئے جب اس نے کمشنروں کے لئے لوازم کے مہیا کئے جانے کی استدعا کی جو سلطنت کی جانب سے دیئے جاتے تھے تو سینیٹ (سینات) نے کینہ کی وجہ سے بہت کم رقم دینے کی رائے دی۔ اسی زمانے میں گراکس کا ایک دوست مشتبہ حالت میں مر گیا اور شور مچ گیا کہ اس کو زہر دیا گیا جس کی وجہ سے پھر جذبات مشتعل ہو گئے گراکس نے اعلان کیا کہ میری جان خطرے میں ہے اور عوام سے اپنے لڑکوں[۱] کی حفاظت کی درخواست کی اپئین نے بیان کیا ہے کہ گراکس کے مخالفین دھمکی دے رہے تھے کہ جیسے ہی وہ اپنے عہدے سے علیحدہ ہو جائیگا اس سے بدلا لیا جائیگا غالباً اس سے مطلب یہ ہو کہ سنتوریوں کی مجلس میں اس پر بغاوت کا الزام لگایا جاتا۔ مگر اسی اثناء میں دوسرے واقعات پیش آ گئے لیوئی کی تاریخ کے خلاصے[۲] سے ظاہر ہے کہ گراکس نے مسئلہ اقتدارات کے تصفیے کے لئے ایک دوسرا قانون نافذ کیا جس سے کمیشن زرعی کو سرکاری اور خانگی اراضی کی حد بندی کے متعلق پورے اختیارات حاصل ہو گئے۔ یہ قانون غالباً اس زمانے میں نافذ ہوا ہوگا جب کہ مجلس سینیٹ (سینات) کی غیر ہر دلعزیز تھی اسی اثناء میں ایک سفیر پرگامم

سلہ ان کی تعداد اور انجام کے متعلق دیکھو ویلریس میکسی مس جلد نہم ۷، ۱ - ۲

سلہ یہ بہت مشکوک ہے۔ اصل مسودے میں اس امر کا چھوٹ جانا ناممکن ہے۔

باب ۳۶

سے روما میں اٹالس سوم کے انتقال کی باضابطہ خبر اور اس کی آخری وصیت لیکر آیا یہ خاندان اٹالی کے اس آخر حکمران نے جو نہایت جابر اور ظالم تھا اہل روما کو اپنا وصی قرار دیا تھا۔ بلحاظ عملدرآمد قدیم اس قسم کی کارروائیوں کا تعلق سینیٹ (سینات) سے تھا مگر گراکس نے محسوس کیا کہ عامہ قوم کو اپنا طرفدار بنانے کا یہ ایک اچھا موقع ہے۔ اس نے اطلاع دیدی کہ میں ایک تحریک پیش کرنے والا ہوں کہ شاہ اٹالس کے خزانہ کا مصرف یہ ہونا چاہئے کہ اس سے ان لوگوں کی امداد کیجائے جنکو اراضیات حال میں دیگئی تھیں تا کہ وہ اپنی زمینوں کو آباد کر سکیں۔ سینیٹ (سینات) کی یہ تجویز سخت ناگوار ہوئی مگر بقول پلوٹارک گراکس نے اعلان کیا کہ میں ایک دوسری تحریک بھی اسکے بعد ملک پر گاموم کے متعلق پیش کرنے والا ہوں جس سے اس ملک کی قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کا پورا قصد تھا کہ دستور کے جزو کو سلامت نہ چھوڑے جو اسکے ارادوں کے تکمیل میں حارج تھا اور یہ کہ آیندہ سے اسکے اور مجلس سینیٹ (سینات) کے درمیان پوری جنگ ہوگی۔

گراکس کی مشکلات

(۷۰۰) اعتدال پسند اشخاص جنکی تعداد غالباً زیادہ نہ تھی اب تک گراکس کے مؤید اس وجہ سے تھے کہ وہ اسکی خوبیوں کے دلدادہ تھے اور جن خرابیوں کو وہ رفع کرنے کی کوشش کر رہا تھا انھیں محسوس کرتے تھے۔ مگر یہ لوگ اب اس سے الگ ہونے لگے اور اوسکے دشمنوں کی ہمت بڑہنے لگی۔ ایک شخص نے دعوے کیا کہ گراکس کو پرگاموم کا تاج شاہی ملا ہے۔ اس الزام کی بنا غالباً یہ ہوگی کہ پرگاموم کا سفیر جو دوسرے معززین اہل روما کے یہاں گیا تھا اس کے پاس بھی آیا ہوگا[۱]۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ گراکس رات کو اپنے ساتھ اپنے خدام کو لیکر پھرتا ہے اور اسطرح شہر میں شور و شغب ہوتا ہے۔ تیسرے نے آکٹیوس کو معزول کرنے کی وجہ سے اسکو قابل مواخذہ قرار دیا۔ گراکس نے غصہ میں آکر اسکو گرفتار کرا دیا اور ایک جلسہ عام میں اس پر لعنت ملامت کرنے لگا۔ مگر جب اس شخص نے کہا "فرض کرو کہ اگر تم مجھے سزا دینا چاہو اور میں تمھارے ہم عہدہ ٹربیونوں سے

---

[۱] یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ یہ سفیر گراکس کے پاس کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لئے آیا ہو گراکس کے تمام اہم کارنامے سنہ ۱۳۳ ق م کے اوائل کے ہیں اور اسی سال میں اٹالس کا انتقال ہوا۔ اس زمانے کے منصوبوں کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ کسی قسم کی گفت و شنود کی گنجائش کی کوئی صورت ناممکن تھی۔

باب ۳۶

امن کا خواستگار ہوں اور وہ میری امداد پر تیار ہوجائے تو کیا تم اسکے ساتھ بھی وہی سلوک کروگے جو تم نے آکٹیولیس کے ساتھ کیا" تو گراکس سے باوجود حاضر جواب ہونے کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ درحقیقت اس سوال کا کوئی قرار واقعی جواب نہ تھا اور ہر شخص محسوس کرنے لگا خدمت ٹریبیون کو کمزور کرنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ گراکس کو اسلئے مجبوراً خود اپنے افعال کے متعلق صفائی دینی پڑی جو مصلحین کے لئے سخت مضر ہے۔ پلوٹارک نے اس کی تقریر کے اہم امور کو بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) ٹریبیون کو زوال نہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ جمہور کے خلاف غداری کرے تو اس سے مواخذہ نہ ہو۔

(۲) چونکہ ٹریبیون کانسل کو گرفتار کرسکتا ہے اسلئے ٹریبیون خود بھی اگر عامۂ قوم کے اقتدارات کے نفاذ میں حائل ہو تو اس وجہ سے معزول کیا جاسکتا ہے۔

(۳) عامۂ قوم کے حقوق کے مقابلے میں اور جملہ امور بالکل ہیچ ہیں مثلاً خاندان تارکوئن کے افراد کی جلاوطنی۔

(۴) ویسٹل کنواری پجارنیں جو مقدس خیال کیجاتی ہیں انھیں بھی ایسے افعال کی پاداش میں سزائے موت دیجاتی ہے جو انکے مقدس منصب کے منافی ہوں۔ اسی قبیل کے دوسرے دلائل بھی تھے۔ اسکا تو ہمیں علم نہیں کہ سامعین میں سے کتنے اشخاص کو دلائل مذکور سے تشفی ہوئی مگر اسکے دشمنوں کو گراکس کے اپنی بے جرمی کا ثبوت دیتے ہوے ضرور خوشی ہوئی ہوگی۔ وہ گراکس کو بدنام کررہے تھے کہ وہ ایسے اقتدارات حاصل کرنا چاہتا ہے جو دستور کے منافی ہیں اور واقعات یکے بعد دیگرے ایسے ہوگئے تھے جنکی وجہ سے وہ خود اس راستہ پر پڑ گیا تھا۔ اگر سر راہ ایک شخص دوسرے سے پوچھتا کہ "تارکوئن اب کون ہے" تو اس کا صرف ایک ہی جواب ہوسکتا تھا یعنی گراکس

(۱۰۷) گراکس کے دوستوں کو واقعات مذکورہ سے انتشار ہوگیا اور وہ اصرار کرنے لگے کہ وہ دوبارہ انتخاب کے لئے کوشش کرے۔ درحقیقت اسکی سخت ضرورت تھی اور دستور کی پابندی کا خیال اب بے وقت تھا۔ ابھی تک اراضی کی تقسیم عمل میں نہیں آئی تھی اور ۱۳۲ ق م کے ٹریبیونوں کا انتخاب غالباً قریب آگیا ہوگا۔ گراکس نے اپنے امیدوار ہونے کا اعلان کیا اور دیہاتی رائے دہندگان کو

اس نے اپنی تائید کے لئے بلایا۔ مگر موسم گرما میں زراعت پیشہ لوگ اپنے کاروبار میں مصروف تھے اور ان میں سے بہت کم اشخاص کی موجودگی کی توقع ہو سکتی تھی۔ اسلئے اسکو رائے دہندگان شہر پر بھروسہ کرنا پڑا جن کے خیالات حسب سابق نہ تھے اور جن میں وہ اپنے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں اور بدنام کرنے کی وجہ سے وہ اس قدر ہر دلعزیز بھی نہ تھا۔ اپنے سابقہ اثر کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس نے مزید اصلاحات کے عمل میں لانے کا اعلان کیا۔ بقول پلوٹارک ان میں سے ایک تو یہ تھی کہ فوجی خدمت کی میعاد گھٹا دیجائے اور دوسرے یہ کہ عدالتوں کی جوریوں کے فیصلے سے مرافعہ کا حق دیا جائے مگر شہریوں پر اب فوجی خدمت کا بار اس قدر نہ تھا جیسا کہ زمانہ سابق میں اور اس تجویز سے صرف یہی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کامیابی سے بالکل مایوس ہو گیا تھا۔ جوریوں کے اقتدارات مجلس قبائل سے حاصل ہوے تھے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ انکے فیصلے کا مرافعہ ازروے دستور جایز نہ تھا۔ اس قسم کے مرافعات کی اجازت دینا گویا ایک طرح پر انقلاب پیدا کرنا تھا۔ علاوہ ازیں عدالہائے مذکورمیں صرف انھیں ذی اثر اشخاص کے مقدمات پیش ہوتے تھے جن پر استعمال بالجبر کا الزام لگایا گیا تھا اور معمولی شہریوں کو ایسے امور میں بہت کم دلچسپی ہو سکتی ہے جن سے انھیں کوئی سروکار نہو۔ غالباً یہ بیان غلط ہے اور اسی طرح یہ الزام بھی کہ گراکس پر جوریوں میں نصف اشخاص طبقہ ایکوئی ٹیز سے رکھنا چاہتا تھا۔[۵۱] یہ ضرور ممکن ہے کہ کسی وقت اس نے بلاسوچے سمجھے ایسا کہدیا ہو

(۷۰۲) آخرکار انتخاب کا زمانہ آگیا اور دو قبائل نے گراکس کے حق میں رائے دی مگر مخالفین نے اعتراض کیا کہ وہ اب قانوناً منتخب ہونے کا مجاز نہ تھا۔ ٹریبیون روبیریس نے جو صدر جلسہ تھا اس اعتراض کو ساقط کرنے کی جرات نہ کی اسلئے میوسیئیس المعروف بہ میس نے جو آکٹویس کا جانشین ہوا تھا صدارت پر تیار ہو گیا۔ روبیریس صدارت سے دست کش ہو گیا مگر دوسرے ٹریبیونوں نے اعتراض کیا کہ حسب سابق صدارت کا تصفیہ قرعہ اندازی سے ہونا چاہئے بحث بڑھتے بڑھتے ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا آخرکار مجلس کا اجلاس برخاست

۵۱ ڈیون کاسیس کہتا ہے کہ اس نے حق تجویز طبقہ ایکوئی ٹیز کی طرف منتقل کرنیکی تجویز پیش کی تھی۔

کردیا گیا۔ گراکس کو اب خوب معلوم ہو گیا کہ اسکو اپنی حیات کے لئے لڑنا ہے۔ غریب شہریوں
میں سے اکثر نے اپنے پیشوا کا ایسی حالت میں ساتھ چھوڑ دینے سے شرمندہ ہو کر اسکی منت سماجت کر
رات بھر اسکے مکان کی حفاظت کی۔ علی الصباح گراکس کے ہواخواہوں نے کاپی ٹول کے
مندر پر قبضہ کر لیا جس کے میدان میں قبائل کے جلسے ہوا کرتے تھے۔ گراکس بدشگونی
کی وجہ سے رک گیا تھا اور وہ خود اور اسکے دوست پریشان تھے مگر لوسیس
خلاف عقل باتوں کو نہیں مانتا تھا اس نے مشورہ دیا کہ جمہور کے پشت پناہ کو
ایسے اوہام کی وجہ سے اپنے فرائض کے ادا کرنے سے باز نہ آنا چاہئے۔ قبائل کی مجلس کی
کارروائی شوروشغب سے شروع ہوئی بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بدنظمی گراکس کے
اشارے سے ہوئی۔ ہیبت زدہ ٹربیون جنھوں نے گراکس کی تائید سے اسکے قبل
ہی انکار کر دیا تھا جان بچا کر بھاگ گئے اور پجاریوں نے مندر کے دروازے بند کر لئے
پھر کیا تھا ہر طرف ہلڑ مچ گیا۔ افواہیں پھیلنے لگیں کہ گراکس نے دوسرے ٹربیون کو
معزول کر دیا تھا اور یہ کہ وہ سال آیندہ کے لئے اپنے ٹربیون ہونے کا اعلان بغیر
باقاعدہ انتخاب کے کر رہا تھا۔ مجلس سینیٹ (سینات) کا بھی اجلاس قریب ہی ہو رہا تھا
گراکس کے ایک دوست م فلویئس فلاکس نے سینیٹ (سینات) سے
چپکے سے نکل کر اسکو اطلاع دی کہ اسکے دولت مند مخالفین نے اپنے غلاموں اور
دوستوں کو مسلح کر دیا ہے اور اگر کانسل میوسیس اسکے ودلا جو صدر جلسہ تھا
انکا شریک نہ بھی ہو تو وہ تلے ہوئے تھے کہ بلا اسکے استمزاج کے اپنے دشمن (گراکس)
کو قتل کر دیں۔ گراکس نے یہ خبر اپنے شرکاء کو سنائی جو لاٹھیوں سے مسلح ہو کر لڑنے کے لئے
تیار ہو گئے۔ گراکس نے کوئی اشارہ کیا تھا جسکے یہ غلط معنی پہنائے گئے کہ وہ تاج کا
خواستگار ہے اور اسکی سینیٹ (سینات) کو اطلاع کیگئی مگر کانسل نے کسی کارروائی کرنے
یا روما کے کسی شہری کو بلا ثبوت الزام قتل کرنے سے انکار کیا مگر وعدہ کیا کہ مجلس عامہ
کی جو رائے خلاف قانون ہوگی اُس پر عمل نہ کیا جائیگا۔ مگر برافروختہ ارکین
سینیٹ (سینات) نے اس مقنن کی رائے کی پروا نہ کی سیپیو ناسیکا نے

سلہ ڈیوڈورس ۳۴ و ۳۵ ، ۳۳-۷ اسکو اپنے اس فعل پر فخر تھا۔

باب ۳۶

جو سینیٹ (سینانت) میں گراکس کی تجاویز کی مخالفت کا بانی تھا کہا کہ جو لوگ سلطنت کی بقا چاہتے ہیں میرے ساتھ ہولیں اور اراکین سینیٹ (سینات) اور انکے خدام کو ساتھ لیکر حملے کے لیئے بڑھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو دیکھکر عوام اس قدر مرعوب ہوگئے کہ چپ چاپ اپنی لاٹھیاں انکو دیدیں مگر گمان غالب یہی ہے کہ بوجہ ہتھیار نہ رکھنے اور ٹریبیونوں کے بھاگ جانے کے یہ اراکین سینیٹ (سینات) کے پہلے مسلح غلاموں سے مرعوب ہوگئے جو اپنے آقاؤں کے ساتھ لڑنے کے لیئے آئے تھے ان لوگوں نے گراکس اور اسکے وفادار ہمراہیوں کو گھیر لیا اور بوجہ کثرت تعداد انپر غالب آگئے۔ گراکس خود اور اسکے طرفداروں میں سے ۳۰۰ مارے گئے۔ گویا لاٹھیوں اور پتھروں سے روما کے دستور کی عظمت اس دن رہگئی۔ فاتحین نے لاشوں کو بوقت شب دریائے ٹائبر میں ڈالدیا گو مردوں کو بغیر تجہیز و تکفین کے اسطرح دریا میں پھینک دینا اصول مذہبی کے خلاف تھا۔

(۳۰۰۷) اس قصے سے حکومت روما کی اندرونی معاملات میں بیکسی کا اظہار ہوتا ہے گو اسی زمانے میں اسکی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا مورخ اپین نے اس نازک موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جب کہ اراکین سینیٹ (سینات) ناسیکا کے ساتھ گراکس کو جبراً فرو کرنے کے لیئے اٹھ کھڑے ہوئے لکھا ہے "تعجب ہے کہ اس موقع پر بھی انھوں نے کسی ڈکٹیٹر (حاکم مطلق) کے تقرر کا خیال نہیں کیا" ہم بیان کرچکے ہیں کہ یہ خدمت [1] نظام حکومت سے کیوں خارج ہوگئی تھی۔ زمانہ ابتدائی میں جب کہ معاملات سیاسی میں پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی تھی یہ خدمت مفید ثابت ہوئی تھی۔ مگر امرائے روما اب کسی فرد واحد کو حاکم مطلق بنانا پسند نہیں کرتے تھے اور غالباً اس خدمت کا احیاء مفید بھی ثابت نہ ہوتا۔ اس خدمت کا اہل ایک ہی شخص تھا یعنی سپیئو ایمی لیانس مگر وہ ابھی تک ہسپانیہ سے واپس نہیں آیا تھا۔ گراکس کی اصلاحی تحریک پر غور کرنے سے یونان کی سیاسیات سے کئی امور میں مشابہت معلوم ہوتی ہے یعنی بے صبری بلالحاظ مشکلات۔ محض اصول عامہ سیاست پر اصرار، متضاد جماعتوں کی انتہا پسندی جس کی وجہ سے ٹریبیون ایسا مقدس حاکم ایک یونانی سرانبوہ اور رعا کی مجلس قبائل

[1] شہر میں ڈکٹیٹر کے حکم کے خلاف مرافعے کے لیئے دیکھو فقرہ ہائے ۱۴۹ و ۲۹۳۔

باب ۳۶

آرگوس یا کورکائرا جیسے شہروں کی سی یونانی جمہوریہ ہو جاتی ہے، ان جملہ امور سے اس تباہ کن نااتفاقی کے وجود کا ثبوت ملتا تھا جس نے یونان کی شہری ریاستوں کو تباہ کیا نہ کہ روما کی قدیم رسوم "علیحدگی" اور "کنارہ کشی" کا جس کے ذریعے سے روما میں زمانۂ قدیم میں اصلاحی تحریکوں کا آغاز کیا جاتا تھا۔ "علیحدگی" کا لفظ اب بھی ایک جماعت دوسری جماعت کی کارروائیوں کے متعلق استعمال کرتی تھی مگر اب اس سے مطلب دست درازی زبردستی اور خونریزی سے تھا۔

(۴۰) دولت مند زمینداروں نے جنکا مجلس سینیٹ (سینات) میں غلبہ تھا گراکس سے گلوخلاصی حاصل کر لی تھی جو انکو بیجا ان کے مقبوضات سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پلوٹارک کا خیال ہے کہ اس وقت انکا صرف یہی مقصد تھا جس کا ثبوت انکی آئندہ تجاویز سے ملتا ہے اس فتنے کے فرو ہوتے ہی انھوں نے ایک عدالتی کمیشن گراکس کے شرکاء کی سزادہی کے لیئے مقرر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ جن میں سے اکثر غائب تھے واجب القتل قرار دیئے گئے اور بعض مار ڈالے گئے جن میں دیوفانیس گراکس کا استاد بھی تھا بلاسیئس نے تسلیم کیا کہ اس نے جملہ امور میں گراکس کے احکام کی تعمیل کی تھی۔ ناسیکا نے پوچھا فرض کرو اس نے تم کو حکم دیا ہوتا کہ کیپی ٹول کے مندر میں آگ لگا دو" اس نے جواب دیا "گراکس ایسا حکم ہرگز نہ دیتا"۔ ناسیکا نے کہا "میرے سوال کا جواب دو"۔ بلوسیس نے جواب دیا "میں اسکے حکم کی تعمیل ضرور کرتا۔ مگر وہ ایسا حکم ہرگز نہ دیتا اگر اس سے قوم کی بہتری نہ ہوتی" یونانی کی حاضر جوابی سے اسکی قومی خصائل کا پتہ چلتا ہے۔ اس نے اپنے دوست کا ساتھ دیا اور الزام ایک ایسے شخص پر تھا جس کی اب کوئی سزا نہ ہو سکتی تھی۔ عدالت نے اس کو رہا کر دیا۔ بلاسیس اسکے وولا اور لائیلیس رکن عدالت مذکور کا دوست تھا۔ اس تعلق سے ممکن ہے کہ اس کو مدد ملی ہو۔ مگر روما میں ٹھیرنا اس نے مناسب خیال نہ کیا اور وہ پرگام چلا گیا جہاں ایک دعویدار سلطنت روما سے برسر پرخاش تھا۔ کمیشن کی کارروائی سال کے آخری مہینوں میں ۱۳۲ ق م کے کانسلوں کے انتخاب کے بعد بھی جاری رہی کیونکہ وہ بھی اسکے رکن تھے۔ کمیشن کا صدر پوپلیس لائناس ایک متعصب امیر تھا اسکا اہم عہدہ پر، روپی لیس ۱۳۲ ق م کے اوائل میں۔ مگر باوجود اس

کامیابی کے دولت مند امراء گو انھوں نے اپنے مخالفین میں سے سربرآوردہ لوگوں کو
تہ تیغ کر دیا تھا مگر گراکس کے قوانین کی علانیہ خلاف ورزی نہیں کرسکتے
تھے۔ عوام اپنے مقتول سردار کے لئے علانیہ آہ وزاری کر رہے تھے
اور اسکے قاتلوں خصوصاً ناسیکا کے ساتھ کھلم کھلا بیزاری اور نفرت کا
برتاؤ ہوتا تھا۔ ناسیکا خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے کسی سیاسی کام پر
ایشیا بھیجدیا گیا۔ کسی کو اسکی ضرورت نہ تھی اور ادھر اُدھر مارے مارے
پھرنے کے بعد پرگامم میں مرگیا۔ عوام کی تالیف قلوب کے لئے قوانین زرعی کو
عملی صورت میں لانے کی کارروائی کیگئی۔ ٹائبریس گراکس کے بجائے اس کا
دوست لکی نیس کراسس کمشنر منتخب ہوا کمیشن کی کارروائی کا ہم پھر
کسی موقع پر ذکر کرینگے۔

(۷۰۵) نومنٹیا ۱۳۳ قم میں فتح ہوگیا اور غالباً اسی سال کے آخر
یا ۱۳۲ کے اوائل میں سیپیو ایمی لیانس بطور فاتح روما کو واپس آیا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس کی موت کی خبر اس کو میدان جنگ ہی میں
ملی اور اس خبر کو سنکر اس نے "اوڈیسی"[۱] کا ایک مصرعہ پڑھا جس کا مطلب
یہ تھا کہ "وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا"۔ بہرکیف یہ باوقار آدمی بہ حیثیت ایک
اچھے شہری ہونے کے گراکس کے طرز عمل کا مخالف تھا۔ اعتدال نہ کہ جسارت
اس کی ممتاز خصلت تھی اور جس شخص نے رفتہ رفتہ صبر و استقلال کے
ساتھ لازوال شہرت حاصل کی ہو وہ ایک جلد باز مصلح کے ساتھ
ہمدردی نہیں رکھ سکتا تھا جو اصلاح کے دشوار گذار راستے کو تیز گامی سے
طے کرنا چاہتا ہو۔ سیپیو اور اسکے گروہ کے دیگر سربرآوردہ افراد کے
روما میں واپس آنے سے قدامت پسندوں کی جماعت کو خاطر خواہ
تقویت ہوگئی۔ اس واپسی کا جو نتیجہ ہوا اس سے کافی ثبوت ملتا ہے کہ
شہر کے باشندوں کو حصول اراضی کی واقعی خواہش تھی، ان کی دلی آرزو
یہ تھی کہ ان زنجیروں کو توڑدیں جن میں امراء اور دولت مند اشخاص نے

---

[۱] جلد یکم ۴۷ ہ۔

انکو جکڑ دیا تھا۔ انھیں امور سے ہمیں گراکس کے مقاصد کے واجبی ہونے کا ثبوت ملتا ہے اس قسم کے خیالات کا عوام کے دلوں میں موجزن ہونے کا ثبوت ہمکو اس امر سے بھی ملتا ہے کہ انکو سیپیو سے سخت نفرت ہوگئی جب ان کو اس کے ان خیالات کا علم ہوگیا جو اس نے گراکس کی موت کے بارے میں ظاہر کیئے تھے۔ سیپیو بوجہ اپنی راستگوئی کے سوالات کے ٹھیک جواب دینے سے گریز نہیں کرتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام روما نے گراکس کی موت کو مفید خیال کرنے کے الزام سے کبھی اسکو بری نہیں کیا۔ روایت ہے کہ اس نے اس امر کا اظہار ایک مجمع عام میں کیا تھا جس کی وجہ سے سخت ناراضی پھیل گئی جس پر ایمی لیانس نے بگڑ کر کہا خاموش اے اطالیہ کے سوتیلے بچو۔ میں تم کو یہاں پابزنجیر لایا تھا۔ کیا آج تم جو آزاد ہوگئے ہو میں تم سے ڈر ونگا۔" مگر عوام میں سے سب آزاد شدہ غلام یا اسیران جنگ نہ تھے جلسے میں ایسے آدمی بھی ضرور ہونگے جو اسکے بیان کو غلط خیال کرتے ہونگے یا اس سے برافروختہ ہوئے ہونگے۔ اس زمانے سے سیپیو کا شمار سیاسیات میں تنگ خیال اور حریص امراء میں ہوگیا جو خود اس سے حسد رکھتے تھے اور جنکے افعال کو وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا ہم نے ٹائبیریس گراکس کی اصلاحی کوششوں اور اس کے حسرت ناک انجام کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ تاریخ روما میں اس واقعے سے دو امروں کا ثبوت ملتا ہے اولاً یہ کہ ہر رہبر عوام کو مسلسل برسر اقتدار رہنے کی ضرورت ہے اور ثانیاً یہ کہ دراز دستی سے محفوظ رہنے کی اسے فکر کرلینی چاہئے اور دستور موجودہ کے لحاظ سے یہ دونوں امر حاصل نہ تھے۔

باب سی و ہفتم[۱]

سنہ ۱۳۲-۱۲۳ ق م

(۶-۷) ٹائبیریس گراکس کی موت اور اسکے بھائی گائس کے ٹریبیون مقرر

---

[۱] اس باب کے اصل ماخذ ایپین "خانہ جنگی" جلد ۱-۱۷ اور پلوٹارک کی تصنیف سوانح عمری

باب ۲

ہونے کے درمیان میں دس سال کا وقفہ ہے۔ مگر دونوں بھائیوں کی پرآشوب سیاسی زندگی کی طرح یہ وقفہ پراز واقعات نہ تھا۔ تاہم اس اثناء میں جو وقوعات اطالیہ میں ہوئے کچھ کم اہم نہیں ہیں۔ سلطنت کے نظام سیاسی میں جو خرابیاں تھیں وہ روز بروز بڑھتی جاتی تھیں اور جس زمانے میں گائیس نے میدان سیاسی میں قدم رکھا مسائل زیر تصفیہ نہایت پیچیدہ ہوگئے تھے، جن ذرائع کو وہ عمل میں لاسکتا تھا مختلف تھے اور ناکامیابی یا فیصلے کی غلطی کے نتائج نہایت مضر ثابت ہوتے مگر قبل اسکے کہ ہم ان امور کا ذکر کریں مناسب ہوگا کہ ممالک غیر میں[۱] جو واقعات ہو رہے تھے ان پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔

(۷۰) سلطنت پرگامم بذریعۂ وصیت اہل روما کو مل چکی تھی گو وصیتنامے کے جعلی ہونے کا اکثر مورخین کو شبہ ہے[۲] مگر حکمران جماعت کو حصول زر و اضافۂ اقتدار کے جو مواقعات حاصل تھے اس میں ایک اور قیمتی اضافہ اس طرح ہوگیا اور تجارتی جماعتوں میں ایک ایسے وسیع ملک کے قبضے میں آجانے کی ضرور خوشی ہوئی ہوگی

بقیہ حاشیہ صفحہ (۳۶) ٹائبیریس گراکس کی ہیں۔ ان دونوں مصنفوں نے تفصیل اور انصاف کے ساتھ حالات لکھے ہیں بمقابلہ ویلیس (جلد ۲-۲-۴) ویلیریس میکسی مس کے جو مخالفین کی تصانیف سے تنقید ہوئے ہیں اور اپنے مبالغہ آمیز طریقے پر گراکس کو ایک ناقابل تقلید مثال قرار دیتے ہیں ڈیو دورس (۴۲، ۵۰۲) اور لیوی (۵۸، ۵۹) بھی گراکس کے مخالف تھے سسرو کی تصانیف یا تقریروں میں گراکس کا ذکر صرف ضمناً آیا ہے مگر چونکہ وہ وکیل تھا اسلئے اسکی رائے بر مقدمہ کی ضروریات کے لحاظ مختلف مواقع پر جداگانہ ہوتی تھی اور اسی لئے اسکی رائے کی زیادہ اہمیت نہیں۔ زندگی کے آخری ایام میں اسکو سینیٹ (سینات) اور طبقۂ ایکوائٹ کا ہوا خواہ ہونے سے گراکس کی طرف سے اسکے خیالات اور بھی خراب ہوگئے تھے معاصرین کی تصانیف پر جواب معدوم ہوگئی ہیں ہولڈن پلوٹارک کی سوانح عمری گراکی میں محاکمہ کیا ہے۔

[۱] خارجی واقعات کے لئے دیکھو لیوی ۵۹-۶۰ اسٹرابو جلد چہاردہم ۱، ۳۸ (۶۴۶) جلد چہارم ۱، ۵ (۱۸۰) جلد سوم ۵، ۱ (۱۶۷) پلوٹارک ٹائبیریس گراکس ۲۰-۲۱ گائیس گراکس جلد یکم ۲ ایپین یکم ۲۰ جسٹن ۳۶-۴، ۳۷-۱ ویلیریس میکسی مس جلد سوم ۲-۱۲، ۴-۵ جلد ہشتم ۷، ۶- ویلیس جلد دوم ۴-۱ فلورس جلد یکم ۳۵ یوٹروپیس جلد چہارم ۲۰ آروسیس جلد پنجم ۱۰ ؎

[۲] جعل کی طرف اشارہ تاریخ سالست میں موجود ہے (جلد چہارم ۶۹، ۸- موریق برکچم اور متھراڈائیس کے مراسلہ بنام آرساکیس میں دیکھو ایپین "متھراڈائیس" ۸۷ اور فقرہ ماسبق ۵۸۱ ؎

باب ۳۷

جو اپنے وسیع قدرتی ذرایع کے لئے مشہور تھا اور جہاں سسلی کی طرح انکو حصول دولت کا موقع ملسکتا تھا اور پھر اس دولت کی کان کا بلا جنگ وجدال کے قبضے میں آجانا اور بھی موجب خوشی تھا۔ مگر ایک نوجوان مسمی ارسٹانیکس نے اپنے حقوق سے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اسکو ایک داشتہ کے بطن سے یومینیس ثانی کا بیٹا ہونیکا دعوے تھا اور اس طرح وہ شاہ متوفی کا علاتی بھائی تھا۔ ساحل کے بڑے بڑے یونانی شہروں کی امداد سے نا امید ہو کر وہ اندرون ملک میں چلا گیا اور غلاموں اور وحشیوں کی ایک فوج تیار کر لی اور سلطنت کے ایک بڑے حصّے پر قابض ہو گیا۔ حکومت روما نے حسب عادت اس بغاوت کو فرو کرنے میں عجلت نہ کی۔ ہمیں علم نہیں کہ ۱۳۲ سنہ ق م میں ناسیکا کس غرض سے اس ملک میں بھیجا گیا تھا مگر جہانتک معلوم ہے اسکے ساتھ فوج نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مذکور کے آخری حصے میں غالباً ناسیکا کی اطلاعوں سے جنگ کا احساس ہوا۔ پب لکی نیس کراسس میوکیانس (متفنن ابوسنہ) ۱۳۱ سنہ ق م میں کانسل تھا اس فتنے کو فرو کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ بہ حیثیت وفادار حصۂ ملک کے صوبہ دار کے اس نے مقامی السنہ سے واقفیت کے سبب سے یونانیوں پر اچھا اثر پیدا کیا مگر میدان جنگ میں اس سے کچھ نہ ہوسکا۔ ۱۳۰ سنہ ق م کے اوائل میں قبل اسکے کہ اسکا جانشین پہنچے اسے سخت شکست ہوئی اور دشمن کی قید میں آجانے کے خوف سے اس نے ایک دیسی سپاہی کو زخمی کیا جس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس طرح سے روما کے دو پانٹیف (سردار پجاری) (کراسس اور ناسیکا) چند ماہ کے عرصے میں ایشیا میں کام آئے۔ مگر ایم۔ پرپرنا کانسل ۱۳۰ سنہ ق م کے میدان جنگ میں وارد ہونے سے حالت بہتر ہوگئی۔ اس نے ارسٹانیکس کو شکست دیکر قید کر لیا اور اسکو روما بھیجدیا جہاں وہ گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا۔ اس نے خزانۂ شاہی پر بھی قبضہ کر لیا اور اسکو روما بھیجدیا مگر اسکے بعد ہی وہ بیمار ہوا اور پرگام میں مر گیا۔ اسکا جانشین مانیس اکولیئس

سلہ اس شخص کی دولت وفصاحت وغیرہ کے بارے میں دیکھو گیلیس نکم ۱۳، ۹ - ۱۳ جہاں اسکے ہم عصر اسے لیو کا اقتباس دیا ہوا ہے ۱۲

باب ۳۷

کانسل ۱۲۹ قم عاجلانہ صوبۂ پرگامم کو روانہ ہوا تاکہ جنگ کے اختتام کا سہرا اسکے سر رہے مگر اس کا موقعہ باقی نہ رہا تھا۔ تاہم اس نے دس کمشنروں کی معیت میں صوبے کی حدبندی کی اور اسکا قانون اساسی مرتب کیا۔ یہ صوبہ جس کا نام ایشیا رکھا گیا جمہوریۂ روما کے صوبجات میں زرخیز ترین تھا اور جس قدر جبر و ظلم اور لوٹ مار اہل روما نے اس صوبے میں کی کہیں اور نہیں ہوئی۔ صوبۂ مذکور میں اضلاع می سیالیڈیا وکاریا مع قریب کے جزائر کے شامل تھے۔ اہل روڈس کا قبضہ خشکی کے ایک چھوٹے سے حصے پر قائم رہا اور کچھ خفیف سی اور تبدیلیاں بھی عمل میں لائی گئیں۔

صوبۂ ایشیا

(۷-۸) جنگ مذکور کے تذکروں میں کئی دلچسپ امور مندرج ہیں۔ لیوی کے خلاصے میں بیان کیا گیا ہے کہ "ارسٹانیکس نے ایشیا پر قبضۂ غاصبانہ کر لیا حالانکہ صوبۂ مذکور کو شاہ اٹالس نے اہل روما کو بذریعۂ وصیت ہبہ کر دیا تھا اور اس لیئے یہ صوبہ آزاد تھا" یہ طرز تحریر خاص لیوی کی ہے اور یہ آزادی بھی وہی آزادی ہے جو اہل مقدونیہ کو پڈنا کی فتح کے بعد دیگئی تھی جس سے مطلب یہ ہے کہ آئندہ سے ملک مفتوحہ میں کوئی بادشاہ نہو جو بحیثیت مرکزی حکمراں کے سلطنت کی افواج کو متفق کر کے ان سے کام لے سکے اور اس طرح اہل روما کے لیئے موجب انتشار ہو۔ جس قدر حصۂ ملک کو اہل روما زرخیز خیال کرتے انکو "آزادی" دیدی جاتی اور محکوم قوم کو "یہ آزادی" ہوتی کہ جو اہل روما حکم دیں اسکو بجا لائیں اور اس عزت کے لیئے اپنی جیب خالی کریں۔ دور افتادہ اضلاع جو ساحل سے دور تھے سلطنت روما میں شامل کیئے جانے کے لائق نہیں خیال کیئے جاتے تھے کیونکہ انپر حکومت کرنے میں محاصل سے زیادہ خرچ پڑ جاتا۔ اس قسم کے مقبوضات حسب دستور روما کے حلفاء کو دیدیئے جاتے اور ان سے جو نذرانہ ملتا وہ سلطنت کے خزانے یا حکام کی جیب میں جاتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس "آزادی" کی جنگ کا بار زیادہ تر ایشیائی بادشاہوں پر پڑا تھا۔ صرف ایک دعویدار سلطنت کو ہزیمت دینے کے لیئے شاہان بتھینیا، پافلاگونیا، پونٹس، پاپاڈوسیا نے افواج امدادی مہیا کی تھیں

سلہ اکوئی لیس اور قانون اکوئی لیا کے لیئے دیکھو آرملی کا اونوماسٹیکون اور سسرو کی قانونی فہرست ہو

باب ۳۷

آخرالذکر سلطنت کا بادشاہ اریارا تھیس خود اس جنگ میں مارا گیا اس کے مقابلے میں پلاسیس ساکن کیوم ے تھا جس نے ارسٹانکس کا ساتھ دیا اور اس کے پسپا ہونے کے بعد خود کشی کر لی کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ روما کی "آزادی" کے کیا معنے ہیں - دوسرا قابل ذکر واقعہ کراسسس کا تقرر ہے[1] - وہ خود اور اسکا ہم عہدہ ایل ویلیریس فلاکس جو مریخ دیوتا کا پجاری تھا دونوں ایشیا کی سپہ سالاری کے خواہشمند تھے۔ دونوں اپنے مذہبی فرائض کے لئے روما میں روک لئے گئے تھے کیونکہ ابتک کوئی سردار پجاری کسی غیر ملک میں نہیں گیا تھا۔ مگر نئے سردار پجاری نے اپنے نام عہدہ پر اپنے اقتدارات کے مطابق جرمانہ کر دیا۔ مجلس عامہ نے مرافعہ ہونے پر جرمانے کو تو معاف کر دیا مگر مریخ کے پجاری کو اپنے افسر اعلیٰ کی فرمانبرداری سے آزاد نہ کیا۔ اسکے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ سپہ سالاری سیپیو کو کیوں نہ دیدی جائے جو اس کا خواستگار تھا۔ یہ مسئلہ بھی مجلس عامہ میں پیش ہوا۔ ممکن ہے کہ کراسس کو کانسل ہونے کی وجہ سے کامیابی ہوئی مگر غالباً اس کا اصل راز یہ تھا کہ اسکو گراکس کی تحریکات سے تعلق تھا مگر صاحب اقتدار (امپیریم) کو نبرد آزما سپاہی پر ترجیح دینا امرا کے قرین مصلحت تھا کیونکہ سیپیو کے حقوق کی تائید وہ بخوشی نہ کر سکتے تھے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کراسس کو بھی پسند نہ کر سکتے تھے جسکو وہ اپنی جماعت کا دشمن خیال کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کراسس کی شکست یابی کا سبب یہ تھا کہ بجائے جنگ کو سر کرنے کے اسکی توجہ زیادہ تر اٹالس کے خزانے کو حاصل کرنے کی طرف تھی مگر یہ تہمت غالباً کسی ایسے مورخ نے لگائی جو گروہ امرا میں سے تھا۔ کراسس کے جانشین پرپرنا[2] کے متعلق ایک عجیب واقعہ

---

[1] دیکھو مسٹر فرتھ کا پیکٹ جلد پنجم ۱۸ ؁

[2] پاپرپینا۔ یہ نام اٹروریکی معلوم ہوتا ہے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اسکا باپ اٹروریہ ہی سے آیا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ وہ روما کا شہری بن گیا ہوگا اور گراکی فریق نے بیٹے کو اسلئے کانسلی کے لئے پیش کیا ہوگا کہ عہدہ تو جی ٹریبیون موجود تھے۔ اسکے بعد غالباً اسکے دشمنوں نے یہ کیا کہ اسکے وطن سے چند لوگوں کو آمادہ کیا کہ اسے اپنے گروہ میں قانون کلاڈیا کی رو سے جو ۱۲۶ ق م میں منظور ہوا تھا۔ ایم اے لینیپنہ جو پرپینا کا ساتھی کانسل اس قانون کے محرک کی اکلا ذیعن بلکہ ہمنام اور غالباً بیٹا تھا۔ ولیرس سکسیمس جلد ۳ کہم ۵ جو قانون پاپیا کا ذکر ہے وہ یا تو مصنف کی غلطی ہے یا مورخوں کی غلط فہمی۔ دیکھو مومسین ۳ کہ ۲۰۰ ؁

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک غیر ملکی تھا جو روما میں آباد ہو گیا تھا اور بغیر حقوق شہریت حاصل کرنے کے کانسل منتخب ہو گیا اور اُسی زمانے میں جب کہ ایشیا میں وہ اہل روما کی شکست کو فتح سے تبدیل کرنے میں مصروف تھا اُسکے باپ کو غیر ملکی ہونے کے الزام میں روما سے خارج ہو کر اپنے وطن کو واپس ہونا پڑا اور اس طرح باپ کے حق شہریت کے باطل قرار دیئے جانے سے بیٹا خدمت کانسلی سے الگ کر دیا گیا۔ یہہ قصہ نہایت پر اسرار ہے جس کا ایک تو سبب یہ ہے کہ مورخ ویلیریس میکسیمس بجائے واقعات کو صاف صاف بیان کرنیکے اپنی رائے کو دخل دیتا ہے۔ اُمور مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خارجی اور داخلی معاملات کا ایک دوسرے سے تعلق تھا اور ہر دو ایک ہی اثر یعنی اہل روما کے باہمی مناقشات سے متاثر ہوتے تھے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ٹائبیریس گراکس نے تجویز کی تھی کہ ملک پرگامم اور اُسکے خزانے کا بذریعۂ قانون فیصلہ کر دیا جائے۔ واقعات زیر تذکرہ سے ظاہر ہے کہ خارجی معاملات اور اُمور مابعد میں مجلس سینیٹ (سینات) کو بیدست و پا کر دینے سے طرز حکومت میں اصلاح کرنا مشتبہ ہے۔ مگر جو لوگ سینیٹ (سینات) کے تفوق سے بیزار تھے وہ ان اہم صیغوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔ افسوس ہے کہ مجلس عام کو جب حامیان گراکس نے حکمرانی کے لیئے زندہ کرنا چاہا تو اُسکی حالت بالکل گئی گزری تھی اور کسی اصلاح کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ ثہ

(۷۰۹) سلطنت پرگامم کے سرحدی صوبجات کے متعلق جو انتظامات کیئے گئے

صوبۂ ایشیا کے انتظامات

اُن سے ہمارے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ اکیویلیس اور دوسرے کمشنروں کو غالباً ضرور ہدایات ملی ہونگی کہ روما کے جدید صوبۂ ایشیا میں جو اضلاع شامل نہ تھے اُنکا بلحاظ سلطنت روما کے مفاد کے جو انتظام چاہیں اپنی صوابدید پر کر دیں۔ اسلیئے اُنہوں نے حسب عملدرآمد قدیم وفادار حکمرانوں کو مختلف اضلاع بطور انعام دیئے ایریارتھیس شاہ کاپاڈوسیا کے بیٹوں کو لی کاؤنیا دیدیا گیا اور سیلیسیا بھی سلطنت کاپاڈوسیا سے ملحق کر دیا گیا۔ یہانتک تو ٹھیک ہوا۔ مگر فرجیہ کبیر کا بندوبست دشوار تھا۔ یہ وسیع ضلع لیڈیا کے مشرق میں تھا جس کے جنوبی حصے میں خصوصاً متعدد مرفہ الحال یونانی شہر تھے اور فوجی اغراض کے لحاظ سے بھی یہ ضلع اہمیت رکھتا تھا نیکومیڈیس شاہ بتھینیا اور متھراڈاٹس شاہ پونٹس دونوں اسکے خواستگار تھے۔ آخر الذکر نے غالباً رشوت دیکر اکوئی لیس سے ضلع مذکور حاصل کر لیا۔ اغلب ہے کہ انتظامات مذکور سے لیئے سینیٹ (سینات)

باب ۳

داہل روما کی منظوری مشروط رہی ہوگی۔ پچاس یا دس برس قبل اس منظوری سے تکمیل ضابطہ سے مراد تھی مگر اب زمانہ بدل گیا تھا۔ مشکلات اور شبہات پیدا ہونے لگے اور ہم یقین کر سکتے ہیں کہ سرمایہ داروں نے اپنے گماشتوں کی اطلاع پر جو ممالک مشرق میں مقیم تھے ضرور ایک شورشس پیدا کر دی ہوگی کہ کیوں ایک زرخیز علاقہ ایک غیر ملکی بادشاہ کو دیا جا رہا ہے جو ممکن ہے کہ اس کے ذرایع کو بہ حیثیت دشمن کے روما کے خلاف استعمال کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ متھراڈاتیس ضلع فریجیہ[1] پر چند سال تک قابض رہا۔ مگر اُس کے انتقال (سنہ ۱۲۰ ق م) سے قبل ہی یہ ضلع "آزاد" قرار دیا گیا تاکہ روما کے سرمایہ دار اُسکے ذرائع کو نچوڑ لیں۔ اس انعام کے واپس لے لینے سے متوفی کا بیٹا متھراڈاتیس اعظم (سنہ ۱۲۰-۶۳ ق م) سخت ناراض ہوا۔

چھوٹی چھوٹی جنگیں

(۷۱۰) شاہان مصر و شام[2] کی پریشانیوں کا ذکر کرنا یہاں ضروری نہیں ہے کیونکہ اہل روما کو ان ممالک سے کسی قسم کا خوف نہ تھا اور اس وقت وہ دیگر اُمور کے انصرام میں منہمک تھے۔ ملک شام کی حالت اُسکے ہمسایوں خصوصاً اہل پارتھیا کی ریشہ دوانیوں سے نہایت ابتر تھی اور آئے دن کے انقلابات اور قتلوں کی وجہ سے خاندان سیلیوکس کا ستارۂ اقبال غروب ہو رہا تھا۔ مصر کے ظالم بادشاہ نے اپنے مظالم سے اس ملک کو دوزخ بنا رکھا تھا۔ فیکون سنہ ۱۲۹ ق م میں نکال دیا گیا مگر چونکہ روما سے اُسکے تعلقات اچھے تھے اسلیئے اسکندریہ میں سنہ ۱۲۷ ق م میں واپس آگیا اور اپنے انتقال (سنہ ۱۱۷ ق م) تک حکمران رہا۔ مشرق میں یونانی اور مقدونی اثرات کے مضمحل ہو جانے کی وجہ سے مشرقی اثرات پھر غالب آرہے تھے اور روما نے ابھی تک اُن ملکوں کی طرف پوری توجہ نہ کی تھی۔ شمال اور مغرب میں جنگ وجدال کا خفیف سا سلسلہ جاری تھا۔ سنہ ۱۲۹ ق م میں کانسل ک ۔ سمپرونیئس ٹوڈی ٹانس نے شمالی الیریا پر چند شورہ پشت قبائل کی تنبیہ اور بحیرۂ ایڈریاٹک میں امن وامان قائم رکھنے کو حملہ کیا۔ برنڈوسیئم سے تجارت کا سلسلہ

---

[1] مسٹر ویرہ دفلاگو سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۵۹ ق م تک فریجیہ صوبۂ ایشیا میں شامل ہو گیا تھا دیکھو مارکوارٹ اسٹاٹس وار دالٹنگ۔ اول صفحات ۳۳۳ - ۳۳۵۔

[2] ہولم تاریخ یونان جلد چہارم باب نوزدہم۔

باب ۳

دیار مشرق سے جاری تھا اُسکی حفاظت بھی ضروری تھی سارڈینیا میں پہاڑیوں کی بغاوت نے ل، آریلیس آرس ٹیس (کانسل ۱۲۶ ق م) کو دو سال تک مصروف رکھا۔ گائیس گراکس (ٹائبیریس گراکس کا بھائی) نے جو اُس کے ہمراہ بطور کویسٹور تھا سپاہیوں کی وردیوں کے مہیا کرنے میں جو مشکلات تھیں اُنکو وفاداریاشندگان صوبہ کی امداد سے جن پر اُسکا خاصہ اثر تھا رفع کر دیا۔ اہل صوبہ بوجہ اُسکی سادہ زندگی راست بازی اور بے طمعی کے اُس پر اعتماد رکھتے تھے مگر اس ہر دلعزیزی سے اُمراء روما کو خوف ہو گیا کہ اس نوجوان کے بھی رنگ ڈھنگ اچھے نہیں۔ اس لیئے آریلیس آرس ٹیس بطور پرو کانسل جزیرۂ مذکورہ میں رہنے دیا گیا تاکہ گراکس روما سے دور رہے۔ اپنے افسر اعلیٰ سے قبل روما واپس آنا خلاف عملدرآمد تھا مگر اس چال کو وہ سمجھ گیا۔ ایک دوسرے گوشے میں بھی کچھ پیش قدمی ہوئی یعنی قبیلہ سالووی ای یا سالی ایس کو مطیع کر لیا گیا جو صوبہ گال آنردے آلپ کی فتح کا پہلا زینہ تھا۔ یہ غالباً لیگوریا کا ایک زبردست قبیلہ تھا جو شہر مسالیہ کے شمال کے پہاڑوں اور رون ندی کے دہانے کے قریب کی نشیبی زمین میں آباد تھا۔ اس قبیلے کی وجہ سے مسالیہ کی یونانی نو آبادی کو سخت انتشار رہا کرتا تھا اور آخر کار وہاں کے باشندوں نے روما سے امداد کی درخواست[۵۲] کی جیسا کہ انھوں نے ۳۰ سال قبل کیا تھا جب مشرقی قبائل نے اُنکو پریشان کر رکھا تھا۔ سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ اس حصۂ ملک میں ایک زبردست طاقت کا قائم ہو جانا اُنکے مفاد کے لیئے سخت مضر تھا اُسکے علاوہ ہسپانیہ میں جو اُنکے مقبوضات تھے وہاں تک پہنچنے کا خشکی کا راستہ اسی ملک میں سے تھا اور پھر یہ بھی ظاہر تھا کہ جس قوم کا ساحل پر قبضہ ہو وہ سمندر کے راستے کو بھی غیر محفوظ کر سکتی ہے

سنہ ۵۱ دیکھو کتاب رومنس اِن دی ریوٹرا (روما کی حکومت جنوب مشرقی ساحل فرانس میں)

سنہ ۵۲ انھوں نے حال ہی میں فوکا دیا واقع ایشیا پر نظر رحم کرنے کی سینیٹ (سینات) سے درخواست کی تھی اور چونکہ یہ شہر مسالیہ کے باشندوں کا اصلی وطن تھا اسلیئے درگزر کیا گیا۔ جسٹن ۳۷، ۱، ۱ ۔ ۴

باب ۳۷

اسلیئے انھوں نے اپنے قدیم حلیف کی امداد کو آنا بخوشی منظور کرلیا اور ۱۲۵ سنہ ق م
ایک کانسل م ، فلوِئیس فلاکس انکی امداد کے لیئے روانہ کیا گیا۔ اس نے دشمن کو
مغلوب کرلیا اگر وہ خود اور دوسرے سپہ سالار اس جنگ میں ۱۲۳ سنہ تک مصروف
رہے جبکہ قبیلۂ سالی الیس نے اطاعت قبول کی اور ساحل سے دور رہنے کا وعدہ
کرلیا ۱۲۲ سنہ میں یہ وکانسل گ ، سیکسٹس ٹمیس نے اس حصۂ ملک میں ایک فوجی
چھاؤنی قائم کی جو اکوے سیکس ٹئے[1] کے نام سے مشہور ہوئی اور جہاں گرم پانی
کے چشمے بھی بعد میں نکل آئے۔ اس چھاؤنی سے ایک تو اُن بجنت قبیلوں پر نگرانی رہتی
تھی اور دوسرے اُس سڑک کی حفاظت ہوتی تھی جو رون ندی کے دہانے کے غیر مامون
اضلاع سے ہوتی ہوئی شمال اور مغرب کی طرف گئی تھی۔ مگر اس حصۂ ملک میں دوامی امن
ناممکن تھا کیونکہ قریب میں زبردست گالی اقوام تھیں جو روما کی ہیتیں قدمی کو روکنے کیلیے
پوری طور پر تلی ہوئی تھیں ۱۲۳ سنہ میں کانسل ک ، کنکیسیلیس میٹلس نے
جزائر بیلی آرک پر کامیاب حملہ کرکے[2] بیلی آرکیس کا لقب حاصل کیا اور جزائر مذکور
میں جو بیڑا تھا اُس میں روما کی نوآبادیاں بھی قائم کردیں۔ اس طور پر ہسپانیہ کا
تری کا راستہ بھی محفوظ ہوگیا۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ جزائر پر قبضہ کرنا اہل روما کی
حکومت کا ایک خاص اُصول تھا کیونکہ ایک ایسی سلطنت کے لیئے جسکا نظام مالیہ
اُستوار نہ تھا اور جسکے آزاد باشندوں کو بحری ملازمت سے زیادہ رغبت نہ تھی ایک
کارگر بیڑا ایّام امن میں قایم رکھنا دشوار تھا۔ اسلیئے اُسکے لیئے ضروری تھا کہ بہترین
بحری مرکزوں پر قبضہ کرے تاکہ اُس کے دشمن ان بندرگاہوں سے مستفید نہ ہوسکیں
اور اگر کسی وقت اُسکو سمندر پر اپنی سیادت کے ثابت کرنے کی ضرورت ہو تو
مقامات مذکور پر قابض ہونے کی وجہ سے اُسکو نفع رہے۔ غیر ملکی افواج خصوصاً
ہلکے ہتھیار والے سپاہی اب روما کی افواج میں شریک کیئے جانے لگے تھے اور
جزائر مذکور کے باشندوں کو پھن پھینکنے میں بے نظیر ملکہ تھا۔

[1] لیوی خلاصہ ۶۱ ۔
[2] آروسیئس (جلد پنجم ۱۳) غالباً لیوی کے حوالے سے کہتا ہے کہ اس جزیرے کے باشندے بحری قزاق تھے لیوی ۶۰

زرعی کمیشن کا کام

(۱۱۷) اب ہم روما اور اطالیہ کے واقعات کا ذکر کرینگے کمیشن زرعی کے اراکین اب اپیس کلاڈیس، پ، لکی نیس کراسس اور گائیس گراکس تھے جنکی کارگزاری کا ثبوت ہم کو حد بندیوں کے نشانات[1] سے ملتا ہے جن پر اُنکے نام ثبت ہیں اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے سرکاری اور خانگی اراضی کی حد بندی کچھ نہ کچھ ضرور کی۔ مگر سنہ ۱۳۰ ق م میں کراسس ایشیا میں مارا گیا اور کلاڈیس اُسی زمانے میں مرگیا۔ اور ان دونوں کے بجائے م، فلویئس فلاکس اور گائیس پاپیریس کاربو مقرر ہوئے۔ اپین[2] کا بیان ہے کہ قابضین اراضی نے حسب منشائے قانون اپنے مقبوضات کے متعلق کمشنروں کو بروقت اطلاع نہیں دی اسلیئے اُنھوں نے (جو سب سرگرم اصلاح پسند تھے) بذریعہ مخبری اپنا کام نکالنا چاہا جس کی وجہ سے مقدمہ بازی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا کیونکہ سرکاری زمین کی پیمائش کے دوران میں ایام گزشتہ کی خریداریوں اور تقسیموں کی بھی تنقیح ہونے لگی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قابض اراضی کو اپنے قبضے کا ثبوت پیش کرنا پڑا اور اکثر اوقات فروخت یا حوالگی اراضی کا دستاویزی ثبوت موجود نہ تھا۔ چونکہ عرصۂ دراز سے اُنکے قبضے پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوا تھا اسلیئے لوگ لاپروا ہوگئے تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جو کاغذات پیش کیئے جاتے اُنکی عبارت مبہم تھی۔ اس ابتری کی وجہ یہ تھی کہ ابتدائً اراضی کی پیمائش احتیاط سے نہیں ہوئی تھی، اوائل کے اعلانات میں ہر شخص کو افتادہ زمین پر قبضہ کر لینے کی صلائے عام تھی اور مرور زمانہ سے متعدد انقلابات ہوگئے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ دولت مندوں نے اپنے حق سے زیادہ غصب کر لیا تھا مگر اس قسم کی اراضی کا پتہ لگانا قدرے دشوار تھا اسلیئے ہر شخص کو خصوصاً ایسی اراضی سے جو اُسکے مقبوضات کا بہترین حصہ ہو بیدخل کر دیا جانا سخت ناگوار گزرتا ہوگا۔ اسکی وجہ سے ایک شور مچ گیا خصوصاً روما کے حلفاء میں سخت انتشار پھیل گیا جنھیں اراضی بطور انعام دیگئی تھیں کیونکہ اُنھیں امید نہ تھی کہ رومن کمشنروں کی عدالت میں بمقابلہ رومن مخبروں کے اُنکی دادرسی ہوگی۔ بدرجۂ مجبوری اُنھوں نے

[1] دلمنس ۸۵۹ - ۸۶۱؁

[2] جلد یکم ۱۸ - ۱۹؁

باب ۳

سیپیو سے امداد کی درخواست کی اور وہ اُنکی امداد پر آمادہ ہو گیا کیونکہ وہ گراکس کی
تجاویز کا مخالف اور حلفاء کا مرہون منت تھا۔ اُنھیں کی تائید سے اُس نے میدان جنگ
میں کامیابی حاصل کی تھی، اسلیئے اُنکے احسان کا بدلہ ادا کرنا ضروری تھا سیپیو نے
کوشش کرکے کمیشن زرعی کے عدالتی اختیارات ایک کانسل پر منتقل کردیئے۔ یہ قونصل
گ۔ سیمپرونیس ٹوڈی ٹانس تھا کیونکہ اس کا ہم عہدہ ایکوئیلیس ایشیا میں تھا
مگر ٹوڈی ٹانس بھی حد بندی کے کام سے پریشان ہو گیا اور الیریا پر حملہ کرنے کے
بہانے سے اطالیہ سے چلا گیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کام بند ہو گیا کیونکہ نہ تو کمشنروں کے
پاس تقسیم کرنے کے لیئے اراضی تھی اور نہ وہ موجودہ قابضین کو بہ اختیار خود بے دخل
کرسکتے تھے اس میں شک نہیں کہ کمشنروں کو یہ خیال ضرور رہا ہوگا کہ اپنے عدالتی اختیارات
کے بیجا استعمال سے اراضی کی تقسیم کا سلسلہ جاری رکھیں اور مورخ ایپین نے
بیان کیا ہے کہ سیپیو نے مجلس سینیٹ (سینات) میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کی
طرف اشارہ کیا تھا اور مورخ مذکور کا خیال ہے کہ اختیارات عدالتی کا انتقال سینیٹ
(سینات) کے حکم سے ہوا۔ لیکن اگر ٹائبیریس کی تجویز جس کی رو سے یہ اختیارات
عطا ہوئے تھے بطور قانون نافذ ہو گئی تھی تو یہ حکم ضرور مجلس عامہ کا ہوگا۔ مگر اس
مسودے کا حال ہمیں صرف لیوی کے خلاصے سے معلوم ہوتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے
کہ اُس نے صرف تحریک پیش کرنے کی اطلاع دی تھی تقسیم کا اختیار بطور اصلی قانون زرعی
کے ایک جزو کے منظور کیا گیا تھا۔ اگر گراکس کی موت اور اُس زمانے کے فتنہ و فساد
کی وجہ سے مسئلۂ اختیارات کا تصفیہ نہ ہو سکا تھا تو ممکن ہے کہ گراکس کے قتل سے جو
ناراضی پھیل گئی تھی اُسکو دفع کرنے اور عوام کی تالیف قلوب کی غرض سے مجلس سینیٹ
(سینات) نے عدالتی اختیارات اپنے حکم سے دیئے ہوں اور اصلاح پسندوں کا چونکہ
اس میں نفع تھا اُنھوں نے اس طرز عمل پر کوئی اعتراض نہ کیا سینیٹ (سینات) کے
اس فعل کے متعلق جس کی طرف ایپین نے اشارہ کیا ہے اگر اس قسم کی تاویل نہ ہو سکے
تو اس کارروائی کا اُس نے جو ذکر کیا ہے ناقابل تسلیم ہے۔

مسئلۂ انتخاب دوبارہ۔

(۱۲۷) ہم تسلیم کر سکتے ہیں کہ سیپیو کے اس طرز عمل سے غریب شہری اُس
سے سخت ناراض ہو گئے۔ لیکن ۱۲۹ سنہ ق م کے واقعات بیان کرنے سے قبل ہم چند

باب ۳

دوسرے معاملات کا ذکر کرینگے جس سے اُسکو تعلق تھا۔ گراکی کی جماعت کا بالطبع یہ خیال تھا کہ ٹریبیونوں کے مسلسل انتخاب کا جو حق اُنھیں ایام قدیم میں تھا اُسے پھر حاصل کر لیں۔ سنہ ۱۳۱ میں ٹریبیون وقت کاربو نے اس بارے میں پوری آزادی دیئے جانے کے متعلق ایک تحریک[ف۱] پیش کی جس کی تائید گایس گراکس نے کی اور سیپیو مخالفین کا سرگروہ ہوگیا۔ غالباً انھیں مباحثات کے دوران میں کسی جلسے میں تقریر کرتے ہوے کاربو کے ایک سوال کے جواب میں اُس نے گراکس کے قتل پر اپنا اطمینان ظاہر کیا۔ لائیلیس بھی اس تحریک کا مخالف تھا۔ مجلس عام نے اس تحریک کو نامنظور کیا جسکو سسرو نے لائیلیس کی زبانی تقریروں کے اثر کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجالس عامہ کی جو حالت اُس زمانے میں تھی اُس کا لحاظ کرتے ہوے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ اس نامنظوری کی دیگر وجوہ بھی رہی ہونگی۔ اسکے علاوہ یہ نامنظوری قطعی نہ تھی کیونکہ سات سال کے اندر اسی قسم[ف۲] کا ایک دوسرا قانون نافذ ہوگیا۔ سنہ ۱۳۱ یا سنہ ۱۳۰ ق م کا ایک دوسرا واقعہ یہ تھا کہ ل آرلیس کاٹا پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا۔ سیپیو نے اثبات جرم کی طرف سے تقریر کی اور اُسکے مخالف میٹےلس میس ڈائنکس نے مدعا علیہ کی طرف سے۔ کاٹا بری ہوگیا جس کے مختلف[ف۳] اسباب بیان کیئے جاتے ہیں سسرو نے اپنے زمانے کے لحاظ سے کہا ہے کہ اہل جوری کو سیپیو کا اقتدار ناگوار تھا مگر اُس کے ساتھ وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ کاٹا پورا ناشاطر تھا۔ مگر جیساکہ ایپین نے بیان کیا ہے کہ اصل وجہ رشوت تھی۔ پھر اسکے علاوہ اُمراء کو بہ نسبت سیپیو کے جو اُنکے منصوبوں کا مخالف تھا کاٹا سے زیادہ انس تھا جو بالکل اُنکا ہمخیال تھا۔ مگر اس حرکت سے سینیٹ (سینات) کی جوریوں کی سخت بدنامی ہوئی

ف۱ اس قانون یا بیریا کے لئے دیکھو سسرو لائیلیس ۹۶ لیوی خلاصہ ۵۹ ورڈز ورتھ صفحات ۳۵۳ - ۳۵۴، ۳۴۳ - ۴۴۶ ؎

ف۲ ایپین جلد یکم ۲۱ - ۶ مع حواشی اسٹراخان ڈیوڈسن ؎

ف۳ سسرو پرو بورنیا ۵۸ "پروڈنس" ۸۲ ایپین جلد یکم ۲۲ - ویلیریس میکسیمس (جلد ششم ۱ - ۱۱) کا بیان ہے کہ مقدمہ مجلس عامہ میں ہوا تھا جو قرین قیاس نہیں ؎

باب ۳۷ مردم شماری

(۱۳۱) اسلامہ ق م میں دو نوں سنسر جو منتخب ہوئے پہلی[1] مرتبہ جماعت پلیبب سے تھے۔ اُن میں سے ایک سیسی لیس میٹی لس میس ڈانکس تھا اور دوسرا گ. پاسپیس (کانسل ۱۴۱ ق م) یہ دونوں ایک زمانے میں ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر جب سے پاسپیس سے سیپیو کی جماعت سے چھیڑ چھاڑ ہو گئی تھی دونوں میں مصالحت ہو گئی تھی، اہم مسائل زیر بحث یعنی اصلاح زرعی اور حلفاء کی آزادی کے تصفیے میں سنسران مذکور کا کسی قسم کی امداد دینا مشتبہ تھا اگر وہ خود بھی چاہتے۔ کم از کم میٹی لس نے صرف نصیحت پر اکتفا کیا اُسکی ایک تقریر[2] کے کچھ حصے ہم تک پہنچے ہیں جس میں اُس نے عوام کو ازدواج اور تولید کی نصیحت کی ہے اور کہا کہ گو یہ ہر دو افعال پریشاں کن ہیں مگر قوم کی فلاح کے لئے ضروری ہیں۔ شہریوں کی تعداد بہ نسبت گزشتہ مردم شماری (۱۳۶-۵ ق م) کے کچھ ہی زیادہ تھی اور چالیس سال قبل کی مردم شماری سے بہت کم۔ لیکن شہریوں کی تعداد کی کمی کا یہ سبب نہ تھا کہ موجودہ سنسر حقوق شہریت کے تسلیم کرنے میں زیادہ باریک بینی[3] کو استعمال میں لاتے تھے ورنہ پر پرنا اور اُسکے باپ کا شمار جنکا ذکر فقرۂ (۲۰۸) میں آیا ہے کبھی شہریوں میں نہ ہو سکتا۔[4] نصیحت محض بیکار تھی، غربا کو اس قدر وسعت نہ تھی کہ اولاد کی آرزو کر سکیں اور اُمراء جو عیش و آرام کے دلدادہ تھے وہ کب اولاد کی پرورش کے انکار اپنے سر لیتے۔ میٹی لس کا دامن اس بارے میں بے داغ تھا۔ ۱۱۵ ق م جب اس نے انتقال کیا تو چار لائق بیٹے اپنی یادگار چھوڑے اس لحاظ سے وہ بہت خوش قسمت تھا اور اُسکا نام عرصے تک یادگار رہا۔ مگر خدمت سنسری کے افکار سے وہ بھی نہ بچ سکا سینیٹ (سینات)[5]

---

[1] لیوی خلاصہ ۵۹ سسرو ڈی ڈومو ۱۲۳ پلینی تاریخ موالید ثلاثہ ہفتم ۱۴۲-۱۴۶ الخ

[2] فقرات ۲۰۴ و ۶۲۱ ماسبق۔ الخ

[3] آگسٹس نے اسکا احیاء کرنا چاہا تھا دیکھو سوائی ٹونیس حیات اگسٹس ۸۹ گیلیس جلد یکم ۶ و رڈس ورتھ کا حاشیہ صفحہ ۶۳۱ الخ

[4] ورنہ پر پرنا اور اُسکے باپ کا نام شہریوں کی فہرست میں درج نہ ہوتا۔ دیکھو الخ

[5] لیوی خلاصہ ۵۹ سسرو ڈی ڈومو ۱۲۳ الخ

باب ۳۷

کی فہرست کی نظر ثانی کرتے ہوئے اس نے ایک ٹریبیون گ، ایٹی نیئس لابیو کا نام چھوڑ دیا۔ خدمت ٹریبیون کی قوت پھر عود کر رہی تھی اسلئے اس فروگزاشت کا خمیازہ اسے اٹھانا پڑا۔ لابیو نے اپنی خدمت کے قدیم اقتدارات کی بناء پر حکم دیا کہ میٹی لس گھسیٹ کر ٹارپی چٹان سے پھینک دیا جائے اس مصیبت سے تو وہ ایک دوسرے ٹریبیون کی دخل دہی سے بچ گیا مگر لابیو نے اپنا بدلہ لینے کی دوسری فکر کی۔ ایک قدیم سزا یہ تھی کہ کسی شخص کی جائداد ضبط کر لیجائے اور مذہبی کاموں میں لگادی جائے۔ اس طریقے پر اس نے میٹی لس کی جائداد ضبط کرادی۔ اس سنسری میں ناراضی کے دوسرے اسباب بھی تھے اور ہم بہ آسانی قیاس کر سکتے ہیں کہ سیاسی معاملات نہایت پیچیدہ ہوگئے تھے۔ سیپیو اور اسکے دوست اعتدال پسند تھے اسلیئے اس کشمکش میں اہل استبداد یعنی امرا (مثلاً میٹی لس) اور گراکی کے طرفداروں کے بیچ میں انکی حالت نہایت نازک رہی ہوگی خصوصاً اسلیئے کہ انکو حلفاء سے ہمدردی تھی اور ان کا مطمح نظر وسیع تھا جس میں نہ صرف روما بلکہ تمام اطالیہ شامل تھا۔

سیپیو ایمی لیانس کی موت۔

(۱۴۷) ہم بیان کر چکے ہیں کہ سیپیو نے حلفاء کی طرف سے تقسیم اراضی کی معاملے میں دخل دیا تھا۔ اس نے کمشنروں کے عدالتی اقتدارات سلب کرا کے انھیں بالکل معطل کرادیا تھا جس کی وجہ سے سخت ناراضی پھیل گئی۔ عوام کے جلسوں میں پرجوش تقریریں ہونے لگیں مشہور ہوگیا کہ اہل گراکی اس کو قتل کرنے والے ہیں جس کو سنکر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے کہا کہ "روما کے دشمن اور کیا کرینگے" ایک روز شام کو مباحثے کے بعد اس کے دوست اور ہوا خواہ بہ تعداد کثیر اسکو مکان تک پہنچا آئے۔ سوتے وقت اس نے ایک تختی اپنے سرہانے رکھلی تھی جس پر وہ آیندہ روز کی تقریر کی سرخیاں لکھا کرتا تھا۔ لوگ اسکو سخت بدنام کر رہے تھے، یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ اصلاح زرعی کی تحریک کو بند کرنے کے لیئے قتل عام کرانا چاہتا ہے مگر دوسرے روز وہ اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ قتل کا

سلہ لانگمے تاریخ روما سوم ۲۵ ۔

باب ۳

غنبہ لابدی تھا اور ایک راوی کا بیان ہے کہ اسکے جسم پر قتل کے نشان تھے۔ اسکا قتل متعدد لوگوں سے منسوب کیا گیا مثلاً گایس گراکس، کاربو، فلاکس وغیرہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ گراکی کی والدہ کارنیلیا نے اپنی بیٹی سیمپرونیا سیپیو کی بدہئیت بیوی جس سے وہ ناراض تھا) کی امداد سے اسکو قتل کر دیا۔ دوسرے کا بیان ہے کہ ملک کی ابتر حالت سے پریشان ہو کر اس نے زہر کھا لیا۔ سسرو لائیلیس کی زبان سے بیان کرتا ہے کہ وہ اپنی موت سے مرا۔ درحقیقت یہ ایک راز ہے جس کا افشا دشوار ہے اسکی صحت کی حالت نہایت نازک تھی۔ باوجود روما کا سربرآوردہ شہری ہونے کے اسکی مشتبہ موت پر بالکل سکوت[۱] کیا گیا اور کسی قسم کی تفتیش عمل میں نہیں آئی اسکا سبب یہ تھا کہ اہل گراکی اپنے ایک دشمن کے دفع ہو جانے سے خوش تھے اور حریص امرا اور اہل دولت کے پہلو میں باوجود انھیں کے طبقے میں سے ہونے کے بوجہ اپنی بے غرضی کے وہ خار تھا۔ سیپیو نے نہ تو کبھی صوبجات مفتوحہ میں ظلم و استحصال کو پسند کیا اور نہ روما میں انقلاب کی تائید کی اسلیئے اسکی موت سے امرا اور انقلاب پسندوں دونوں کو خوشی ہوئی یہانتک کہ اسکی تجہیز و تکفین بھی اس شان و شوکت سے نہ ہوئی جس کا وہ مستحق تھا[۲] سیپیو کے خصائل کے مختلف انداز سے کیئے گئے ہیں۔ اسکے محب قوم ہونے میں کوئی شک نہیں مگر مخالف جماعتوں کے عیوب سے واقف ہونے کی قابلیت رکھنا عملی سرگرمی کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنا کہ بغیر دستور کو زیروزبر کیئے ہوئے اصلاح میں کہاں تک سرگرمی عمل میں آسکتی تھی دشوار ہے۔ مگر ایمی لیس پالس کا بیٹا ہونے کی وجہ سے سیپیو انقلاب کا محرک نہ ہو سکتا تھا اسلیئے وہ موجب رسوائی ہوا جو ہر ایک اعتدال پسند کی قسمت میں ہے۔ سیپیو نے بوجہ اپنے شکوک کے تحریک اصلاحی میں حصہ

---

[۱] ویلیرس ماکسیمس کی تحریر (۳ ۔ ۸ ۔ ۶) کے بموجب یہ ایک نہایت جری عورت تھی ؎

[۲] ڈیون کاسیس (۸۳) کا بیان ہے کہ اسکے دشمنوں کو بھی اس کی موت پر تاسف تھا اور اسکی موت کے بعد کمیشن زرعی نے اطالیہ کو ویران کر دیا۔ ؎

باب ۲۷

نہ لیا اور حریص امراء اور بے ایمان ساہوکاروں کا زبردست معاون ہو گیا جن سے درحقیقت اسکو کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی تھی۔ روما کی شہنشاہی حکومت کی توسیع کی وجہ سے سلطنت کے نظام میں جو امراض پیدا ہو گئے تھے اس کی تشخیص تو اس نے کر لی لیکن علاج کرنے سے وہ گھبراتا تھا خصوصاً اس عمل جراحی سے جسکی نظام سلطنت کو ضرورت تھی۔ یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ اہل گراکی کا اصلاحی نشتر اگر کئی سال تک مسلسل کام کرتا رہتا تو اس سے بھی روما کی جمہوریہ میں جو مادۂ فاسد پیدا ہو گیا تھا وہ دفع ہو جاتا۔ بغیر خرابیوں کے دفع کرنے کے اصلاح کو روکنا سخت مضر ہوتا ہے۔ سیپیو نے جو کچھ کیا اسکے مزاج، تربیت اور حالات ماحول کا نتیجہ ہے اور اس سے زیادہ قطعی فیصلہ ہم اسکی سیاسی زندگی کے متعلق نہیں کر سکتے۔ اسکے سیاسی مخالفین بھی اسکے اعلےٰ خصائل کے قائل تھے۔ روایت ہے کہ اسکے مخالف میٹلس نے جب اسکی موت کی خبر سنی تو اپنے بیٹوں سے کہا کہ "جاؤ اور جنازے میں شریک ہو کیونکہ پھر اس درجے کے شہری کا جنازہ نہ دیکھو گے۔"

حلفاء پینوس کا قانون۔

(۱۵۷) اسکے بعد کے دو سالوں کے واقعات کا پتہ معصروں کی تحریروں میں نہیں ملتا مگر انکے نتائج سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ بے چینی پھیلتی جاتی تھی۔ قابضین اراضی کو بہ مجبوری سرکاری اراضی کی ضبطی اور تقسیم کو تسلیم کرنا پڑا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام نہایت آہستگی سے ہو رہا تھا کیونکہ کمیشن اپنے فیصلوں سے اراضی کو قابضین موجودہ کے پنجۂ غصب سے نکال نہیں سکتا تھا جو مختلف حیلوں سے ضبطی کی کارروائی میں رخنہ اندازی کر رہے تھے۔[۱] حلفاء کی جماعتیں خصوصاً اپنے مربّی (سیپیو) کی موت سے بے چین تھیں اسلیئے اصلاح پسندوں کے سرگروہوں نے محسوس کیا کہ اس طبقے کے ساتھ کوئی ایسی مراعات ہونی چاہیئے جس سے انکی مخالفت ختم ہو جائے۔ اس احساس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے تحریک پیش کی کہ حلفاء کو شہریان روما کے حقوق عطا کیئے جائیں۔ ایپین کا بیان ہے کہ حلفاء حق شہریت کے خواہش مند تھے اور تیار تھے کہ نعمت عظمےٰ کے مقابلے میں اراضی سے دست کش ہو جائیں۔ مگر سینیٹ (سینات) کو

---

[۱] ایپین ۔ ۱/۲۱ {۱۔ ۳

باب ۳

یہ رعایت کسی صورت میں منظور نہ تھی اور اس تحریک کو دبا دینے کی کارروائی شروع کر دیگئی یعنی ۱۲۶ سنہ ق م کے اوائل ہی میں یعنی قبل اسکے کہ گراکس سارڈینیا روانہ ہو، ٹیبیون م، جولیس پینوس نے روما سے غیر ملکیوں کے اخراج کے لیئے ایک تحریک[۱] پیش کر دی گراکس نے اس تحریک کی مخالفت میں ایک تقریر کی جسکو اس نے بعد میں شائع بھی کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مباحث مابعد میں پینوس نے گراکس کا خوب مذاق اڑایا کیونکہ ایک جوشیلے نوجوان پر پھبتیاں کہنا دشوار نہیں ہے۔ اس افسوسناک تجویز سے حلفاء کو سخت رنج ہونے کا اندیشہ تھا جنکو اہل جمہور رام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر باوجود اسکے تجویز مذکور کا نفاذ ہو گیا روما کی مجالس عامہ کی نااہلی کا اس سے زیادہ کوئی ثبوت ہو نہیں سکتا۔ اراکین سینیٹ دسینات نے کن کن ترکیبوں سے اس قانون کے نفاذ میں کامیابی حاصل کی اسکا ہمیں مطلق علم نہیں مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ہمعصر مورخین کی خاموشی کی وجہ سے روما کی تاریخ کے اہم واقعے پر پردہ پڑ گیا ہے۔ تجویز مذکور کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد لاطینی و دیگر حلفاء کی جماعت کے افراد جو روما میں اپنے مفاد کی حفاظت کی غرض سے موجود تھے وہاں سے مجبوراً چلے گئے۔ مگر اس سے مسئلۂ شہریت کے تصفیئے کی کوئی قوی امید نہ رہی اور حکم اخراج کی خبر حلفاء میں پھیل جانے کی وجہ سے انکی آتش غضب مشتعل ہو گئی ؛؛

سیاسی پیچیدگیاں

(۱۶۷) سیاسی جماعتوں کے مقاصد کی پیچیدگیاں اس زمانے میں عجیب و غریب تھیں۔ روما کے اہل سیاست کی دونوں جماعتیں حلفاء کے اثر سے نفع اٹھانا چاہتی تھیں۔ اہل جمہور (پاپولاسی) چاہتے تھے کہ اگر حلفاء اصلاح زرعی میں رخنہ اندازی سے باز آجائیں تو انکو حقوق شہریت دیدیئے جائیں برخلاف اسکے امرا (آپٹی ماٹی) سرکاری اراضی کی ضبطی کی مخالفت میں انکا ساتھ دینے کو تیار تھے مگر حقوق شہریت دیئے جانے کے مخالف تھے۔ قبائل میں جدید رائے دہندگان کی تعداد کثیر کا اضافہ غالباً دونوں جماعتوں کو ناگوار تھا کیونکہ جن لوگوں نے موجودہ مجالس عامہ کو

[۱] قانون جونیا نیتی کے لیئے سسرو ڈی آفیسس سوم ۱۱؍۴۷۔ فیسٹس کا مضمون "امور عامہ" اور بروٹس ۱۰۹ دیکھنا چاہیئے۔ ک

باب ۳۷

رام کر لینے کا ڈھب سیکھ لیا تھا وہ اسکی دوبارہ مشق کرنے پر تیار نہ تھے اور عام رائے دہندگان کو بھی اپنے حقوق میں ایک تعداد کثیر کی شرکت ناگوار تھی۔ مگر ہر دو جماعتوں کے لیئے حلفاء کو جنکی تعداد کثیر روما کی افواج میں تھی اپنی اغراض کے حصول کا ذریعہ بنانا اور پھر دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینکدینا گویا آگ سے کھیلنا تھا۔ لیکن اس وقت روما کی سیاسی حالت بعینہٖ یہی تھی۔ ایکویلیس بھی ایشیا سے اسی زمانے (۱۲۶ قم) میں واپس آیا (فقرہ ۱۰۹) جو انتظامات اس نے وہاں کیئے تھے ناپسندیدہ خیال کیئے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر استحصال بالجبر اور چند معاملات میں رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا۔ مگر باوجود اسکے الزام دہندہ لپین ٹولس کے منصب اعلٰی کے جو مجلس سینیٹ (سینات) کا صدر تھا سینیٹ (سینات) کی جوری نے اس کو بری کر دیا۔ عدالتی بد دیانتی کی یہ ایک اور مثال تھی کم از کم اس زمانے میں یہی خیال تھا۔ مگر تاہم سینیٹ (سینات) نے اسکے چند انتظامات کو منسوخ کر دیا خصوصاً افریجیہ کبیر کے متصرف ڈائیس شاہ پانٹس کو دیدینے کو۔ اس افشائے راز سے دونوں جماعتوں میں کشیدگی اور زیادہ ہو گئی۔ گراکس سارڈینیا میں تھا، فلاکس اور کاربو اصلاح پسندوں کے سرگروہ تھے اور کمیشن زرعی کا کام کر رہے تھے گو یہ کام زیادہ نہ تھا۔ لیکن گراکی کی جماعت میں اس قدر قوت تھی کہ انھوں نے فلاکس کو ۱۲۵ قم میں کانسل منتخب کرا دیا۔ اس شوریدہ سر اور کم فہم شخص نے پھر ایک فتنہ برپا کر دیا[۱]۔

فلاکس

(۱۷) فلاکس نے حلفاء کو حق شہریت روما عطا کرنے کی تجویز پیش کر دی۔ جس کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ حلفاء کی جو جماعتیں اپنی مقامی آزادی بدستور بحال رکھنا چاہیں انکو اس امر کا اختیار دیدیا جائے اور اسکے ساتھ ہی انکو روما کی مجلس عامہ میں مرافعہ کا حق (پرووکاٹیو) بھی دیا جائے جس سے افراد کی آزادی اور جان کی حفاظت ہو جائے اور بغیر مقامی حکومت خود اختیاری کے ازالہ کے ایک شکایت رفع ہو جائے۔ یہ رعایت ان جماعتوں کے لیئے مفید ہو سکتی تھی جنکے قبضے میں سرکاری

---

[۱] ایپین کیم ۱، ۲۱، ۳۴-۳، ۳۴، ۳۴، ۶ ویلیر لیس میکسی مس نہم ۵-۱ لیوی خلاصہ ۶۰۔

باب ۳

اراضی نہو مگر جو اراضی پر قابض تھے انکو ضرور روما کی مجالس قبائل میں رائے دینے کا حق رکھنے کی خواہش رہی ہوگی سینیٹ (سینات) اس تجویز کی سخت مخالف تھی مگر فلاکس نے اسکے اعتراضات کی مطلق پروا نہ کی۔ صورت معاملات نہایت نازک ہوگئی تھی مگر فلاکس نے تمام اہل اطالیہ کے حوصلے بڑھانے کے بعد یکایک اپنی تحریک کو واپس لے لیا۔ ممکن ہے کہ اہل گراکی خود اپنے سیاسی حقوق میں ایک جماعت کثیر کی شرکت ناپسند کرتے ہوں اور فلاکس نے اپنی تحریک کی ناکامیابی کا اندازہ کرلیا ہو اور سینیٹ (سینات) کے سرگروہوں نے اسکے واپس لے لینے کی پوری کوشش کی ہو۔ بہرکیف رفع شر کے لیئے یہ امر پیش کیا گیا کہ اہل مسالیہ کی امداد کے لیئے جو روما کے حلیف تھے ایک رومن کانسل اور فوج کی ضرورت تھی۔ پس پردہ جو کچھ ہوا ہو مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فلاکس اپنی نام آوری کے لیئے گال کی طرف روانہ ہوا اور دوسروں کو اپنی تباہ کن تجاویز کا خمیازہ بھگتنے کو چھوڑ دیا۔

فریگیلی کی بغاوت

(۱۸) فریگیلی[1] واقع بالائی لیرس کا شمار بڑی لاطینی نوآبادیوں میں تھا۔ یہ نوآبادی چوتھی صدی ق م میں بطور قلعے کے قایم کیگئی تھی جہاں سے قوم سامنی پر حملہ ہوسکے۔ اس شہر کی اہمیت کو متعدد مرتبہ اس طرح بھی تسلیم کرلیا گیا تھا کہ ایک وقت میں کئی کئی لاطینی بستیوں نے فریگیلی کے ایک فرد کو اپنا نمایندہ بنایا تھا۔ اسکے علاوہ ہنی بال کی جنگ میں اہل فریگیلی نے اٹھارہ وفادار نوآبادیوں میں سربرآوردہ ہونے کی وجہ سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا تھا۔ مگر روما میں یکایک یہ خبر آئی کہ حلفاء کی اس وفادار بستی نے اپنی آزادی کا اعلان کرکے روما سے قطع تعلق کرلیا ہے۔ اہل اطالیہ کے اصلی جذبات کا اس بغاوت سے پتہ چلتا ہے۔ ممکن ہے کہ اہل فریگیلی کو دیگر حلفاء سے امداد کی امید رہی ہو مگر یہ بغاوت غالباً قبل از وقت تھی اور تفصیلی حالات کا بھی علم نہیں اہل روما کی حکمت عملی یہ تھی کہ حلفاء کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھیں اسی لیئے وہ سب اسکے خلاف میں متحد نہیں ہوسکتے تھے ابھی تک انھوں نے یہ سبق نہیں سیکھا تھا

[1] لیوی خلاصہ ۶۰ بلوٹارک "حیات گائیس گراکس" ۳ ولیس جلد یکم ۱۵۔ ۴ بلیتی جلد سوم ۶۴

کہ اتفاق باعث قوت ہے اور تلوار سے زبردست کوئی دلیل نہیں۔ مجلس سینیٹ
(سینات) نے بغاوت کے فرو کرنے میں مطلق تساہل نہیں کیا۔ ایک پریٹر
مسمی ال، اوپی میس جو جماعت امرا کا سربرآوردہ رکن تھا اس
کام پر مقرر ہوا۔ بغاوت کے فرو ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگا کیونکہ ایک
غدار شخص نے شہر کو اہل روما کے حوالے کر دیا۔ اوپی میس نے اس کو
تباہ کر دیا یعنی اسکی فصیل اور کئی عمارات کو سمار کر دیا[1] مگر مندر چھوڑ دیئے گئے
آگسٹس کے زمانے میں بھی اس مقام پر بازار لگتا تھا اور رسوم مذہبی ادا
ہوتی تھیں لیکن بحیثیت بلدیہ کے یعنی ایک ایسی بستی کے جس میں مجلس مقامی
اور حکام تھے اس کے وجود کا خاتمہ ہو گیا۔ عدالتی تحقیقات بھی شروع ہو گئیں
جس میں صرف اہل فریگیلی موردالزام نہ تھے بلکہ یہ بھی دعوے کیا گیا تھا کہ
وہ بغاوت پر کبھی جرات نہ کرتے اگر روما سے انکی ہمت افزائی نہ ہوتی۔
اس طرح سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کیگئی کہ اہل گراکی کے سربرآوردہ افراد کا
اس سازش سے تعلق تھا۔ گراکس خود جو روما میں واپس آیا تو اس پر یہ الزام
لگایا گیا مگر اس نے اپنی بریت ثابت کر دی۔ غالباً فریگیلی کے چند باشندے
قتل کر دیئے گئے مگر تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ اس امر کی صحت کہ روما کے
سازش کنندگان کا تعلق باغیوں سے تھا مشتبہ ہے مگر ظاہر ہے کہ
طرفداران سینیٹ (سینات) ضرور اپنے مخالفین پر یہ تہمت لگاتے ہونگے کیونکہ جو اشخاص
دوسروں کو بغاوت پر آمادہ کریں اور پھر انکو اپنی حماقت کا خمیازہ بھگتنے پر چھوڑ دیں
ضرور بدنام ہو جاتے۔ ضلع مذکور کی نگہبانی کے لیئے شہریان روما کی ایک نو آبادی[2]

---

[1] اوپی میس نے چاہا کہ اسے جشن فتح کی اجازت دیجائے مگر سینات نے اسے نامنظور کر دیا۔ دیکھو
ولیریس ماکسی مس ۱۱، ۸ ﴿ ۴۔ امیالس مارسیلس ۲۵، ۹ ﴿ ۱۰ ۔ ؏
[2] لانگ (تاریخ روما سوم ۲۷) خیال کرتا ہے کہ سینیٹ نے مجلس عامہ کے ذریعے سے حلفاء کے بعض افراد کو
حقوق شہریت دلائے اور اسی کو وہ ۱۲۵-۱۲۴ سنہ کی مردم شماری میں شہریوں کے اضافہ کثیر کی وجہ قرار دیتا ہے بیلوخ
(۳۵۱ - ۳۵۲) اس خیال کو غلط قرار دیکر اضافہ مذکور اندراجات کے غلط ہونیکی طرف منسوب کرتا ہے۔ ؏

باب ۳۷

مسمار شدہ شہر کے قریب بسائی گئی (۸) قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جس اراضی پر یہ نو آبادی قایم کیگئی باغی حلفاء کی تھی اور روما کے آبادکاروں کو بہ حیثیت ملک ذاتی دیدی گئی۔ گویا اس طور پر ان لوگوں کے گزارے کی صورت بھی نکل آئی جو اراضی کے لیئے برابر شور مچا رہے تھے اور ایک حد تک اہل گراکی کی حالت سقیم کردی گئی۔ ایک پرانے قبیلے کے نام پر جو نواح میں تھا جدید نو آبادی کا نام فابراٹیریا رکھا گیا۔ یہ انجام ہے فریگیلی کی بغاوت کی شرمناک داستان کا۔ اس کے بعد کوئی بغاوت نہیں ہوئی۔ اس واقعے سے حلفاء کو معلوم ہوگیا کہ انکی اصل حالت کیا ہے یعنی سوائے خاموشی کے ساتھ روما کے احکام کی پابندی کرنے یا اسکی قوت سے پس جانے کے کوئی اور چارۂ کار نہ تھا۔

گائس گراکس کی واپسی۔

(۷) (۹) ۱۲۵ سنہ میں سنسروں کا پھر انتخاب ہوا جن کی کارگزاری کی یادگار ایک نہر (اکوا ٹیپولا) ہے جس سے کیپیٹول میں پانی پہنچنے لگا۔ ۱۲۴ سنہ میں گائس گراکس(۱) روما واپس آیا۔ سارڈینیا میں اس نے ہردلعزیزی حاصل کرلی تھی اور اسکی شہرت دور دور پھیل گئی تھی۔ مکیپسا شاہ نیومیڈیا نے جزیرۂ مذکور کی فوج کے لیئے گراکس کو ممنون کرنے کے لیئے رسد بھیجی تھی۔ واضح رہے کہ گراکس کو خاندان سیپیو سے تعلق تھا جس کا نیومیڈیا کا شاہی خاندان ماسی نسا اور افریکانس اوُلے کے زمانے سے مرہون منت تھا۔ شاہ مذکور کا احسان جتانے کے لیئے اسکے سفیر روما میں آئے مگر سینیٹ (سینات) نے انکو چلتا کردیا اور انتظام کیا کہ سارڈینیا میں جو لشکر ہے اسکو چھٹی دیدیجائے اور بجائے انکے جدید سپاہی بھرتی کیئے جائیں۔ گر یہ کانسل اور انس کا کوئسٹر دونوں حسب سابق جزیرۂ مذکور میں مقیم رہیں۔ احکام مذکور میں دو مصلحتیں مضمر تھیں ایک تو یہ کہ خطرناک نوجوان روما سے دور رہے اور دوسرے یہ کہ صوبۂ سارڈینیا میں وہ فوجی قوت نہ پیدا کرے

---

(۱) پلوٹارک گائیس گراکس" ۱-۳ مع حواشی ہولڈن اپیین جلد یکم ۲۱ ورڈس ورتھ ۳۵۴ نے اسکی تقاریر کے اقتباسات دیئے ہیں۔

گراکس اس چال کو سمجھ گیا اور سینیٹ (سینات) کے جال سے بچ نکلا۔ مگر جب سنسران طبقۂ نائٹ کی فہرست کی نظرثانی کرنے لگے تو اس سے پوچھا گیا کہ اس نے اپنے افسر اعلیٰ کو کیوں چھوڑ دیا۔ اس نے تسلیم کرلیا کہ میرا طرز عمل علمدرآمد کے خلاف ہے مگر اسکے ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ قانونًا مجھے صرف ایک سال ٹھیرنا چاہیے تھا مگر میں نے دو سال خدمت گزاری کی۔ رسالے میں بجائے دس سال کے میں بارہ سال رہا، سلطنت کے دوسرے ملازمین مرتبانوں میں شراب بھر کر لیجاتے ہیں اور واپسی میں ان میں روپیہ لے آتے ہیں، جب میں گیا تو میرا کیسہ سیم و زر سے پر تھا مگر واپسی پر بالکل خالی ہوگیا" اس طور پہ اس نے اپنی براءت کو ثابت کردیا۔ نہ صرف سنسر نے اسکو بری کیا بلکہ عامہ خلائق کو بھی اس سے ہمدردی ہوگئی جنکو معلوم ہوگیا کہ یہ نوجوان نہ کسی چال کا شکار ہوسکتا ہے نہ مخالفت سے ڈرتا ہے بلکہ صرف حب قوم اور خاندانی روایات کے سبب سے مسابقت کررہا ہے۔ ۱۲۴ ق م کے موسم سرما میں وہ خدمت ٹری بیونی کا دعویدار ہوا بقول پلوٹارک اسکی امیدواری کی خبر کے مشتہر ہوتے ہی رائے دہندگان اضلاع سے بہ تعداد کثیر روما میں آگئے۔ ایپین کا بیان ہے کہ تقسیم اراضی کے بند ہوجانے سے عام لوگوں کو سخت ناامیدی ہوئی تھی اور اسی وجہ سے دیہاتی بہ تعداد کثیر اس موسم میں روما میں پہنچ گئے۔ گراکس کا انتخاب زور وشور سے ہوا مگر اسکے بھائی کے انتخاب کے بعد سے جو تغیرات ہوگئے تھے وہ واقعات سے ظاہر ہیں۔ واضح رہے کہ قبائل کی رائے کے شمار میں گو جملہ قبائل وقت واحد میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے مگر انکی آرا کا اعلان یکے بعد دیگرے ایک خاص سلسلے کے لحاظ سے ہوتا جس کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی ہوتا۔ جب ۳۵ قبائل میں سے ۱۸ قبائل کسی امیدوار کے حق میں رائے دیدیتے تو اسکے انتخاب کا اعلان کردیا جاتا۔ امیدواروں کو یہ آرزو ہوتی کہ پہلے ہی ۱۸ قبائل کی آرا حاصل کرلیں تاکہ انکے انتخاب کا اعلان پہلے ہوجائے۔ چونکہ عوام نے نہایت گرمجوشی سے اس کا خیرمقدم کیا

تھا اسلیئے گراکس کو امید تھی کہ وہی سبقت لیجائیگا مگر واقعات حالیہ سے جماعت سینیٹ (سینات) کا اندرونی اثر بڑھ گیا تھا اسلیئے وہ امیدواران منتخب شدہ میں چوتھا رہا ؛

باب سی و ہشتم

گایس گراکس سنہ ۱۲۴-۱۲۱ ق م

(۷۲۰) ٹری بیون منتخب ہونے کے بعد گایس گراکس سے جو افعال سرزد ہوئے انکا صحیح اندازہ کرنے میں جو مشکلات[۱] ہر محقق کو پیش آتی ہیں عام طور پر تسلیم کیجاتی ہیں نہ صرف اسلیئے کہ ہمعصروں کی شہادت باہم متناقض ہے بلکہ جو الفاظ انکے تحریرات میں استعمال کیئے گئے چونکہ مبہم ہیں اسلیئے تیقن کے ساتھ یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ دو بیان ایک ہی چیز سے متعلق ہیں۔ مصنفین عہد ما بعد نے بلا شبہ اکثر اوقات اپنے متقدمین کی تحریرات کو سمجھنے میں غلطی کی ہے مگر افسوس ہے کہ تحریرات مذکور اب مفقود ہیں۔ یہ نقص اپیئن میں بھی موجود ہے جس کی تاریخ گو واقعات سے پر نہیں ہے مگر تاہم یہ مورخ بالطبع غیر جانب دار اور غور و خوض کے ساتھ لکھتا ہے۔ پلوٹارک بھی متعصب نہیں ہے مگر اسکے تذکرے جو سوانح عمریوں میں ہیں جو نقائص ہوتے ہیں موجود ہیں لیکن تاہم واقعات جس قدر تفصیل سے اسکے تذکرے میں

---

[۱] اہم ماخذ۔ پلوٹارک "گایس گراکس" اور اپیئن جلد یکم ۲۱-۲۶ سسرو کی تصانیف میں متعدد اور اہم حوالے ہیں۔ لیوی خلاصہ ۶۰ - ۶۱ فلورس جلد دوم ۱، ۳، ۵ اور ویلیس جلد پنجم ۱۲ (آریل وکٹر) ڈی ویرس الیسٹر (تذکرہ ناموران ؛ ۶۵ ویلیریس میکیسی مس (ہالم کی فہرست) ویلیس (دوم ۶ - ۷) میں لفاظی ہے مگر نقالی نہیں ہے۔ ڈیوڈورس ۴۸ - ۵۵ اور ڈیون کاسس میں متفرق حوالے ہیں۔ گراکس کی تقریریں ورڈس ورتھ کے مجموعے میں ہیں، دوسرے حوالوں پر ہولڈن نے پلوٹارک کے حواشی میں بحث کی ہے بعض حوالے فقرات ما بعد میں درج ہیں ؛

باب ۳۸

درج ہیں اور کہیں نہیں مل سکتے۔ اسکے علاوہ جس قدر مورخ ہیں سب اسکے مخالف ہیں۔ مثلاً سیمپرو جب گراکس کا ذکر کرتا ہے اسکا مقصد بجائے تاریخی صحت کی پابندی کے یہ ہوتا ہے کہ واقعے کو اس طور پر بیان کرے کہ اس سے اسکے کسی قول کی تائید ہو۔ اس لیئے ہر قول کو دیگر حالات کے لحاظ سے جانچنا چاہیئے گو اس میں بعض اوقات کامیابی نہیں ہوتی۔ ویلیس اور ویلیریس میکسیمس کی تصانیف یا ڈیوڈورس اور ڈیون کاسیس کی تحریرات کے چند ٹکڑے، جو اب باقی ہیں وہ سب گراکس کے مخالفین کی تحریرات سے ماخوذ ہیں اسلیئے ان کی صحت مشتبہ ہے۔ مثلاً اس جلیل القدر ٹری بیون کو مصنفین مذکور ایک "انقلاب پسند دیوانہ" قرار دیتے ہیں، یہ ضرور طرفداران سینیٹ (سینات) کے تعصب کی آواز بازگشت ہے۔ لیوی کے خلاصوں میں جو حالات مندرج ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مورخ بھی مخالف تھا فلورس اور اوسوریس کی تحریرات سے ظاہر ہے کہ لیوی کی تاریخ میں بہت سی تفصیلات درج تھیں جو ہم تک دیگر مورخین کے ذریعے سے نہیں پہنچی ہیں اور یہ اسکا بیان دوسروں سے بہت کچھ مختلف تھا۔ افسوس ہے کہ مورخ سیلسٹ[1] نے واقعات مذکور کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن جہاں ضمناً تذکرہ آگیا ہے اس سے سینیٹ (سینات) کی مخالفت مترشح ہوتی ہے ؏

سلسلہ واقعات

(۲۱) تذکروں میں اصل نقص یہ ہے کہ ان سے واقعات کا سلسلہ معلوم نہیں ہوتا اور کسی قانون کے نافذ کرانے میں جو تین مراحل طے کرنے ہوتے ہیں یعنی (۱) تجویز جو پیش ہونے والی ہو اس کا سرسری اعلان (۲) باضابطہ تحریک (۳) نفاذ بصورت قانون، انکو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا دشوار ہے اسلیئے اسکی تحریکات کی تاریخوں کا تعین ناممکن ہے۔ ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ ایک تحریک دوسرے کے قبل یا بعد پیش ہوئی مگر شہادت اس قدر مبہم ہے کہ اپنے قیاس کی صحت کا دعوے نہیں کر سکتے۔ بالعموم گراکس کی مختلف کارروائیوں کو سرکاری سنین کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ فلاں کام اس نے اپنی پہلی یا دوسری ٹری بیونی میں کیا۔ ممکن ہے کہ سنین کی تقسیم کا بہتر طریقہ یہ ہو کہ اسکا شمار ایک انتخاب سے دوسرے انتخاب تک یعنی ایک موسم گرما سے

[1] جگرتھا ۱۶، ۳۱، ۴۲

باب ۳۵

دوسرے موسم گرما تک بجائے اسکے سنہ سرکاری کی پابندی کیجائے جو موسم سرما میں شروع ہوکر دوسرے موسم سرما میں ختم ہوتا تھا۔ اس طور پر ہم گائیس گراکس کی سیاسی زندگی کا ایک ایسا عام اندازہ کرسکتے ہیں جو مورخین کی تحریرات کے مطابق ہو گو بوجہ ان نقائص کے جن کا تفصیل کے ساتھ ذکر آچکا ہے انکی بنا پر ایک مفصل خاکہ بنانا دشوار ہے۔

(الف) اولاً وہ سال ہے جو اس کے انتخاب ۱۲۴ سنہ ق م اور انتخاب دوبارہ ۱۲۳ سنہ ق م کے درمیان تھا۔ اس سال میں چھ مہینے تو عام تیاریوں، مشوروں، مباحثوں، مسودات بنانے، شرکا میں کام تقسیم کرنے اور جنگ سیاسی کے لیئے پورے طور پر تیار ہونے میں صرف ہوے ہونگے۔ اسکے بعد چھ مہینے اس نے اپنے عہدے کا باضابطہ کام کیا ہوگا جس میں باضابطہ کارروائی ہوئی اور متعدد تجاویز کا بصورت قانون نفاذ ہوا۔ تجاویز مذکور کا نہایت احتیاط کے ساتھ انتخاب ہوا ہوگا تاکہ رائے دہندگان کی تعداد کثیر اپنے سرگروہ کی حلقہ بگوش ہو جائے، مخالفین مضمحل ہو جائیں اور ٹری بیون کا دوبارہ انتخاب ہوسکے جس پر اسکی تجاویز کے عملی شکل اختیار کرنے کا انحصار تھا۔

(ب) ثانیاً وہ سال ہے جو اسکی پہلی ٹری بیونی کی دوسری ششماہی اور دوسری کی پہلی ششماہی پر مشتمل ہے ۱۲۳ سنہ ق م کے موسم گرما میں وہ اپنے ان کارہائے نمایاں پر تکیہ کرسکتا تھا جو اس نے گزشتہ ششماہی میں کیئے تھے اور ابھی ایک سال باقی تھا جس میں اپنی ان تجاویز کو عمل میں لاسکتا تھا جنکے لیئے اسکو ابتک کافی وقت نہ ملا تھا اور اگر انکی تکمیل کیلیئے ایک سال بھی کافی نہو تو اس کے پھر منتخب ہونے کی ضرورت تھی حس اس سال یہ بھی ممکن تھا کہ وہ ایسی تجاویز کے نفاذ کی کوشش کرتا جنکو وہ پسند کرتا تھا مگر اسکے پیرو پسند نہ کرتے اور اس طور پر وہ اپنے مخالفین کے ہاتھوں کو قوت دیتا اور اپنے دوبارہ انتخاب کے امکان کو معرض خطر میں ڈالدیتا کیونکہ عملی سیاسیات کے نقطۂ نظر سے سرگروہ کا راہ راست پر ہونا اور اسکے پیرووں کا غلطی پر ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

(ج) ثالثاً وہ ششماہی ہے یعنی ۱۲۳ سنہ کی موسم گرما سے موسم سرما تک جس میں گراکس نے گو ابھی تک وہ ٹری بیون تھا سیاسیات روما میں اپنے تفوق کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہا جس میں اسکو ناکامی ہوئی ۱۲۲ سنہ کے انتخاب میں ہار جانے کی وجہ سے اسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمانہ قریب تھا کہ دوسرے برسر حکومت ہو جائیں اور اسکی حیثیت

باب ۳

ایک معمولی شہری کی ہو جائے۔ اس میعاد میں ہم کو چند دن اور جوڑ لینے چاہئیں یعنی ۱۰۔ دسمبر کے بعد جب نئے ٹریبیونوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور اسکی تجاویز پر حرف گیری شروع ہو گئی جس کا اس نے مقابلہ کیا اور جس میں آخر کار وہ ہلاک ہو گیا۔ اس قلیل عرصہ وقت کے گزرنے کے بعد جس میں وہ ایک نوآبادی کے قیام کے لیئے کمشنر تھا سنہ ۱۲۱ ق م شروع ہو جاتا ہے۔

گائیس گراکس کا نصب العین اور اسکے عادات و خصائل

(۷۲۲) اکثر مورخین کا بیان ہے کہ گائیس گراکس اور اسکے بھائی کے خصائل میں بہت فرق تھا۔ فی الجملہ بمقابلہ اپنے بھائی ٹائبیریس کے زیادہ جوشیلا تھا، بہ لحاظ طلاقت لسان بھی اس سے افضل تھا اور زیادہ گرم و تند مزاج تھا۔ تقریر کرتے ہوئے اکثر اسکی آواز بیٹھ جاتی اور چیخنے لگتا جسکو روکنے کے لیئے دوران تقریر میں وہ ایک موسیقی داں غلام کو اپنے پیچھے کھڑا رکھتا، جس کا یہ کام تھا کہ جیسے ہی اسکے آقا کی آواز تیز ہو فوراً بانسری پر ایک نیچا سر بجاوے۔ ٹائبیریس کا پیمانۂ صبر اپنے ایک ہم عہدہ کی دخل دہانی کی وجہ سے لبریز ہو گیا تھا مگر گائیس ابتدا ہی سے مخالفت برداشت نہیں کر سکتا تھا اور تند مزاج تھا۔ ہمت، اعلےٰ حوصلگی اور خصائل حمیدہ کے لحاظ سے دونوں برابر تھے مگر خط و خال اور بشرے سے دونوں کے مزاج کا اختلاف ہویدا تھا کیونکہ دیکھنے میں گائیس جلد باز اور پریشان نظر آتا تھا اور اسکا بھائی بمقابلہ اسکے خاموش اور نرم مزاج تھا۔ دونوں حقیقی محب وطن تھے جنھیں صرف اپنے برادران وطن کی بھلائی کا خیال تھا، اگر چھوٹے بھائی نے بے انتہا اقتدار حاصل کرنیکی کوشش کی اور بالارادہ یا بلا ارادہ اختیارات شاہی کے حصول کی طرف قدم بڑھایا اسکا سبب صرف یہ تھا کہ اسکے علاوہ اپنے مقاصد کے حصول کا کوئی ذریعہ نہ تھا جس میں سینیٹ (سینات) کا وجود ایک دوامی روک تھی کیونکہ سلطنت کے جملہ انتظامات کی باگ اسی مجلس کے ہاتھوں میں تھی اور کوئی امید نہ تھی کہ سینیٹ (سینات) بطور خود کوئی ایسی تدبیر کریگی یا کسی ایسی تدبیر کی تائید کریگی جس سے مقصود یہ ہو کہ اس زمانے کے سیاسی نقائص کو رفع کیا جائے اور اہل روما کے زوال کو روکا جائے۔ اگر کچھ ہو سکتا تھا تو صرف عامہ قوم کے قدیم اقتدار شاہی کے بحال کئے جانے اور سینیٹ (سینات) کی غاصبانہ قوت کا خاتمہ کرنے سے۔ اس کے

باب ۳۸

انصرام کے لیئے ایک مقتدر سرگروہ کی ضرورت تھی اور ایسے سرگروہ کو کھڑا کر دینے کا مطلب صرف یہی ہو سکتا تھا جس کا احساس گراکس نے کیا ہو یا نہیں کہ روما میں بھی قدیم یونانی حکومتوں کی طرح ایک خودسر حاکم کی حکومت قایم ہو جائے - یونان کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں ایک شخص واحد کے با اقتدار ہو جانے سے اکثر اوقات با اقتدار امرا کی حکومت کا خاتمہ ہوا جو گویا عامہ قوم کے اقتدار کے قیام کا ایک زینہ تھا - مگر روما میں گراکس کے زمانے میں حقیقی جمہوریت کا احیاء دشوار تھا - مجلس سینیٹ (سینات) کی حکومت ایک زمانے تک ممکن تھی مگر اب وہ ناقابل برداشت ہو گئی تھی اور اسکی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی مجلس عامہ کے اقتدار اعلیٰ سے مطلب ایک فرد واحد کی حکومت سے تھا اور کسی فرد واحد کے اقتدار کو با اثر ہونیکے لیئے مستقل ہونا لازمی تھا - مگر ایک عظیم الشان شہنشاہی حکومت میں کسی فرد واحد کا اقتدار مستقل اسی وقت ہو سکتا تھا جب کہ دوسروں کے دعاوی حکومت بالکل مٹ جائیں اور فاتح تیار ہو کہ اپنی تیغ کو نیام میں رکھکر تاج شاہی اپنے سر پر رکھے اور اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے - مگر گراکس کو باوجود اپنے بھائی کی ناکامیابی کا علم ہوتے ہوے یہ خیال خام تھا کہ اگر وہ صرف چند سال تک برسر حکومت رہے اور اس عرصے میں چند تجاویز کا نفاذ کرادے اور مجلس سینیٹ (سینات) کو اسکی اصلی حالت پر پہنچا دے یعنی ایک انجمن شورے بنادے تو معاملات خود بخود سدھر جائینگے - اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ تاحین حیات حاکم خودسر رہنا چاہتا تھا اور اسلیئے اسکو ہم باوجود ایماندار ہونے کے مغالطے کا شکار خیال کر سکتے تھے اور اس کی حالت بھی مثل اسکے بھائی کے افسوسناک تھی ؛

گراکس اور مجلس سینیٹ (سینات)

(۷۲۳) گراکس نے ۱۲۳ ق م میں اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی فوراً کام شروع کر دیا - اس نے کئی تجاویز کا مسودہ قبل ہی سے کر لیا تھا - فصاحت و بلاغت میں اس نے پہلے ہی سے نام آوری حاصل کر لی تھی اور آتش بیانی میں کوئی مقرر اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا - اس نے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ اپنی بنیاد کو مضبوط کرے یعنی اپنے بھائی کے افعال (اور آیندہ چلکر اپنے افعال کو بھی) کے متعلق ثابت کرے کہ وہ عامہ قوم کے اقتدارات کے اثبات میں تھے اور حکومت نے ٹائبیریس کے موئیدین کو سزا دینے میں جو طرز عمل

اختیار کیا تھا اس کو خلاف قانون قرار دے۔ اس نے ایک تحریک پیش کی کہ جو مجسٹریٹ (حاکم) ایک دفعہ اپنی خدمت سے مجلس عامہ کی رائے سے معزول کردیا گیا ہو پھر کبھی کسی خدمت کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ اس تحریک کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آیندہ سے اس قسم کی معزولی بموجب منشائے دستور ہوجاتی اور آکٹیویس کو پھر دوبارہ دخل دہالی کا موقع نہ ملتا۔ مگر گاییس نے اس تحریک پر رائے نہیں لی اور مشہور کردیا کہ اسکی ماں نے اسے واپس لیلینے کا مشورہ دیا ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ آکٹیولیس کی معزولی سے اسکے بھائی کے چند شرکاء بھی بد دل ہو گئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ تحریک کو واپس لیلینے کا صرف یہی منشاء نہ تھا کہ آکٹیولیس بچ جائے بلکہ یہ بھی کہ اسکے بزور نفاذ سے گاییس کی ہر دلعزیزی میں فرق آجاتا اور یہ تحریک ایسی اہم نہ تھی کہ اسکے لیئے اس قدر نقصان برداشت کیا جاتا۔ پوپلی لییَس اور اسکے کمیشن کے افعال کو خلاف قانون قرار دینا ضروری تھا جنھوں نے ٹائبیریس کے شرکاء کو قتل کردیا تھا یا واجب القتل کرا دیا تھا اور جب اس تحریک کو ایک دفعہ پیش کیا تو واپس لینا دشوار تھا۔ یہ بھی ضروری تھا کہ سینٹ (سینات) کے اس دعوے کی صحت کی جانچ کیجائے کہ اسکو ایسے غیر معمولی عدالتی کمیشن کے تقرر کرنے کا اختیار ہے جنکو شہریوں کی جان و مال کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق دیا جا سکتا ہے۔
واضح رہے کہ عدالت رشوت ستانی (ریپی ٹنڈسے) جو ۲۵ سال قبل وجود میں آچکی تھی اسکو اختیارات مجلس عامہ نے دیئے تھے اور لوگ اس طور پر اختیارات کی سپردگی سے آشنا ہو گئے تھے۔ ایام گزشتہ میں مجلس عامہ نے غیر معمولی عدالتی کمیشن مقرر کیئے تھے یعنی ایک حاکم بہ حیثیت صدر منتخب کیا جاتا اور وہ مشیروں کی ایک جماعت منتخب کرتا جسے کانسیلیم کہتے اور یہی ان معاملات کے متعلق معمولی طرز عمل تھا جن میں غور و خوض کی ضرورت ہوتی۔ گراکس کی خواہش تھی کہ اس قسم کے تقررات مجلس عامہ کے ہاتھوں میں رہیں۔ مجلس سینٹ (سینات) کو تو وہ سزا دے نہیں سکتا تھا مگر کمیشن کے صدر اور اسکے مشیروں کو وہ ضرور انکے افعال کے لئے قابل مواخذہ قرار دیسکتا تھا۔ اس کے قانون کا اصل منشاء یہ تھا کہ کسی شہری کو سزائے موت بغیر مجلس عامہ کی اجازت کے نہ دیجائے اور اگر کوئی حاکم کسی شہری کو بغیر عدالت مجاز کے حکم کے سزائے موت دیدے تو وہ مستوجب اس امر کا ہو تا کہ مجلس عامہ میں اس پر مقدمہ چلایا جائے اور وہ قانون کی

باب ۳

حفاظت سے خارج کردیا جائے۔ شاید اس قانون میں ایک دفعہ یہ بھی تھا کہ شہریوں کو سزائے موت آئندہ سے نہ دیجائے اگر یہ قیاس صحیح ہے تو ممکن ہے کہ یہ ایک طور پر مشہور قوانین پورکیا کی توسیع ہو جس کا منشاء واضح نہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قانون سے اصل منشاء پوپی لیس کو پھانسنا تھا (دیکھو فقرہ ۷۰ھ)۔ انکو پھانسنے کے لئے مسودہ قانون میں "کریگا" کے بجائے "کیا ہے" بنا دینا جو روما میں قوانین کا مسودہ بنانے میں بہ آسانی ہوسکتا تھا۔ اس قانون کے لحاظ سے گراکس نے مجلس عام میں تحریک پیش کی کہ پوپی لیس پر آگ پانی بند کردیا جائے جو کسی شخص کو قانون کی حفاظت سے خارج کرنے کا معمولی طریقہ تھا۔ اس تحریک کی تائید اس نے زبردست تقریروں سے کی جس کی وجہ گزشتہ واقعات کو سنکر عوام کے جذبات مشتعل ہوگئے۔ پوپی لیس نے یہ محسوس کرکے کہ صفائی پیش کرنا بیکار ہے جلا وطنی اختیار کی۔ اس کے ہمنوا اسکی امداد سے مجبور تھے اور شہر کے دروازوں تک اس کو باچشم پرنم پہنچا آئے کہ

قانون غلہ

(۷۲۴) اب میدان صاف ہوگیا تھا۔ دوسرے نوٹری بیوں پہلے ہی سے پس پشت پڑ گئے تھے اور گراکس کو ان سے کسی مخالفت کا خوف نہ تھا۔ دوسرے حکام سلطنت کو بھی یقین ہوگیا ہوگا کہ یہ سربرآوردہ ٹری بیون ایسا ٹیڑھا آدمی ہے کہ جو لوگ اپنی عافیت چاہتے ہیں انکو اسکے معاملات میں دخل نہ دینا چاہئے۔ غالباً دوسری تجویز جو اس نے پیش کی قانون غلہ کے متعلق تھی جس کے تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ اس قانون کا منشاء یہ تھا کہ شہریان مقیم روما کو جو بذات خود درخواست کریں غلہ بازار کے نرخ سے نصف قیمت پر دیا جائے یعنی دوسرے الفاظ میں حکومت غلہ خرید کر ۵۰ فیصدی کمی پر فروخت کرے اور جیسے جیسے آبادی بڑھتی جائے ویسے ویسے اس مد میں اسکا نقصان بھی بڑھتا جائے۔ اس کے قبل بھی عارضی طور پر قحط، خشک سالی اور ایام جنگ میں غلہ کم قیمت پر حکومت کی جانب سے فروخت کیا جاتا تھا مگر اس قانون کی رو سے ایک مستقل اور عظیم الشان نظام امداد غربا کیلئے قائم ہوگیا۔ اس میں شک نہیں کہ جملہ شہریوں کو درخواست کرنے کا اختیار تھا یہانتک کہ پیسو جس نے عدالت استحصال بالجبر (سیپے ٹنڈی) قائم کرائی تھی بذات خود امداد کا خواستگار ہوا۔ پیسو کا دعوے ممکن ہے کہ یہ رہا ہو کہ جائداد مشترکہ کی تقسیم میں

وہ بھی ایک حصے کا مستحق تھا لیکن یہ قانون نظر استحسان سے دیکھا جاتا تھا اور اسکی
تنسیخ کی زیادہ امید نہ ہوسکتی اسلئے پیسو کی اس حرکت کو زیادہ سے زیادہ
مذاق خیال کیا گیا ہوگا۔ خزانہ سلطنت پر اس قانون کے نفاذ سے سخت بار
پڑ گیا۔ سسرو کا بیان ہے کہ اس قانون کی تائید میں گراکس نے جو تقریریں کیں ان میں
اس نے اپنے کو خزانہ سلطنت کا محافظ قرار دیا اور دعوے کیا کہ اسکی تحریک
درحقیقت انتہائی کفایت شعاری پر مبنی ہے۔ زمانہ حال میں بھی اسکے بعض معترفین نے
اس رائے کو اپنی ذہانت سے صحیح ثابت کرنے کی احمقانہ کوشش کی ہے۔ مگر
قانون غلہ میں دو زبردست نقص تھے۔ اولاً اس مد میں جو رقم کثیر صرف ہوتی تھی
اُس سے سلطنت کو کوئی معاوضہ نہیں ملتا تھا۔ ثانیاً اصلاح ندعی سے جو نفع ہوسکتا تھا
اُس کا یہ قانون منافی تھا۔ حکومت اس امر پر مجبور ہوگئی تھی کہ غلہ جہاں سب سے
سستا ملے خرید کیا جائے یعنی وہ غلہ جو سسلی، افریقہ اور دیگر صوبجات میں غلاموں کی
محنت سے پیدا ہوتا تھا اور بندرگاہ اوسیٹا میں سمندر کے راستے سے آیا کرتا تھا۔
اس طور پر سلطنت روما اور ماوراءالبحر صوبجات کے ساہوکاروں کے درمیان
بیع و شرائے کے تعلقات ہمیشہ کے لئے ایک بڑے پیمانے پر قائم ہوگئے اور سلطنت کو
اطالیہ کے دیہاتی علاقوں کی فلاح میں جو کچھ دلچسپی ہوسکتی تھی اسکا انحصار ایسے
اشخاص کی تحریک پر رہگیا جن کو نفع خلائق کا خیال تھا مگر ان لوگوں کو بہ آسانی خاموش
کردیا جاتا تھا اور انکا اثر اس قدر نہیں تھا کہ اس بارے میں ایک مستقل طرز عمل قائم کرسکیں
اسکے علاوہ بمقابلہ دیہات کے جفاکش اور محنتی کاشتکاروں کے شہر کے کاہل باشندوں کی
حالت بہت بہتر ہوگئی تھی کیونکہ سلطنت نے ان کو غلہ کم قیمت پر دینے کا حتمی وعدہ
کرلیا تھا، رائے دینے کا حق بھی وہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہ سلطنت کو اپنے
وعدوں پر قایم رہنے پر مجبور کرسکتے تھے اور اسکے علاوہ اس حق سے اور بھی نفع
اٹھا سکتے تھے، اگر افلاس اور دوسروں کا دست نگر ہونا پسند کریں تو ہر روز محنت
ومشقت کی بھی انھیں ضرورت نہ تھی، کھیل تماشے جو حکومت کی طرف سے ہوتے تھے
اس میں شریک ہوسکتے تھے، مقررین کی تقریریں اور عدالتوں میں وکلاء کی بحثیں
سن سکتے تھے اور بلحاظ موسم سایہ یا دھوپ میں آرام کرسکتے تھے۔ اسلئے

باب ۳

محل تعجب نہیں ہے اگر چھوٹے کاشتکاروں کے طبقے کے احیاء کے لیئے جو کوششیں ہو رہی تھیں بے سود ثابت ہوئیں، جنکے سبب سلطنت کا شیرازہ زیروزبر ہو گیا تھا اور ہزاروں جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ ہمیں اس امر میں بھی شک ہے کہ دیہاتی آبادی کے اضافے کی ضرورت کا احساس کیا جاتا تھا اور اسکو گاییس اسی قدر اہم خیال کرتا تھا جتنا کہ اس کا بھائی۔ قانون غلہ کے نفاذ سے گاییس کا عوام پر اس قدر اثر ہو گیا کہ اتنا کبھی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا تھا۔ جو شہری روما میں موجود تھے انھوں نے قانون غلہ کے موافق اپنی شکم پروری کے لیئے رائے دی اور نادار شہریوں کی ایک تعداد کثیر بیرونجات سے روما میں وارد ہونے لگی اور اس طور پر شہر میں عام شہریوں کی وہ کثیر التعداد جماعت پیدا ہو گئی جس کا ہر وقت سر انبوہوں کے ہاتھوں میں آجانے کا اندیشہ تھا اور جسکو قانون غلہ کے نفاذ سے گویا حکومت اس نظام سلطنت کے برباد کرنے کے لیئے وجود میں لائی تھی جس کے قائم کرنے میں صدیوں کی محنت لگی تھی۔

قانون اراضی

(۲۲۵) غالباً ہم غلطی پر نہ ہونگے اگر قانون اراضی کو قانون غلہ کے بعد رکھا جائے کیونکہ یہ بھی گاییس کی ابتدائی تجاویز میں سے تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کی رو سے اسکے بھائی کے قانون کی تجدید کیگئی تھی اور حد بندیوں کے بارے میں جو نزاعیں ہوتیں انکا تصفیہ حسب سابق کمشنروں سے متعلق کر دیا گیا۔ یہ امر مشکوک ہے کہ اراضی زیر تقسیم سے لاطینی بھی مستفید ہوے یا نہیں۔ اگر ایسا ہوا ہے تو غالباً لاطینی بستیوں کی مخالفت کو دور کرنے کے لیئے یہ کوشش کی گئی ہو کہ غربا اور امراء کو ایک دوسرے سے لڑا دیا جائے۔ بہرکیف کمیشن کا کام پھر شروع ہو گیا۔ اسی زمانے میں ایک دوسری عام پسند تجویز یعنی قانون فوج کا نفاذ بھی ہوا۔ گاییس کے بھائی ٹائبیریس کو جبری فوجی خدمت کی میعاد کے گھٹانے کا خیال تھا اور اس میں شک نہیں کہ عوام میں اسکے متعلق بےچینی پھیلی ہوئی تھی۔ گاییس نے جو قانون پیش کیا اسکی رو سے ۱۷ سال سے کم عمر کے لڑکوں کا فوج میں بھرتی کیا جانا بالکل ممنوع قرار دیا جو باوجود خلاف قانون ہونے کے بعض وقت عمل میں آتا تھا۔ اسکے علاوہ قانون مذکور کی رو سے سپاہیوں کی وردیوں کا بار خزانۂ سلطنت پر پڑ گیا

لہ لانگے۔ رومن قدیمیات جلد سوم ۳۲-۳۳ مگر اس قیاس کے لیئے شہادت کافی نہیں۔

باب ۳۸

جنکی قیمت اسکے قبل انکی قلیل تنخواہ میں سے کاٹ کر دیجاتی تھی۔ غالباً سپاہیوں کی وردیوں کے متعلق جو تجربہ اس نے سارڈینیا میں حاصل کیا تھا اسی کی بنا پر یہ اصلاح وہ عمل میں لایا تھا۔ اسکے علاوہ روما کے سپاہیوں کو شکایت کا ایسا زیادہ موقع تھا (اگر یہ صحیح ہے[1] کہ حلفا میں سے جو رومن افواج میں ملازم تھے انھیں کپڑے بھی مفت ملتے تھے اور کھانا بھی مگر شہری سپاہیوں کو اپنی جیب سے خرچ کرنا پڑتا تھا) غالباً حلفا کے ساتھ یہ رعایت دوسری جنگ فنیقی کے دوران میں کی گئی ہوگی جب کہ اہل روما کی حالت نہایت سقیم ہوگئی تھی ؎

الیشیا

(۷۶) صوبہ ایشیا کے انتظامات کے متعلق گایس نے جو قانون نافذ کرایا اسکا اسی زمانے یعنی اسکی پہلے ٹری بیونی کی شش ماہی اول (قبل انتخاب دوبارہ موسم گرما ۱۲۳ سنہ ق م) میں نافذ ہونا حد درجہ مشتبہ ہے مگر ممکن ہے کہ یہ قیاس صحیح ہو۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسکے بھائی کو بھی اس جدید زرخیز صوبے کا خیال تھا مگر اپنی قبل از وقت موت کے سبب سے وہ اسکے متعلق کوئی قانون نافذ نہ کرا سکا۔ اسکا خیال تھا کہ شاہ اٹالس کا خزانہ جدید مزارع کے آباد کرنے میں صرف کیا جائے مگر معلوم نہیں کہ اس پر عمل ہوا یا نہیں۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ شاہ متوفی کے قیمتی طلائی برتن بک چکے تھے۔ روایت ہے کہ اسی نیلام میں گایس گراکس نے چند نہایت قیمتی[2] اشیاء خرید کی تھیں مگر یہ روپیہ اور اسکے خزانے کا زر نقد کس مصرف میں آیا اس کا پتہ نہیں چلتا۔ بہر صورت گایس کو ایک ذریعۂ آمدنی پیدا کرنا ضروری تھا جس سے[3] ان مصارف کی ادائی عمل میں آسکے جو قانون غلہ سے عائد ہوتے تھے۔ بقول مورخ اپئین لرینتھی نے ۴۱ سنہ ق م میں بمقام افیسس بیان کیا تھا کہ جدید صوبے کے باشندے روما کے زیر حکومت آجانے کے بعد ادائی محاصل سے آزاد ہوگئے اور اسکے بعد محاصل ان پر روما کے سرا تھوں یعنی گایس گراکس کی کوشش سے عائد کیے گئے۔ مگر اس بیان پر ہم یقین نہیں کر سکتے

---

[1] پولی بیس جلد ششم ۳۹

[2] پلینی ۳۳، ۱۴۸ پلوٹارک "ٹابیرلیس گراکس" ۲-۳

[3] جلد پنجم ۴

باب ۳۵

ممکن ہے کہ شاہان سابق کو جو محاصل دیئے جاتے تھے ان میں کچھ کمی کردیگئی ہو اور
حکام مقامی کو محاصل کے جمع کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہو۔ قانون سیمپرونیا[1] بابت
صوبۂ ایشیا سے جو تغیر عمل میں آیا وہ یہ تھا کہ محاصل (یعنی پیداوار کا عُشر) آئندہ سے
اور ٹھیکہ دار وصول کیا کرینگے جنکے ہاتھ سنسروں کو حکم دیا گیا کہ حق تحصیل ایک
یکمشت رقم کی ادائی پر بیع کردیا کریں۔ حق مذکور کی غرض سے روما میں ایک نیلام
ہوا کرتا تھا۔ ویلیس نے محصول پورتوریا کا ذکر کیا ہے غالباً اس سے
صوبۂ ایشیا کی چنگی کی آمدنی مراد ہے۔ اس قانون کی رو سے اس زمانے کے
چند زرخیز ترین ممالک ان ساہوکاروں کی کمپنیوں کے سپرد کردیئے گئے جن کی
نہ حرص کی کوئی انتہا تھی نہ جو خوف خدا رکھتے تھے۔ ان خون چوسنے والے ساہوکاروں
کی سخت گیریوں سے بچنے کا اہل صوبجات کے پاس کوئی علاج نہ تھا سوا اسکے
کہ حاکم صوبہ منصف مزاج اور صاحب استقلال ہو۔ مگر ایسے شخص کا صوبہ دار ہونا
شاذ و نادر تھا اور پھر مطلق العنان حکومت کے نشہ سے سرشار ہوجانا قابل تعجب نہ تھا۔
عموماً صوبہ داروں کو عدالت ریپی ٹنڈے (انسداد استحصال بالجبر) کا مطلق خوف
نہ تھا کیونکہ روپیہ خرچ کرنے سے بری ہوجانا آسان تھا اور اس قسم کے ضمنی اخراجات
(رشوت دینے) کے لیئے یہ لوگ ایام حکومت میں کافی روپیہ جمع کرلیا کرتے تھے۔
یہ طرز حکومت نہایت خطرناک تھا مگر صوبہ جات مفتوحہ کے بیکس باشندوں کو
اس سے کوئی مفر نہ تھا۔ پھر اگر اہل سرمایہ کو عدالتوں میں بھی رسوخ حاصل ہوجاتا
تو وہ ہر صوبہ دار کو سزا دے سکتے جو انکے اور انکے شکار کے بیچ میں پڑنے کی جرأت کرتا
اور اگر ایسا ہوجاتا تو پھر باشندگان صوبجات کی حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب
ہوجاتی۔

گراکس کی تقریریں

(۲۲۷) قوانین زیر تذکرہ کے وضع کرنے میں گراکس نے متعدد تقریریں کیں
جن میں سے اس نے بعض کو شائع کردیا اور جن کا عرصے تک روما کے ادبیات میں
شمار تھا۔ ان میں سے بعض کے اجزاء[2] تاحال باقی ہیں جن میں سے بہترین اور طویل

[1] سسرو جلد دوم ان ویریس جلد سوم ۱۲ ۔
[2] ورڈس ورتھ صفحہ ۳۵۴-۳۵۵ گیلیس (دہم ۳) میں جو فقرے ہیں وہ میری رائے میں گراکس کی زندگی کے آخری دور سے متعلق ہیں ۔

غالباً صوبۂ ایشیا کے مباحث سے خصوصاً صوبۂ افریقیہ کبیر[1] کے انتظام سے متعلق ہے۔ متھراڈاٹیس شاہ پونٹس اور نیکومیڈیس شاہ بتھنی نیا مراعات کے خواستگار تھے یعنی کسی ملک کی بادشاہت چاہتے تھے۔ گراکس کی رائے تھی کہ اُس ملک کو روما کے قبضے میں رکھا جائے اور اسکو توفیر آمدنی کا ذریعہ بنایا جائے۔ دیگر اشخاص میں سے بعض متھراڈاٹیس کے طرفدار تھے اور بعض نیکومیڈیس کے اور روپیہ لیکر انکی تائید کر رہے تھے۔ بعض چالاک بدمعاش ایسے بھی تھے جو ساکت تھے مگر دونوں فریقوں سے مخالفت کی دھمکی دیکر رشوت وصول کر چکے تھے۔ یہ حضرات پاک باطن بنکر اپنے شہری بھائیوں کو دھوکھا دے رہے تھے حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ جیسا کہ قدیم یونان میں ہوا کرتا تھا یہ لوگ خاموش رہنے کے لئے روپیہ وصول کر چکے تھے۔ گایس نے دوران تقریر میں کہا تھا "میں بھی مفت آپ کے سامنے نہیں آیا ہوں البتہ مجھے روپے کی ضرورت نہیں مگر صرف آپ کے حسن ظن اور اعزاز[2] کی خواہش ہے"

صوبۂ ایشیا کے قانون کی تائید میں اس نے جو دلائل پیش کیں انکا ہمیں علم نہیں۔ گایس کے ایسے اعلےٰ خصائل کے آدمی نے جسے سارڈینیا میں اپنے ایام حکومت میں اپنی ایمانداری اور خودداری کا فخر تھا صوبۂ ایشیا کے باشندوں کو کس طرح پبلکانی (وصول کنندگان محاصل) کے سپرد کیا اس کے وجوہ کا ہم صرف قیاس کر سکتے ہیں کیونکہ اسے خوب معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان حضرات کا صوبجات مفتوحہ کے باشندوں کے ساتھ کیسا بیرحمانہ سلوک ہوتا ہوگا۔ اگر اسکے اس فعل کی غایت صرف یہی تھی کہ وصول کنندگان محاصل کو رام کرلے اور روما کے عوام کے کھلانے کے لیئے ایک ذریعۂ آمدنی نکال لے تو واقعی میں اہل روما کی ہمدردی خلائق کے محدود ہونے کی یہ ایک بدیہی مثال ہے۔ گایس کے افعال پر گمنامی کا پردہ پڑا ہوا ہے جس کا ثبوت ایک قانون سے ہوتا ہے جو سسرو[3] نے اس سے منسوب کیا ہے اور جس کا

---

[1] ورڈس ورتھ کا خیال ہے کہ کاپادوسیا سے مراد ہے۔
[2] لاطینی لفظ "ہونورم" کے معنی عہدے کے بھی ہیں یعنی میں انتخاب دوبارہ کا خواہش مند ہوں۔
[3] پرو کلوانیٹو ۱۵۱ -

باب ۳

غالباً منشا یہ تھا کہ لوگوں کو مقدمہ بازی میں پھنسنے اور تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ اسکی تعبیر یہ کی گئی ہے کہ اس کا تعلق کسی قانون ماسبق سے ہے جو غیر معمولی عدالتی کمیشنوں سے خلاف نافذ ہوا تھا۔ دوسری رائے اسکے متعلق یہ ہے کہ یہ قانون حکام عدالت کو الزام رشوت ستانی میں سزا دینے کے متعلق تھا۔ سسرو کے الفاظ سے تعبیر ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس قانون سے رشوت ستانی اور ناجائز اثرات کے انسداد کی کوشش کیگئی ہو۔ اگر یہ قیاس صحیح ہے تو یہ قانون بھی غالباً گایس کے ان ابتدائی قوانین سے تھا جن میں سینیٹ (سینات) کی عدالتوں پر حملہ کیا گیا تھا اور عدالتی اقتدارات کے طبقہ نائٹس کے سپرد ہو جانے سے قبل کا تھا مگر یہ جملہ امور مشکوک ہیں اور یقین کے ساتھ یہ دعوے نہیں کیا جا سکتا کہ مقررہ کے الفاظ میں کس حقیقی واقعے کی جھلک ہے۔

انتظامی سرگرمی

(۷۲۸) غالباً اپنے عہد حکومت کے اسی دور میں گایس نے اپنے کام کرنے کی قابلیت اور انتظامی سرگرمی کا ثبوت دیا جس کا پلوٹارک نے مفصل تذکرہ کیا ہے۔ قانون غلہ عمل میں لانے کے لیئے ضروری تھا کہ غلے کو جمع کرنے کا انتظام کیا جائے تاکہ حاکم قوم کو حسب ضرورت غلہ ملتا رہے اور خراب موسم کی وجہ سے غلے کے جہازوں کے دیر میں پہنچنے سے کوئی زحمت نہ ہو۔ اس غرض سے غلے کے کوٹھے بنائے گئے جو عرصے تک "ہوریا سیمپرونیا" (سیمپرونیس کے گودام) کے نام سے مشہور تھے اس کے سوا قانون اراضی کے نفاذ کے لیئے بھی تعمیرات عامہ کی بھی ضرورت ہوئی۔ اکثر مقامات میں غلے اور آدمیوں کے آنے جانے کے لیئے سڑکوں کے بنانے کی ضرورت تھی تاکہ اضلاع تک پہنچنا آسان ہو جائے۔ ابتک سڑکیں صرف فوجی اغراض کے لیئے بنائی جاتی تھیں مگر گراکس نے انکی توسیع اقتصادی ترقی کے لیئے کی۔ اس نے سڑکوں کو علمی اصول پر بنایا، میل کے پتھروں کو درست کرایا اور سواروں کے لیئے گھوڑوں پر چڑھنے کے لیئے تختے بنوائے۔ نئے پل اور بند بنائے گئے اور سڑکیں ہموار کر دیگئیں ان جملہ تعمیرات اور کثیر التعداد ماتحت افسروں پر بڑی بیوں کی ذاتی نگرانی تھی۔ متعدد انجنیر ٹھیکہ دار، مستری، اردلی محرر وغیرہ اسے ہر وقت گھیرے رہتے تھے اور چونکہ وہ انکے کام کی بخوبی نگرانی کرتا تھا، جزوی امور پر بھی اسکی نگاہ رہتی تھی اور پیچیدہ سے پیچیدہ

باب ۳۸

امور کا بھی وہ بخوبی انتظام کرتا تھا لہذا اس محنت و جفاکشی کی وجہ سے لوگوں کو اسکی سرگرمی پر حیرت ہونے لگی اور اسکے مخالفوں کو سکوت اختیار کرنا پڑا۔ مگر اس امر کا تعین دشوار ہے کہ جن اقتدارات کا وہ استعمال کر رہا تھا ان میں کسقدر ان قوانین کی رو سے ملے تھے جو قبل سے نافذ تھے کس قدر ضمنی قوانین کے ذریعہ سے ملے تھے اور کس قدر مجلس سینیٹ (سینات) کے احکام سے جس میں اس زمانے میں اس کا خاصہ اثر ہوگیا تھا۔ مگر لوگوں کو یہ احساس ہونے لگا کہ ایک فرد واحد کے ہاتھوں میں اس قدر اختیارات کے آجانے کی وجہ سے ماتحت عہدہ داروں کی ایک تعداد کثیر اسکے زیر حکم ہو جاتی ہے جو اسکے احکام کی فرمانبرداری کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہر بات میں اسکے اشارے پر چلتے ہیں۔ بلاشبہ اس وقت سلطنت روما میں اسکا کوئی مدمقابل نہ تھا اور اسکی خواہش تھی کہ اس تفوق کو برقرار رکھے۔ خدمت ٹری بیونی پر اسکا دوبارہ انتخاب ہوگیا اور اس کے ساتھ اسکے دوست م، فَلوِیَس فَلاکس کا بھی جس نے گال میں فتح حاصل کی تھی۔ گائیس کا رسوخ اس قدر ہوگیا تھا کہ اس نے اوپی ییس (تباہ کنندہ شہر فری گیلی) کو کانسل منتخب نہونے دیا اور بجائے اسکے اپنے نامزد کیئے ہوے ایک شخص مسمی ک۔ فینیس اسٹرابو کو منتخب کرادیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گائس وقت واحد میں کانسل اور ٹری بیون ہونا چاہتا تھا جو بالکل خلاف قانون تھا جو غالباً اسکے دشمنوں کا بہتان ہے کیونکہ بلاشبہ ایسے لوگ موجود تھے جو گائس کو "بے تاج کا بادشاہ" ثابت کرنے اور عوام میں یہ خیال پیدا کرانے میں مصروف تھے کہ اصلاحی تحریک سے مراد صرف یہ تھی کہ بادشاہی حکومت دوبارہ قائم ہو جائے۔

گراکس کا تفوق

(۲۹۷) عدالت ہائے جوری کے قانون کو ایپین[۱] نے گراکس کے دوبارہ انتخاب کے بعد رکھا ہے اور پلوٹارک نے اس کے قبل مگر اسکا تذکرہ دوسرے امور میں صحیح نہیں ہے۔ اگر ہم اس قانون کو قانونِ محاصل ایشیا کا ضمیمہ خیال کریں تو اسکا زمانہ وقوع یہی ہوگا۔ گراکس ہر ممکن طریقے پر اپنی قوت کو مستحکم کرنا چاہتا تھا اور سرمایہ داروں کو اپنا ہمنوا بنانے کا اسے خاص خیال تھا جو جدید صوبے میں بے شمار دولت حاصل کرنے کے خیال سے مخمور ہو رہے تھے۔ لیکن گو روپیہ پیدا کرنے کا زرین موقع تھا مگر اس میں خلل پڑنے کا بھی خوف تھا۔ لہذا محاصل کا ٹھیکہ لینے والوں کے گروہ میں یہ خیال

---

[۱] جلد یکم ۲۲ اسٹرا فان ڈیوڈسن کے حواشی میں کئی مشکل امور پر بحث ہے۔

باب ۳

پیدا ہو گیا تھا کہ صوبہ داروں کے دخل در معقولات سے کسی صورت سے نجات ملے جن میں سے بعض انصاف پسند ہونے کی وجہ سے انکے معاملات میں دخل دیتے اور بعض خود لوٹ مار کی رقم ہضم کرنا چاہتے۔ ان حضرات کے خیال میں صوبہ دار کا اصل فرض یہ تھا کہ صوبہ جات کے باشندوں کو بالکل بے دست و پا کر دیں تاکہ روما کے سرمایہ دار ان کو خوب لوٹ سکیں اور اس خیال میں ایشیا کے دَبُّو یونانیوں کو لوٹنے کا موقع دیکھکر اور بھی تقویت ہوئی ہوگی۔ موجودہ عدالتہائے استحصال بالجبر (ریپی ٹنڈے) کی بداعمالیوں کو دکھاکر گراکس نے اصلاح پر زور دیا ہوگا۔ مگر یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ شورش صرف گراکس کی تقریروں تک محدود تھی، قیاس غالب یہ ہے کہ سرمایہ داروں ہی نے اس شورش کا آغاز کیا۔ گراکس نے عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کرلی تھی اور وصول کنندگان محاصل کو بھی وہ اپنا ہمنوا بنانا چاہتا تھا۔ اسکے وجود کو ان چالاک اور بے ایمان سرمایہ داروں نے اس کو ایک زرین موقع خیال کرکے بے شبہ نفع اٹھانے کی کوشش کی ہوگی۔ قانون جوری کے ابتدائی مسودوں میں غالباً اراکین سینیٹ (سینات) اور نائٹس کی مخلوط عدالتوں، یا آخرالذکر کی ایک تعداد کو سینیٹ (سینات) میں شریک کرنے اور اس طرح سینیٹ (سینات) میں دوسرا عنصر شریک کرنے کے متعلق تجاویز رہتی ہونگی اور آخرالذکر تجویز کی وجہ سے اس مجلس کی تعداد بھی بڑھ گئی ہوگی۔ بعض مورخین[1] نے بیان کیا ہے کہ یہ تجاویز گراکس کے مسودے میں موجود تھیں مگر قانون نافذہ میں نہیں ہیں۔ جس کا اصل الاصول یہ ہے کہ رکن جوری ہونے کا حق اراکین سینیٹ (سینات) سے طبقہ نائٹس پر منتقل کر دیا گیا۔ قانون کے الفاظ میں یہ تغیر کیا گیا کہ جس پریٹر سے اراکین جوری کی فہرست کی ترتیب متعلق تھی وہ انکا انتخاب شہریوں کے ایسے طبقے سے کرے جس کی ایک خاص تعریف تھی اور جس تعریف سے اراکین سینیٹ (سینات) اور معمولی شہری دونوں خارج تھے۔ اس "قانون عدالتی" کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکام صوبجات حریص سرمایہ داروں کے پنجے میں

[1] پلوٹارک گائیس گراکس ۵۔ لیوی خلاصہ ۶۰ اس باب کے آخر کا نوٹ بھی دیکھو۔

باب ۳۸

آ گئے اور وہ سلطنت کا ایک مسلم طبقہ بنام آرڈو ایکویسیٹر[۱] ہو گئے۔ انکی ٹھیک تعداد معلوم نہیں مگر ضرور زیادہ ہی ہوگی اور چونکہ انکی اغراض متحد تھیں اور سب اشتراکات کے حصہ دار تھے لہذا اس طبقے کا سلطنت میں خاص اثر ہو گیا۔

قانون جوری

(۷۳۰) امرا نے اس قانون کی مخالفت میں سعی بلیغ کی تھی، عوام کو اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ۱۸ قبائل اسکے موافق تھے اور ۱۷ مخالف جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گراکس کے مخالفین کی تعداد ابھی تک خاصی تھی۔ مگر قانون جب نافذ ہو گیا تو واجب التعمیل ہے اسلئے گایس کے سینیٹ (سینات) پر غالب آجانے میں کوئی شک نہ تھا۔ سلطنت کے گویا دو سر ہو گئے کیونکہ دونوں سربرآوردہ جماعتوں میں کھلم کھلا مخالفت ہو گئی تھی اور بلحاظ دولت طبقۂ ایکویسٹرین کو تفوق حاصل تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس فخریہ بیان کرتا تھا کہ میں نے ایک ایسا ہتھیار تلاش کرلیا ہے جس سے یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگی۔ بہرکیف قانون جوری سے دونوں جماعتوں میں سخت تفرقہ پڑ گیا اور جمہوریہ میں ایک جدید بنائے فساد پیدا ہو گئی۔ ہمارے لیئے ایک ایسے تمدن کا تخیل دشوار ہے جس میں عدالت کا مصرف صرف یہ تھا کہ فریق مخالف کو زک دی جائے یا کوئی ذاتی نفع حاصل کیا جائے اور جس میں انصاف کی طرف امید موہوم ہو سکتی تھی نہ یقین۔ مگر عہد انقلاب میں روما کی یہی حالت تھی۔ سسرو کی تصانیف میں انصاف کی اس ابتر حالت کا اکثر مقامات پر ذکر آیا ہے اور اپئین جس نے گایس گراکس کی موت کے ۲۵۰ سال بعد اپنی تاریخ لکھی ہے اس موقع پر پہنچکر رک جاتا ہے اور ان خرابیوں کا ذکر کرتا ہے جو عدالت کے متعلق گراکس کی تحریکات سے پیدا ہوئیں۔ اصلاح عدالتی کو سیاسی جماعتوں کے مناقشات میں شریک کرکے درحقیقت گایس نے اپنی تجاویز کی کمزوری کا ثبوت دیا ہے۔ گایس سلطنت پر بالکل حاوی ہو گیا تھا اور اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ مجلس عامہ کی رائے سے طبقۂ ایکویسٹرین کے اراکین جوری کا انتخاب بجائے کسی پریٹر کے سپرد کیئے جانے کے انکی سے

---

[۱] پلوٹارک گایس گراکس ۶۔

باب ۳

متعلق کر دیا گیا۔ جملہ امور سلطنت کا انتظام ایک فرد واحد سے متعلق ہو گیا تھا جسکی سرگرمی مقررہ حدود سے بڑھ گئی تھی مگر کوئی کوشش اس امر کے لیئے نہیں کی گئی کہ جن چیزوں کو وہ وجود میں لایا تھا ان کی نگرانی اور اصلاح کے لیئے اس کا برسر حکومت رہنا لازمی ہے۔ یہ جملہ امور مخالف سیاسی جماعتوں کے صوابدید پر چھوڑ دیئے گئے تھے جنکی حالت لڑنے والے جتھوں کی ہو گئی تھی اور جمہوریہ میں بھی ایسے زبردست عناصر باقی نہ تھے جو حقیقی جمہوری حکومت کو برقرار رکھ سکیں گراکس کا قانون جوری جسکی وجہ سے اسکی قوت نصف النہار پر پہنچ گئی ثابت کرتا ہے کہ جو شخص اپنے اوپر بادشاہ کی ذمہ داریاں لیتا ہے اسکو پہلے اپنا تاج محفوظ کر لینا چاہیئے یعنی اپنی حکومت کے بقا کی سبیل کر لینی چاہیئے۔

(۴۳۱) غالباً اسی زمانے میں شہریوں کی نوآبادیوں کے قیام کی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس نے یہ محسوس کر کے کہ سینیٹ (سینات) کے ساتھ اب مصالحت کی کوئی امید نہیں اور کانسل فینیس کی سرد مہری کو دیکھکر جس کی تائید کی اسکو امید تھی) اس نے چھوٹے درجے کے سرمایہ داروں کو نوآبادیوں کے قیام سے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کی۔ عوام کا جوش ٹھنڈا ہوتا جاتا تھا کیونکہ عدالتوں کی اصلاح میں انکو چنداں دلچسپی نہ تھی۔ گراکس نے پہلے[1] یہ تجویز پیش کی کہ کاپوا اور ٹارنٹم میں نوآبادیاں قائم کیجائیں۔ اول الذکر مقام ایک زرخیز ضلع میں واقع تھا جس کی اراضیات زیادہ تر سلطنت روما کے قبضے میں تھیں اور کسانوں کو لگان پر دیدی گئی تھیں۔ کمپانیا کے محاصل سے سلطنت کے خزانے کو بہت تقویت تھی اور قوانین زرعی کے بانیوں نے اس قابل قدر ذریعۂ آمدنی پر دست درازی کی جسارت نہ کی تھی۔ ضلع ٹارنٹم میں بھی سرکاری اراضیات تھیں اور اس شہر کی اہمیت بہ حیثیت تجارتی بندرگاہ کے ابتک باقی تھی۔ نوآبادیوں کے لیئے ان دونوں مقامات سے بہتر شاید ہی کوئی مقام ملسکتا مگر ظاہر ہے کہ مشکلات بھی تھیں۔ کاپوا شہر نہ تھا بلکہ مکانوں کا ایک مجموعہ۔ اہالیان کمپانیا کی حیثیت[3] نیم شہریوں کی

ف۱ فریرو جلد اول صفحہ ۵۶ کا یہ خیال ہے کہ یہ تجارتی منڈیاں تھیں نہ کہ مفلسوں کے لیئے پناہ گاہیں۔

ف۲ مارکوارٹ اسٹاٹس فیروالٹنگ (انتظام حکومت) جلد ۱ صفحہ ۱۰۷۔

ف۳ ان لوگوں کو حقوق شہریت غالباً جنگ اطالیہ سے قبل ملے ہونگے کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ حقوق گالیس کے زوال کے بعد ملے ہوں

باب ۳۸

تھی جنھوں نے غلطی سے ہنی بال کا ساتھ دیا اور عرصۂ دراز تک ذلت وخواری میں رہنے کے بعد اہل روما کی اُن پر نظر عنایت ہوئی تھی مگر انکی اراضیات جو ضبط کرلیگئی تھیں اُس وقت تک روما کے قبضے میں تھیں۔ کاشتکار بھی نیم شہری اہالیان کمپانیا ہی ہو نگے جن کو کامل حقوق شہریت ملجانے کی آرزو تھی اگر اہل روما کی کوئی جماعت کاپوا میں بس جاتی تو بسر اوقات کے لیئے انکو اراضیات ضرور دیجاتیں اور ظاہر ہے کہ جب تک موجودہ قابضین بیدخل نہ کیئے جاتے نوآبادوں کو اراضیات نہیں مل سکتی تھیں۔ اس سے ضرور شورش پیدا ہوگی اسلیئے قرین قیاس نہیں ہوسکتا کہ گراکس اس قسم کی حماقت کرکے اپنی پریشانیوں میں اضافہ کرتا اور سینیٹ (سینات) بھی اراضی مذکورہ کے محاصل کے نقصان کو پسند نہ کرسکتی تھی۔ کاپوا میں نوآبادی کے قیام کا پتہ نہیں چلتا اور غالباً وجوہ مذکورہ کے لحاظ سے اس تجویز کو نظر انداز کردیا گیا۔ برعکس اسکے ٹارنیٹم میں آبادکار بھیجے گئے اور اسکا نام "نیپ چونیا" رکھا گیا مگر اس کے ساتھ ہی قدیم یونانی دستور برقرار رکھا گیا۔ ممکن ہے کہ گراکس کے زوال کے بعد مجلس سینیٹ (سینات) نے ایسا کیا ہو مگر یہ شہر یونانی ہی رہا گو برائے نام روما کی نوآبادیوں میں اسکا شمار تھا۔

گراکس اور ڈارسس

(۷۳۳) گراکس کی سرگرمی کی کوئی انتہا نہ تھی علانیہ مخالفت بے سود تھی مگر ارکین سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ قوانین کا نفاذ اور انکو عمل میں لانا دو مختلف چیزیں تھیں۔ اسلیئے انھوں نے قصد کیا کہ اس سیلاب کے آگے سر تسلیم خم کریں اور جب تک سیاسی مطلع نہ بدلے اپنے موقع کے منتظر رہیں۔ ٹری بیونوں میں سے ایک م۔ لیوئیس ڈرُوسس ایک مشہور امیر تھا کیونکہ گراکس کو جملہ خدمات کے لیئے اپنے ساختہ وپرداختہ اشخاص کو نامزد کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تھی سینیٹ (سینات) نے اس معزز شخص کو آگے بڑھایا کہ ایسی دلفریب اصلاحی تجاویز پیش کرے جس سے گراکس کی ہر دلعزیزی جاتی رہے۔ ارکین سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ مجلس عامہ اس نقلی محب وطن کے دام فریب میں آجائیگی۔ اور اس ترکیب سے وہ اصلی محب وطن یعنی گراکس سے گلوخلاصی حاصل کرلینگے پھر اگر گراکس کا قلع قمع ہوجائے تو مجلس عامہ جس کا وہ روح رواں تھا پھر کس مپرسی کی حالت میں پڑجائیگی اور اگر وہ مقابلہ کرے تو اس کا کام تمام کردیا جائے۔ ڈروسس

باب ۳۴

کے پیش کردہ قوانین گراکس کے قوانین کے مماثل تھے۔ گراکس نے دو نئی آبادیوں کے قیام کی تجویز پیش کی تھی ڈروسس نے بارہ نوآبادیوں کے قیام کی اور اس نے قیود کو بھی کم کر دیا تاکہ معزز آبادکاروں کو موقع ملسکے۔ گراکس کی تجویز تھی کہ قانون زرعی کی رو سے جن لوگوں کو اراضیات دیجائیں ان سے نزول لیا جائے ڈروسس نے اس شرط کو اڑا دیا۔ گراکس کا خیال تھا کہ لاطینیوں کو حقوق شہریت روما عطا کیئے جائیں اور دیگر حلفاء کے ساتھ بھی کچھ رعایت کیجائے یعنی غالباً لاطینیوں کے حقوق عطا کیئے جائیں۔ ڈروسس نے چالاکی سے یہ تجویز پیش کی کہ لاطینی سپاہیوں کو سزائے تازیانہ سے بری کر دیا جائے[1] یعنی بعض صورتوں میں انکو بھی حق مرافعہ عطا کیا جائے جو شہری سپاہیوں کو قانون پورکین کی رو سے حاصل تھا۔ اس رعایت سے لاطینیوں کی ایک حقیقی شکایت دفع ہو لی تھی مگر حق شہریت سے جو رعایات انکو حاصل ہوئیں ان سے وہ محروم رہے مثلاً روما میں شہریوں کو مفت غلہ ملتا تھا اور بیرونجات میں اراضیات دیجاتی تھیں مگر ان حقوق میں خود غرضی اہل روما دوسروں کو شریک نہ کرنا چاہتے تھے۔ عوام کو یہ دھوکا ہوا کہ ڈروسس بمقابلہ گراکس کے انپر کسی قسم کا بار نہیں ڈالتا اور زیادہ مراعات کرتا ہے۔ اس نے اپنی تجاویز کو مجلس سینیٹ (سینات) کی طرف منسوب کیا اور اس طور پر عوام کو امراء کی جانب سے جو بدگمانی تھی اسکو کم کیا۔ عوام جو تنگ نظر اور بیوفا تھے اس امر کو محسوس نہ کر سکتے تھے کہ سینیٹ (سینات) کا یکایک انکے حال زار پر متوجہ ہونا ایک دھوکا تھا۔ ڈروسس کے قوانین پر وقت واحد میں عمل نہیں ہوا کیونکہ اسکی غایت صرف یہی تھی کہ گراکس کی ہر دلعزیزی میں رخنہ اندازی کی جائے اور یہ مقصد حاصل ہو گیا کیونکہ حقیقی محب وطن ہونے کی وجہ سے وہ ان تجاویز کے نفاذ کو بہ حیثیت ٹربیون روک نہیں سکتا تھا جس کا اسے حق حاصل تھا کیونکہ ایسا کرنے سے نقلی محب وطن کا نفع تھا۔ اس طرح گراکس کا اثر رفتہ رفتہ

---

[1] پلوٹارک "حیات گائیس گراکس" ۹ کی صرف یہی تصریح ہوتی ہے۔ اسکا اصل مقصد یہ ہوگا کہ ایسا قانون پیش کیا جائے کہ اسے عوام روما (نہ کہ لاطینی) بہ نسبت گراکس کی تحریکات کے زیادہ پسند کریں۔

باب ۳۸
قرطاجنہ کی
نوآبادی

زائل ہونے لگا گو اسکا اقتدار باقی تھا؀

(۲۳۳) واقعات زیر تذکرہ کے حالات وضاحت کے ساتھ معلوم نہیں
اسلیئے یہ کہنا دشوار ہے کہ قرطاجنہ کی نوآبادی کے قیام کا قانون ڈرُوسس کی
دخل دہانی کے قبل نافذ ہوا یا بعد۔ اگر فرض کیا جائے کہ اس کے بعد ہوا ہے تو سنہ ۱۲۲ ق م
کے اوائل میں نافذ ہوا ہوگا۔ گراکس کے ہم عہدہ روبریس[۵۱] نے اسکے اہتمام کا ذمہ لیا۔
اطالیہ کے باہر کسی نوآبادی کا قائم کیا جانا ایک جدّت تھی مگر تاہم یہ قانون نافذ ہوگیا۔
صوبۂ افریقہ میں حال ہی میں ٹڈی دل[۵۲] آیا تھا اور اسکے بعد کسی وبائی مرض سے ہزاروں
آدمی مر گئے تھے۔ نوآبادی کی تجویز کا امور مذکورہ بالا سے کوئی تعلق تھا یا نہیں مشکوک ہے۔
غالباً اس خطّے کی زرخیزی کی شہرت تھی اسی وجہ سے نوآبادی کے قیام کا خیال آیا ہوگا
اور گو سیپیو نے اس مقام پر لعنت بھیجی تھی مگر گراکس نے اسکا کچھ خیال نہیں کیا۔ اب ہم
ایک قانون کا ذکر کرینگے جو سال مذکور میں نافذ ہوا۔ یہ قانون "لیکس اکیلیا" ہے
جس کا سسرو نے بھی ذکر کیا ہے۔ اس قانون کو اکیلیس نے پیش کیا تھا جو گراکس کا
ہم عہدہ اور پیرو تھا۔ اس کا مقصد تھا کہ گراکس کی بنائی ہوئی جوریوں کے لحاظ سے
عدالت ریپی ٹنڈی (استحصال بالجبر) کی تنظیم از سر نو کیجائے اور طرز کارروائی میں کچھ
تغیرات عمل میں لائے جائیں۔ بظاہر غالباً یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ اس عدالت کی
طرز کارروائی کو آسان اور عاجلانہ کر دیا جائے کیونکہ سنہ ۱۴۹ کے قانون کالپرنیا
کی رو سے جو انتظامات کیئے گئے تھے وہ اب متروک ہوچکے تھے۔ اسکے علاوہ
جو دعوے[۵۳] ثابت ہوجاتا اسکی دگنی رقم دلائی جاتی۔ قانون زرعیہ یا کا بھی حوالہ
قانون مذکور میں موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون اسکے بعد نافذ ہوا ہے۔
اراکین سینیٹ (سینانتہ) جوریوں سے بالکل علیحدہ کر دیئے گئے۔ یہ قانون کا نسخے[۵۴] کی تختی پر لکھا گیا تھا

[۵۱] دیکھو قانون زرعی سطر ۵۹ (درڈس ورتھ ۱۹۸، ۴۵۲) پلوٹارک گائیس گراکس ۱۰
[۵۲] لیوی ۶۰۔ آدوسیس پنجم ۲
[۵۳] قانون اکیلیا سطر ۲۲
[۵۴] برنس اور ورڈسس ورتھ (مجموعہ)

باب ۳

جس کا ایک حصہ ابتک موجود ہے اور پندرھویں صدی کے علماء نے اسکے گم شدہ ٹکڑوں کی نقلیں کرلی تھیں وہ ابتک موجود ہیں ؀

صوبہ داریاں

(۷۳۴) قانون ''ریپی ٹنڈے'' کے سلسلے میں گراکس نے ایک دوسرے معاملے میں بھی یعنی صوبہ داریوں کی تقسیم میں ہاتھ ڈالا۔ اس اقتدار کے رکھنے سے حکام خصوصاً کانسل بالکل سینیٹ (سینات) کے قابو میں رہتے تھے۔ اگر امراء کا حکمران طبقہ کسی وجہ سے کسی کانسل سے ناراض ہوجاتا تو وہ یہ تدبیر کرتے کہ کوئی عہدہ کانسلوں کے سپرد نہ ہوتا کہ وہ شخص اسکا دعوے کرسکے۔ قانون ''سمپرونیا ڈی پراونسیس کانسولاریس'' کی رو سے انتخاب تو سینیٹ کے ہاتھوں میں رہا مگر یہ ترمیم کردیگئی کہ ایک سال قبل کانسلوں کے انتخاب سے کچھ پہلے ہوا کرے اس طرح بجائے اسکے کہ سینیٹ (سینات) صوبجات منتخب شدہ کانسل کے حوالے کرے مجلس عامہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ کانسلوں کا انتخاب ان صوبجات کے لیئے کرے جو نامزد کردیئے گئے تھے۔ اس طور پر سینیٹ (سینات) کو ترجیح حاصل تھی وہ جاتی رہی اور کانسلوں پہ جو اسکا اثر تھا بہت کم ہوگیا۔ یہ تجویز غالباً مصلحت اور اعتدال پہ مبنی تھی۔ مگر سینیٹ (سینات) کو ایک مفید مطلب اختیار اب بھی باقی تھا جسکے استعمال میں لانے کی کسی دوسری مجلس میں صلاحیت نہ تھی یعنی کسی ٹربیون کانسل کو اسکے صوبے میں چھوڑ دیا جائے جب کہ بلحاظ مصالح ملکی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کو ختم کرے۔ اس کی تدبیر آسان تھی یعنی اس صوبے کو سال آئندہ کے لیئے کسی کانسل کے لیئے نامزد نہ کیا جاتا اور موجودہ صوبہ دار کا تقرر ثانی بحال رہتا۔ دوران جنگ میں صوبہ دار کا بحال رہنا خصوصاً بہت ضروری تھا۔ ممکن ہے کہ سینیٹ (سینات) اس اقتدار کو فراست کے ساتھ استعمال نہ کرے مگر کوئی دوسرا چارہ کار نہ تھا۔ مجالس عامہ ایسے اہم امور کا تصفیہ نہ کرسکتی تھیں اور گراکس کا مقصد یہ نہ تھا کہ سلطنت روما کو ایسی جمہوری تدابیر سے نقصان پہنچائے۔ اس کا مقصد یہ ضرور تھا کہ مجالس میں عمومیت کا رنگ

---

[1] سیلسٹ جگرتھا ۲۷-۳ ۲۲-۱۰ ۱/۳/۱ سمپرونیا ڈی ڈومو ۲۴ پرو بالبو ۶۱ وغیرہ سسرو کی تقریر بابت کانسلی صوبجات ۲/۷ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹربیون کو یہ حق نہ تھا کہ وہ سینیٹ کے نامزدگی نامنظور کرسکیں ؀

باب ۳

غالب کرا دے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجلس سنتوریہ میں رائے دینے کے سلسلے کے تبدیل کیئے جانے کے متعلق اس نے ایک تجویز پیش کی تھی یعنی یہ کہ پانچوں طبقے (کلاسیز) ایک دوسرے کے ساتھ شامل کر دیئے جائیں اور ہر موقعے پر رائے دینے کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے کیا جائے اور اس طور پر دولت مند طبقہ اول کو جو ترجیح حاصل تھی وہ زائل ہو جائے۔ قرعہ اندازی سے پہلے رائے دینے کا حق امرا یا غربا یا نوجوانوں یا بڈھوں کسی کو ملجائے۔ اس تجویز کی ضرورت اس وجہ سے لاحق ہوئی کہ شہریوں کا رجحان یہ تھا کہ پہلی سنتوری کی رائے کی پیروی کریں غالباً گراکس کا مقصد یہ تھا کہ کانسلوں کے انتخاب میں اس تدبیر سے جمہوری امیدواروں کو نفع ہو۔ معلوم نہیں کہ یہ قانون نافذ ہوا یا نہیں۔ اس قانون کا حوالہ صرف ایک کتاب میں ہے جو کسی گمنام مصنف نے دور شہنشاہی میں مورخ سیلسٹ کے نام سے شائع کی تھی۔ مگر ممکن ہے کہ اس شخص نے متقدمین میں سے کسی سے یہ روایت نقل کی ہو جو سنتوری اور کلاس (طبقہ) کے معنے سمجھتا تھا۔ اس نے اس روایت کو ایجاد ہرگز نہ کیا ہوگا۔

لاطینی

(۷۳۵) غالباً اس وقت گراکس اور ڈروسس کی باہمی رقابت زوروں پر ہوگی۔ آخر الذکر کو یہ نفع تھا کہ عہدہ ٹریبیون کے اقتدار کے استعمال سے وہ اپنے مخالف کی تجاویز کا سد راہ ہو سکتا تھا۔ فقرہ ماسبق میں جس قانون کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اسکے نفاذ کو بھی ڈروسس نے روک دیا ہو۔ برخلاف اسکے اگر گراکس اسکے کسی تجویز کو اُسی اقتدار سے رد کرتا تو ڈروسس کو اس سے دست کش ہونے میں تامل نہ ہوتا کیونکہ اسے کسی تجویز سے خاص دلچسپی نہ تھی اور پھر رد کرنے کا الزام اسکے مخالف کے سر تھا۔ مگر گراکس کے حق میں جو اس معاملے میں نہایت سرگرم تھا اس کے ہم عہدہ کی مخالفت سم قاتل کا حکم رکھتی تھی۔ اسکے تجاویز مابعد میں سے اہم ترین تجویز لاطینیوں کو حقوق شہریت دینے کے متعلق تھی جسکے تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ مورخین ایپین[۱] و پلوٹارک کے الجھے ہوئے بیانات سے عموماً قیاس کیا جاتا ہے

[۱] ایپین بکم ۲۳ پلوٹارک گائیس گراکس ۸، ۹

باب ۳

کہ اسکا مقصد تھا کہ غیر لاطینی حلفاء کی حیثیت ایسی کر دی جائے جو اس وقت لاطینیوں کی تھی لاطینیوں کے لیئے دو صورتیں پیش کی گئی تھیں یعنی یا تو وہ شہریان روما کے پورے حقوق لینے پر رضامند ہوں یا حق پروووکاٹیو لے لیں جس سے انکے جان و مال کی حفاظت یقینی تھی اور جو شہریان روما کو قوانین پورسین و سمپرونین سے حاصل تھی۔ صورت ثانی کے قبول کرنے سے ہر قوم کی اندرونی آزادی برقرار رہتی اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ رعایت اقوام کے ساتھ کی جانے والی تھی نہ کہ افراد کے ساتھ۔ گویا فلاکس کے قانون کی پیروی کی جا رہی تھی جس کا نفاذ نہ ہو سکا تھا۔ یہ صورت قانون اکیلیا[1] میں بھی موجود ہے اگر صرف ان اشخاص کے لیئے بطور انعام جو کسی ملزم کو عدالت استحصال بالجبر (رپیٹنڈے) میں سزا دلانے میں کامیاب ہوں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاص صورت صرف لاطینیوں کے لیئے پیش کی گئی تھی اور بر خلاف اسکے حق شہریت بصورت انعام حاصل کرنے کا موقع ہر شخص کو تھا۔ روما کی مجالس عامہ میں رائے دینے کا حق اول تو کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا اور پھر اسکی قیمت بھی بہت زیادہ تھی۔ قوانین موجودہ کے لحاظ سے لاطینیوں کو ایک قابل مضحکہ حق[2] حاصل تھا یعنے انکو ایک قبیلے میں رائے دینے کی اجازت تھی جس کا انتخاب قرعہ اندازی سے ہوتا تھا مگر انکی آراء سے نتیجے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا مگر بسا اوقات یہ ہوتا کہ انکے شور و غوغا اور شورش کے نتیجے سے کچھ نہ کچھ اثر پڑتا اور لوگ اس سے نفع اٹھایا کرتے تھے اور اس حق کے دیئے جانے کی غایت یہی رہی ہوگی کہ انکو خاموش کر دیا جائے یا انکو دفع کر دیا جائے۔ قیاس غالب تھا کہ جس روز گراکس کے قانون حق شہریت پر رائے لیجائیگی لاطینی جوق جوق شہر میں آئینگے اور اس لیئے شورش کے انسداد کی تدابیر کی ضرورت تھی مگر سوء اتفاق سے جو روز اظہار آراء کے لیئے مقرر تھا اس روز گراکس روما میں موجود نہ تھا۔

مشکلات

(۲۳۶) گراکس بھی ان تین کمشنروں میں تھا جن کا تقرر قرطاجنہ میں نوآبادی کے

---

[1] قانون اکیلیا ۷۶-۷۸ اس باب کے آخر کا نوٹ بھی دیکھو۔
[2] ممکن ہے کہ اس سے یہ مقصود ہوگا کہ بیرونجات کے لوگ ایک جگہ رہیں اور شور و غل نہ کریں۔

باب ۳۸

قیام کے لئے ہوا تھا۔ وہ مجبور تھا کہ ایسے اُمور کا انتظام اپنے سر لے جس سے دوسرے لوگ گریز کرتے تھے ورنہ قوانین کا عمدگی کے ساتھ نفاذ ناممکن ہو جاتا۔ یہ کام نہایت تکلیف دہ تھا تاہم وہ مستوجب تعریف نہ ہوا۔ ڈروسس نے باوجود اسکے کہ یہ تجویز اُسی کی تھی کسی کام کو اپنے ذمے لینے سے انکار کر دیا[1] تاکہ لوگ خیال کرنے لگیں کہ گراکس جملہ اقتدارات کو اپنے ہاتھوں میں لیلینا چاہتا ہے اور اس طرح وہ نشانۂ ملامت بنجائے۔ گراکس عہدہ ٹریبونی کے فرائض کو خیرباد کہکر قرطاجنہ روانہ ہوا اور شب و روز سفر اور اراضی کی پیمائش میں مصروف رہکر نوآبادی کی بناڈالدی اور اُسکی اراضی کو تقسیم کر کے حدبندی کر دی اور پھر صرف ۷۰ روز باہر رہنے کے بعد روما واپس آیا جہاں آکر اُسے معلوم ہوا کہ اُسکی عدم موجودگی سے اُسکے دشمنوں نے نفع اُٹھایا ہے۔ حلفاء کے متعلق شورش جاری تھی اور فلاکس جو بقول پلوٹارک روما میں رہگیا تھا اُسکے متعلق شبہ تھا کہ وہ حلفاء سے دربردہ سازوباز رکھتا ہے اور حصول حقوق کے لیئے اُنکو بغاوت پر آمادہ کر رہا ہے کانسل فینیس بھی مخالفین میں شامل ہو گیا تھا اور اوپی میئس (تباہ کنندہ شہر فری لیگی) سال آیندہ کانسل منتخب ہونے کی فکر میں تھا۔ عوام روما مسائل مختلف فیہ سے گھبرا اُٹھے تھے اُنکو ارزاں غلہ ملنے لگا تھا اور نوآبادیاں بھی بہت سی قائم ہو گئی تھیں جہاں وہ جا کر آباد ہو سکتے تھے۔ اسلیئے اُن میں سے اکثر اب مزید اصلاحات کے خواہشمند نہ تھے۔ قرطاجنہ کے اطراف میں غیر مزروعہ اراضیات بہت تھیں اسلیے گراکس نے ۶۰۰۰ قطعات قابل تقسیم بنادیئے تھے جو قانون رُوبریا کی تعداد سے زیادہ تھے۔ مگر اس سمندر پار نوآبادی کی طرف عوام کو بہت کم توجہ ہوئی اور افواہیں بھی مشہور ہونے لگیں کہ جب کمشنر اس نوآبادی کی بناڈال رہے تھے عجیب واقعات پیش آئے تھے جن سے بدشگونی کا احتمال تھا۔ یہ مخالفین کی کارستانی تھی اور اوہام پرست عوام اُنکے دام تزویر میں آگئے۔ اسلیئے ۶۰۰۰ کی تعداد کو پورا کرنیکے لئے گراکس اور دوسرے کمشنروں نے اطالیہ کے ہر حصے سے نوآبادکاروں کو بلوایا

[1] معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقرر خلاف قانون ہوتا۔ اسکے لئے فقرہ ۶۵۲ دیکھنا چاہیئے۔

باب ۳

جس کا غالباً مطلب یہ ہے کہ حلفاء کو شہریوں کی نوآبادی میں شرکت کی اجازت دیگئی جس میں آباد ہونے سے حقوق شہریت روما بھی ملجاتے۔ مگر اس تجویز کی مخالفت بڑھتی جاتی تھی اس مخالفت کے وجوہ صاف نہیں کیونکہ بظاہر تو اطالیہ سے حلفاء کے بہت سے شوریدہ سر افراد خارج ہوجاتے۔ البتہ یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ساہوکاروں نے جنکا روپیہ افریقہ کے مزارع میں لگا ہوا تھا اس صوبے میں ایک جدید اور قوی عنصر کے داخل ہونیکی پوری مخالفت کی ہو۔ اسکے علاوہ امراء سینیٹ (سینات) بھی گراکس کی حمایتی جماعت کے افریقہ میں قائم ہوجانے کے مخالف رہے ہونگے۔ خاندان سیپیو کا عزیز ہونے کی وجہ سے نومیڈیا کے شاہی خاندان سے اُسکے تعلقات تھے اور نوآبادی کے قیام سے اسکے تعلقات اور بھی قوی ہوجاتے۔ اسلیئے قانون رُوبریا کے منسوخ کرنے اور نوآبادی کا خاتمہ کرنے کے لیئے بدشگونیوں کے قصے تواشے جانے لگے۔

مسئلہ حق رائدہی

(۲۷) ۱۲۲ سنہ ق م کے وسط میں تین اہم مسائل اہل روما کے پیش نظر تھے۔ اولاً ٹری بیونوں کا انتخاب تھا۔ گراکس تیسری مرتبہ انتخاب کا کوشاں تھا کیونکہ اس عہدے پر منتخب ہونے ہی پر اُسکی تجاویز کے بارآور ہونے اور اُسکی جان کی حفاظت کا دارومدار تھا۔ ثانیاً مسئلہ حقوق رائدہی تھا کیونکہ شہریان روما کے حقوق اور مراعات میں روز بروز اضافہ ہونے سے یہ مسئلہ نہایت اہم ہوگیا اور لاطینی غالباً محسوس کرنے لگے ہونگے کہ عوام شہر کے ساتھ ہر بات میں رعایت ہورہی ہے۔ ثالثاً نوآبادیوں کے قیام کا مسئلہ تھا۔ مگر کمیشن زرعی کا کوئی ذکر نظر نہیں آتا جس سے ہم مجبوراً قیاس کرسکتے ہیں کہ نوآبادیاں زیادہ پسند کیجاتی تھیں کیونکہ غریب شہریونکی امداد کا یہ آسان طریقہ تھا اور وہ خود بھی پسند کرتے تھے کہ ایک قصبے میں آباد ہوں بجائے اسکے کہ تنہا کسی دور اُفتادہ مقام میں زراعت کریں۔ مگر اس میں ایک قباحت بھی تھی کہ اطالیہ میں نوآبادیوں کے لیئے مناسب مقامات نہ تھے اور وسیع پیمانہ پر نوآبادیوں کے قیام سے حلفاء کی بیچینی اور بھی بڑھجاتی۔ مسائل مذکورہ کا تصفیہ کس سلسلے کے ساتھ ہوا اسکا علم نہیں مگر سلسلۂ ذیل جو ہم نے اختیار کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے۔

باب ۳۱ لاطینیوں کی شکایات

(۷۴۸) افریقہ سے واپس آتے ہی گراکس مختلف قوانین کو مجلس عامہ میں پیش کرنے میں مصروف ہو گیا جس میں سے اہم ترین لاطینیوں کو حقوق شہریت دینے کا مسئلہ تھا۔ اسکا مکان کوہ پلاٹین پر تھا جہاں امراء کی سکونت تھی مگر اب اُس نے فورم کے قریب ایک گلی میں سکونت اختیار کی تھی جہاں غربا رہتے تھے۔ اگر قانون آیندہ چلکر نافذ ہونے کو ہوتا تو وہ پھر عوام میں ہر دلعزیز اور روما کا مالک بن جاتا مگر عوام کو شکر گزاری کا احساس معدوم ہو چلا تھا اور ڈروسس کی دھوکا دینے والی اصلاحات نے اس متلوّن طبقے کو اُس سے برگشتہ کر دیا تھا۔ جدید قانون حق رائے دہی سے انھیں کوئی نفع نہ تھا۔ انصاف اور سیاست کا مادہ اُن میں اتنا نہ تھا کہ وہ انکی رقابت پر غالب آتا اور اپنے حقوق میں لاطینیوں کو شریک کرنے پر آمادہ کرتا۔ چونکہ قانون غلہ نافذ ہو چکا تھا اسلئے انکو اسکے بانی کی امداد کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ گراکس سخت دقتوں میں پھنس گیا مگر استقلال کے ساتھ اپنے مجوزہ قانون کے نفاذ کے لیے کوشش کرتا رہا۔ اُس نے متعدد تقریریں بھی کیں اور غالباً انہیں تقریروں کے دوران میں اُس نے تین سلہ قصے بیان کیے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امراء روما حلفاء پر کس درجہ ظلم کرتے تھے۔ شہریت روما کے حق کے حصول کا ایک سبب یہی تھا کہ وہ اُن مظالم سے بچ جائیں۔ نہ صرف کانسل اور پریٹر بلکہ نوجوان امراء جو کسی خدمت پر فائز نہ تھے بہ اختیار خود حلفاء کی بستیوں کے حکام کو تازیانے لگا دیتے تھے اگر وہ اُنکی یا انکی بیویوں کے احکام کی تعمیل نہ کریں۔ ایک نوجوان امیر پالکی میں سفر کر رہا تھا جو اُس زمانے میں ایک اعجوبہ تھی۔ ڈینوسیہ کی لاطینی نو آبادی کے ایک معمولی آدمی نے بد قسمتی سے اس نوجوان پر کچھ پھبتی کہی جس کی پاداش میں اسکی اس قدر زدو کوب کیگئی کہ وہ مر گیا۔ مقام کالیس (لاطینی نو آبادی) کے حکام نے وہاں کے باشندوں کو اطلاع کر دی تھی کہ جب کوئی رومن حاکم وہاں آئے اُسکے دوران قیام میں کوئی شخص حمام میں نہ جائے۔ حمام ہی کے متعلق ٹیانم کے حاکم اعلے کو سزائے تازیانہ دیگئی تھی اسی کے خوف سے کالیس کے حکام نے یہ حکم دیا تھا۔

سلہ گیلیس (جلد دہم ۳) نے ان قصوں کو نقل کیا ہے جو ہولڈن نے پلوٹارک کے دیباچے میں درج کیا ہے ڈگراکی احدڈس ۱۲ تھ

باب ۳۵

فیرنٹینیم میں بھی جو ایک قدیم ہرنیکی بستی تھی اسی قسم کا ایک ناگوار واقعہ ہوا تھا۔ اسلیئے محل تعجب نہیں کہ ان مظالم سے بچنے کے لیئے حلفاء صورت حالات کو متغیر کرنے کی فکر میں ہوں۔ مگر ان تقریروں کا اثر صرف اُن لوگوں پر ہو سکتا تھا جن کے دل میں رحم ہو اور جنکو خلق خدا سے ہمدردی ہو مگر اہل روما پر جنکے تمدن کی بنا غلامی پر تھی اور جنکو شمشیر برداروں (گلاڈیٹیر) کی خونریز لڑائیوں میں لطف آتا تھا اس قسم کی باتوں کا کب اثر ہو سکتا تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے کانسل فینئیس نے عوام کو یقین[1] دلایا کہ اگر انھوں نے لاطینیوں کو حق رائے دیدیا تو پھر کھیلوں اور تماشوں میں اُنکے لیئے گنجائش نہ رہیگی۔ اسکا کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس کا اُنکی ذات کے ساتھ تعلق تھا۔ دوسرے مقرروں نے بھی قانون کی مخالفت میں تقریریں کیں جن میں ایم ایمیلیس اسکارس[2] بھی تھا جو سینیٹ (سنیات) کے طرفداروں میں رسوخ حاصل کر رہا تھا۔ سارڈینیا میں اُسنے اورس تیس کی ماتحتی میں کام کیا تھا اور ممکن ہے کہ وہیں اس سے گراکس سے ملاقات ہوئی ہو دونوں کی طبعیتیں مختلف واقع ہوئی تھیں اسلیئے اُن میں موانست ہونے کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ اراکین سینیٹ (سینات) اس کارروائی کو بغور دیکھ رہے تھے۔ ڈروسس قانون زیر بحث کے نفاذ کے روکنے کو تیار تھا مگر اُنھوں نے اس امر کو بہتر خیال کیا کہ خود مجلس عامہ اسکو نامنظور کر دے۔ رائے دینے کے وقت روما میں لاطینیوں کے ایک مجمع کثیر کے آنے کا احتمال تھا اور گراکس کو امید تھی کہ بھیڑ بھاڑ اور ریلا میں کسی نہ کسی طرح قانون منظور کر لیا جائیگا۔ اُسکے منصوبوں کو خاک میں ملانے کے لیئے سینیٹ (سنیات) کے اغوا سے فینئیس نے حکم دیدیا کہ پورے شہریان روما کے علاوہ جملہ دیگر اشخاص روما کے پانچ میل کے اندر شمار آراء کے زمانے میں نہ آئیں۔ گراکس نے غضب میں آکر اعلان کر دیا کہ وہ اُن حلفاء کا محافظ ہوگا جو کانسل کے

---

[1] سسرو بروٹس ۹۹۔

[2] یہ خاندان طبقۂ پیرسین سے تھا مگر عرصے سے گمنامی میں پڑ گیا تھا اور پھر اُسی شخص کے ذریعے سے اُبھرا

باب ۳۸

حکم کی خلاف ورزی میں روما میں آ پہنچنگے۔ مگر عوام کے جوش سے جو اُس کو تائید تھی اب باقی نہ رہی تھی اسلیئے مجبوراً جب ایک ایسا واقعہ ہوا تو اُسے سکوت اختیار کرنا پڑا۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک عرصے تک سینیٹ کے زیر حکم رہنے کے بعد اکٹیویس کی معزولی اور ٹائبیریس کے قتل سے خدمت ٹری بیونی میں اب وہ زور نہیں رہا تھا کہ ایسا زبردست صدمہ برداشت کر سکے یعنی کانسل اور سینیٹ کا مقابلہ کر سکے۔ اسلیئے ان دونوں کو فتح ہوئی گراکس کا اثر بہت گھٹ گیا اور اُس کا قانون منظور نہ ہوا؛

گراکس کی ناکامیابی

(۷۳۹) دوران کارروائی میں دیہاتی رائے دہندگان کا نام کہیں نہیں آتا۔ اُن میں سے بعض تو جدید مزارع کی کاشت میں مصروف تھے اور چونکہ اُن کی آرزوئیں پوری ہو چکی تھیں اسلیئے اُن کو دوسروں کے حقوق کا بہت کم خیال رہا ہوگا۔ اور درحقیقت اُن حقوق کی توسیع میں اُنکو دلچسپی بھی بہت کم ہو سکتی تھی اسلیئے گراکس جسکی آرزوؤں کے پورے ہونے کا انحصار اُسکے انتخاب سہ بارہ پر تھا شہر کے عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ شمشیر برداروں کا دنگل ہونے والا تھا جس میں تماشہ دیکھنے والوں کے لیئے لکڑی کے چبوترے بنا دیئے جاتے تھے اور خصوصاً حکام اپنے اور اپنے دوستوں کے لیئے ضرور اس قسم کا انتظام کر لیا کرتے تھے۔ اُنکی خود غرضی سے عوام کے لیئے بہت کم جگہ رہجایا کرتی تھی جو اُنھیں بہت ناگوار تھا۔ بیٹھنے کی جگہ کے لیئے نقد رقم بھی لیجایا کرتی تھی گراکس نے حکم دیا کہ یہ چبوترے ہٹا دیئے جائیں مگر کسی نے اُسکے حکم پر توجہ نہ کی اسلیئے اُس نے چند مزدور جمع کرکے تماشے سے ایک شب قبل سب چبوترے ہٹا دیئے عموم روما کی چونکہ اُس نے حمایت کی تھی اسلیئے اُنھوں نے اُسکے اس فعل کی بہت تعریف کی مگر دوسرے ٹری بیون جن سے اُس نے مشورہ نہیں کیا تھا اور جو غالباً خود اُن چبوتروں پر بیٹھنے والے تھے اُس سے متنفر ہو گئے۔ انتخاب جو اُسکے بعد ہوا اُس میں شمار آرا میں واقعی کوئی بے ایمانی ہوئی یا نہیں یہ ایک مختلف فیہ امر ہے لیکن بہرصورت جو ٹری بیون اسکا انتظام کر رہے تھے اسکے خلاف تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ منتخب نہ ہو سکا۔ جدید ٹری بیونوں میں سے کم از کم ایک اُسکی تجاویز کا مخالف تھا

باب ۳۸

گراکس کی تجاویز کا انجام۔

اور اُس کا دشمن اوپی میس بھی اس واقعے کے بعد ہی کانسل منتخب ہو گیا ؛

(۷۰) گراکس کے اب برے دن آ گئے تھے۔ انتخاب میں ناکامیاب ہونے کے بعد کے چھ ماہ کی پریشانی کے زمانے میں ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی کار نمایاں کرتا کیونکہ جن اثرات سے اُسکو عروج حاصل ہوا تھا اب باقی نہ رہے تھے اور نہ مورخین نے کسی اہم خدمت کا ذکر کیا ہے جو اُس نے اُس زمانے میں انجام دی ہو۔ اگر اُس نے کوئی کام کیا تو وہ بہ حیثیت کمشنر اراضی کیا ہوگا جو نونیا (قرطاجنہ) کی نو آبادی کے لئے نو آباد کاروں کو تلاش کر تا رہا ہو۔ اُسکے دشمن اُس نو آبادی کا خاتمہ کرنے پر تلے ہوئے تھے اور اُنکے ارادے اُس سے مخفی نہ رہے ہونگے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ڈروسس کے قانون کے بموجب اِسکلاکیئم[1] واقع جنوبی اطالیہ میں ایک نو آبادی کے قیام کی تدبیریں جاری ہوں۔ اس نو آبادی کا نام مینرویا رکھا گیا تھا اور غالباً یہی ایک نو آبادی تھی جسکا قانون مذکور کے بموجب قیام عمل میں آیا۔ ۱۰ دسمبر کو ۱۲۱ سنہ ق م کے ٹری بیون نے اپنی خدمت کا چارج لیا اور گراکس صرف ایک کمشنر رہگیا جسکے متعلق چند قوانین کا نفاذ تھا۔ اُن قوانین میں سے ایک پر علانیہ حملے ہو رہے تھے اور اُس پر غضب یہ ہوا کہ عالمانہ اختیارات دشمنوں کے ہاتھ میں آ گئے تھے۔ یکم جنوری کو اوپی میس خدمت کانسلی پر فائز ہوا۔ قانون نو آبادی قرطاجنہ کی تنسیخ کی تجویز پر رائے لینے کے لئے ایک تاریخ مقرر کی گئی۔ اس تجویز کا محرک مینوکیس ایک جدید ٹری بیون تھا۔ واقعات مابعد کو مورخوں نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ مختلف بیانات ہم تک پہنچے ہیں اور گو اُن میں بعض اُمور کی نسبت اختلاف ہے مگر اُنکے بیانات زیادہ تناقض نہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ گراکس کا منشا تھا کہ نقض امن نہ ہونے پائے کیونکہ اُسے خوب معلوم تھا کہ امرائے سینیٹ (سینیات) اُس کو تباہ کرنے کے لئے صرف موقعے کے منتظر ہیں۔ اس سے ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ وہ فی الوقت سکوت اختیار کرنے اور عدالتی کارروائی میں جو اُس کے خلاف یقیناً ہونے والی تھی اپنی بے جرمی کا ثبوت پیش کرنے پر تیار تھا کیونکہ اُسے امید تھی کہ

[1] مارکوارٹ: "انتظام مملکت" (اشٹاٹس فیروالٹنگ) صفحہ ۱۰۷

باب ۳۰

آخر کار اُسکو اپنے صبر کا ثمرہ ملیگا۔ گریکس کے دوست خصوصاً فلاکس جنکے اس گاڑھے وقت میں اُسکا ساتھ دینے سے اُسکے اعلےٰ خصائل کا ثبوت ملتا ہے علانیہ مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ آخر کار یہ طے ہوا کہ مجلس عامہ میں ہتیار چھپا کر لیجائیں۔ صبح ہوتے ہی دونوں جماعتوں نے کیپی ٹول کے آس پاس کے بلند مقامات پر جہاں جسکو موقعہ ملا قبضہ کر لیا۔ عام لوگ بھی جمع ہو رہے تھے اتنے میں کانسل کے ایک ملازم نے گراکس سے گستاخانہ کلام کیا جس پر اُسکے دوستوں نے غصے میں آ کر اسکو مار ڈالا۔ اس مجرمانہ غلطی سے گراکس سخت ناراض ہوا۔ اوپی میس (کانسل) کو تو خوشی ہوئی کہ گراکس کی جماعت نے اُسکو اپنی حماقت سے اُنکو سختی سے پیش آنے کا موقعہ دیا۔ اُس روز تو مجلس عامہ برخاست ہو گئی۔ دوسرے روز فورم میں ایوان سینیٹ کے قریب اس ملازم کی لاش بڑے دھوم دھام سے لائی گئی اور اراکین سینیٹ (سینات) بھی اپنے مباحثے کو بند کر کے لاش دیکھنے آئے اور قتل پر اظہار نفرین کیا۔ مینوکیس سنیہ (روسٹرم) پر تقریر کرنے کے لئے چڑھ گیا مگر گراکس نے جو اس قتل پر اپنے رنج کا اظہار اور اُسکے وجوہ بیان کرنا چاہتا تھا اُسکو بولنے سے روک دیا۔ مخالفین نے یہ دیکھکر نعرہ لگایا کہ "وہ مجمع کو ٹری بیون سے برگشتہ کر رہا ہے" یہ فقرہ کام کر گیا کیونکہ ٹری بیون کو اُسکی خدمات کی انجام دہی سے روکنا اس خدمت کے قیام کے زمانے سے سخت جرم تھا اور اس طرح گراکس کے دشمنوں نے ثابت کرنا چاہا کہ اُس نے اپنے افعال سے اپنے کو قوانین کی حفاظت سے خارج کر دیا ہے۔ مجلس سینیٹ پھر زیر صدارت اوپی میس قطعی فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئی اور کانسل کو حکم دیا گیا[۱] کہ ایسے انتظامات کرے جس سے جمہوریہ جملہ خطرات سے محفوظ رہے۔" یہ ایک مشہور طریقہ تھا جسکی رو سے حالت جنگ کا اعلان کر کے حکام کے عاملانہ اختیارات میں اضافہ کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ ایک قدیم طریقہ[۲] ہو جس کی رو سے بیرونی یا اندرونی دشمنوں کے انسداد کا فوری انتظام بغیر کسی

---

[۱] اوروسیس دکتور ۲ ر ۱۲ ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُسکی تحریک ایمی لیس سکارس نے کی ہوگی۔

[۲] لیوی جلد سوم ۴ ر ۹ ششم ۱۹ - ۳ -

باب ۳

ڈکٹیٹر (قائم مطلق) کے تقرر کے کیا جاتا ہو اس صورت میں ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ خدمت
ڈکٹیٹر کے متروک ہو جانے کی وجہ سے سینیٹ (سیناٹ) اس اقتدار کو خاص اور
اہم موقعوں پر استعمال کرتی ہوگی۔ سینیٹ (سیناٹ) کے تفوق کے طویل زمانہ میں
ابتک اس انتہائی اقتدار کا جسے سیناتس کا تسلیم اُلٹیمُم (مجلس سینات آخری
تجویز) کہتے ہیں کبھی اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس نازک موقعے پر یا تو ایک قدیم اقتدار کو
تازہ کیا گیا یا ایک جدید نظیر قایم کی گئی یہ دونوں امر ممکن ہے کہ عملاً ایک ہی ہوں۔
کیونکہ بعد میں سینیٹ (سیناٹ) قوانین کو معطل کر دینے کے اقتدار پر اس بنا پر
اعتراض[۲] کیا گیا کہ ابتداءً حکم میں ایک دفعہ ہوتا تھا کہ مجلس عامہ کی رائے
بھی لیلیجائے جواب متروک ہو گیا تھا۔ اس طور پر دفعہ مذکور کو حذف کر کے ایک
قدیم اقتدار کے احیاء سے ایک جدید نظیر پیدا ہو گئی تھی۔ علاوہ ازیں کوئی خاص قانون
نہیں تھا جسکی رو سے سینیٹ (سیناٹ) کو یہ طرز عمل اختیار کرنے کا حق ہوتا۔ مگر
واضح رہے کہ جمعیت عامہ میں فوری کارروائی کرنے کی صلاحیت نہ تھی۔ سینیٹ
(سیناٹ) ہمیشہ سے حاکم اعلیٰ کی مشیر تھی اور روما میں ہمیشہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ
حاکم (مجسٹریٹ) اپنے حقیقی مشیروں کی صلاح سے جو کچھ کرے بجا ہے۔ واقعات
مابعد سے ظاہر ہوگا کہ سینیٹ (سیناٹ) اپنے دعوے پر جمی رہی اور سیلسٹ[۳]
اور قیصر کی تصانیف میں بھی جو سینیٹ (سیناٹ) کے مخالف ہیں اس اقتدار کو خلاف
دستور نہیں قرار دیا گیا ہے گو اسکے وجود کے متعلق کچھ بھی خیال ہو۔

قتل عام

(۱۲۱ ق م) اوپیمیس کو اب حکم دیدیا گیا کہ گراکس کے شرکاء کے ساتھ جو
عامہ قوم کے دشمن قرار دئے گئے تھے بجبر سلام لیا جائے اور بغیر خونریزی کے اس معاملہ کا
تصفیہ مشکل ہو گیا۔ اس پرآشوب زمانے میں بھی گراکس کو امید تھی کہ مصالحت ہو جائیگی
مگر فلاکس لڑنے پر تلا ہوا تھا۔ شب مابعد میں ان دونوں سرگروہوں کے مکان پر

۱ے مومسین اسٹاٹس ریخت ("قانون عام") جلد سوم ۱۲۴۰ - ۱۲۴۷ -
۲ے اسیکونیس کارنیلیا صفحہ ۵۷، ڈالوٹ کیمیس ۳۶، ۳۹ - ۲۲ -
۳ے سیلسٹ کیٹی لین ۲۵ سیزر زمانہ جنگی یکم ۵ -

مسلح آدمیوں کا مجمع تھا فلاکس چند بدمعاشوں کے ساتھ شراب خواری اور فضول گوئی میں مصروف تھا اور گراکس کے وفادار دوست باری باری اسکے مکان کی حفاظت کر رہے تھے۔ صبح کو حکم آیا کہ دونوں سینیٹ (سینات) میں حاضر ہوں اور اپنی صفائی پیش کریں فلاکس نے جواباً اونٹین کی ٹیکری پر مع اپنے بدمعاشوں کے قبضہ کر لیا۔ گراکس بھی نا امید ہو کر وہاں پہنچا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو تنہا نہ چھوڑ سکتا تھا۔ اسکے بعد فلاکس کے ایک بیٹے کے ذریعے سے سینیٹ (سینات) سے سلسلۂ گفت و شنید شروع ہوا۔ او پی میس نے درمیانی اشخاص سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اصل مجرمین کو چاہیئے کہ جوابدہی کے لیئے حاضر ہوں اور اگر لڑکا شرائط کے قبول کرنیکی اطلاع دینے کے لیئے آئے تو خیر ورنہ اگر وہ کوئی دوسرا پیغام لے کے آیا تو اسکی خیر نہیں۔ باوجود اس تنبیہ کے لڑکے کو پھر دوسرا پیام دیکر روانہ کیا گیا۔ کانسل نے اسکو گرفتار کر کے قید کر دیا اور بغاوت کو فرو کرنے کا انتظام کرنے لگا۔ اسکی فوج میں کچھ معمولی سپاہی بھی شامل تھے مگر زیادہ تر دولت مند شہری مع اپنے غلاموں کے تھے اور کریٹ کے تیر اندازوں کی ایک جماعت بھی تھی جنکی نشانہ بازی نے گراکس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا۔ ان کو شکست ہوئی اور بہت سے مارے گئے فلاکس ایک جگہ چھپ گیا تھا وہاں سے نکال کر قتل کر دیا گیا۔ گراکس خودکشی پر آمادہ ہو گیا تھا مگر وفادار دوستوں نے اسکو فرار ہونے پر مجبور کیا اور اسکو پل عبور کرنے کا موقع دینے کے لیئے تعاقب کرنے والوں سے بھڑ گئے اور جان دیدی مگر یہ بھی بے سود ثابت ہوا کیونکہ وہ صرف قریب کے ایک متبرک مقام کے احاطے میں پہنچ سکا۔ وہاں اس نے اپنے ایک وفادار غلام کو حکم دیا کہ اسکا کام تمام کر دے۔ غلام اسکا حکم بجالایا اور اسکے بعد اپنا بھی کام تمام کر دیا۔ دونوں سرگروہوں کے سروں کے لیئے ان کے وزن کے برابر سونے کے انعام کا اعلان ہوا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس کے سر کا وزن بڑھانے کے لیئے او پی میس کے دوستوں نے چالاکی سے اس میں سیسا بھر دیا تھا[۱] یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ فلاکس کا سر لانے والے غریب آدمی تھے اسلیئے انھیں کچھ نہیں ملا۔

---

[۱] پلوٹارک۔ گایس گراکس ۱۴-۱۶

باب ۳۸

گراکس کی جماعت کے اکثر اشخاص گرفتار ہو کر قتل کر دیئے گئے ان میں فلاکس کا نوعمر اور حسین لڑکا بھی تھا جسکی جوانا مرگی پر اکثر لوگوں کو افسوس ہوا مگر یہ ایسا وقت تھا جب کہ رحم کی آواز خاموش رہتی ہے۔ مقتولین کی لاشیں ندی میں پھینکدی گئیں ۔ لڑائی میں ۲۵۰ آدمی مارے گئے اسکے بعد تین ہزار آدمی او پی میس کے حکم سے واجب القتل قرار دیئے گئے مگر ان میں سے سب کا قتل کیا جانا مشکوک ہے[۱]۔ عورتوں کو مقتولین پر آہ وزاری کرنے سے منع کر دیا گیا گراکس اور فلاکس کی جائدادیں ضبط کرلی گئیں اور شہر کو یا بھی خونریزی سے پاک کرنے کے لیئے مذہبی رسمیں ادا کیگئیں۔ اپنی فتح کی یادگار میں سینیٹ (سینات) نے حکم دیا کہ "اتفاق" کا مندر بنایا جائے یا اسکی مرمت کیجائے۔ یہ گویا واقعات مذکورۂ بالا کی یادگار تھی مگر اس بیجا حرکت سے بقول پلوٹارک عوام سخت غضب ناک ہو گئے۔ وہ عرصے تک اپنے مقتول سرگروہوں کا ماتم کرتے رہے اور جن مقامات پر دونوں بھائی (ٹائبیریس وگائیس گراکس) مارے گئے تھے انکی نگاہوں میں مقدس ہو گئے۔ مگر انکی قتل گاہوں کی زیارت اور انکی قبروں پر چڑھاوا چڑھانا بے سود تھا۔ برادران گراکس ناپیدا ہو چکے تھے اور انکی سیاسی زندگی کے نتائج کچھ ہی ہوں مگر اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عوام روما کی امداد و حمایت پر تکیہ کرنا حماقت ہے۔

گراکس کی تحریک کے نتائج۔

(۷ ۴ ۲) گائیس گراکس کی موت کے بعد جمہوریۂ روما کی حالت پر نظر ڈالنے سے ہمیں انکی کوششوں کے پر آلام نتائج معلوم ہوتے ہیں گو انکی نیت ضرور درست تھی۔ گزشتہ دس بارہ سالوں کے واقعات سے سلطنت کی حالت ہر صورت سے خراب ہو گئی تھی۔ عہدہ ٹری بیونی جو ایک زمانے میں طبقہ پلیب کا ایک زبردست ہتھیار تھا اور پھر سینیٹ (سینات) کے قبضے میں آگیا تھا ایک عرصے تک مفید ثابت ہوا تھا۔ اسکے قیام میں اہم اور مخصوص مقاصد ملحوظ تھے اور اسکا احترام بھی تھا۔ روما کا ٹری بیون قدیم یونانی شہری ریاستوں کے "سرانبوہ" (ڈیماگوگ) سے مختلف تھا۔ ٹری بیون ایک سرکاری عہدہ دار تھا جس کے اقتدارات مخصوص و محدود تھے علاوہ ازیں دس ٹری بیون ہوتے تھے جن میں سے ہر ایک کو اختیار تھا کہ کارروائی کو روک دے۔ عوام کے

---

[۱] ان سب کا قتل کیا جانا مشکوک ہے۔ دیکھو پلوٹارک گائیس گراکس ۱۸ مع حواشی ہولڈن۔

کسی سرگروہ کو اقتدار اسی وقت حاصل ہو سکتا تھا جب کہ وہ باقی نوٹری بیولوں کو
بے دست و پا کردے اور اپنے کو بار بار منتخب کرا سکے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ خدمت ٹری بیونی بالکل ختم کردیجائے اور شخصی حکومت قائم ہو جائے۔ وسیں
ہم عہدہ اشخاص کے عمدگی سے کام کرنے کے لیئے بیحد اعتدال اور فراست کی ضرورت
تھی مگر قدیم اہل روما کے اعلےٰ خصائل کی وجہ سے خوبصورتی کے ساتھ ابتک کام چلتا رہا
مگر اب حالات بدلتے جاتے تھے۔ خدمت ٹری بیونی کی جڑیں ہل گئی تھیں اور ٹری بیونوں
میں وہ اعتدال پسندی باقی نہ رہی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ ٹری بیون مجلس عامہ کی تائید
حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور خود خوف زدہ اور بدنیت مجلس سینیٹ
(سینات) کے ہاتھوں میں تھے اور عارضی مقاصد کے حصول پر سلطنت کے
اصلی مقاصد کو قربان کر دیتے تھے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان عہدہ داروں میں آئے دن
کے جھگڑے ہونے لگے جس سے انکے عہدے کا غرور وقار خاک میں ملگیا۔ عہدہ ٹری بیونی
کی حالت زمانہ مابعد میں یکساں نہ رہی مگر کبھی قابل اطمینان نہ تھی۔ آخرکار آگسٹس
نے اپنی فراست سے اسکا علاج تلاش کر لیا۔ اس نے اقتدارات تو خود لیلیئے اور
عہدہ دوسروں کے لیئے چھوڑ دیا کیونکہ اسکی حکمت عملی یہ تھی کہ مغز تو خود لے لے
اور چھلکا دوسروں کے لیئے چھوڑ دے۔ عہدہ کانسلی کی بھی حالت متغیر ہو چکی تھی
جسکی وجہ یہ نہ تھی کہ سینیٹ (سینات) نے اسکو قیام امن اور جبر اعوام کے جذبات کو
فرو کرنے کا ذریعہ بنا لیا تھا بلکہ اس طریقے کی وجہ سے جو صوبجات کی تقسیم کے متعلق
اختیار کیا گیا تھا۔ سینیٹ (سینات) اب براہ راست خاص خاص اشخاص کو
صوبجات نہ دیسکتی تھی اسلیئے صوبجات بجائے کانسلوں کے پرو کانسلوں کے
سپرد ہونے لگے اور دونوں کانسل شہر روما ہی میں اپنی میعاد کے ختم ہونے تک
رہتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن لوگوں کو نام آوری اور حصول دولت کی ہوس تھی
بجائے کانسلی کے پرو کانسلی کو اپنا مطمح نظر قرار دیتے اور اس طرح یہ سرکاری ملازمت
کا انتہائی زینہ گویا ایک ایسا عہدہ ہو گیا جسکے اختیارات بادشاہوں کے سے تھے
اور جس میں بار بار توسیع بھی ممکن تھی۔ اس طور پر ایک موجودہ رجحان مستقل کر دیا گیا
اور اولوالعزم پرو کانسلوں کا مع اپنے ہمنوا ٹری بیونوں کے جمہوریہ کا خاتمہ کرنے

باب ۳

میں بڑا حصہ ہے ؎

(۳۴۷) واقعات مذکورۂ بالا سے مجلس سینیٹ (سینات) کو بھی کوئی نفع نہیں ہوا جبر و تعدی کا راستہ اختیار کرنے سے اسے ایک طرح کی فتح حاصل ہوگئی تھی مگر واقعہ یہ ہے کہ اسکا اقتدار بھی روبہ زوال ہوگیا تھا۔ اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ بعض اراکین سینیٹ (سینات) سے وہ علاقہ جات لیلئے گئے تھے جن پر ان کا غاصبانہ قبضہ تھا یا عدالتی اختیارات دوسروں کو منتقل کر دیئے گئے تھے یا نڈرٹری بیونوں نے ان کے اقتدار کو بالائے طاق رکھدیا تھا۔ بلکہ انکے اقتدار کے زوال کی اصل وجہ یہ تھی کہ انکی اخلاقی قوت زائل ہوچکی تھی جس کے یہ واقعات ایک طور پر ظاہری نشانیاں تھیں۔ جمہوریہ روما کا دستور ابتدا ہی سے متعدد قیود کی موجودگی کی وجہ سے بے ڈھنگا تھا اور ہر وقت انتظامی کام کے رک جانے کا اندیشہ رہتا مگر حکام اور محکومین کی بے نظیر اخلاقی خصائل کی وجہ سے ابتک کسی صورت سے کام چلا جاتا تھا سلطنت روما میں جوں جوں وسعت ہوتی گئی یہ ناگزیر تھا کہ امور مملکت کے نظم و نسق میں مجلس سینیٹ (سینات) کا دخل بڑھتا جائے۔ اور درحقیقت جب تک کہ اس مجلس میں وہ اخلاقی خصائل موجود تھے جنکی وجہ سے سلطنت روما کو فروغ نصیب ہوا اسکا عزو وقار خانہ جنگی کا مانع رہا گو بوجہ اپنے افعال کے یہ مجلس اس احترام کی روز بروز کم مستحق ہوتی جاتی تھی۔ مگر برادران گراکی نے سلطنت کو جو زبردست صدمہ پہونچایا تھا اس سے سینیٹ (سینات) اور عامۂ قوم دونوں کو معلوم ہوگیا تھا کہ امرائے سینیٹ (سینات) کا اثر دستور پر مبنی نہیں ہے بلکہ انکے ذاتی اثر پر اور یہ اثر اگر ایک دفعہ زائل ہوجائے تو پھر اسکا قائم ہونا دشوار ہے۔ اورسب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ تھی کہ اس مجلس کو کمزور کرنے کے جواب اپنے سابقہ احترام کی مستحق نہ تھی جمہوریہ کو کسی نفع پہنچنے کی امید نہ تھی۔ کیونکہ کمزور شدہ سنٹ کی جگہ لینے کی دستور کے کسی دوسرے جزو میں صلاحیت نہ تھی۔ "چند افراد" (امراء) کی حکومت کے بجائے "تعداد کثیر" (عامۂ قوم) کے حق حکمرانی کو قائم کرنا بے سود ثابت ہوچکا تھا اور پھر جب "چند افراد" نے اپنے روپے کے زور اور غلاموں اور اجیر سپاہیوں کی مدد سے "تعداد کثیر" کے سرگروہوں کو قتل کردیا تو اس سے انکا اقتدار درحقیقت قائم نہیں ہوا بلکہ یہ آئندہ آنے والی نکبت و بربادی کا پیش خیمہ تھا کیونکہ جو لوگ تلوار ہاتھ میں لیتے ہیں وہ تلوار سے مارے جاتے ہیں ؎

باب ۳۸
مجلس سینیات اور ایکوئی ٹیز

(۴۴۷) گائیس گراکس کے عدالتی قوانین کی وجہ سے ساہوکاروں کی جماعت جسکی قوت روز افزوں ترقی پر تھی ایک علٰحدہ طبقے کی صورت میں باضابطہ قائم ہوگئی۔ اس طبقے (ایکوئی ٹس) سے فوجی خدمت بھی متعلق تھی مگر انکو صرف چند افسر بہم پہنچانے پڑتے تھے یا سپہ سالاروں کے ہمراہی کے سوار مگر اس طبقے کی اہمیت زیادہ تر امور مالیہ میں تھی۔ عدالت ہائے جوری کو اپنے قابو میں کرنے کے لئے اس طبقے اور اراکین سینیٹ (سینات) کے درمیان عرصے تک نزاع تھی۔ مگر اب مختلف طبقوں میں اب امتیاز صرف امارت اور غربت کا تھا اور زمانۂ مابعد کے سرگروہان عوام کی زیادتیوں کی وجہ سے یہ دونوں طبقے شیر و شکر ہو گئے۔ تعجب یہ ہے کہ گراکس ان دونوں کو جو فطرتاً ایک دوسرے کے معین ہو جانے چاہیئے تھے کس طرح ایک زمانے تک الگ رکھ سکا؟

عموم روما

(۴۵۷) عوام روما کو جنکی درجہ بدرجہ اضمحلال کا ہم ذکر کر چکے ہیں گراکی کے افعال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ قوانین زرعی کا کوئی دیرپا نتیجہ برآمد نہوا مگر گائیس کے قانون غلہ کو بالائے طاق کر دینا دشوار تھا۔ اور روما کے متلون مزاج اور احدی باشندے بوجہ اپنی تلون اور بے ایمانی کے اپنے حقوق سے مستفید ہونے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے۔ حق حکمرانی انکو حاصل تھا جس سے دنیا کی کوئی قوت انکو بیدخل نہ کر سکتی تھی۔ مخالف جماعتوں کے سرگروہ انکی خوشامدیں کرتے تھے اور انکا خود یہ کام تھا کہ اپنی عنایات کا مورد اس شخص کو کریں جو اسکی سب سے زیادہ قیمت دے۔ اس عہد انقلاب میں انکا صرف یہی مصرف رہگیا تھا کہ مختلف اشخاص کو ایسے اقتدارات عطا کریں جو خلاف اصول جمہوریت تھے، انھیں کی آراء سے بوالہوسوں اور غاصبوں کو اپنے منصوبے پورا کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ مگر یہ حالت عرصۂ دراز تک قائم نہ رہ سکتی تھی اسلیئے جب اگسٹس نے امن و امان قائم کیا روما کے عوام کا تعلق سیاسیات عملی سے بالکل منقطع ہو گیا۔ اس انجام کو پہنچنے کے قبل ہی کہ ملک اطالیہ میں زراعت کے زوال کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے آزاد کاشتکاروں کی جماعت بہ حیثیت رائے دہندگان کے بہت قلیل رہگئی تھی۔ دیہات سے چند رائے دہندگان سسرو کے زمانے میں بھی آیا کرتے تھے مگر یہ غالباً قصبات کے صاحب جائداد باشندے ہونگے

باب ٣٨
حلفا اور باشندگان صوبجات۔

اگر رومن کسان جس کو رومن قوم کا پشت پناہ کہنا مناسب ہوگا صفحہ ہستی سے معدوم ہوچکا تھا (٦٤٧) جب ہم نے تسلیم کرلیا کہ قوم رومن کے مختلف اجزاء کو برادران گراکی کے افعال سے نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچا بلکہ گایس کی کاروائیوں سے نقصان پہنچا تو پھر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اطالوی حلفاء اور باشندگان صوبجات کا کیا حشر ہوا ہوگا۔ اول الذکر کو امیدیں دلائی گئی تھیں جو بعد میں نہایت بیدردی سے نظر انداز کردیگئیں فیتیمیس کا حکم اخراج (دیکھو ٧٣٨) گویا ایک تازیانہ تھا جس سے انھیں معلوم ہوگیا کہ سینیٹ (سینات) سے انکی توقعات کیا ہوسکتی ہیں گراکس کے زوال سے انہیں معلوم ہوگیا کہ مجلس عامہ سے بھی انھیں کسی فلاح کی امید نہیں ہوسکتی۔ باوجود اسکے کہ انھیں خوب معلوم تھا کہ ایام جنگ میں سلطنت روما کا دار و مدار انھیں پر ہے۔ تعجب ہے کہ وہ فوری بغاوت پر کیوں نہ آمادہ ہوگئے۔ اس کا درحقیقت سبب یہ تھا کہ انکا کوئی نظام قومی نہ تھا جو سب کو ایک شیرازے میں جکڑ دیتا اور اسی وجہ سے باوجود سخت ناراضی کے تیس سال کے بعد انکو بغاوت کرنے کی جرات ہوئی۔ صوبۂ ایشیا کو رومن ساہوکاروں کے دست غصب میں دیدینے اور اسی خود غرض طبقے سے اختیارات عدالتی متعلق کردینے سے باشندگان صوبجات کی حالت اور بھی خراب ہوگئی۔ انکی موجودہ مشکلات کچھ کم نتھیں مگر ابتک جو مظالم ہوتے تھے مسلسل نہ تھے۔ گایس گراکس کے قوانین کی رو سے ایک آسان اور کارگر طرز عمل پیدا ہوگیا جسکے ذریعے سے جبریہ استحصال اور بد انتظامی گویا قاعدہ اور دوامی ہوگئی کیونکہ جن جماعتوں کو اس نظام کے قیام میں نفع تھا وہ اصلاح کے بھی مانع ہوسکتے تھے۔ نظام صوبجات اس زمانے سے سلطنت روما کا مکروہ ترین جزو ہے اور کسی اصلاح کی امید نہ ہوسکتی تھی جب تک ان واقعات کا حقیقی نتیجہ برآمد نہ ہوتا یعنی شہنشاہت خود ایک شہنشاہ پیدا نہ کرلیتی۔ محل افسوس ہے کہ ایک سرگرم محب قوم جو حلفاء کے ساتھ انصاف کیئے جانے کا حامی اور اہل صوبجات کی بہبودی کا خاص خیال رکھتا تھا خود اپنے افعال سے ان دونوں جماعتوں کو نقصان پہنچائے اور انکی حالت کو بدتر کردے۔ زمانے نے اسکے ساتھ مساعدت نہ کی اور ناممکن الحصول مقاصد تک پہنچ جانے کی عجلت میں شہریان روما کو خوش کرنے کے لیئے اس نے

مفتوحین کے مفاد کو قربان کر دیا۔ سلطنت روما کے موجودہ حالات کے لحاظ سے کوئی مصلح، قوم کو کوئی دیر پا نفع اس وقت تک نہ پہنچا سکتا تھا جب تک کہ وہ نظام حکومت پر عرصہ دراز تک قابو نہ رکھے اور ابھی تک اس کا زمانہ نہیں آیا تھا۔ بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس قسم کے متضاد واقعات بہت سے ہیں مگر اس واقعے سے زیادہ پر اندوہ کوئی نہیں (۷،۸) میں بیان کر چکا ہوں کہ جن اصلاحات کو برادران گراکی نے عمل میں لانے کی کوشش کی تھی انکا وجود میں آنا دشوار تھا۔ انکی کارروائیوں پر نظر غائر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس غرض کے حصول کے لیئے انکے ذرائع ناکافی تھے اور مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اپنی قوت اور ذرائع کا اندازہ کرنے میں انھوں نے غلطی کی مگر اس غلطی کی جو نیک نیتی پر مبنی تھی انھوں نے اپنی جانوں کو قربان کر کے تلافی کی۔ اب ہم صرف چند الفاظ میں اس زمانے کے عام حالات بیان کرینگے جنکو معاصرین محسوس نہ کر سکتے تھے۔ معاشی اصلاحات جن سے اس زمانے میں زراعت کے احیاء سے مراد تھی بغیر غلامی کے انسداد کے ناممکن تھیں کیونکہ اہل روما ایسے اہم تغیر کو قبول کرنے کے لیئے تیار نہ تھے سیاسی اصلاح کا جزو اعظم یہ تھا کہ ایک زبردست مرکزی حکومت قائم کیجائے جو تمام حصص سلطنت کے مفاد کو ایک نظر سے دیکھ سکے، سب کو اپنے قابو میں رکھے اور سلطنت کے ایک جزو کو دوسرے کے مظالم سے بچائے مگر یہ بغیر تلوار کے زور کے نہ ہو سکتا تھا۔ جماعتوں کی لڑائیوں سے یہ کام نہیں نکل سکتا تھا جن میں امراء مع اپنے متوسلین اور غلاموں کے عوام سے بھڑ جایا کرتے تھے اور نہ یہ مقصد مجالس عامہ کی آراء سے حاصل ہو سکتا تھا صرف ایک قوت باقی تھی جو تلوار سے مفید کام لیسکتی تھی اور وہ فوج تھی مگر اسکے لیئے ایک سرغنہ کی ضرورت تھی۔ گو قرطاجنہ کی شکست کے بعد سے جب سے کہ سلطنت روما ایک شہنشاہت ہوگئی تھی انکا ضبط اور فوجی جوش روز بروز گھٹتا جاتا تھا مگر سلطنت میں فوج ہی ایک چیز تھی جسکی حالت سب سے بہتر تھی۔ علاوہ ازیں چونکہ واقعات مذکورۂ بالا کے ناگزیر نتیجے کی وجہ سے شہنشاہ کا وجود میں آنا لازمی تھا اور شہنشاہ فوج ہی سے پیدا ہو سکتا تھا اسلیئے زمانہ بھی گویا فوج کا ساتھ دے رہا تھا۔

باب ۳۸

(۴۸۷) اگر امور مذکورۂ بالا برادران گراکی کے سامنے پیش کیئے جاتے تو
گا ئیس بھی غالباً گھبرا اٹھتا۔ مگر ان دونوں کو کچھ نہ کچھ ضرور علم رہا ہوگا کہ جس کام کو وہ
کرنا چاہتے تھے اسکے لیئے نظام جمہوری مناسب نہیں۔ روما کی حالت جو اس زمانے میں
تھی اس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر اسکو شہری سلطنت فرض کیا جائے تو
اسکا کسی یونانی نمونے سے مقابلہ مفید نہ ہوگا۔ اسکا دستور مختلف العناصر اجزا سے
مرکب تھا جسکی بنا سمجھوتوں پر تھی، فرضی اور متضاد امور بھی اس میں تھے اور
کام چلانے کے لیئے مختلف ترکیبیں اختیار کی گئی تھیں اور اس میں وہ قطعیت اور
تکمیل نہ تھی جو حسن پرست یونانی پسند کر سکتے۔ اسکو عدیدیہ بھی نہیں کہسکتے کیونکہ
ہر شہری جو حقوق شہریت رکھتا تھا حقوق سیاسی بھی حاصل کر چکا تھا اور نیم شہریوں کا
طبقہ معدوم ہو چکا تھا۔ حقیقی عمومیہ بھی اسکو نہیں کہسکتے کیونکہ طبقات کے رائے دینے
اور افراد کے رائے دینے میں بہت فرق ہے اور اسکے علاوہ شہریوں کی تعداد
کثیر کو جو تمام اطالیہ میں منتشر تھی کبھی رائے دینے کا موقع نہ ملتا تھا۔ مگر بمقابلہ انتھینز کے
بہترین زمانے کے روما میں عوام کی حکمرانی میں فی الجملہ کسی قسم کی روک نہ تھی کیونکہ مجلس عام
جس تجویز کو قبول کر لیتی اسکا نفاذ بصورت قانون ہو جاتا تا۔ اگر ہم اسکو ایک ایسی شہری
سلطنت خیال کریں جو ایک شہنشاہت پر حکمراں تھی تو اسکی حالت وہ نہ تھی جو انتھینز کی
بہ حیثیت یونانی رعایا کے آقا کے تھی یا اسپارٹا کی بہ حیثیت یونانی حلفاء کے صدر کے
اسکے صوبجات مفتوحہ کی رعایا باجگذار تھی اور غیر قوم کی تھی اس سے اسکے اطالوی
حلفاء کا تعلق جو برائے نام غیر قوم کے تھے اُس تعلق سے بالکل مختلف تھا جو مشارکت
پیلو پونیشز کا اسپارٹا سے تھا کیونکہ سلطنت روما کا نہ صرف اسکے حلفاء پر بمقابلہ اسپارٹا
کے قبل اسکے اسپارٹا یونان میں تفوق حاصل کرے اثر زیادہ تھا بلکہ اسکے علاوہ کے
کوئی خارجی تعلقات بھی ۵۰ اسال یا اس سے زیادہ تک نہ تھے۔ نقرہ (۴۴۲) میں
ایک نقشہ ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ رومنوں اور انکے حلفاء کے
مقبوضات ایک دوسرے سے ملحق تھے۔ حکمران یونانی شہری سلطنتوں میں شہری
شہر میں یا اسکے قرب و جوار میں رہتے تھے برخلاف اسکے شہریان روما دور دراز بستیوں میں
اس شہر سے دور رہتے تھے جسکے حقوق شہریت انکو حاصل تھے۔ اور اگر روما کے

باب ۳۵

حالات یونان کے ابتدائی زمانے کی حکمران شہری سلطنتوں سے مختلف تھے تو اسی طرح زمانہ ما بعد کے یونانی مشارکتوں سے اسکی شہنشاہیت بھی کوئی مناسبت نہ رکھتی تھی۔ کیونکہ ہم درجہ ریاستوں کا مجموعہ نہ تھی بلکہ منتشر محکوم جماعتوں کا مجموعہ تھی اور جملہ قوت کا مرکز روما تھا۔ اسی مرکزیت کی وجہ سے سلطنت روما کو خاص نفع یہ تھا کہ اطالیہ میں اپنے رقیبوں سے جن کا نظام منضبط نہ تھا بہ آسانی نپٹ سکتی تھی۔ مگر بحیرۂ روم میں اب اسکا کوئی رقیب باقی نہ رہا تھا اور جس نظام کی بدولت اس نے دور مجادلہ میں کامیابی حاصل کی تھی ایام امن کے لیئے نامناسب ثابت ہوا۔ اس کے ذریعہ سے با امن اصلاح کی امید نہ ہو سکتی تھی اسلیئے اسکو روز بروز زوال ہوتا گیا۔ بیرونی اقوام روما کی قوت سے خوف کھاکر خاموش ہوگئی تھیں اور سوائے اسکے کہ وہ اسکے سیاسی امراض کے روز بروز بڑھنے کو دیکھیں اور کچھ نہ کر سکتی تھیں ؛

(۷۴۹) برادران گراکی کی کوششوں کے پُر آلام نتائج سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے ان قوتوں کا اندازہ کرنے میں غلطی کی جو روما کے سیاسیات میں موجود تھیں۔ اس غلطی کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ انکی سرگرمیوں پر یونانی خیالات کا اثر بہت تھا۔ پولی بیئس سا صاحب نظر روما کے دستور کے بیان کرنے میں صرف اس کی بندش کا لحاظ رکھتا ہے مگر اسکے اصل اصول کو یعنی عمارت کے بیان کرنے میں اسکے توازن کا خیال نہیں کرتا۔ یونانی لفظ "ڈیموس" کو "پوپلس" کے ہم معنی خیال کرنے سے ان دونوں میں جو اہم فرق ہے نظر انداز ہو جاتا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہوگا اگر ہم کہیں کہ برادران گراکی یہ خیال کرکے میدان سیاسی میں آئے تھے کہ روما کی مجلس قبائل بھی قدیم ایتھنز کی اکلیسیا[1] کی طرح شہر میں رہنے والے شہریوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ گائیس نے پیرکلیز کی نظیر اپنے پیش نظر رکھی تھی جس نے عمومیت کی صدارت بہ حیثیت شہری اول کی تھی مگر پیرکلیز کا حامی اصلی ایتھنز تھا مگر جس روما نے گائیس گراکس کو پہلے با اقتدار کیا اور پھر اسکا

[1] ایتھنز کی اکلیسیا کے اختیارات پر جو رکاوٹیں تھیں انکے لیے گلبرٹ کی کتاب "مباحث قدیمات یونان" ترجمہ انگریزی کا صفحہ ۲۸۵ تا صفحہ ۳۰۱ دیکھنا چاہیئے ۔ م

باب ۱۳

ساتھ چھوڑ دیا اصلی اور حقیقی روبانہ تھا۔

اس باب کو لکھنے کے بعد انگلش ہسٹاریکل ریویو ۱۹۰۵ء میں مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو فاؤلر کے دو نہایت دلچسپ مضمون دیکھے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ک فنیس (کانسل ۱۲۲ ق م) جسے ایک تاریخ کا مصنف کہا جاتا ہے غالباً گائیس گراکس کے افعال کے حالات اسی سے نقل کیئے گئے ہیں۔ مگر اس خیال پر کہاں تک عملاً کام لیا جاسکتا ہے مجھے شبہ ہے۔ مسٹر فاؤلر عقلمندی سے کو ڈیمان اور میر کے سے خیالات کی پابندی نہیں کرتے۔ مصنفین مابعد کی تحریرات سے معاصرین کی تحریروں کا پتہ لگانے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں دلچسپ ضرور ہیں مگر چونکہ یقینی نہیں ہیں اسلیئے انکو انسے ہم مزید نتایج کا استنباط نہیں کرسکتے۔ دیکھو ۷، و ۲۴۳ ۱۰ قانون غلہ کی غایت اور نتایج کے متعلق مسٹر فاؤلر کی دلائل دلچسپ ضرور ہیں (صہ ۲۲۳ تا صہ ۲۲۷) مگر مجھے کامل یقین نہیں ہوتا اور اسی طرح انکے اس بیان سے جو کمیشن زرعی کے متعلق ہے (صہ ۲۴۱ تا صہ ۲۴۲) کیونکہ مجھے یقین نہیں ہے کہ حلفاء کے مقبوضات پر اس سے کوئی خطرہ تھا اور اراضیات جو انکے قبضے میں دیدی گئی تھیں دوسری شئے ہیں میں یہ بھی نہیں تسلیم کرسکتا کہ اس نے دونوں تجویزوں پر رائے لی (صفحات ۲۳-۴ ۴۲) میرا خیال ہے کہ پلوٹارک نے محض ایک تجویز کو قانون فرض کرلیا ہے۔ برخلاف اسکے قانون جوری اور مجلس سینیٹ (سینات) میں ۶۰۰ یا ۳۰۰ ایکوائیٹیز کے شامل کیئے جانے کے متعلق روایات کی تجدید کی جو کوشش کیگئی ہے قابل التفات ہے۔ اسی طرح انکا یہ خیال بھی کہ نام نہاد قانون ایکیلیا (صہ ۲۲۹) درحقیقت قانون جوری ہی تھا۔ میں اس خیال کو تسلیم کرسکتا ہوں اگر مجھے یقین ہوجائے کہ اس زمانے میں سوائے عدالت استحصال بالجبر (۱۴۹ق م سے) کے کوئی اور مستقل عدالت نہ تھی۔ میں نے اپنے اس باب میں کسی قسم کا تغیر نہیں کیا ہے۔ اس کے اہم ترین فقرے یعنی (۷، ۲۱) میں جو نتایج میں نے پیش کیئے ہیں قریب قریب وہی ہیں جو مسٹر فاؤلر کے ہیں اور واقعات کا جو سلسلہ میں نے قائم کیا ہے اس میں مسٹر فاؤلر سے صرف خفیف اختلاف ہے۔

باب سی و نہم

از انتقال گائیس گراکس تا اختتام جنگ یوگرتھا

۱۲۱ تا ۱۰۵ سنہ ق م

(۲۵۰۰) گائیس گراکس کے انتقال کے بعد جمہوریت پسندوں کی باقی ماندہ جماعت بے سری ہو گئی۔ جونونیا کی نوآبادی کے قانون کی تنسیخ بھی غالباً عمل میں آچکی تھی اور قرطاجنہ کے منحوس مقام پر کوئی نوآبادی قائم نہ ہوئی مگر بقول ورڈس ورتھ قانون اگراریا (زرعی) سنہ ۱۱۱ ق م کی سطر ۵۹ کی عبارت سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جن آباد کاروں کو اراضیات عطا ہوئی تھیں وہ ان پر قابض رہے۔ گراکی کے کمیشن زرعی کے اراکین میں سے صرف کاربو باقی رہ گیا تھا۔ مگر کاربو کا بھی جوش فرو ہو رہا تھا اور اس نے آخر کار سینیٹ (سینانتس) کے سرگروہوں سے صلح کر لی۔ کمیشن کا وجود باقی رہا مگر کاربو کے بیٹے دو ہم عہدہ ایسے منتخب کر دیئے جو سینیٹ (سینانتس) کے مقاصد کے مخالف نہ تھے اور اس طور پر اس کے وجود کا اصل مقصد فوت ہو گیا۔ امرا نے خاموشی اور استقلال کے ساتھ گراکی کی زرعی اصلاحات کو مٹا دینے کا تہیہ کر لیا اور اس کام کے لیئے ان کو ٹری بیون[1] بھی ایسے مل گئے جو ان کے موافق تجاویز کو مجلس عامہ میں منظور کرا دیتے تھے۔ سنہ ۱۲۱ یا ۱۲۰ میں قانون زرعی کی وہ دفعہ بھی منسوخ کرا دی گئی جس کی رو سے عطیات اراضی کا بیع ممنوع قرار دیا گیا تھا اس کی وجہ سے پرانے نقائص کی تجدید ہو گئی۔ دولت مند لوگ اپنے غریب ہمسایوں کی اراضی خریدنے لگے اور اگر غربا اپنی اراضی کو فروخت کرنے پر رضامند نہ ہوتے تو دولت مند امیر اپنے غلاموں کے ذریعے سے ان کی مزاج پرسی کر سکتے تھے۔ اس کے کچھ بعد یعنی غالباً ۱۱۸ ق م میں ٹری بیون اسپیوریس تھوریس نے ایک قانون منظور

---

[1] دیکھو ایپین ا۔ ۲۷ مع اسٹراچان ڈیویڈسن کے حواشی کے

کرا دیا تھا۔ جس کی رو سے عطیات اراضی کا سلسلہ موقوف کر دیا گیا اور اس طور پر کمیشن زرعی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ قابضین موجودہ کو اراضی کا مالک تسلیم کر لیا گیا اور محصول نزول جو خزانۂ سلطنت کو واجب الادا تھا اس سے روما میں غلہ تقسیم ہونے لگا۔ گویا پرشہر کی خلقت کی شکم پری کا سامان پورا کر دیا گیا اور ان لوگوں کی امیدوں پر پانی ڈال دیا گیا جو زراعت کے لیئے اراضی کے خواہش مند تھے یعنی پھر وہی طرز عمل اختیار کیا گیا جس کا گراکی نے سدباب کرنا چاہا تھا اور پھر اس کے ساتھ اس میں کا بیس کے قانون غلہ کے نقائص موجود تھے۔ بقول اپیین اس سے شہر کے غربا کو کچھ خوشی ہوئی ہوگی مگر اطالیہ کو از سر نو آباد کرنا اس سے ناممکن ہو گیا۔ اب صرف ایک چیز باقی رہ گئی تھی یعنی محصول نزول کو اٹھا کر اراضی مقبوضہ کو قابضین کی ذاتی جائداد کر دینا اور یہ بھی ۱۱۱ ق م کے ایک زرعی قانون کے ذریعے سے ہو گیا جس کی ایک اُسی زمانے کی نقل کا بڑا حصہ ہم تک پہنچا ہے۔ گراکی کی تدابیر کے زرعی حصے کا اب بالکل انسداد ہو چکا تھا جس سے حالت اور بھی خراب ہو گئی کیونکہ خزانۂ سلطنت پر اہل روما کو سستا غلہ فراہم کرنے کا بار پڑ گیا اور گراکی نے جن محصول کے عائد کرنے کی تجویز کی تھی اور جن سے ان اخراجات کی پابجائی ہوتی ان کا خیال ترک کر دیا گیا ان جملہ امور کا مجموعی نتیجہ یہ ہوا کہ صرف اہل دولت کو گزشتہ بیس سالوں کی خونریزی اور شورش سے کچھ نفع حاصل ہوا۔ بڑے بڑے علاقے بغیر کسی روک ٹوک بلکہ قانون کی اجازت سے (لاٹی فنڈیا) وجود میں آنے لگے اور آزاد کاشتکاروں کی جگہ غلاموں نے لے لی[1]۔

(۵۱) سیمپرونی قانون غلہ کی منسوخی کی بھی کوشش کی گئی تھی۔ مگر رجعت پسندوں کو گراکس کی تجویز میں خفیف سی ترمیم کرنے پر اکتفا کرنا پڑا جس کو ٹری بیون آکٹیویس نے مجلس عامہ میں منظور کرا دیا۔ اس ترمیم سے گائیس گراکس کا طرز عمل منعکس نہیں ہوا مگر اس کا منشا واضح نہیں ہے البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے کا بار اس سے کچھ کم ہو گیا۔ اس زمانۂ رجعت میں اصل چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ رجعت کا سلسلہ کس حد پر ختم ہوتا ہے۔

گراکی قوانین کے خلاف ردعمل کے حدود۔

---

[1] سسرو ڈی بروٹس ۲۲۲ - ڈی آفیشیو ۲-۷۲

سپاہیوں کی بہتری کے لیئے جو قوانین تھے یا غیر ملزم شہریوں کی حفاظت کے لیئے
یا صوبہ ایشیا کے محاصل کی تحصیل کے لیئے یا عدالتی اختیارات کے طبقۂ نائٹ پر منتقل کرنے
کے لیئے یا صوبہ جات کانسلی کی سپردگی کے لیئے ان کو ہاتھ تک نہ لگایا گیا کیونکہ ان امور
کے متعلق گراکی نے جو تصفیہ کردیا تھا اس میں دخل دینے سے سخت مخالفت پیدا
ہوجاتی اور سینٹ (سینات) کے سرگروہ کسی قسم کی شورش بپا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کاربو
کی جو گت بنی اس سے بھی ان کی بزدلی ثابت ہوتی ہے۔ سنہ ۱۱۹ ق م میں نوجوان مقرر
لیکینیس کراسس نے جمہوریت پسندوں کی جانب سے غالباً غداری (پرڈوڈ ایلیو)
کے الزام پر اسکے خلاف مواخذہ کرایا۔ کاربو کسی اصول کا پابند نہ تھا، اپنے تمام شرکاء
کے ساتھ اس نے بے وفائی کی تھی جسکی وجہ سے ہر شخص اس سے نفرت کرتا تھا اور
ایسے آدمی کے لیئے کسی قسم کی زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیئے امرا نے
اس کو بچانے کی کوئی سخت کوشش نہ کی بقول سسرو[۱۱] اس نے نیک لوگوں کا دامن
پکڑنا چاہا مگر وہ اس کے پشت پناہ نہ ہوئے[۱۲] آخرکار اس نے مایوس ہوکر خودکشی کرلی۔
(۷۵۴) سنہ ۱۲۰ ق م میں ٹری بیون پڈیسیس نے اوپی میس کو غالباً
حسب منشاء قانون سمپرونیا عامۂ قوم کے مواجہہ میں شہریوں کو بغیر اثبات جرم قتل کرنے کی
پاداش میں مستوجب سزا قرار دیا[۱۳] قانوناً یہ جرم "غداری" تھا۔ سنتوریوں کو دراصل یہ
فیصلہ کرنا تھا کہ آیا یہ قانون اوپی میس کے جرم سے متعلق ہے یا نہیں یعنی وہ غدار
(پرڈوڈ لیس) تھا یا نہیں۔ اس کے متعلق تو کوئی شک ہو نہیں سکتا مگر سوال یہ تھا
کہ سینٹ (سینات) کا حکم اسکے لیئے کافی تھا یا نہیں یہ مسئلہ بذاتہ نہایت اہم تھا مگر اس
پر لطیفہ یہ ہوا کہ جبکہ کاربو نے جو اس کے قبل گراکی کا طرفدار تھا سینٹ (سینات) کی اس فعل

---

[۱۱] دیکھو سسرو کے "ڈی آریٹورے" پر ولکنس کا دیباچہ صفحہ (۸) مامسین کی رائے ہے کہ یہ الزام غداری
کا تھا مگر اس کو تسلیم کرنے میں ہم کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ سسرو کے "بروٹس" (۱۰۳) میں لفظ "پوپیولس"
جمعیت عوام کے لیئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں مجھے شک ہے۔

[۱۲] سسرو ڈی لیگے ۳-۲۵ "بیکون" سے مراد سینات کی جماعت سے ہے۔

[۱۳] لیوی خلاصہ ۶۱ سسرو ڈی اوراٹورے ۲-۱۰۶-۱۳۲-۱۶۵-۱۶۹-۱۷۰ اور ولکنس کا حاشیہ ۱۳۵ پر

کی اپنی زبان سے تائید کی۔ اس غدار نے جو سینٹ (سینات) کی جماعت کی حمایت سے کانسل ہوگیا تھا اوپی میس کی تائید میں تقریر کی اور اسکو بری کرادیا۔ اس فیصلے سے سینٹ (سینات) کی قوت مستحکم ہوگئی کیونکہ یہ امر تسلیم کرلیا گیا تھا کہ نازک موقعوں پر یہ مجلس حالت جنگ کا اعلان کرسکتی تھی اور ان لوگوں کا بھی ہراس جاتا رہا جنھوں نے گراکی کے طرفداروں کی سرکوبی میں نمایاں شرکت کی تھی اور جن پر مقدمہ قائم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اِہینے کا خیال ہے کہ اوپی میس پر جو مقدمہ قائم کیا گیا وہ امراء کی ایک چال تھی تاکہ ان کی قوت مستحکم ہوجائے اور ممکن ہے کہ یہ خیال صحیح ہو کیونکہ یہ چال روما کے امراء کی عام حکمت عملی کے مطابق ہے اور سنتوریہ کی مجلس کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ اس میں خفیہ ریشہ دوانیاں بخوبی ہوسکتی تھیں خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ عمومیت پسند ہمت ہار گئے تھے اور انکے سرگروہ مارڈالے گئے تھے امرا سینٹ (سینات) کو کس درجے اپنی قوت کے استحکام کا تیقین ہوگیا تھا اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے پوپی لیس کو واپس بلالیا جو ۱۲۳؁ میں جلاوطن ہوگیا تھا۔ ایک فرمانبردار ٹریبیون ل کیا پیس نیس بیس ٹیائے اس کی واپسی کو مجلس عامہ سے منظور کرالیا۔ اس وقت تک تو زمانے کی ہوا بالکل شکست خوردہ عمومیت پسندوں کے خلاف تھی مگر ۱۱۹؁ ق م میں پھر ان میں زندگی کے آثار نظر آنے لگے۔ ٹریبیونوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو بالکل امراء کا دست نگر اور فرمانبردار نہ تھا۔ اور جس نے خاندان میٹلی کے ایک فرد کی تائید سے یہ خدمت حاصل کرلی تھی۔ خاندان میٹلی کا ستارۂ عروج اس وقت نصف النہار پر تھا اور اس زمانے کے وقائع رفاستی میں اس کے اراکین کا نام اکثر آتا ہے۔ ان کا شمار امراء کی اعتدال پسند جماعت میں تھا مگر ان کو بھی اس سے زمانے کے دوسرے امراء کی طرح عہدہ ہائے سلطنت کا شوق تھا اور ایسے اعزاز کے خواہشمند تھے جنکے حصول میں زیادہ محنت کی ضرورت نہ تھی ایسے زبردست خاندان کے علاوہ باضابطہ متوسلین (کلائنٹ) کے متعدد دوسرے وابستگان دولت بھی ہوا کرتے تھے۔ اضلاع کی بلندیات کے اولوالعزم باشندے جنھیں روما میں کوئی جانتا نہ تھا انھیں امراء سے توسل حاصل کرکے اپنے حوصلوں کو پورا کرتے تھے ہم جس شخص کا بیان کررہے ہیں اس قسم کے متوسلین میں خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ میٹلی کا متوسل گائیس میریس تھا۔

باب ۳۹
گائیس میریس

(۴۳) میریس[۱] آرپی نم کا باشندہ تھا جو ایک زمانے میں قبیلۂ وا سکی کا ایک قصبہ تھا اور ہرنیکیوں کے ضلع کے اس طرف واقع تھا۔ رومنوں کی فتح کے بعد اہل آرپینیم کی حالت نیم شہریوں کی تھی مگر ۱۸۸ ق م میں پورے حقوق شہریت حاصل کر کے قبیلۂ کارنیلیا کا ایک جزو بن گئے۔ قصبہ آرپی نم اب ایک بلدہ (میونی سپیم) ہو گیا یعنی اس کے باشندے روما کے شہری بلکہ روما کا ایک جزو تھے مگر مقامی معاملات کا انتظام مقامی حکام سے متعلق تھا۔ دوسرے مقامات کی طرح یہاں بھی جو گاؤں قصبے کے قریب تھے وہ بھی اس کا ایک جزو خیال کیئے جاتے تھے! اور ایسے ہی ایک گاؤں سیریاٹائی میں میریس پیدا ہوا تھا۔ ممکن ہے کہ میریس نے جوانی کے زمانے میں زراعت کا کام کیا ہو مگر یہ کہنا کہ وہ خود اور اس کے خاندان کے لوگ معمولی مزدور تھے یہ غالباً زمانہ مابعد کے مصنفین کی جدت ہے[۲]۔ فصاحت و بلاغت کے دلدادگان کے لیئے جو اخلاقی نتائج بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں اجتماع ضدین ضروری ہے ان کے نزدیک ایک شخص کا سات مرتبہ کانسل ہونا کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ کسان کے درجۂ ادنے سے اس عہدہ اعلی پر نہ پہنچا ہو۔ سیپیو کی فوج میں بمقام نیومن ٹیا وہ ایک سوار کی حیثیت سے موجود تھا اور اپنی تیزی اور کارکردگی کی وجہ سے سپہ سالار کا منظور نظر ہو گیا۔ ایک روایت ہے ایک بار وہ صدر مقام میں مہمان ہوا تھا بلکہ میز پر سپہ سالار کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ رومن افواج کی زندگی سے اُس کسان کے لڑکے کو بہت سے سبق ملے۔ فطرۃً وہ اولوالعزم تھا مگر اس میں وہ نفاست طبع اور تہذیب نہ تھی جو امراء کے متوسلین کے لیئے ضروری تھی مگر وہ ناامید نہ ہوا۔ فوجی ہنرمندی اور لیاقت کی بہت ضرورت تھی اور اس وقت روما میں کسی اور چیز کی اتنی ضرورت نہ تھی۔ اس کے علاوہ روپئے سے بھی کچھ کام نکل سکتا تھا اور دولت کا اثر روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ غالباً اطالیہ واپس آنے پر اس نے زراعت کو ترک

---

[۱] پلوٹارک۔ "میریس" ۔

[۲] دیکھو ماڈویگ کی تحریرات مختص متعلق لسانیات نمبر (۱۰) میریس کی کم نسلی کے متعلق دیکھو اس فقرہ کو جس کو سیپیو نے جو ذیل (۸ - ۲۴۵ - ۲۵۳) کے متعلق منقول کیا ہے۔

کر دیا اور اپنا سرمایہ ٹھیکہ داری میں لگا دیا[51]۔ اکثر رومن کاشت کاروں نے اس کے
قبل بھی یہی کیا تھا اور کفایت شعار ہونے کی وجہ سے حصول دولت میں اس کا کامیاب
ہونا یقینی تھا اور اس کام میں غالباً اس کو اس درجے انہماک تھا کہ ۱۳۱ اور ۱۲۰ ق م کے
درمیان اس کا نام کہیں سننے میں نہیں آیا۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ گراکی کی تحریکات
سے اسے کچھ نہ کچھ ہمدردی ضرور رہی ہوگی مگر گائیس کے زوال کے بعد جن لوگوں پر آفت
آئی اُن میں وہ نہ تھا۔ مگر اب ٹری بیون ہو کر پیش پیش ہو جانے کا اس نے ارادہ
کر لیا۔ شمار آرا کا جو طریقہ[52] تھا اس میں اس نے چند تغیرات منظور کرا دیئے۔ اس قانون
کی وجہ سے رائے دینے کے وقت رائے دہندگان کے پاس پہنچنا زیادہ دشوار ہو گیا جس
سے با اثر امرا سخت ناراض ہو گئے کیونکہ اب وہ اپنے متوسلین پر دباؤ نہ ڈال سکتے
تھے سینٹ (سینات) میں ایک شور مچ گیا اور کانسل جن میں سے خاندان میٹی لی کا بھی ایک
رکن تھا مخالفت پر آمادہ ہو گئے مگر میریس اپنی رائے پر جما رہا اور کانسلوں کو گرفتاری کی
دھمکی دینے لگا لیکن ارکین سینٹ (سینات) باہمی جھگڑوں سے عاجز آ گئے تھے اسلئے انھوں نے
سکوت اختیار کیا۔ لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ عوام کا ایک نیا سر گروہ پیدا ہو گیا ہے
مگر اس کے بعد اس نے غلے کو زیادہ سستا کرنے کی ایک تجویز کی مخالفت
کی جس سے ہر شخص کو تعجب ہوا۔ لیکن جس آزادی کی وہ تمنا کر رہا تھا آسانی سے
حاصل نہیں ہو سکتی تھی اور غالباً امرا ہی سے کبھی جو اس کے مدد و معاون تھے
اُنھوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ۱۱۷ ق م میں وہ خدمت کیوریول ایڈیل کا
دعویدار ہوا مگر چونکہ اس کے حصول کی کوئی امید نہ تھی اس لیئے اس نے پلی بین
عہدہ ایڈیل کی خواہش کی مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی ۱۱۶ میں وہ سال آئندہ کے لیئے
پریٹر منتخب ہونے میں کامیاب ہوا مگر دقت سے کیونکہ امیدواران منتخب شدہ
میں وہ سب سے آخر تھا۔ اس کے بعد اس پر رشوت ستانی کا الزام
لگایا گیا اور اس کا سزا پا جانا یقینی تھا مگر مقدمے کے کئی مرتبہ ملتوی ہونے کے

۵۱ ڈیوڈورس ۳۵/۳۸
۵۲ پلوٹارک، میریس ۴، سسرو، ڈی لیگے ۳-۳۸

بعد چونکہ جوری میں اس کے موافق و مخالف اشخاص کی تعداد برابر تھی[1] اس کی گلو خلاصی ہو گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مخالف اراکین جوری میں سے اس نے چند کو رشوت دیکر ہموار کر لیا تھا ؂

گال آنر وے آلپس

(۷۵۴) اب ہم صوبۂ گال آنر وے آلپس میں اہل روما کی پیش قدمی کی طرف پھر متوجہ ہونگے۔ حکومت روما نے ہسپانیہ کی خشکی کے راستے پر اپنا پورا دخل کر لینے کا عزم بالجزم کر لیا تھا بحری راستہ اس کے قبل ہی جزائر بلیارک کی تسخیر سے محفوظ ہو چکا تھا۔ تمام شمالی اطالیہ بشمول لیگیوریا اس مقام تک روما کے قبضے میں آچکا تھا جہاں آلپس اور اپینی نائن کے سلسلہ ہائے کوہی آگرملے ہیں ہسپانیہ تک ایک بڑی فوجی سڑک تیار کرنے کے قبل ضروری تھا کہ رون ندی کو اسکے دہانے سے اوپر کسی مقام پر عبور کیا جائے تاکہ نشیب کے دشوار گزار ملک میں جانے کی ضرورت نہو۔ اس کے لیئے یہ ضرورت تھی کہ بغیر مسالیہ[2] کے مقبوضات میں کسی قسم کی دخل دہائی کے ندی کو عبور کرنے کے لیئے کسی مناسب مقام پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس احتیاج کو رفع کرنے کی غرض سے ایک مقام جو بعد میں فورم جولئی فرئیوس کے نام سے مشہور ہوا اور وہیں سے سڑک مغرب کی طرف بنائی گئی اور اہل روما اپنے یونانی حلفاء کے شمال میں رہے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ فلویس فلاکس اور سیکس ٹیس کیالوینس نے مسالیہ کے شمال کے ضلع میں سالووی اور لیگیوریا کے دیگر قبائل کو شکست دی تھی مگر کوئی مستقل فتوحات نہیں ہوئی تھیں ایکوے سیکس ٹیے میں فوجی چھاونی قائم کرنے سے ان کی پیش قدمی کے خط کا پتہ چلتا ہے۔ مغربی آلپس اور دیگر سلسلہ ہائے کوہی جو ان کے داہنی جانب تھے ان پر لیگیوریا کے آزاد باشندے قابض تھے۔ اہل روما کا اس وقت ان کو مغلوب کرنا مقصود نہ تھا ان کی اغراض کے لیئے صرف اسی قدر کافی تھا کہ قبائل سالووی

---

[1] پلوٹارک "میریس" ۵۔ و فقرہ ۹۲۵ مابعد۔

[2] روما کی پیش قدمی کے خط اور نئی سڑکوں کے بارے میں مسٹر بلک ہال "دومنس آن دی ریویرا" کے باب ہم و دہم دیکھو ؂

باب ۳۹

وہ دُوْ کانٹی اہل مسالیہ کو انکے حال پر چھوڑ رہے تھے کیونکہ اس وقت وہ قوم گال کی طرف
متوجہ تھے۔ رون ندی کی طرف اہل روما نے جو پیش قدمی کی اس پر وہ پہلے ہی سے
تُلے ہوئے تھے اور اس کے لیئے انھوں نے جو تیاریاں کیں ان کے قدیم اصول
جنگ پر مبنی تھیں۔ قوم گال کا ایک قبیلہ ایڈوی یا ہیڈوی جو ان کے حلفاء
میں سے تھا اپنے ہمسایوں یعنی قبیلہ آلوبروگیز سے برسر پرخاش تھا قبیلۂ آخر الذکر
پر یہ الزام لگایا گیا کہ انھوں نے اہل لیگیوریا کو حال کی جنگ میں امداد دی تھی اور
ان کے شکست خوردہ سردار کو پناہ دی تھی۔ یہ بہانے اعلان جنگ کے لیئے
کافی تھے مگر آلوبروگیز کے ساتھ جنگ کرنا سخت دشوار تھا کیونکہ انکا پشت پناہ
قبیلہ آروَرنی تھا جو گال کی جنگجو تر قوموں میں نہایت طاقتور تھا۔
گال کے ان قبائل کے جغرافیائی مواقع سے ظاہر ہے کہ اس وقت (۱۵۵ ر)

پیش قدمی کا طرز عمل

بھی اہل روما کی حکمت عملی بالکل ان کے سابقہ طرز عمل کے مطابق تھی گال کا جنوبی
وسطی حصہ جو قبیلۂ آروَرنی کے زیر حکومت تھا لیکر ڈُرَار (گارُمنا دگارون) اور
روڈانس (رودن) ندیوں سے قریب قریب گھرا ہوا تھا۔ مگر ان کا اثر اس خطے سے
باہر بھی تھا۔ ایک زبردست قبیلہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہمسایہ قبائل پر انکو تفوق
حاصل تھا اور وہ سب خطرے کے وقت جب اشتراک عمل کی ضرورت ہوتی تو اسی
قبیلے کو اپنا سردار خیال کرتے۔ ان کا وطن ایک پہاڑی علاقے میں تھا۔ جو اس صوبے
میں نہایت اونچا ہے اور انھیں کے نام سے ابتک ان پہاڑوں کو ''اُووَرن''
کہا جاتا ہے۔ رُون ندی کے بائیں کنارے پر اور اس کے اور اسارا (اِزِر) ندی کے
درمیان میں قبیلۂ آلوبروگیز کا ملک تھا جو زمانۂ حال کے ضلع سَیَوائے کے پہاڑی
خطے تک چلا گیا تھا۔ ہینی بال سے ایک سو سال قبل جو ان کے تعلقات تھے
ان کا بیان آچکا ہے۔ آروَرنی کے شمال مشرق میں قبیلۂ ایڈوی تھا جو خاص حیثیت
رکھتا تھا مگر اپنے زبردست ہمسایوں سے کمزور تھا۔ اہل روما نے جن کو اہل مسالیہ
سے خبریں ملتی رہتی تھیں ان اختلافات سے فوراً نفع اٹھانے کی کوشش کی۔
قبیلۂ ایڈوی کو یہ سبز باغ دکھایا گیا کہ روما کے حلیف بنجانے سے وہ زیادہ آزاد ہو جائیں گے
اور وہ اس دام فریب میں آگئے۔ ایسا ہی دھوکا دوسروں کو بھی دیا گیا تھا
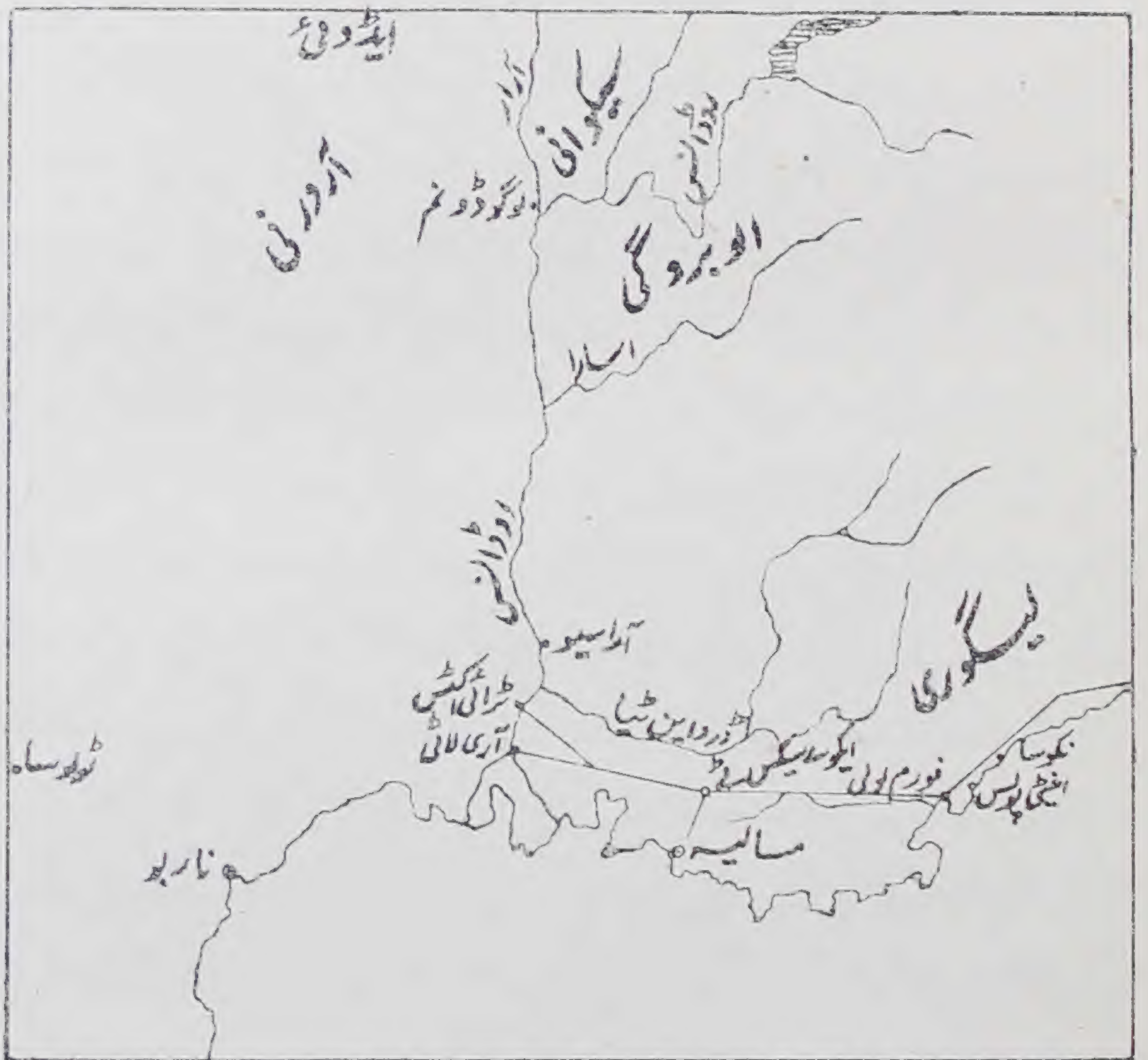
نقشہ جنوبی صوبہ گال آن روئے آلپس جس سے اس سڑک کا خط معلوم ہوتا ہے جو اطالیہ سے ہسپانیہ تک مسالیہ کا ساحل چھوڑ کر بنائی گئی تھی۔

روما کی فتوحات

اور ان کو بھی کچھ دن کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ اپنے ہم نسل قبائل کے مظالم سے وہ اسی صورت میں بچ سکتے تھے جب کہ وہ روما کی دوامی حکومت کو قبول کر لیں۔ تو (۵۶۱) مجلس سینٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ وہ آلپس کے اُس پار پیش قدمی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس لئے انھوں نے فی الفور تیاری شروع کر دی۔ ۱۲۲ سنہ میں کانسل کنےئیس ڈامیٹیس آہنی نوباربس مع ایک فوج کے وہاں پہنچ گیا اور جنگ کے لئے جو نا گزیر تھی تیاری کرنے لگا۔ ۱۲۱ سنہ کے اوائل میں الوبروگیز نے جنوب کی طرف دھاوا کر کے جنگ کی ابتدا کی۔ ڈامیٹیس نے جواب میں وہ کانسل تھا مقام وِنڈالیم پر جو دریائے سُلگا دسورگ اور رون ندیوں کے سنگم پر واقع ہے اس کا مقابلہ کیا اور شکست دی جس میں ان کا سخت نقصان ہوا اور اپنے وطن کی طرف قبیلۂ آروِرنی کا انتظار کرنے کے لئے واپس جانا پڑا۔ جدید کانسلوں میں سے ایک کوئنٹس فبیس میکسیمس دوسری فوج لیکر پہنچ گیا اور کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ دونوں رون ندی کے کنارے اپنی فوجیں لیکر ایک ساتھ بڑھے۔ دشمن کی کثیر التعداد فوج رون اور ازیر ندیوں کے سنگم پر جمع تھی۔ آروِرنی کے میدان جنگ میں دو لاکھ آدمی تھے اور غالباً الوبروگیز اس تعداد میں شامل نہ تھے۔ مگر جس مقام پر ان کی فوج خیمہ زن تھی مناسب نہ تھا اور ان کے سپہ سالار بھی رومن سپہ سالاروں کے مقابلے میں کچھ نہ تھے۔ کچھ عرصے تک تو وہ ہمت باندھ کر لڑتے رہے مگر آخر کار بھاگ کھڑے ہوئے۔ اکثر قتل کر دیئے گئے یا رون میں ڈوب گئے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان کے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کام آئے۔ انھوں نے مجبوراً اطاعت قبول کر لی اور شرائط صلح طے ہو گئے۔ شمال کی طرف روما کے مقبوضات میں توسیع نہیں کی گئی مگر ان کے جو مقاصد تھے حاصل ہو گئے اسی اثنا میں مناسب خیال کیا گیا کہ بیٹوئی ٹس شاہ آروِرنی کو اس کے پرجوش ہم قوموں سے

لہ اس جنگ کے حالات کے لئے دیکھو اسٹرابو ۴-۱-۱۱ (صفحہ ۱۸۵) ۲-۲-۳ (صفحہ ۱۹۰) نیوی خلاصہ (۶۱) ویلیس ۱۱-۱۰-۱ فلورس ۱-۳۷ ایپین گال ۱۲ آر ڈیمس ۵-۱۳-۱۴ اسسر دا پروفانٹ ۳۶ پلینی نیچرل ہسٹری ۱۶۶۷- ویلیریس میکسیمس ۹-۶-۳ یوٹر وپیس ۴-۲۲

جدا کر دیا جائے۔ اس قصے[1] کی تفصیلات مختلف طور سے بیان کی گئی ہیں مگر واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گال کے اس سردار نے اپنے آپ کو رومنوں کے حوالے کر دیا تھا اور انھوں نے اس کو اور اس کے بیٹے کو بدعہدی سے اطالیہ میں قید کر دیا۔ ایک امر قابل توجہ یہ بھی ہے کہ اس جنگ کے تذکروں میں قوم گال یا کم از کم ان کے سرداروں کی دولت کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسکے قبل ہم بیان کر چکے ہیں کہ اطالیہ کے گال باشندوں میں بھی قیمتی دھاتوں کا زیوروں کی شکل میں یا دوسرے طریقوں سے جمع کرنے کا شوق تھا۔ شاہان آرورنی کی بے شمار دولت اور بیٹوئی ٹس کی شان و شوکت کا اکثر ذکر آیا ہے۔ گال میں سکے بھی رائج تھے گو ان سکوں کو ہم قوم گال کے مسکوک کیے ہوئے نہیں کہہ سکتے۔ یونانی سکے جن کا عام رواج تھا گالیوں تک مسالیہ کے تجار کے ذریعے سے پہنچتے تھے اور وہاں کی ٹکسالوں میں ان سکوں کی بھونڈی نقلیں بنجایا کرتی تھیں۔ سونے کی موجودگی کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اس ملک میں سونے کی کانیں تھیں[1] مگر یہ دولت باریک بین رومیوں کی نگاہ سے مخفی نہ رہی اور روما کی زمانہ مابعد کی تاریخ میں کئی موقعوں پر اس کا اثر ظاہر ہوا ہے۔

جدید صوبہ گال

(۷۰۷) اس فتح کی اہمیت کا رومنوں کو خوب احساس تھا فبیس نے آلوبروگیکس کا لقب اختیار کیا اور تین تدابیر ایسی اختیار کی گئیں جن سے معلوم ہو جائے کہ رومنوں کا قبضہ مستقل تھا۔ اولاً ہسپانیہ تک جس سڑک کے بنانے کی تجویز تھی اس کی تعمیر عمل میں آئی۔ یہ سڑک جس کا نام کانسل ڈومی ٹیس کے نام پر "ڈومیٹیا" رکھا گیا تھا فورم جولی کے بحری مرکز سے شروع ہو کر ایکوے سیکسٹی اے کی فوجی چھاؤنی سے ہوتی ہوئی رون ندی کے دہانے تک پہنچتی تھی جس کو ٹرا ایکٹس روڈانی کہتے تھے اور اب تارسکون کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد یہ سڑک قدیم تجارتی راستے کے ساتھ لگی ہوئی ہسپانیہ میں کوہ پیرنیز کے مشرقی گوشے سے

[1] اسٹرابو ۴-۲-۱-۱۳

باب ۳۹

داخل ہوئی تھی۔ قیاس کیا جاتا ہے[1] کہ اوان ندی کو مقام آریلاٹی (آرل) پر جو اس کے دہانے پر واقع تھا اس وجہ سے نہیں عبور کیا گیا کیونکہ وہ مسالیہ کے مقبوضات کے قریب تھا اور اسی کے حصے میں قدرتاً پڑتا تھا۔ یہ قیاس غلط نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد جلد رومنوں نے گال کے جنوبی حصے کو ایک باضابطہ صوبہ بنا دیا۔ اس صوبے کا عرض زیادہ نہ تھا مگر اس کا طول مغربی آلپس سے ہسپانیہ کی سرحد تک تھا۔ اس طرح یہ صوبہ مسالیہ کی جمہوریہ کو بالکل گھیرے ہوئے تھا اور اندرون ملک کی قوم گال اس کی وجہ سے بحیرۂ روم سے منقطع ہو گئی تھی۔ انتظامات مذکورہ میں رومنوں نے اپنے قدیم اور وفادار حلیف مسالیہ کے فوائد اور عزت کا خاص خیال رکھا تھا۔ سنہ ۶۳۶ ق م میں تیسری تدبیر عمل میں آئی یعنی جدید صوبے کے مغرب میں شہر بایان روما کی ایک نوآبادی بمقام ناربو (ناربون)[2] قائم کی گئی جسے قلعہ بھی کہہ سکتے ہیں اور فوجی مرکز بھی جس سے مغربی اضلاع کی حفاظت مقصود تھی اور اس کے علاوہ رومن تمدن کا بھی یہ ایک مرکز قائم ہو گیا اور تجارت کا مرکز بھی۔ اس زمانے میں نوآبادیوں کا دیوتاؤں کے نام پر نام رکھنے کا رواج تھا[3] اس لیے جدید نوآبادی کا نام ناربو مارٹیئس رکھا گیا۔

(۵۸۱) قبل اس کے ہم ہوگر تھا کی جنگ کا ذکر کریں شمالی اطالیہ اور آس پاس کے اضلاع کی خفیف جنگوں[4] کا ذکر مناسب ہو گا۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں سے بعض لڑائیوں کے باعث رومن امراء کی ہوس فتح مندی تھی لیکن یہ کہنا دشوار ہے کہ کس حد تک سلطنت روما کی قوت کے اظہار سے جنگجو قبائل کی تخویف مقصود تھی تاکہ صوبہ گال میں پیش قدمی کرنے میں کچھ دقتیں نہ پیدا

---

[1] مسٹر بولاک بال صفحات ۹۶-۹۸

[2] ویلیس ۲-۱ یوٹروپیس ۴-۲۳ سسرو پر دفانٹ ۱۳ ابروٹس ۱۶

[3] جو فونیا، نیپ چونیا، منرویا کا ذکر آچکا ہے۔

[4] دیکھو فاسٹی ٹرائیمفالیس، لیوی خلاصہ ۶۲-۶۳-۶۵ اسٹرابو ۴-۶-۶ صفحہ ۲۰۴ ویلیس ۱۱-۸-۳ اپین الیریا ۱۱-ڈائون کاسیس ۸۸- فلورس ۱-۳۹ یوٹروپیس ۴-۲۳-۴ سسرو ان ایرس ۳-۴-۱۸۴+۴-۲۲

باب ۳۹

ہوں۔ ۱۱۹ ق م میں کانسل ایل میٹی لس مقدونیہ کا صوبہ دار تھا۔ اس نے کسی نہ کسی بہانے سے ڈلماشیا پر حملہ کر دیا گو وہاں کے باشندوں نے کوئی قصور نہ کیا تھا جس کی وجہ سے ان پر حملہ ہو سکے۔ انھوں نے مجبوراً اطاعت قبول کر لی اور کانسل نے بہ امن و امان موسم گرما اسی ملک میں بسر کیا۔ "فتح مند" کہے جانے اور لقب ڈیل ماٹکس اختیار کرنے کے لیئے اُن کا اطاعت قبول کر لینا کافی تھا۔ ۱۱۸ ق م میں کانسل ک، مارکیس ریکس نے شمالی آلپس کے قبیلہ اسٹونی پر حملہ کر کے خفیف سی کامیابی حاصل کی اور اسی اعزاز کا وعیدار رہا۔ ۱۱۵ میں م ایمیلیس اسکارس نے قبیلہ کارنی کو شکست دی جو آلپس کے مشرق میں تھا۔ ان خفیف سرحدی لڑائیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور ان کے تفصیلی حالات بھی معلوم نہیں۔ البتہ تھریس کے قبائل خصوصاً اسکورڈسکی کے ساتھ جو جنگ ہوئی وہ زیادہ اہم ہے۔ روما کا اس ملک میں جنگجو وحشیوں کی بڑی بڑی جماعتوں سے مقابلہ تھا اور ذرا سی کمزوری بھی ان سے ظاہر ہونا ان کے مفاد کے لیئے سخت مضر ہوتا۔ ۱۱۴ ق م میں سی ک پورکیس کیٹو کو اسکورڈسکی نے سخت شکست دی۔ اس کی تمام فوج ضائع ہو گئی اور غالباً اسی ذلت کی وجہ سے جب وہ روما واپس آیا اس کو استحصال بالجبر کے الزام میں سزا ہو گئی۔ مگر اس کے جانشینوں نے روما کی سطوت و جبروت کو پھر قائم کیا۔ م ریبویس ڈروسس نے حملہ آوروں کو ڈینیوب کے اس پار بھگا دیا۔ ک، مینوکیس اور دوسرے اشخاص کا بھی تاریخوں میں ذکر ہے مگر حالات جو بیان کیئے گئے ہیں مختصر اور مشتبہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۰ کے اختتام کے قریب ممالک مذکور میں پھر امن قائم ہو گیا گو یہ عارضی ثابت ہوا۔

پیش قدمی اور سڑکوں کی تعمیر

م ایمی لیس اسکارس سنسر ۱۰۹ ق م نے جو سڑکیں بنوائیں (۷۵۹) ان سے ظاہر ہے کہ شمال میں اہل روما کے منصوبے نہایت بلند تھے۔ اس کا ہم عہدہ ایم لیویس ڈروسس قبل ختم میعاد مر گیا اس لیئے حسب قانون اسکو بھی استعفا دینا لازمی تھا۔ مگر وہ استعفا پر آمادہ نہ تھا جب تک کوئی ٹریبون اسکو اس امر پہ مجبور نہ کرے۔ اور یہ کوئی غیر معمولی بات بھی نہ تھی کیونکہ باوجود بہر طبیعن

سیسل پائن اور لگوریا کا نقشہ سو برس قبل مسیح - صرف دریائے پو اور بڑی بڑی سڑکیں اس نقشے میں دکھائی گئی ہیں - اٹلی کی سرحد کا بڑھا ہوا حصہ الپس سے لیکر روبیکن تک (۸۲ ق م) دکھایا گیا ہے - دیکھو فقرۂ ۹۲۱ -

باب ۳

ہونے کے اس کی ابتدائی زندگی افلاس میں گزری تھی اور وہ اپنی ذاتی کوششوں سے روما میں منصب اعلیٰ پر پہنچا تھا اور مزید رسوخ حاصل کرنے کا کوئی موقع چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے قبل ہی اس نے دو عظیم الشان تعمیرات کی بناڈالی تھی ان میں سے ایک تو پالنس ملویس نامی پل کو از سر نو پتھر سے بنایا تھا جو سڑک فلامینی پہ تائی برنہدی پر روما سے کچھ اوپر واقع تھا۔

اور دوسری سڑک "ایمیلیا اسکاری"[۱] تھی جو عرصۂ دراز تک اس کے نام سے مشہور رہی۔ یہ سڑک ایٹروریا میں پیسائی یا لونا سے شروع ہوکر خلیج لیگوریا کے سرے سے ہوتی ہوئی جہاں تک ممکن تھا ساحل کے کنارے کنارے چلی گئی تھی مگر اس پہاڑی ساحل کے دشوار گزار حصوں سے بچنے کے لئے بعض جگہ اندرون ملک کی طرف ہٹانا پڑا تھا اسی وجہ سے زمانۂ حال میں اس نواح میں جو ریلوے بنی ہے اس کے لئے متعدد سرنگیں بنانی پڑی ہیں۔ اس طرح سے بندرگاہ جنوا تک ایک سیدھا خشکی کا راستہ بن گیا۔ اسی مقام پر یہ سڑک ایک دوسرے سڑک "پوسٹومیا" نامی سے ملتی تھی جس کے ذریعے سے صوبہ "این روے گال" سے سلسلۂ آمد رفت ۴۰ سال قبل قائم کیا گیا تھا۔ مگر سڑک "ایمیلیا اسکاری" جنوا میں ختم نہیں ہوئی بلکہ ۲۰ میل آگے ساحل پر مقام واڈا اسپاٹا (واد وہ) تک چلی گئی تھی۔ پونڈی کی وادی سے سلسلۂ آمدورفت کے قیام کی اہمیت اس امر سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک اور سڑک واڈا اسپاٹا سے شمال کی طرف بنائی گئی جو سڑک پوسٹومیا سے ڈاٹونا میں جاکر ملتی تھی اور اس طور پر ساحل لیگیوریا سے صوبہ این روے گال تک پہنچنے کے لئے دو راستے ہوگئے۔ سڑک ایمیلیا سے ایک نفع یہ بھی تھا کہ وہ ایپی نائن کے جس درے پر سے وہ گزرتی تھی وہ دشوار گزار نہ تھا۔ جس مقام پر یہ دونوں سڑکیں ملتی تھیں یعنی ڈرٹونا اس کی اہمیت میں کوئی شبہہ نہیں اور اسی لئے یہاں ایک نوآبادی قائم کی گئی۔ اس کے قیام کی تاریخ مشتبہ ہے لیکن اگر ۱۰۸ کے قبل قائم ہوئی ہے تو اس سال میں اس کا مزید استحکام عمل میں لایا۔ یہ نوآبادی شہریوں کی تھی واڈا اسپاٹا

---

[۱] اسٹرابو ۵-۱-۱۱ صفحہ ۲۱۷

کے آگے ساحل پر اس مقام تک جہاں سے سڑک ڈالمیٹیا شروع ہوتی تھی کوئی سڑک اس زمانے میں نہیں بنائی گئی کیونکہ مقامی ضروریات کے لیے کچی سڑک کافی رہی ہوگی۔ ساحل کے کنارے کنارے اس سڑک کے بنا دینے سے بحری قزاقوں کا خطرہ جاتا رہا اور روما اور مغربی اضلاع کے درمیان سلسلۂ آمد و رفت پوری طور پر قائم ہو گیا اور اہل روما کا قدم صوبۂ گال آنروے آلپس میں بخوبی جم گیا۔ بحیرۂ وسطیٰ کے مغربی حصے کا تمام ساحل مع جزائر کے اب ان کے قبضے میں آگیا تھا سوائے افریقہ کے ساحل کے جو نومیڈیا اور موریٹانیا کی سلطنتوں کے قبضے میں تھا۔

ناربو

(۱۰) جن امور کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس حکمت عملی کا ایک جزو ہیں جو خصوصاً صوبۂ گال آنروے آلپس میں کامیاب ثابت ہوئی تھی اور اس حکمت عملی کے متعلق جملہ کام بلاشبہ سینٹ (سینات) کے ہاتھوں سے انجام پاتا تھا۔ یہ مجلس اپنے ان اقتدارات کے بقا پر جو گراکی کے زوال کے بعد دوبارہ حاصل ہوئے نہایت سختی کے ساتھ تلی ہوئی تھی مگر باوجود اس کے وہ ضعیف ہو چلی تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عمومیت پسند دل کی جماعت میں زندگی کے آثار پھر نمایاں ہو رہے تھے اور عدالت ہائے جوری کے ایکوئیسٹر ین کے زیر نگرانی آجانے سے ساہوکار لوگ سینٹ (سینات) کے حکام صوبجات پر اپنا دباؤ ڈال سکتے تھے۔ سینٹ (سینات) کا اضمحلال ناربو[1] کی نوآبادی کے قیام کے معاملے سے ثابت ہوتا ہے۔ سینٹ (سینات) کا مدت دراز سے یہ خیال تھا کہ صوبجات کی توسیع کو روکا جائے اور ان کو خوف تھا کہ اس جدید طرز عمل کے اختیار کرنے سے آئندہ چلکر اور بھی اسی قسم کے معاملات پیش آئینگے۔ اگر بیرونجات میں شہریوں کی ایک نوآبادی قائم ہو جائے تو اس کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوگی اور ابھی تک جدید صوبے پر ان کا پورا قبضہ بھی نہیں ہوا تھا یہ امر بھی خلاف قیاس نہیں کہ وہ آلپس سے دوسری جانب انھوں نے پیش قدمی بہ اکراہ کی تھی اور صرف اس لیے کہ عامۂ قوم کی سرگرمیوں کے لیے ایک موقعہ ملجائے۔ نوآبادی کے قیام کے قانون کے منظور ہو جانے کے بعد بھی اراکین سینٹ (سینات) اسکی تنسیخ کے لیئے ایک تجویز پیش کرائی جسکو عامۂ قوم

[1] دیکھو سسرو پرو کلوانیٹ ۱۴۰۔ بروٹس۔ ولکنس کا دیباچہ ڈی آراٹورہ صفحہ ۹

نے نامنظور کیا۔ ساہوکاروں کو ایک جدید تجارتی مرکز کے قیام سے نفع کی امید تھی اور عامۂ قوم کے خیالات کی ایک نوجوان مقرر ل لکی نیس کراسس نے اس موقعہ پر خوب ترجمانی کی۔ نوآبادی کے قیام کے لیے جو کمیشن مقرر ہوا تھا اس کا وہ صدر ہوگیا اور سینٹ (سینات) کو اپنی شکست پر سکوت اختیار کرنا پڑا۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ سلطنت روما کی حالت خراب ہوتی جاتی تھی۔ امرا داوپٹی میٹ) اور عوام (پاپولاریس) کی جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے تیار تھیں جنکے سرگروہ صرف اپنے ذاتی اغراض کا خیال رکھتے تھے اس کے علاوہ ساہوکاروں کا طبقہ جو سب سے زیادہ خودغرض تھا اس کا نظام روز بروز قوی ہوتا جاتا تھا اور ان کو موقع مل گیا تھا کہ جب چاہیں کسی ایک طبقے کے ساتھ دیکر توازن قوت میں خلل ڈالدیں ؎

روما کی طرز معاشرت پر ایک نظر

(۷۶۱) سنین ۱۲۱ تا ۱۱۳ میں کوئی قابل ذکر بغاوت یا تحریک نہیں ہوئی مگر مختلف امور سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت کی حالت قابل اطمینان نہ تھی۔ سنہ ۱۱۵ کے سنسر امراء کے طرفدار تھے۔ انھوں نے اسکارس کو سینٹ (سینات) کا صدر (امیر سینات یا پرنکیپس سیناتوس) قرار دیا اور ۲۵ سال تک اسکا یہ اعزاز قائم رہا۔ سینٹ (سینات) سے انھوں نے ۳۲ اراکین کے نام خارج کر دیئے جن میں سی یس ککنیس گیٹا بھی تھا جو کچھ روز قبل کانسل تھا اور سنہ ۱۰۸ میں خود سنسر ہو گیا۔ تماشوں اور تفریحوں میں جو جدتیں شروع ہو گئی تھیں ان کو بھی روکنے کی انھوں نے کوشش کی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اخلاق قومی کے درست کرنے کے بہانے سے انھوں نے اپنے اقتدارات سے اپنی جماعت کو فائدہ پہنچانا چاہا تھا جیسا کہ اس کے قبل دوسرے بھی کر چکے تھے۔ کانسل اسکارس نے ایک قانون نافذ کرایا جس کی رو سے اکل و شرب میں جو جو تکلفات کئے جاتے تھے ممنوع قرار دیئے گئے۔ ایک قانون اس نے آزاد شدہ غلاموں کے حقوق رائے دہندگی کے متعلق بھی نافذ کرایا مگر قوانین مذکورہ کا جو تعلق اس زمانے کی سیاسیات سے تھا اس پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہے جس سے اسباب و علل کے متعلق کچھ قیاس کرنا دشوار ہے۔ اسکارس اور

---

[1] لانگے: "تاریخ روما ئے قدیم" (۱۳۹/۲ صفحہ ۵۲-۵۶) میں حوالے درج ہیں ؎

باب ۳۹

پی روٹیلیس روفس[1] کا معاملہ بھی امراء کے لیئے موجب بدنامی تھا۔ یہ دونوں ۱۱۶ سنہ
میں ۱۱۵ سنہ کی کانسلی کے امیدوار تھے۔ روفس جو ایک نیک دل آدمی تھا ناکام رہا اور
اس نے اپنے رقیب پر رشوت ستانی کا الزام لگایا۔ اسکارس بری ہوگیا اور روفس
پر اُلٹے ہی الزام لگایا۔ روفس کا حشر معلوم نہیں ممکن ہے کہ وہ بھی بری ہوگیا ہو۔
اسکارس کی کانسلی نہایت زوردار تھی۔ اس نے پرٹیرڈ ٹیپیٹیس کی اپنے اعلیٰ عہدہ دار
کے ساتھ گستاخی سے پیش آنے کی پاداش میں تذلیل کی تھی۔ مگر سلطنت روما
کی ناگفتہ حالت کا پتا ان شرمناک حالات سے چلتا ہے جس کا انکشاف
"ویسٹل" کنواریوں کے متعلق ہوا تھا۔ عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے
تین خواتین کے رومن نائٹوں سے ناجائز تعلقات تھے اور آخرکار سردار پجاری
(پونٹفس) کے سامنے ان کا معاملہ پیش ہوا۔ خواتین مذکورہ میں سے صرف ایک پر جرم
ثابت ہوا مگر اس مذہبی عدالت کی رعایت پسندی عوام کو سخت ناگوار ہوئی۔ اس
معاملے کی سیاسی اہمیت بھی تھی کیونکہ گو طبقہ اعلیٰ یونانی خیالات کی اشاعت سے
مذہبی توہمات سے آزاد ہوگیا تھا مگر عوام کو یقین کامل تھا کہ "ویسٹل" کنواریوں کی
آوارگی دیوتاؤں کی خفگی کا باعث ہوگی اور سلطنت کا وجود معرض خطر میں پڑ جائیگا۔ اسلیئے
سال مابعد میں ٹربی بیون سیکٹس پیڈیوسیس نے ایک اس معاملے کی تحقیقات کیلیئے ایک خاص
عدالت مقرر کیئے جانے کے متعلق تحریک پیش کی۔ اس عدالت کا صدر ل کاسیس
لونگینس[2] اپنی انصاف پسندی اور دیانت کی وجہ سے مشہور تھا۔ باقی ماندہ دونوں ویسٹل
کنواریوں پر جرم ثابت ہوگیا اور ان کو سزا ہوگئی گو ان میں سے ایک دلکینیا کی مقرر
کراسس نے نہایت قابلیت سے بے جرمی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔
اس عدالت کا کام کچھ عرصے تک جاری رہا اور رشتہ کا جرم اور ایسے اشخاص جن کا

---

[2] یہ شخص بانی تھا قانون "کاسیا تا بی لاریا" کا (دیکھو ۴۴/۶) اور اس قانون کا بھی جس کی رو سے
جرم اس شخص پر بھی عائد ہوتا جو اس سے نفع اٹھاتا (دیکھو ممبر سسرو فلو ۲۔ ۳۵) اسکونیس صفحہ
۴۶۔ ۱۲۷ سنہ میں کانسل اور ۱۲۵ سنہ میں سنسر ہوا۔ دیکھو پاہی وسووا زیر "اکاسیٹی (۲/۷)
در رومان ۲۔۴ ۱۱ ۵)

اس معاملے سے تعلق تھا اس کے بعد عدالت مذکور کی زد میں آئے۔ ملزموں میں مقرر رم، انیٹونیس بھی تھا جو کراسس کا رقیب تھا مگر اس نے کامیابی کے ساتھ خود اپنی صفائی میں جوابدہی کی۔ ”اسبیلی“ کتابوں میں سے فال نکالی گئی اور ان شرمناک افعال کی یادگار کو مٹانے کے لیئے زہرہ دیوی کا جسے ”دلوں کو پھیرنے والا“ کہتے تھے ایک مندر بنایا گیا۔ دیوی کی مورت کو دھرم آرتھ کرنے کے لیئے ایک ایسی خاتون کی ضرورت لاحق ہوئی جس کی عصمت و عفت میں کسی قسم کا شک نہو۔ یہ انتخاب سہاگن بیویوں کی ایک جماعت کے سپرد کیا گیا جس میں سے پہلے سو بذریعۂ قرعہ اندازی منتخب ہوئیں اور پھر ان سو میں سے دس۔ اس طور پر جتنے ملزمین تھے سب یا ان میں سے زیادہ تر اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے اور اہل روما کی ظاہرداری کو اس علانیہ پراسچت سے اطمینان ہو گیا۔ مگر مثل عدالت خاص کے یہ کوششیں بھی عارضی تھیں۔ پجاریوں کی جماعت کی بے اصول کارروائیاں حسب سابق جاری رہیں۔ روما کی حکمران جماعت میں جو خرابیاں موجود تھیں وہ ریپی ٹنڈے لا استحصال بالجبر کے ایک جدید اور سابق سے سخت تر قانون کے نفاذ سے ظاہر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گ۔ گراکس کا پیش کردہ قانون ایکیلیا ناکافی ثابت ہوا تھا۔ اس جدید قانون کی تحریک گ۔ سرویلیس گلاکیا نے پیش کی تھی جسکا آگے چلکر ذکر آئیگا گلاکیا کے قانون سرویلیا کا نفاذ غالباً ۱۱۱ ق م میں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قانون کسی وجہ سے طبقۂ نائٹ کے موافق تھا اور اس کی رو سے مقدمات کے بار بار ملتوی کیئے جانے کو روک دینے سے ان کا دوران سماعت کم ہو گیا تھا اور یہ کہ بخلاف قانون ایکیلیا کے جس میں کسی اطالوی حلیف کو کسی شخص کے سزا دلانے کے صلے میں شہریت روما کے عطا کیئے جانے کا وعدہ تھا قانون سرویلیا میں یہ وعدہ صرف لاطینیوں تک محدود تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ اس قانون سے استحصال بالجبر کا کاسدباب ہوتا صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ بداعمالیاں زیادہ ہوتی جاتی تھیں اور ساہوکاروں کے طبقے کا اقتدار بڑھتا جاتا تھا۔ ۱۱۱ کے قانون زرعی کا جس سے

سلہ دیکھو درڈسِ رتھ قانون ایکیلیا کے حاشیہ کا دیباچہ لانگے ۱۳۹ (۳ صفحہ ۵۵)

باب ۳۹

رجعت پسندی نمایاں ہے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ عام حالات کے متعلق ہیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو تفصیلی حالات ہم تک پہنچے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ قوم اور افراد قوم کی حالت روز بروز سقیم ہوتی جاتی تھی جس کا مورخ سالسٹ نے کچھ ذکر کیا ہے اس زوال کو ظاہری دکھاوے سے چھپانے کی کوشش کیجاتی تھی اس کو روکنے کے لیئے جو اصلاحی کوششیں عمل میں آرہی تھیں سب بے سود تھیں۔

(۶۲۲) اس مقام پر پہنچکر ہمیں مختصر حوالوں سے قیاس کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ یوا گتھا کی لڑائی کے واقعات سے حکمراں امراء کی ناقابلیت اور بے ایمانی کا کافی ثبوت ملتا ہے سالسٹ نے اپنی بے نظیر تصنیف میں جو لاطینی ادبیات میں ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے اس کا بیان نہایت تفصیل سے کیا ہے۔ واقعات مذکور کے ۷۰ سال بعد یہ تاریخ لکھی گئی اور اس کا لکھنے والا جولیس قیصر کا ہمنوا تھا جو امراء کا مخالف اور عمومیت پسندوں کا طرفدار تھا۔ اس لیئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اس کی جانب داری کا لحاظ رکھیں جسکے چھپانے کی اس نے کوشش نہیں کی تسلسل سنین اور جغرافیہ کے متعلق باوجوا کے کہ قدما کا معیار صحت بلند نہ تھا سالسٹ نے بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ مگر ان نقائص اور چند دیگر غلطیوں سے اس تصنیف کی قدر صرف بحیثیت تاریخ کچھ کم ہوتی ہے۔ روما کی سیاسی اور تمدنی حالات کی اس نے جو واضح تصویر کھینچی ہے اس قدر یکطرفہ نہیں ہے جیسے کہ ہمیں خیال ہو سکتا ہے کیونکہ نہ تو اس نے میٹیلس اور سولا کی خوبیوں پر پردہ ڈالا نہ ماریس کی کمزوریوں پر۔ اسکی تصنیف کی قدر و قیمت صرف اسی وجہ سے ہے کہ اس نے روما اور اس کی فوج کے حالات پر روشنی ڈالی نہ بحیثیت جنگ مذکور کی تاریخ کے۔ اس مضمون کو ذہن نشین کرنے میں چند امور کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ وہ اس عجیب و غریب سلسلۂ واقعات کے اسباب و علل کا پتہ دیتے ہیں اولاً واضح رہے کہ سلطنت نیومیڈیا عملاً آزاد تھی۔ ماسی نسا اور اس کے بیٹوں کا روما کا تفوق کو تسلیم کرنا اور ہر بادشاہ کے مرنے کے بعد روما کے اس کے جانشین کو تسلیم کر لینا اور اس کو برقرار رکھنے کے وعدے کرنا اس امر کا مرادف نہ تھا کہ شاہان مذکور کی آزادی کسی طور سے مشروط تھی قرطاجنہ

باب ۹

کا خاتمہ ہو چکا تھا اور اس لیئے اب شاہان نیومیڈیا کو روما کے اس دشمن کو پریشان کر کے کمزور کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی صرف بعض اوقات اہل روما امدادی افواج طلب کرتے جو بھیج دی جاتیں۔ نیومنٹیا میں یوگرتھا نے جو خدمات انجام دی تھیں اس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ رومن حکام کی بے ایمانی کا اس پر کیا اثر ہوا تھا۔ رومنوں کی کمزوریوں کا غلط اندازہ کرنے اور اس غلط اندازے پر اپنی اولوالعزمیوں کی بنیاد رکھنے کے جو نتائج خطیر ہوئے انکا اب ہم بیان کرینگے۔ ثانیاً ان رومن تجار اور ساہوکاروں کے وجود کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے جو جلب منفعت کے لیئے آس پاس کے ملکوں میں پہنچ جاتے تھے۔ رومن یا اطالوی تجار کی جماعتیں اس متوسل سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں آباد تھیں اور رومنوں کے مفاد کے لیئے صرف یہی ""امن عامہ"" کافی تھا اہل روما کا منشا ملک گیری کا نہ تھا مگر اس کے ساتھ ہی اس کے تجار اور ساہوکاروں کو چھیڑنا مناسب نہ تھا۔ روما کے سیاسیات میں طبقۂ ایکوئیسٹرین کے زور پکڑنے سے جو تغیر ہو چلا تھا اس کو یوگرتھا بالکل نہ سمجھا تھا کیونکہ اگر کوئی اثر جمہوریہ روما کی سوئی ہوئی بھڑوں کو جگا سکتا تھا تو وہ مظلوم تجار کی دردناک آواز تھی۔ ثالثاً جمہوریۂ روما کے نظام میں مستقل فوج کے عنصر کا وجود نہ تھا البتہ پیشہ ور سپاہیوں کی جماعت آہستہ آہستہ وجود میں آرہی تھی۔ تربیت یافتہ افسر بہت کم تھے اور ایمی لیانس کے انتقال کے بعد کوئی مشہور سپہ سالار بھی باقی نہ رہا تھا۔ یوگرتھا کو خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا کہ آرپی نم کا منچلا سپاہی (ماریس) جو اسے اس سے نیومنٹیا کے محاصرے میں ملا تھا ایک روز روما کی فوج کی اصلاح کر کے اس کو کارگر بنا دیگا۔ حسب سابق روما میں اب بھی ایسے اشخاص تھے جن میں انتظام کا سلیقہ تھا بشرطیکہ وہ میدان میں آجائیں۔ اس لیئے روما کی قوت کا غلط اندازہ اس افریقی شاہزادے کی تباہی کا باعث ہوا۔ جیسا کہ اس کے قبل دوسروں کی بربادی کا موجب ہوا تھا۔ اس جنگ کی اہمیت صرف یہی ہے کہ اس عظیم الشان جمہوریہ کو ایک متوسل شہزادے کو پسپا کرنے میں چھ سال لگ گئے۔

مسئلۂ نیومیڈیا

(۲۳) ۱۱۸ ق م میں میکپسا شاہ نیومیڈیا نے انتقال کیا۔ تیس سال

باب ۲۹

قبل سیپیو کے فیصلے کی رو سے وہ اور اس کے دو بھائی مشترکہ وارث تخت و تاج کیے گئے تھے۔ اس کے دونوں بھائی پہلے ہی مرچکے تھے۔ تینوں بھائیوں کی اولاد ناجائز موجود تھی مگر بڈھے بادشاہ کو خوب معلوم تھا کہ جانشینی کا مسئلہ بخوبی تصفیہ نہ پائیگا جب تک کہ اولوالعزم اور بہرولعزیز یوگرتھا جو ناجائز اولاد سے تھا مطمئن نہو جائے۔ نسب نامہ ذیل سے ان کے باہمی تعلقات ظاہر ہونگے۔

ماسی نسا

- می کپسا
  - آدہربال
  - ہمپ سال
- گالوسا
  - ماسی وا
- مستانابال
  - یوگرتھا
  - گاودا

می کپسا نے اس لیئے اپنے دونوں بیٹوں آدہربال اور ہمپ سال اور اپنے بھتیجے یوگرتھا کو اپنا وارث قرار دیا اور وصیت کی کہ سب ملکر حکومت کریں۔ مگر اس تدبیر کی ناکامی لابدی تھی۔ تیز مزاج ہمپ سال بہت جلد اپنے چچازاد بھائی سے لڑپڑا اور یوگرتھا نے خفیہ طور سے اسکو قتل کرادیا۔ اس کا نرم مزاج بھائی یوگرتھا کی اس حرکت سے خائف ہوگیا اور ایک سفارت روما کو روانہ کی تاکہ مجلس سینیٹ کو جملہ حالات سے واقف کرائے۔ اس اثناء میں سلطنت میں دو جماعتیں ہوگئیں اور آپس میں جنگ ہوگئی جس میں یوگرتھا غالب رہا اور آدہربال روما کے صوبہ افریقہ میں بھاگ گیا اور وہاں سے روما چلاگیا۔ یوگرتھا کو بھی رومنوں سے لڑنے کی کوئی خواہش نہ تھی اسلیئے اس نے اپنے سفیر روپیہ لیکر روما روانہ کیئے تاکہ آدہربال کی داد و فریاد کا اثر نہ ہونے پائے۔ آدہربال اپنے آبا و اجداد کی طولانی خدمات کو دہرا سکتا تھا اور اپنی عقیدت کا اظہار کرسکتا تھا مگر یوگرتھا کے سفیر اور نے

باب ۲۹

نیومنڈیا کے واقعات کو اپنے طرز پر بیان کیا اور ان کا دروغ بیان صحیح بھی خیال کیا گیا سینیٹ (سنیات) کی تعداد غالب غاصب کی طرفدار تھی صرف چند لوگ آدہربال کی حق رسائی، ہمپ سال کے قتل کا بدلہ لینے اور روما کی سطوت و جبروت کو برقرار رکھنے پر زور دے رہے تھے۔ لیکن اگر سالست کے بیان کو صحیح خیال کریں تو جماعت آخرالذکر کا سرگروہ اسکارس آدہربال کا طرفدار اس وجہ سے نہ تھا کہ اس کو انصاف یا قومی عزت کا خیال تھا بلکہ صرف اس کو بدنامی کا خوف تھا۔ اگر موقعہ ملتا تو دوسروں کی طرح وہ بھی یوگرتھا کے روپے سے مستفید ہوتا مگر یہ شرمناک معاملہ اب طشت از بام ہو گیا تھا اور تمام شہر میں زبان زد عوام تھا۔ اسکارس کا دار و مدار ایمانداری کی شہرت پر تھا اس لیئے اس نے مناسب خیال کیا کہ رشوت ستانی کے الزام میں پھنس جانا اس کے مفاد کے خلاف ہوگا سینیٹ (سنیات) میں اس مسئلے پر مباحثہ ۱۱۶ سنہ کے وسط میں ہوا تھا اور واضح ہو کہ ۱۱۵ سنہ میں وہ کانسل اور ۱۱ امیر سنیات ملک مقرر ہوا تھا۔ جو شخص کہ اعلیٰ ترین اعزاز کے قریب پہنچ گیا ہو وہ رشوت لے کر انتہائی اعزاز تک پہنچنے کی امید کو خاک میں نہیں ملا سکتا تھا۔ مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ دس آدمیوں کا ایک کمیشن آدہربال اور یوگرتھا کے درمیان سلطنت نیومیڈیا کی تقسیم کرنے کے لیئے مقرر کیا گیا جس کا صدر ل اوپی میس تباہ کنندہ گایس گراکس و شہر فراگیلی تھا۔ جو اس وقت تک یوگرتھا کے معاونین میں نہ تھا مگر افریقہ پہنچتے ہی صدر کمیشن و دیگر اراکین یوگرتھا کے وعدوں سے دام فریب میں آگئے۔ انھوں نے نیومیڈیا کا زرخیز مغربی حصہ جو موری تانیا سے ملحق تھا یوگرتھا کے حوالے کیا اور دارالسلطنت سرتا اور سلطنت کا جو حصہ رومن صوبہ افریقہ سے ملحق تھا آدہربال کو دیدیا ئ

جنگ استحقاق وراثت

(۴۷) کمشنر دونوں بادشاہوں کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کے لیئے چھوڑ کر روما واپس چلے گئے۔ مگر دونوں میں ناچاقی ہونی لابدی تھی کیونکہ یوگرتھا کو یقین کامل ہو گیا تھا کہ ہر رومن بندۂ زر ہے۔ سالست نے بیان کیا ہے کہ جب نیومنشیا کے سقوط کے بعد سیپیو نے غیر ملکی امدادی افواج کو واپس کیا تو اس نے نیومیڈیا کے شہزادے کو بہ الفاظ ذیل نصیحت کی ۱۱ رومن قوم کے مختلف افراد سے

اختلاط پیدا کرنے کے بجائے عامۂ قوم سے دوستانہ تعلقات قائم کرو۔ تحائف دینے سے محترز رہو کیونکہ چند افراد سے کسی چیز کو خرید کرنا جو ایک جماعت کثیر کی ملک ہے خطرناک طرز عمل ہے (۱)۔ لیکن اگر سپیو نے یہ نصیحت کی بھی تھی تو اس کا اثر یوگرتھا پر زائل ہو چکا تھا اور وہ اپنے منصوبوں کو پورا کرنے میں مشغول ہو گیا۔

۱۱۳ ق م میں وہ آدھربال کو ہر طور سے پریشان کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اس کا مقابلہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر یوگرتھا نے شبخون مار کر اس کی فوج کو تباہ اور منتشر کر دیا آدھربال نے مجبوراً اپنے دار السلطنت میں پناہ لی اور آغاز جنگ پر اس نے جو سفارت روما روانہ کی تھی اسکے نتائج کا منتظر ہو گیا۔ یوگرتھا اس اثنا میں محاصرہ کر کے بیٹھ گیا اس امید سے کہ جب تک روما سے کمشنر آئیں اس کا قبضہ شہر سرتا (دار السلطنت) پر ہو جائے تاکہ اسکی کامیابی سے صورت حال متغیر ہو جائے۔ مگر یہ شہر مرتفع زمین پر بنا ہوا تھا اور اس کی فصیل کا بڑا حصہ گہری خندقوں کی وجہ سے زمانۂ قدیم کے آلات محاصرہ شکنی سے محفوظ تھا اس کے علاوہ حفاظت کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہ تھی۔ شہر کی آبادی مخلوط تھی کیونکہ شاہان نیومیڈیا غیر ملکیوں کی ہمت افزائی کرکے اپنے شہروں میں آباد کرتے تھے شاہ مسِپسا نے خصوصاً بہت سے یونانیوں کو اس شہر میں آباد ہونے اور اپنی گوناگوں شہری زندگی کو فروغ دینے پر آمادہ کیا تھا۔ شہر میں فینقی عنصر بھی رہا ہوگا کیونکہ یہ قوم ساحل کے تمام شہروں میں آباد تھی۔ مگر شہنشاہی قوم یعنی رومنوں اور اطالیوں نے شہر کی حفاظت میں پیش قدمی کی۔ انھیں نے حملہ آوروں کے پہلے دھاوے کو روکا اور شہر کی فصیلیں اسقدر مضبوط تھیں کہ ان پر یوگرتھا کا سر ٹکرانا بیکار تھا۔ اسی زمانے میں ایک رومن سفارت بھی وارد ہوئی جو تین نوجوان امرا پر مشتمل تھی جن کے نام سالسٹ نے نہیں لکھے ہیں۔ وہ یہ پیام لے آئے تھے کہ دونوں شہزادے جنگ سے دست بردار ہوں اور روما کے ایک مقتدر کمیشن کی ثالثی کو قبول کریں۔ یہ تینوں سادہ لوح نوجوان صرف پیام بر تھے اور یوگرتھا نے ان کی

(۱) اسٹرابو ۱۷۔۳۔۱۲۔ (صفحہ ۸۳۱)

ناتجربہ کاری سے نفع اٹھایا اور ان کو اپنی فوج میں سے گزرنے بھی نہ دیا اس لئے وہ بغیر آدہربال سے ملے واپس چلے گئے۔ پیام کا جواب اس نے اس پیرائے سے دیا کہ گویا وہ خود مظلوم ہے اور آدہربال اس پر زیادتی کر رہا ہے۔ اس نے اپنی گزشتہ خدمات جن کا سیپیو معترف تھا یاد دلائیں اور مجلس سینات کے حضور میں جملہ واقعات کو پیش کرنے کے لئے ایک سفارت بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اس کے طرز عمل سے پریشان ہو کر یہ نوجوان روما واپس ہو گئے اور اس نے سرٹا کو پوری طور سے گھیر لیا۔ آدہربال کو بغیر روما کی امداد کے گلو خلاصی کا چارہ نہ تھا، دشمن نے اس کی مخلوط فوج کی اغوا اور تخویف میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑ رکھا تھا اسلئے اس نے دو جانباز اہل نیومیڈیا کو انعام کا لالچ دلا کر ایک درد آمیز درخواست بطلب امداد دیگر روما روانہ کیا جو کسی نہ کسی صورت سے محاصرہ کن افواج کی صفوں سے بچ کر نکل بھاگے۔[1]

(۶۵) مگر روما کی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ طلب گار امداد کو کسی کامیابی کی امید نہ ہوسکتی تھی۔ سنہ ۱۱۴ ق م میں کٹیٹو نے ایک فوج مقدونیہ میں تباہ کرا دی تھی اور اس شکست کے اثرات کو زائل کرانے کے لئے ایک دوسری فوج تیار ہو رہی تھی۔ سنہ ۱۱۳ میں شمالی اقوام نے نوریکم کے پہاڑوں میں بمقام نوریا پیپیریس کاربو کو شکست فاش دی جو ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے فوج لیکر گیا تھا۔ حملہ آوروں نے اس فتح کے بعد روما پر حملہ نہیں کیا مگر اہل روما ہمیشہ ان کے حملے سے خائف رہتے تھے۔ اس طور پر صورت حالات ان اشخاص کے موافق تھی جو یوگرتھا کے وظیفہ خوار اور روما میں اس کے مفاد کے نگران تھے۔ مگر آدھربال روما کے زیر حفاظت تھا اس لئے اگر انھیں اپنی عزت اور قول کا کچھ بھی پاس تھا تو اس کی امداد ان پر لازمی تھی۔ سفارتوں سے یوگرتھا کو خائف کرنا دشوار تھا مگر چونکہ اس وقت روما کی حالت سقیم تھی اور اس کے سربرآوردہ افراد بندۂ زر ہو گئے تھے اس لئے

[1] لیوی خلاصہ ۶۳۔ اسٹرابو ۵-۱-۸ (صفحہ ۲۱۴)

روما

باب ۳۹

پھر ایک دوسری سفارت بھیجنے پر قناعت کی گئی۔ مگر اس دفعہ مسن، پختہ کار اور معزز اشخاص روانہ کیے گئے۔ مورخوں نے بیان نہیں کیا ہے کہ اس سفارت کو کیا ہدایات دی گئی تھیں لیکن غالباً انکو یہ پیام دیا گیا تھا کہ اگر وہ فوراً سرٹا کا محاصرہ نہ اٹھاوے اور آدھر بال کی مخالفت سے باز نہ آئیگا تو اہل روما کی سخت ناخوشی کا موجب ہوگا۔ سفراء فوراً روانہ ہوگئے کیونکہ ارباب حل وعقد نے اس معاملے کے طے کرنے میں جس بدسلیقگی کا اظہار کیا تھا اس سے اہل روما ناراض ہورہے تھے۔ مقام یوٹیکا واقع صوبۂ افریقہ میں وہ جہاز سے اُترے اور یوگرتھا کو تحریری پیام بھیجا کہ فوراً ان کے سامنے حاضر ہو۔ کچھ روز تو وہ حیلہ حوالہ کرتا رہا اور اسی اثناء میں اس نے سرٹا پر ایک اور زبردست حملہ کردیا تاکہ سفراء سے ملنے کے قبل اس شہر پر اس کا قبضہ ہوجائے۔ مگر اس میں پھر ناکامی ہوئی اور وہ سفراء سے ملنے کے لیئے روانہ ہوگیا سینٹ (سینیٹ) کا ناگزیر حکم اس کو سنایا گیا مگر کسی نہ کسی حیلے سے اس نے اسکارس اور دوسرے سفراء کو چلتا کردیا اور روما کے احکام کی تعمیل نہ کی۔ اس کے بعد وہ پھر سرٹا واپس آیا اور اب اس شہر کا سقوط قریب تھا۔ امداد کی چونکہ کوئی امید نہ تھی اسلیئے اطالوی محافظین بھی آخر کار عاجز آگئے۔ اس لیئے انھوں نے آدھر بال کو مجبور کیا کہ اگر یوگرتھا اس کی جان بخشی کرے تو شہر اس کے حوالے کردیا جائے، اپنے لیئے انھیں کوئی خوف نہ تھا کیونکہ ان کو روما کی سطوت وجبروت پر اعتماد کلی تھا۔ مگر یوگرتھا کی حکمت عملی یہ نہ تھی کہ روما کی امداد کے مفید ہونے کا خیال لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو اس لیئے اس نے آدھر بال کو سخت اذیت کے ساتھ مارڈالا اور محافظین کو خواہ وہ اطالوی ہوں یا دیسی بلاکسی امتیاز کے تہ تیغ کردیا۔ اس قتل عام کا بلاشبہ یہ منشار تھا کہ تمام ملک نیومیڈیا میں غیر جانب داروں کو ایک کافی سبق مل جائے ؎

روما میں جنگ کی تیاری۔

(۶۶) سرٹا کا سقوط ۱۱۲ ؁ کے موسم گرما میں ہوا یعنی ۱۱۱ ؁ کے کانسلوں کے انتخاب کے قبل۔ اس خبر کے مشتہر ہونے سے اہل روما میں سخت ناراضی پھیل گئی کیونکہ یوگرتھا نے سلطنت روما کی تحقیر کی تھی جس سے تمام دنیا میں

باب ۲۹

اس کے بدنام ہونے کا اندیشہ تھا۔ سالست کا بیان ہے کہ اس ناراضی کا اثر بھی یوگرتھا کے موافق اشخاص کے لیت و لعل میں زائل ہو گیا ہوتا مگر سینٹ (سینات) کو اپنے حسب مرضی اس معاملے میں تغافل کا موقع نہ ملا۔ گایس ممیس نے جو سنہ ۱۱۱ کے لیئے ٹری بیون منتخب ہوا تھا اس معاملے کو عمومیت پسندوں کی طرف سے اٹھا کر اور امراء کی بے ایمانی کو آشکارا کر کے حکومت کو فوری کارروائی پر مجبور کیا۔ کیونکہ اہل سینٹ (سینات) مجلس عامہ سے پھر بر سرپرخاش ہونا پسند نہ کرتے تھے اس لیئے کہ انھیں خوب یاد تھا کہ گ، گراکس کے زمانے میں ان کی کیا گت بنی تھی جنگ کا باضابطہ اعلان سال آئندہ کے آغاز تک غالباً نہیں ہوا مگر نومیڈیا بطور پراونسیا (صوبہ)[1] جدید کانسلوں میں سے ایک کے سپرد ہوا۔ نومیڈیا کی افواج کی سرکردگی ل، کیلپرنیس بیس ٹیا کے سپرد ہوئی جس نے فوراً جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ یوگرتھا کو بھی ان تجاویز کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں اس نے پھر ایک سفارت مع زر خطیر روانہ کی۔ مگر سینٹ (سینات) اب اپنے قول سے پھر نہ سکتی تھی اور یوگرتھا کے سفرا چونکہ پوری طور سے اپنے آقا کی طرف سے اطاعت کا یقین نہیں دلا سکتے تھے اس لیئے واپس کر دیئے گئے اور جنگ شروع ہو گئی بیس ٹیا بقول سالست قابل سپہ سالار تھا مگر اس زمانے کے رومن امرا کی طرح وہ بھی سخت حریص واقع ہوا تھا اور اپنے اسٹاف میں بھی اس نے ذی اثر امرا کو مقرر کیا جنمیں اسکارس بھی شامل تھا غالباً اس امید سے کہ معززین کے ہم رکاب ہونے سے اس کے قابل گرفت افعال پر پردہ پڑ جائیگا۔ سالست کے قول کا آخری جزو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے مگر نتائج سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کانسل نے افریقہ پہنچکر نومیڈیا کی راہ اختیار کی جہاں اسے کچھ کامیابی بھی ہوئی اور چند شہروں پر اس نے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد حالت متغیر ہو گئی۔ یوگرتھا نے ہمت ہار کر پھر نامہ و پیام شروع کر دیا راز دار درمیانی اشخاص سے معاملہ طے ہونے لگا اور یوگرتھا کو جسے زیادہ سے زیادہ یہ امید ہو سکتی تھی کہ عارضی صلح کرا کے روما میں پھر اپنی ریشہ دوانیاں

---

[1] اس صوبہ کا نام غالباً رومن صوبہ افریقہ کی رعایت سے افریقہ ہی پڑا ہو گا۔

شروع کرے اس کو یہ معلوم ہو گیا کہ اسکارس بھی طمع زر سے بری نہیں۔ اس نے
فوراً صلح کی درخواست کردی اور ارادہ کر لیا کہ جملہ معاملات وہیں طے ہو جائیں۔
جتنے معاملات جلسۂ عام میں ہوئے سب میں آداب سیاسی کو پوری طور پر ملحوظ
رکھا گیا۔ یوگرتھا جس کو امان دی گئی تھی رومنوں کی چھاونی میں آیا بھرے دربار
میں اپنی فروگزاشتوں کی معافی چاہی اور اطاعت قبول کی جو قبول کر لی گئی۔ اس نے کئی
گھوڑے ہاتھی اور دیگر سامان جنگ بھی حسب معاہدہ پیش کیا۔ مگر اصلی لین دین
کا معاملہ تنہائی میں بیسٹیا اور اسکارس سے طے ہوا۔ اس طور پر افریقہ میں جنگ
کا خاتمہ ہو گیا اور کانسل انتخابات کے لیئے روما واپس آیا۔

رشوت ستانی اور ریشہ دوانی

(۷۶۷) رفتہ رفتہ اس شرمناک صلح کی خبریں روما میں پہنچنے لگیں جس سے
لوگوں کو یقین کامل ہو گیا کہ کانسل نے جو اراکین سینیٹ (سینیات) میں سب سے زیادہ
ذی اقتدار تھا قومی عزت کو ہوس زر میں پامال کر دیا تھا۔ سینیات کو خوب معلوم تھا
کہ یہ صلح دیرپا نہیں ہو سکتی مگر اسکارس کا اثر بہت تھا اور یوگرتھا سے
اس کے ملجانے سے اس جماعت کو اور بھی پریشانی ہوئی کیونکہ بہت سے
قبل ہی سے یوگرتھا کے وظیفہ خوار تھے۔ مگر عوام جو یوگرتھا کے سیم وزر سے بہرہ اندوز
نہیں ہوئے تھے سخت ناراض ہو گئے اور ممیس نے جو اب تک ٹری بیون تھا
امرا کے خلاف اصول دستور غصب اقتدارات اور قوم کی عزت اور مفاد کو برباد کردینے
پر توجہ دلا کر ان کو اور بھی برافروختہ کر دیا کچھ عرصے کے بعد اس نے تحقیقات کیلیئے
ایک تجویز منظور کرادی مگر سربرآوردہ خطاکاروں پر جرم ثابت ہونے کے لیئے یوگرتھا
کی شہادت بھی ضروری تھی۔ یہ طے ہوا کہ یوگرتھا کو امان دیکر طلب کیا جائے اور
پریٹر ل، کیاسیس اس کو لانے کے لیئے روانہ کیا گیا۔ اس اثنا میں جب کہ
روما کے یہ حالات تھے یوگرتھا ان افسروں کو رشوت دیکر ہموار کر رہا تھا جن کو
کانسل افواج کے ساتھ چھوڑ آیا تھا تاکہ اپنی قوت کو پھر مستحکم کرے۔ یہ ماتحت افسر
بھی اپنے بالا دستوں کی طرح اس کے دام فریب میں آگئے۔ مگر جب کیاسیس آیا

ل یہ شہر ۶۱۰ ق م میں کونسل مقرر ہوا اسکے لیئے اس کتاب کی دفعہ ۸۵، دیکھنی چاہیئے (پولی وا سو دا عت ۶۲)

اور اس کو نہ صرف روما کی امان کا بلکہ اپنی امداد کا بھی یقین دلایا اس نے حکم کی تعمیل کو مناسب سمجھا۔ روما کے سیاسی سرگروہوں کے حالات اسے خوب معلوم تھے۔ اس کے علاوہ اگر وہ نافرمانی کرتا تو اس کی اطاعت گویا بے معنی تھی اور اسکارس اور بیس ٹیا بھی اس کے اس فعل سے کہیں کے نہ رہتے۔ مستقبل کا خیال کر کے اس نے محسوس کیا کہ اس کے اس فعل سے اس کے روشن شرکاء تباہ ہو جائینگے اور پھر روما پہنچکر اسے خوب معلوم تھا کہ روپے سے بہت کچھ کام نکل سکتا تھا۔ نتائج سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا قیاس صحیح تھا۔ میمیس نے عوام کی چیرہ دستی سے اس کو محفوظ رکھا اور مجمع عام میں اسکو پیش کیا اور اس کو مشورہ دیا کہ حال کے واقعات کو صاف صاف بیان کر کے اپنے آپ کو اہل روما کے رحم پر چھوڑ دے۔ یوگرتھا کو جواب دہی کا حکم دیا گیا مگر ایک دوسرے ٹریبیون کی بائی بیس نے اس کو بولنے سے روک دیا۔ حاضرین مجمع چلاتے رہے اور ٹریبیون کو دھمکیاں دیتے رہے مگر اس کو روکنے کا قانونی حق تھا جس پر وہ اڑا رہا۔ اس میں شک نہیں کہ عوام کے غیظ و غضب برداشت کرنے کے لیئے اس نے اپنا قرار واقعی معاوضہ لے لیا ہوگا۔ مگر کوئی چارہ کار نہ تھا اس لیئے مجمع حالت غیظ و غضب میں منتشر ہو گیا۔

(۷۶۸) یوگرتھا ابھی تک روما میں موجود تھا جبکہ ۱۱۰ء کے کانسلوں نے اپنی خدمت کا جائزہ لیا۔ ان میں سے پوسٹومیس البینس جو افریقہ میں بیس ٹیا کا جانشین ہونے کو تھا ہرگز یہ نہیں چاہتا تھا کہ جنگ ختم ہو جائے اور اس کو فتح کے جشن برپا کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ میسیو اولڈ گولوسا، یوگرتھا کا چچا زاد بھائی روما میں آکر پناہ گیر ہوا تھا کیونکہ ملک نیومیڈیا میں دیسی شہزادوں کا رہنا خطرناک ہو گیا تھا۔ سالسٹ کا بیان ہے کہ کانسل کے اغوا سے اس نے نیومیڈیا کے تخت و تاج کا دعوی کیا۔ یوگرتھا نے دیکھا کہ فوری کارروائی ضروری ہے کیونکہ سینیٹ میں جو اس کے بہی خواہ تھے وہ اس جدید دعویدار تخت کو ہٹا نہیں سکتے تھے اور اس کے علاوہ اگر سلطنت کے ذرائع دوسرے شخص کے قبضے میں آجاتے تو اسکے ان بہی خواہوں کی ہمدردی بھی نہ باقی رہتی۔ ایسلیئے

یوگرتھا کا قیام روما

اس لئے اپنے وفادار مصاحب بومل کار کو حکم دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے میسیوا کا خفیہ طور سے کام تمام کر دے بومل کار کو چند اشخاص اس کام کے لئے فوراً مل گئے اور ان میں سے ایک نے میسیوا کو اس بے پروائی سے مار ڈالا کہ فوراً گرفتار ہو گیا۔ اور دھمکیوں سے ڈر کر بومل کار کے خلاف میں گواہ سرکار بن گیا سالشت کا بیان ہے کہ اس شخص کا اس پروانۂ امان میں داخل ہونا مشتبہ ہے جو اس کے آقا کو دیا گیا تھا۔ مگر اس پر باضابطہ مقدمہ قائم ہوا اور پہلی پیشی میں اس کو پچاس شخصوں کی ضمانت پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ تعجب کی بات ہے کہ پچاسوں ضمانتیں یوگرتھا کے دوستوں کی طرف سے فوراً داخل ہو گئیں۔ اس نے خود اس جرم سے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ مگر اس کے دوست اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتے تھے۔ نیومیڈیا میں اثر قائم رکھنے کے لئے بوملکار کا بچانا ضروری تھا۔ اس لئے اس نے چپکے سے بومل کار کو مکان روانہ کر دیا اور ضامنوں کو ضمانت کی رقم ادا کر دی۔ پرمی آخر کار سینات کو بھی جوش آگیا اور یوگرتھا کو روما سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ روایت ہے کہ روما سے روانہ ہوتے ہوئے اس نے پلٹ کر دیکھا اور کہا "یہ ایک شہر ہے جو بکنے والا ہے اور صرف منتظر ہے اس شخص کا جو اس کی پوری قیمت دے سکے"۔[1]

روما کی شرمناک ہزیمتیں۔

(۶۷۹) ۱۱۱ ء ختم ہو رہا تھا اور ۱۱۰ ء کے انتخابات قریب آگئے تھے جس کا صدر البینس ہونے کو تھا کیونکہ اس کا ہم عہدہ اوفس مقدونیہ میں مصروف پیکار تھا۔ اس لئے وہ افریقہ اس قصد سے روانہ ہوا کہ موسم سرما ہی میں جنگ کو ختم کر دے۔ مگر یوگرتھا اس قدر تیزی سے نقل و حرکت کرتا تھا اور آگے سلسلہ گفت و شنید کے آغاز کا وعدہ کرتا جس کے سبب سے کانسل پریشان ہو کر روما واپس آیا اور افواج کو اپنے بھائی آلس کے زیر کمان چھوڑ دیا۔ سیاسی سرگروہوں کی طرف سے روما میں عام طور پر بدگمانی ہو گئی تھی اور اکثر لوگ کانسل کی ناکامیابی کو یوگرتھا سے سازش کر لینے پر محمول کرتے تھے۔ مزید براں روما میں اپنے کام کو ختم کر کے پھر میدان جنگ کو وہ جلد واپس نہ ہو سکتا تھا کیونکہ ایک سیاسی پیچیدگی[1] کی وجہ سے روما

[1] سالشت "یوگرتھا" ۳۷

ہیں تمام انتظامی کام رک گیا تھا بےچینی عام طور پر پھیل گئی تھی اور یوگرتھا کے روپے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اور بھی شکوک پیدا ہو گئے تھے۔ دو ٹری بیون فوری انتخاب دوبارہ[۵۱] کے ساعی تھے مگر ان کے ہم عہدہ غالباً کسی سیاسی اصول کی بنا پر اس کے مخالف تھے۔ اس نزاع کی وجہ سے ٹری بیونوں اور دیگر عہدہ داروں کا انتخاب معرض التوا میں پڑ گیا تھا۔ کسی نہ کسی صورت سے یہ وقت رفع ہو گئی[۵۲] مگر اس اثنا میں سنہ ۱۱۰ ختم ہو گیا اور البینس جواب پروکانسل تھا ابھی تک روما میں موجود تھا۔ مگر اس کا بھائی خاموش نہ تھا۔ موسم سرما کے وسط میں[۵۳] اپنی خیمہ گاہ سے نکل کر وہ ایک شہر کے فتح کرنے کے لیے روانہ ہوا جس میں مشہور تھا کہ یوگرتھا کا خزانہ ہے غالباً اس قصد سے کہ ایک ہی حملے میں خود بھی مالا مال ہو جائے اور جنگ بھی ختم ہو جائے۔ مگر اس شہر کا موقع ایسا تھا کہ اس کا محاصرہ آسانی سے نہ ہو سکتا تھا اور یوگرتھا دھمکیوں سے ڈرنے والا نہ تھا۔ اس نے حریص اور نااہل رومن سردار کو نفع کا لالچ دلا کر خفیہ طور سے معاملہ طے کرنے کے بہانے سے صحرا میں بلایا اور وہاں اس کے خستہ حال اور ناراض سپاہیوں کو اغوا کرنا شروع کیا اور جب دیکھ لیا کہ ان میں ہمت باقی نہیں رہی ہے تو رات کو روما کی سپاہ پر حملہ کر دیا۔ لیگیوریا اور تھریس کی امدادی افواج کے سپاہی اور بعض لشکری بھی دشمن سے مل گئے اور ایک سنتوری نے بھی دغا کی۔ اہل نومیڈیا خیمہ گاہ میں گھس آئے اور رومنوں کا کام تمام کر دیا۔ دوسرے روز آلس اور باقی ماندہ لوگ جو بچ گئے تھے یوگرتھا نے براہ ترحم ان کی جان بخشی کی اور جوے کے نیچے گزرنے کے[۵۴]

---

[۵۰] اس معاملے کے تفصیلی حالات بیان نہیں کیے گئے ہیں نہ ان کے متعلق قیاس کام کر سکتا ہے

فوری انتخابات دوبارہ کی شرائط کے لیے دیکھو فقرہ (۱۲ ۷)

[۵۱] کم از کم سیمیلس تو اگر معمولی وقت یعنی ۱۰ دسمبر سنہ ۱۱۰ ق م کو نہیں تو سنہ ۱۰۹ کے اوائل میں ضرور ٹری بیون تھا۔ انتخاب کے وقت کے لیے دیکھو (۲۱ ۷)

[۵۲] سلیسٹ یوگرتھا (۳۷)

[۵۴] یہ ایک قدیم رسم تھی مغلوب فوج ہتھیار ڈال دینے کے بعد ڈھالوں یا جوے کے نیچے سے گزرتی

کمیشن تحقیقات

بعد ان کو ملک نیومیڈیا سے دس روز کے اندر نکل جانے کا حکم دیا گیا۔
(۲۰) یہ شرمناک ہزیمت نیومنٹیا میں من کینس کی شکست سے بھی بدتر
تھی یعنی سکاڈیس مارکس کی شکست کے مماثل جو اس دور دراز زمانے کا واقعہ تھا
جبکہ روما کا پورے ملک اطالیہ پر بھی قبضہ نہیں ہوا تھا۔ سالُسٹ کا بیان ہے کہ
اس واقعہ سے نہ صرف اہل روما کی آتش غیظ و غضب مشتعل ہوگئی اور وہ سخت
شرمندہ ہوئے بلکہ خوف زدہ بھی ہوگئے۔ ممکن ہے کہ اس کا بیان صحیح ہو کیونکہ
مقدونیہ اور ایلیریکم میں روسن افواج کی شکست اور شمالی حملوں کی افواہ سے ان کے
حواس باختہ ہو رہے تھے۔ البینس (کانسل) نے عجلت کے ساتھ افواج کو جمع
کرنا چاہا مگر ٹریبیونوں نے فوج کو میدان جنگ لیجانے سے اس کو روک دیا۔ اسکے
بعد وہ خود افریقہ کی طرف روانہ ہوا کیونکہ سینات نے فیصلہ کر دیا تھا کہ صلح نامہ
جو یوگرتھا کے ساتھ ہوا تھا اسکی پابندی ضروری نہیں۔ مگر وہ کچھ کر نہ سکا کیونکہ ہزیمت
خوردہ فوج کا باقی ماندہ کم قیمت حصہ میدان جنگ میں جانے کے لائق نہ تھا۔
مگر رومنوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا۔ غالباً ۱۱۰ء کے اواخر میں جبکہ جدید
ٹریبیون اپنی خدمت پہ قائم ہوئے ان میں سے ایک ک۔ میملیس لیمیٹانس
نے ایک تجویز پیش کی کہ ایک خاص کمیشن ایسے اشخاص کے افعال کی تحقیقات

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ گویا فریق غالب کا جوا اس کی گردن پر پڑ جاتا ہے۔ جیسے کہ آج کل مغلوب
فوج اپنے ہتھیاروں کو ڈھیر کر دیتی ہے۔ مترجم۔

[۱] کانسلی کے انتخابات کیا ہوئے معلوم نہیں مگر غالباً ۱۰۹ء کے اوائل میں ہوگئے ہونگے کانسلی صوبجات
کی سپردگی کا بھی کہیں ذکر نہیں اور غالباً سیاسی پیچیدگی کے سبب سے یہ کام ملتوی ہو گیا ہوگا۔
اگر یہ صحیح ہو تو افریقہ میں البینس کی واپسی حسب قاعدہ ہے سالُسٹ کی عبارت ["یوگرتھا" ۴۳-۱]
بالکل غلط ہے جیسا کہ مسٹر ہمرس نے اس کتاب کے دیباچے میں بیان کیا ہے
(صفحہ ۱۵)

[۲] قانون میمیلیا اور اس کے نتائج کے لیئے دیکھو سالُسٹ "یوگرتھا" (۴۰) سسرو بروٹس
(۱۲۸-۱۲۷) پیرعبالیو ۲۸۔ پلوٹارک ک۔ گراکس کی سوانح عمری پہ ہولڈین کے حواشی۔

کے لیئے مقرر کیا جائے جنھوں نے حال میں ہوگرتھا سے، سازش کرلی تھی، اس کی کسی طور سے امداد کی تھی یا اس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کیا تھا۔ اس تجویز کا نفاذ بصورت قانون ۱۰۹ سنہ کے اوائل میں ہوا۔ امرا، خوف زدہ ہوگئے اور اسکی نامنظوری کی بے سود کوشش کی نگران کے منسوبلین کے ووٹ ڈ آرار اس کے لیئے کافی نہ تھے مع لاطینی اور دیگر حلفارکے جن کو وہ شہر میں لائے تھے۔
اصل واقعہ یہ ہے کہ طبقۂ نائٹ طبقۂ عوام کے ساتھ ملکر کام کررہا تھا اور دونوں کے اس اتحاد کا مقابلہ سخت دشوار تھا۔ قانون میمیلیا کے ذریعے سے جو خاص طرز عمل وضع کیا گیا اس کے تفصیلی حالات کے متعلق شبہ ہے بیان کیا جاتا ہے کہ تینوں تحقیقات کنندہ کمشنروں (کوسے زیٹور) کا تقرر انتخاب سے ہونیکو تھا مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سزائیں جو دی گئیں ان ارا کین جوری کی وجہ سے تھیں جو گراکی کے قائم کیئے ہوئے نمونے پر مقرر ہوئے تھے یعنی طبقۂ ایکوئیسٹرین سے تعلق رکھتے تھے۔ اغلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت کی تشکیل یہ تھی کہ اس میں مقرر شدہ صدر ہوتا تھا اور اس کے مشیر (کانسیلیم) ہوتے تھے مگر یہ کانسیلیم صرف مشورے کے لیئے نہ تھی بلکہ ایک باقاعدہ جوری تھی جو مقدمات کا فیصلہ غلبۂ آرا، سے کرتی تھی۔ المختصر جوری کا طریقہ جو عدالت استحصال بالجبر (اپی ٹنڈے) میں ۱۴۹ سنہ ق م سے قائم تھا بالکل عام ہوگیا جس سے خاص حالتوں میں بھی تجاوز کرنا ناممکن تھا۔ کوسے زیٹور ممکن ہے کہ ارا کین سینات ہوں بلکہ ممکن ہے کہ سب رکن سینات ہوں۔ مگر تین کی کیوں ضرورت تھی۔ ہم یہ یقین نہیں کرسکتے کہ تین عدالتیں تھیں سب سے اہم امر یہ تھا کہ اگر ایک ہی کوسے زیٹور ہوتا تو اس کی بیماری یا موت سے سب معاملہ درہم برہم ہوجاتا اور اصل مقصد میں کامیابی نہ ہوتی۔ اس لیئے تین شخصوں کا تقرر جن میں سے ہر ایک اس خدمت کے فرائض کو انجام دے سکتا تھا ایک عملی پیش بندی تھی جو بالکل رومنوں

---

۱۵ دیکھو عام سین اسٹاٹس ریخٹ ۲ فہرست (کوسے زیٹور)
۱۵۲ دیکھو سسرو ڈی اوراتورے ۲-۲۸۳ اور ولکنس کا حاشیہ؛

کے اصول کے موافق تھی اور گراکی کے کمیشن زرعی کی تشکیل بھی بالکل اسی طرح ہوئی تھی باوجود عوام کی برانگیختگی اور امراء کے ہراس کے اسکارس ہمت نہ ہارا اور کچھ ایسی تدبیریں کیں جس کی بدولت وہ خود بھی ایک کمشنر منتخب ہو گیا۔ یہ سالسٹ کا بیان ہے مگر سسرو کہتا ہے کہ جب بیس ٹیا کے مقدمے کی سماعت ہونے لگی اسکارس عدالت میں بطور اس کے معاون کے موجود تھا۔ اگر اسکارس کسی خاص مقدمے کی سماعت کے دوران میں بہ حیثیت صدر موجود نہ تھا تو روما کے دستور کے مطابق کوئی امر اس کے بہ حیثیت معاون موجود ہونیکا مانع نہ تھا اور دونوں مورخوں میں جو ظاہری اختلاف ہے وہ رفع ہو جاتا ہے۔ سالسٹ کا یہ بھی بیان ہے کہ تحقیقات میں جانبداری کی وجہ سے حد درجہ سختی اور بے انصافی برتی جاتی تھی کیونکہ عوام پر اپنے غلبے کے زمانے میں امراء نے جو ظلم کیا تھا اب اسکا پھل انکو مل رہا تھا۔ بقول سسرو جن لوگوں کو دوران تحقیقات میں سزا ملی سابق کے کانسل بیس ٹیا و البینس تھے اور اوپی میس بھی تھا جس سے ہر شخص کو نفرت تھی اور جو بالآخر ڈراکیم میں بحالت جلاوطنی مر گیا[1]۔

میٹی لس کی سپہ سالاری

(۱۷۷) غالباً ۱۰۹؁ کے وسط میں کانسل ک کائی کسیلیس میٹی لس نے افواج افریقہ کی کمان لی۔ مورخین اس شخص کے اعلیٰ اخلاق خصوصاً راست گوئی کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ بے ایمانی کے زمانے میں ایماندار[2] اور پشتینی امیر ہونے کی وجہ سے ایک طرف تو وہ عمومیت پسندوں کا مخالف مگر اس کے ساتھ ہی اپنے فرائض کا پابند تھا۔ نہ صرف سینیٹ اور عامہ قوم بلکہ حلفاء اور متوسل بادشاہ بھی اس کی امداد کے لئے تیار تھے۔ جب وہ میدان جنگ کی طرف روانہ ہوا تو اہل روما کو امید ہوئی کہ جب فوج کا سپہ سالار ایسا شخص ہے جس کو نیومیڈیا کے زر و سیم کی ہوس نہیں ہے تو فتح ضروری ہے۔ مگر اس کا کام آسان نہ تھا۔ اس کو اپنی جدید فوج کو کام کے لائق بنانا

۱؎ سسرو پرو سیسٹ (۱۴۰)

۲؎ اس کے ثبوت میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا اور دوران مقدمہ میں اس نے اپنی حساب کی بہی پیش کرنی چاہی تو جوری نے اس کے قول کو کافی خیال کیا اور بہی کو نہ دیکھا۔ دیکھو سسرو پرو بالبو ۱۱

تھا اور پرانے سپاہیوں کی ہمت کو بڑھانا تھا اور سب سے ضروری یہ تھا کہ پرانے سپاہی نئے سپاہیوں کو اپنی مثال سے بے ہمت نہ کر دیں۔ بد قسمتی سے اس کے جو سپاہی تھے سست اور کاہل لٹیرے اور بھگوڑے تھے۔ مگر ان مشکلات کا اسے احساس تھا اور اس کے اسٹاف میں تجربہ کار سپاہی تھے نہ کہ نمائشی امراء۔ ان میں دو قابل ذکر شخص تھے ایک تو پی روٹی لیس اوفس تھے جو فلسفہ رواقیین (اسٹوئک) پر عمل کرتا تھا اور ۱۰۵ء ق م میں کانسل بھی ہوا تھا اس نے سپاہیوں کی تربیت میں اصلاح کی میٹی لس نے خاص فرائض اس کے سپرد کیے تھے اور غالباً وہ فوج کی ضبط اور قواعد میں اصلاحات کرنے لگا۔ گائیس ماریس کا ذکر ہم کر چکے ہیں ۱۴۲ھ میں وہ ہسپانیہ میں بہ حیثیت پریٹر قزاقوں کی سرکوبی میں مصروف تھا۔ اگر وہ بڑے خاندانوں میں سے کسی سے تعلق رکھتا تو ان کارہائے نمایاں کی وجہ سے وہ فاتحانہ اعزاز کا مستحق ہوتا مگر وہ امراء کے معزز طبقے کا رکن نہ تھا۔ جائداد تو اس نے اس وقت تک کافی حاصل کر لی ہوگی مگر حصول زر اس کی فاسد طبیعت کے منصوبوں کے لیے کافی نہ تھا۔ میٹی لس اس کی فوجی قابلیت کی قدر کرتا تھا مگر اس کو پیش پیش نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ جنگی مشوروں میں اس سابق کسان کی حیثیت جس نے ٹھیکہ داری میں روپیہ کمایا تھا ایک پیشہ ور سپاہی کی تھی جو صرف اپنی قابلیت کی وجہ سے امراء کے ساتھ شریک کر لیا جائے۔ ضبط کے از سر نو قائم کرنے اور فوج کو میدان جنگ میں لڑنے کے قابل کرنے میں کانسل کو ان دونوں شخصوں سے یقیناً بہت کچھ مدد ملی۔ دونوں میں جو خلقی اختلافات تھے بعد میں نتیجے سے ظاہر ہو گئے۔

میٹی لس کے زیر کمان رومیوں کی بہتر حالت

۱۰۹ء جنگ کا رخ اب بدل گیا تھا۔ یوگرتھا نے پھر اپنی اطاعت کا یقین دلانا چاہا مگر میٹی لس نے اس کے سفیروں کو ہموار کرنے کی کوشش کی گو ایک بادشاہ کے ساتھ ایسی چال برتنا ذرا جوکھم کا کام تھا کیونکہ یا تو کارپرواز انعام کے لالچ سے بادشاہ کو قتل کر ڈالتا یا اس کو پھنسا دیتا اور اس طرح جنگ ختم ہو جاتی یا یوگرتھا

---

۱ ویلیریس میکسمس ۲-۳-۲ اس موقعہ پر پہلوانوں کی جنگ آزمائی پہلی مرتبہ دکھائی گئی اور سپاہیوں کو تلوار کے کرتب سکھائے گئے۔ دیکھو مارکوارٹ ۳-۵۵۵

کو سازش کا حال معلوم ہو جاتا اور پھر وہ کسی پر اعتبار نہ کرتا مگر اس تدبیر سے کانسل بادشاہی حکومت کے سب سے کمزور نقطے (یعنی کار پردازوں پر بھروسہ کرنا) پر وار کر رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ نیومیڈیا کی طرف پیش قدمی شروع کی شہر واگا پر جو اطالوی تجارت کا مرکز تھا قبضہ کر کے اس کو فوجی مرکز بنا دیا گیا۔ یوگرتھا کے پاس سے دوسرے سفیر آئے مگر ان کو بھی حسب سابق ہموار کرنے کی کوشش کی گئی۔ بادشاہ کو اس اثنا میں معلوم ہو گیا کہ میٹی لیس کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے جنگ ناگزیر ہے۔ اس نے ایک فوج غدار جمع کر لی اور دشمن کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھتا رہا کہ جب کبھی رومن گھاٹ میں آ جائیں ان پر موقع پا کر حملہ کر دے۔ کانسل موتھول ندی کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھتا گیا کیونکہ پانی کے قریب رہنا نہایت ضروری تھا۔ اس لئے اس کو اکثر اوقات نشیب کی اراضی میں سے گزرنا ہوتا تھا اور آخر کار یوگرتھا نے موقع پا کر حملہ کر دیا۔ دونوں فوجوں میں اس مقام پر عرصے تک مقابلہ ہوتا رہا جس میں نیومیڈیا کی افواج کے سریع الحرکت ہونے اور زمین کے ناہموار ہونے کی وجہ سے رومنوں پر فوقیت حاصل تھی۔ مگر رومن افواج کے استقلال اور ان کے سپہ سالاروں کے تحمل نے یقینی شکست کو فتح سے بدل لیا اور آخر کار بغیر ندی سے ہٹنے کے انھوں نے دشمن کو بھگا دیا اور چند دنوں کے آرام کے بعد باوجود گزشتہ لڑائی کے نقصانات کے رومن فوج دھاوا کرنے اور لڑنے کے لئے تیار تھی جیسا کہ ایک متمدن ملک کی فوج کو ہونا چاہیئے تھا۔ یوگرتھا کی فوج کی حالت اس کے بالکل خلاف تھی دست بدست معرکے میں نیومیڈیا کے سپاہی اطالیہ کی قواعد داں سپاہ کے مقابلے میں جو ہوشیار افسروں کے زیر کمان تھی کچھ بھی نہ تھی۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ ایک ساتھ حملہ کرتے تھے اور تعاقب ہونے پر بھاگ نکلتے تھے۔ اور جو سپاہی میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوتا اس کو پھر واپس لانا دشوار تھا۔ کیونکہ وہ اپنے ہی ملک میں تھا، فتح حاصل کرنے پر رومن چھاؤنیوں میں لوٹ مار کرنے کا بھی کم موقع تھا، اور پھر کر گھر چلے جانے کا خیال ہر وقت پیش نظر رہتا تھا اسلئے ان کا پسپا ہونا شکست فاش سے کم نہ تھا اور یوگرتھا کی عظیم الشان فوج چشم زدن میں غائب ہو گئی۔ اس لئے پھر دوسری فوج کی تیاری شروع کر دی

گرساگسٹ کا بیان ہے کہ اب اس نے جو سپاہی بھرتی کیئے وہ جنگجو طبقے میں سے نہ تھے میٹی لس نے اب یہ محسوس کر کے کہ جنگ کے ختم ہونے میں دیر ہوگی اور خونریز لڑائیوں میں فتح حاصل بھی ہو تو اس میں جان و مال کا نقصان ہے اس نے اپنے طرز عمل کو تبدیل کر دیا۔ اس نے نہایت تیزی کے ساتھ دشمن کے ملک میں پیش قدمی شروع کر دی اور تمام ملک کو تباہ کرنا شروع کر دیا شہروں اور قلعوں کو فتح کر کے وہاں کے تمام بالغ مردوں کو تہ تیغ کر کے لوٹ مار کا مال اپنے سپاہیوں کے سپرد کر دیا۔ اس طور پر اس نے دیسی باشندوں کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا اور اپنی فوج کے لیئے رسد بھی حاصل کرتا رہا۔ اہم مقامات پر فوجیں ڈالدی گئیں اور یوگرتھا کو اپنے ہی ملک میں گویا دوسرے ملک میں جنگ کرنے کی مشکلات پڑ گئیں۔ اس نے مجبوراً بے قاعدہ جنگ شروع کر دی اور رومنیوں کی رسد لانیوالی جماعتوں اور فوج کی ٹکڑیوں کو اپنے چیدہ سوار لیکر تباہ کرنے لگا۔ اس طور پر گویا فریقین کے سپہ سالاروں کو اب معلوم ہو گیا تھا کہ اپنی افواج سے وہ کس خاص طریقے پر کام لے سکتے تھے اور اسی طریقے پر عمل کرنے لگے تھے۔

(۲۲۳) گذشتہ سپہ سالاروں کی شرمناک ناکامیوں کے بعد اہل روما کا میٹی لس کی فتوحات پر خوش ہونا اور ان کی امیدوں کا بڑھ جانا قابل تعجب نہیں۔ مگر یہ چالاک شخص اپنی افواج کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیشہ نقل و حرکت کر کے ملک کو تباہ کرنا اور یوگرتھا کا ہمیشہ پیچھے لگا رہنا سخت پریشانی کا موجب تھا اور فوجیں بالکل خستہ ہو گئی تھیں۔ یوگرتھا بھی موقع پاکر دشمنوں پر رعب جماتا رہتا تھا اور جو اکیلے دکیلے رومن سپاہی ملجاتے انکو مار ڈالتا۔ اس لیئے رومن کمانڈر نے قصد کیا کہ شہر زاما پر جو مشرقی نیومیڈیا کا صدر مقام اور نہایت مستحکم تھا حملہ کرے۔ اگر جغرافیہ نویسوں نے غلطی نہیں کی ہے تو یہ مقام رومن صوبے کی سرحد سے دور نہ تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس مقام پر حملہ کرنے میں میٹی لس کا مقصد یہ تھا کہ یوگرتھا وہاں کمک کے لیئے آئے اور اس سے قطعی جنگ ہو سکے۔ ایک امر کا یہاں تذکرہ کرنا ضروری ہے جس سے رومن سپہ سالاروں کی مشکلات پر روشنی پڑتی ہے رومن افواج سے سپاہیوں کا بھاگ کر دشمن سے ملجانا کوئی نئی بات نہ تھی اور

اس جنگ میں بھی یوگرتھا کو بہت سے ایسے سپاہی مل گئے تھے - ان میں سے سب یا تو اطالوی حلفاء میں سے تھے یا غیر ملکی امدادی افواج کے سپاہی تھے - انھیں فراریوں سے غالباً بادشاہ نے زاما پر حملہ کیئے جانے کی خبر سنی - اس نے بعجلت زاما کی راہ لی، وہاں کے باشندوں کی ہمت افزائی کی اور ان کی امداد کے لیئے فراری رومن سپاہیوں کی ایک جماعت وہاں چھوڑ دی - اس کے بعد وہ پھر صحرا کی طرف چلا گیا اور رومنوں کی نقل وحرکت کی خبروں کا انتظار کرتا رہا - ماریس فوج کی ایک چھوٹی سی ٹکڑی کے ساتھ شہر سیکا سے رسد لانے کے لیئے بھیجا گیا تھا جو مغرب میں رومنوں کے قبضے میں تھا - یوگرتھا نے اس کی فوج کے اگلے حصے پر شہر کے دروازے سے نکلتے ہی حملہ کر دیا اور اہل سیکا بھی بغاوت پر تیار تھے - مگر ماریس فن سپہ گری میں طاق تھا اس نے فوراً دشمن کو پسپا کر دیا - رومن فوج نے زاما کو گھیر لیا مگر اس محاصرے کے حالات ہم اس موقع پر بیان نہ کریں گے گوسالست نے غیر معمولی وضاحت کے ساتھ خونریز حملوں، زبردست محافظت، یوگرتھا کی امداد پہنچانے کی جانباز کوششوں اور ماریس کی قابلیت اور حسن تدبیر کا ذکر کیا ہے - آخر کار میٹی لس کو محاصرہ اٹھا دینا پڑا - اس نے نیومیڈیا کے مختلف شہروں میں کچھ فوجیں چھوڑ دیں اور باقی فوج کو لیکر موسم سرما بسر کرنے کے لیئے رومن صوبے کو واپس چلا گیا؛

(۵) گزشتہ معرکوں کی خونریزیوں اور محنت شدید سے کوئی خاص نفع نہیں ہوا تھا - اس لیئے میٹی لس نے پھر خفیہ سازشوں سے کام لینا چاہا - بوملکار نے یوگرتھا کا منظور نظر کارپرداز تھا جنگ اور امن دونوں حالتوں میں اپنے مالک کی نمک حلالی سے خدمت کی تھی مگر اب جنگ کا رنگ ایسا تھا کہ آخر کار روما کی کامیابی لازمی نظر آتی تھی اور بوملکار نے محسوس کیا کہ ممکن تھا کہ وہ رومنوں کے حوالے کر دیا جاے اور وہ اس سے بدلہ لیں کیونکہ شاید یوگرتھا اپنی جان بچانے کے لیئے اپنے دوست کو بھینٹ دیتا - اسلیے اس نے میٹی لس کے وعدوں کو بطیب خاطر سنا جس نے اس کو امان دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ اپنے آقا کو زندہ یا مردہ رومنوں کے سپرد کر دے مگر اوقت صرف اتنی

کوشش کی گئی کہ بادشاہ کو اطاعت کلی قبول کرنے پر دھمکا کے مجبور کیا جائے
یہ چال ایک حد تک چل گئی۔ یوگرتھا سے کہا گیا کہ وہ ایک رقم کثیر، اپنے باقی ماندہ
ہاتھی، اور کچھ گھوڑے اور ہتھیار رومنوں کے حوالے کر دے۔ اس نے فوراً اس
حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد اس کو حکم دیا گیا کہ فرار شدہ رومن سپاہی جو اس کے
ساتھ ہیں ان کو بھی حوالے کر دے [۱] اس کی بھی اس نے تعمیل کی مگر بعض کو اس کی
خبر لگ گئی تھی اور وہ بھاگ کر موریٹانیا میں پناہ گیر ہوئے۔ باقی ماندہ کا جو حشر ہوا
ہوگا اس کو ہم آسانی سے قیاس کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد بادشاہ کو حکم دیا گیا
کہ وہ بذات خود حاضر ہو۔ مگر اس نے دیکھ لیا کہ یہ دام فریب اس کو گرفتار کرنے
کے لئے بچھایا گیا ہے اور اس نے انکار کر دیا رفتہ رفتہ اس میں پھر ہمت آگئی
اور باوجود اس قدر نقصانات کے اس نے پھر جنگ کا تہیہ کر لیا ؎

میٹی لس اور میریس کی نزاع

(۷۷۵ھ شاہ) کے انتظامات میں صوبۂ افریقہ بہ حیثیت پرو کانسل
میٹی لس کے سپرد ہوا اور معلوم یہ ہوتا تھا کہ جنگ کے اختتام کا سہرا اسی کے
سر رہیگا۔ مگر صوبے کے صدر مقام پر ماریس اور میٹی لس کے درمیان نزاع پیدا ہو جانے
سے یک جہتی باقی نہ رہی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نجومی نے ماریس کو اس کی
خوش قسمتی کا بالیقین دلایا تھا اور خود اس کو بھی حصول جاہ کی سخت حرص تھی۔ اب
اس کی یہ آرزو تھی کہ کسی صورت سے کانسل ہو جائے۔ خدمت پریٹری پر وہ
فائز ہو ہی چکا تھا اس لئے قانوناً اس کا شمار نوبیلیس (امرا) میں تھا مگر روما کے
بڑے بڑے خاندانوں کا قدیم دستور یہ تھا کہ خدمت کانسلی اپنے ہی دائرے میں محدود
رکھیں۔ اس حد فاصل کو جو قانون سے نہیں بلکہ رواج سے قائم کی گئی تھی۔ ماریس
نے توڑنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اپنے نفس پر اسے اس درجہ قابو حاصل تھا کہ
ایک وقت جب اس پر عمل جراحی ہوا اس کے چہرہ پر شکن نہ آئی اور اسی غیر معمولی قوت
کے بدولت گو اس کے اپنے کارہائے نمایاں کی کوئی داد نہ ملتی تھی مگر وہ ساکت رہا

[۱] آروسیس (۵-۱۵-۷) کا بیان ہے کہ ۳۰۰۰ آدمی حوالے کیے گئے۔ اس نے غالباً لیوی سے نقل
کیا ہے۔ اہل تھریس و لیگیوریا بھی جنکا اپین نے ذکر کیا ہے غالباً اسی موقع پر حوالے کیے گئے تھے ؎

مگر اب اسکا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تھا۔ اس نے میٹی لس سے روما جا کر خدمت کانسلی کا وعویدار ہونے کے لیئے رخصت کی درخواست کی مگر اس نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سپہ سالار جو طبقۂ امراء سے تھا اپنے طبقے کے تعصبات سے بری نہ تھا۔ مگر ماریس باز نہ آیا۔ پرو کانسل یہ دیکھ کر کہ دوستانہ مباحثہ بیکار ہے ماریس سے وعدہ کیا ہے کہ "جب تمہاری ضرورت باقی نہ رہے گی تم کو اجازت دیدیجائیگی۔ مگر تم کو بے صبر نہ ہونا چاہیئے۔ تم کو کانسلی کا اس وقت خیال کرنا چاہیئے۔ جب کہ میرا بیٹا (ایک بیس سالہ نوجوان) بھی خدمت کانسلی میں تمہارا شریک ہو سکے"۔ یہ بات کہ اس کو بیس سال تک اس خدمت کے حصول کا انتظار کرنا ہوگا اس کے دل پر نقش ہو گئی اور اس طنز آمیز گفتگو کو کبھی نہ بھولا۔ اس نے برسوں لڑائیوں میں اپنی جان اس قسم کی طعن و تشنیع کے سننے کے لیئے نہیں ہلاک کی تھی۔ یہ امر بھی واضح ہے کہ امراء روما میں سے ایسے بھی تھے جو اس کی قابلیت کی قدر کرتے تھے کیونکہ وہ اس کے قبل ہی جولیا سے شادی کر چکا تھا جس کا امراء کے ایک قدیم خاندان سے تعلق تھا۔ چونکہ میٹی لس سے اسے کسی امداد کی امید نہ تھی اس لیئے اس نے قصد کر لیا کہ خود اپنے معاملات کا نگران ہو جائے اور جن ذرائع کو استعمال کرے ان کے اخلاقاً جائز ہونے کا خیال نہ کرے۔ سپاہیوں میں ان کی مشکلات اور محنت و مشقت میں شریک ہونے کی وجہ سے وہ پہلے ہی سے ہر دلعزیز تھا۔ ان کی دلجوئی کر کے اور اپنے سردار کی ہر دلعزیزی کو کم کر کے اس نے اپنا رسوخ بڑھانا شروع کیا۔ اس نے رومن ساہوکاروں کی آتش غضب کو بھی بھڑکایا جو گدھوں کی طرح یوٹیکا میں ملک مفتوحہ کی ضروریات سے نفع اٹھانے کے لیئے جمع تھے۔ اس نے کنایتہً ان کو باور کرایا کہ میٹی لس چونکہ خدمت سے دست کش نہ ہونا چاہتا تھا اس لیئے وہ صرف حصول اعزاز کے لیئے جنگ کو طول دے رہا تھا۔ اس نے یوگرتھا کے سوتیلے بھائی گاؤدا سے بھی سازش کرنے میں کوتاہی نہ کی جس کو آسانی سے یقین ہو گیا کہ یہ ہر دلعزیز سپاہی جو اُسکی خوشامد کرتا تھا بہ نسبت مغرور امیر (میٹی لس) کے جو اس کے ساتھ حقارت سے

ا؎ پلوٹارک "ماریس" (۲)

پیش آنا تھا یوگرتھا کو بآسانی تباہ کر کے تاج و تخت کے لئے اس کا راستہ صاف کر سکتا تھا۔ ان سازشوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ روما میں خطوط اور پیام آنے لگے جن کا منشاء یہ تھا کہ تغیر کی ضرورت ہے اور ماریس ہی اس کام کو انجام دے سکتا ہے۔ میمیلین کمیشن کی عدالت اپنا کام کر رہی تھی، امراء اپنے طبقے کے سربرآوردہ اشخاص کی تباہی سے ہمت ہار رہے تھے، عوام اور ساہوکار ایک دوسرے کی معاونت پر آمادہ تھے اور اس طرح نئے آدمی (ماریس) کی ہر طرح سے بن آئی ہو۔

روسن قومی عدالت کی کارروائی

(۷۷۶) اس اثناء میں میٹی لس بھی بیکار نہ تھا۔ ۱۰۸ کی جنگ[1] کا پہلا واقعہ یہ تھا کہ اہالیان شہر واگا نے بغاوت کر دی۔ یہ شہر کچھ عرصے سے رومنوں کے قبضے میں تھا اور وہاں کی فوج کا افسر ایک شخص مسمی ٹرپلی لیس تھا جس کا تعلق سفرمینا سے تھا۔ یہ شخص لاطینی تھا اور اس کی ترقی پانے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے خاندان اور میٹی لس کے خاندان میں دوستانہ تعلقات تھے۔ یوگرتھا نے اب ایک تازہ دم فوج کھڑی کر لی تھی اور حد درجہ سرگرمی سے مصروف پیکار تھا۔ اس نے واگا کے باشندوں کو جو رومن حکومت سے عاجز آگئے تھے رومن محافظ فوج کو او دفعۃً قتل کر دینے پر آمادہ کیا۔ صرف ٹرپلی لیس بھاگ نکلا جس نے غالباً شہریوں سے کچھ درپردہ سمجھوتہ کر لیا تھا کم از کم فوجی روایات کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اپنے سپاہیوں کو نہ چھوڑتا۔ میٹی لس نے فوراً دھاوا کر کے شہر پر یکایک حملہ کر دیا اور قبضہ کر کے سخت خونریز انتقام لیا۔ ٹرپلی لیس بھی فوجی عدالت کے سامنے لایا گیا۔ سالسٹ نے صرف اتنا ہی بیان کیا ہے کہ اس نے جو صفائی پیش کی ناقابل اطمینان خیال کی گئی اس لئے اس کو سزائے تازیانہ دی گئی اور اسکے

[1] اس واقعہ کو سالسٹ (یوگرتھا ۶۶ - ۶۹) اور پلوٹارک (ماریس ۸) نے بیان کیا ہے مگر اختلاف کے ساتھ آخرالذکر نے اس معاملے میں صرف ماریس کو ملوث قرار دیا ہے پلوٹارک نے شاید سالسٹ سے نقل کیا ہو مگر سولا کی سوانح عمری سے اس نے ضرور نقل کیا ہے جو ماریس کے موافق نہیں۔ غالباً ماریس کا ملوث ہونا اسی ماخذ سے لیا گیا ہے۔ دیکھو ایچ پیٹر (پلوٹارک کے سوانح عمریوں کے ماخذ)۔

باب ۳۹

بعدہٗ وہ قتل کر دیا گیا کیونکہ لاطینی[1] ہونے کی وجہ سے فوری سزائے موت اس کو دیجاسکتی تھی۔ لیکن اگر پلوٹارک اپنے غیر صحیح مآخذ سے دعوےٰ کا نہیں کھا گیا ہے تو اس معاملے میں دیگر امور بھی قابل ذکر ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ میٹی لس اس شخص کو سزائے موت نہیں دینا چاہتا تھا اور عدالت نے اس کو ماریس کے اصرار پر مستوجب سزا قرار دیا۔ اس کے بعد پرو کانسل نے اپنے دوست اور وفادار عہدہ دار کو مجبوراً قابل قتل قرار دیا۔ مگر چند ہی روز کے بعد ٹرپلیس کی بےگناہی ثابت ہوگئی اور ماریس میٹی لس کے رنج وافسوس سے لطف اٹھانے لگا جس پر اس بےگناہ کے قتل کا جرم عائد ہوتا تھا۔ مگر یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ کن امور سے اس شخص کی بےجرمی ثابت ہوئی۔ اس واقعہ کی اہمیت صرف یہی ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رومن اس زمانے میں ایک دوسرے پر کس قسم کے الزام لگایا کرتے تھے یوگرتھا کے خلاف سازش حسب سابق جاری تھی۔ اطاعت شعاری کے طرز عمل کو چھوڑ دینے کے بعد بوملکار کے تعلقات یوگرتھا کے ساتھ ناخوشگوار ہو رہے تھے۔ بوملکار عجلت میں تھا اس نے اپنے ایک ہمنوا کو ایک خط لکھا کہ وقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ یہ خط ایک شخص کے ہاتھ میں پڑ گیا جس نے اس کو یوگرتھا کے پاس پہنچا دیا۔ یوگرتھا نے بوملکار اور چند دوسرے شخصوں کو قتل کرا دیا مگر اس معاملے کو خفیہ رکھا۔ سالسُٹ کے اس بیان کو ہم صحیح خیال کر سکتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے یوگرتھا نے کسی پر اعتبار نہ کیا اور دن رات اس کو اپنی جان کے لالے پڑے رہتے تھے۔

ماریس کا انتخاب عہدہ کانسلی پر

(۴۷۷) میٹی لس نے جب دیکھا کہ یوگرتھا اس کے دام فریب میں

[1] سالسٹ نے الفاظ Civise Latis استعمال کئے ہیں مگر یہ الفاظ کہیں اور نہیں آئے ہیں مگر اس کے صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ وہ لاطینی حقوق رکھتا تھا مسٹر سمر س کا بیان ہے کہ میٹی لس نے اس کو وسیع اقتدارات دیئے تھے یہاں تک کہ رومن فوجی ٹریبیون بھی اس کے ماتحت تھے۔ لاطینی لوگوں کو بعض اوقات اہم فوجی خدمات ملجایا کرتی تھیں۔ دیکھو لیوی ۴۳ - ۱۸ - ۱ - ۶ - ۲۱ - ۲ - الفقرہ ۲۸۷۵ اپئین نے (اخرٌ متعلق نومیڈیا - ۳) میں اس شخص کو رومن لکھا ہے جو ٹھیک نہیں۔

نہیں آسکتا تو اس نے دوبارہ جنگ شروع کر دینے کی تیاری کی۔ ماریس بالکل منجمد ہو گیا تھا اور سپاہیوں کو بھی برگشتہ کر رہا تھا۔ اس لیے اس کی موجودگی کچھ مفید نہ تھی۔ اور میٹی لس نے اس کو ۱۰۸ ق م کے موسم سرما میں روما روانہ ہو جانے کی اجازت دیدی۔ پلوٹارک[51] کا بیان ہے کہ انتخاب میں صرف بارہ روز باقی رہ گئے تھے اس لیے دو روز برابر سفر کر کے یوٹیکا میں پہنچا اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر وقت پر روما پہنچ گیا۔ اس کے شرکاء جس میں ٹری بیون اور دیگر اشخاص تھے افریقہ سے جو خبریں آرہی تھیں ان کی بنا پر امراء پر حملہ کر رہے تھے۔ دیہاتی اور شہری سب عمومیت پسندوں کے ہم آواز تھے اور ساہوکاروں کی تعداد غالب بھی اُن کی طرفدار تھی "نیا آدمی" یعنی ماریس نہایت سرگرمی اور جوش کے ساتھ خواہ یہ جوش کسی طرح پیدا ہوا ہو کانسل منتخب ہوا۔ اس کامیابی کے بعد سینات کو ایک دوسرا صدمہ بھی پہنچا جس سے اب تک نومیڈیا کو بطور صوبے کے ۱۰۷ ق م میں کسی کانسل کے سپرد نہیں کیا تھا۔ مگر ایک ٹری بیون نے سینات کے دستوری حقوق کو نظر انداز کر کے اس مسئلے کو کہ یوگرتھا کے مقابلے میں کس کو سپہ سالار مقرر کیا جائے مجلس عامہ میں پیش کرایا اور قبائل نے ماریس کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس طور پر روما کے دستور کے شیرازے کا ایک جوڑ ڈھیلا کر دیا گیا۔ سینات جس سے عموماً سلطنت کے جملہ امور کا انتظام متعلق تھا جوش و خروش کی حالت میں اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکتی تھی۔ اور اس جوش و خروش کے وجوہ بھی تھے۔ میٹی لس کا ہم عہدہ کانسل (۱۰۹ ق م) حال ہی میں صوبہ گال میں شمالی وحشیوں سے سخت شکست کھا چکا تھا۔ لڑائیوں کے کامیاب اختتام کے متعلق امراء جو انتظام کر رہے تھے ایسا نہیں تھا جس سے لوگوں کو اطمینان ہوتا۔ اس لیے غالباً یہ خیال کیا گیا ہو کہ اگر مجلس عامہ کچھ دن تک سپہ سالاروں کا تقرر اپنے ہاتھوں میں لے لے تو بہتر ہوگا۔ ماریس نے دعوے کیا تھا[52] کہ اگر اس کو موقعہ دیا جاے تو وہ یوگرتھا کا خاتمہ کر دیگا اور یہ موقعہ اس کو

---

[51] پلوٹارک ماریس (۸)

[52] سسرو بھی جو ماریس کی ہمیشہ تعریف کرتا ہے اس موقع پر اسکو مورد الزام قرار دیتا ہے دیکھو ڈی آفس ۳-۷۹

اب لگگیا کامیابی سے مخمور ہو کر اپنی قابلیت اور عیش پسند امراکی ناقابلیت پر ماریس نے جو تقریر کی تھی اس کو سالست نے نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مگر واقعہ تو یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پہلے کانسل منتخب ہوا اور اس کے بعد یونانی کتابوں سے فنون جنگ سیکھنا شروع کیا کیونکہ اگر کسی شخص نے فن جنگ عملاً سیکھا تھا تو وہی تھا۔ مگر امرا پر جو اس نے سخت حملہ کیا اس سے کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہوا بلکہ اس طبقے کو اس سے دوامی نفرت ہو گئی یہی وجہ ہے کہ مورخین نے جو اسی طبقے سے ہیں نہایت تعصب کے ساتھ اس کے حالات لکھے ہیں۔ جنگ کے انتظام کے لیئے جن جن چیزوں کی اس نے خواہش کی سب سینات نے منظور کر دیں۔ ان کی نیت یہ تھی کہ اس کو پوری آزادی دیدیں تاکہ وہ بڑے پیمانے پر افواج کی بھرتی کرنے سے اپنی ہردلعزیزی کو خاک میں ملادے۔ مگر انکا اندازہ بالکل غلط تھا۔ کیونکہ عوام کو اس پر اعتماد کلی تھا اور بہت سے نبرد آزما سپاہی جنہیں سے اکثر اس کے زیر کمان لڑ چکے تھے فوراً جنگ کے لیئے تیار ہو گئے۔ ان سپاہیوں کو جو اعتماد اس پر تھا اس سے دوسرے بھی متاثر ہوے۔ جو محتاج تھے ان کو نیومیڈیا کے خزائن کا لالچ تھا جو یوگرتھا کی رشوتوں سے مشہور ہو گئے تھے اور منچلے لونڈوں کو عظیم الشان اور کامیاب فوج میں شریک ہونے کی ہوس تھی۔ رضاکاروں کی تعداد کثیر اس کے پیچھے پڑ گئی اور زمانے کے حالات ایسے تھے کہ وہ اپنی فوج کو جس طرح چاہتا بغیر کسی سابقہ نظیر کی پابندی کے تیار کر سکتا تھا۔ قدیم اصول یہ تھا کہ سلطنت کی حفاظت مالکان جائداد کا فرض ہے[۱] مگر ماریس کو اس کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ اس معاملے میں بھی دیگر امور سلطنت کی طرح اصول اور عمل میں بُعد پیدا ہو گیا تھا اس کو ایسی فوج کی ضرورت تھی جو اس کی وابستہ ہو کیونکہ اچھا صناع ہونے کی وجہ سے وہ خوب جانتا تھا کہ اس کے کام کے لیئے کون سے اوزار زیادہ مناسب ہیں اس لیئے وہ تیار تھا کہ جو اصول یا خیالات اسکے موافق ہوں انکا ذرا سا بھی پاس نہ کرے۔ اگر جو لوگ جائداد نہیں رکھتے تھے[۲] سپاہی منتش

۱؎ دیکھو ولبر لیس میکسی مس ۲-۳-۱-گمپلیس ۱۶-۱۰ مارکوارٹ "حکومت مملکت"

۲؎ پلوٹارک (ماریس ۹) کہتا ہے کہ اس نے غلاموں کو بھی بھرتی کر لیا غالباً یہ روایت اس نے سولا کی

تھے تو ان کو اپنی افواج میں بھرتی کرنے میں اسے کوئی عذر نہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے یہ طرز عمل اس لیئے اختیار کیا کہ صاحبان جائداد فوج میں شریک ہونے کیلیئے تیار نہ تھے۔ دوسروں کا بیان ہے کہ غیر مستطیع اشخاص کو اس نے اس لیئے بھرتی کرنا پسند کیا کہ وہ اس کی اصلی اغراض کو پورا کرنے میں زیادہ معاونت کرتے۔ یہ تہمتیں غالباً زمانۂ مابعد کی ہیں جب کہ لوگ اس کے نام سے ڈرنے لگے تھے، اگر ممکن ہے کہ یہ معاصرین ہی کی چہ میگوئیاں ہوں اور ان کے حسد کا نتیجہ ہوں۔ ہم البتہ یہ قیاس کرسکتے ہیں کہ روما کے غیر مستطیع لوگوں میں آزمودہ کار سپاہیوں کی خاصی تعداد تھی جو اسراف یا شومی قسمت سے مفلس ہو گئے تھے۔ شہری سپاہیوں کے علاوہ اطالوی حلفاء کی پلٹنیں اور غیر ملکی امدادی افواج بھی تھیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کانسل (ماریس) کو جس قدر فوج کی ضرورت تھی وہ بہ آسانی تیار ہو گئی یہانتک کہ آخرکار اس کے پاس ضرورت سے زیادہ فوج ہو گئی۔ اس واقعے سے اس زمانے کے نظام قومی پر روشنی پڑتی ہے جو آئندہ کی خانہ جنگیوں کا پیش خیمہ ہے۔

سولا　(۸۷) آئندہ آنے والے معرکے کی تیاری کے لیئے جو تدبیریں اختیار کی گئیں ان میں ایک کوسیٹر کا تقرر بھی تھا جو ہر معاملے میں کانسل کا دست راست ہوا کرتا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ انتخاب بھی ماریس ہی پر چھوڑ دیا گیا ہوگا اس کے کام کے لیئے کارنیلس سولا تھا جس کا امراء کے ایک قدیم خاندان سے تعلق تھا جس کو ایک زمانے میں عروج حاصل تھا۔ لاطینی اور یونانی علوم کی تحصیل سے اس نے بہت کچھ لیاقت پیدا کر لی تھی اور نہایت مستقل مزاج تھا۔ نوجوانی میں عیاشی کی وجہ سے کسی منصب عالی پر نہیں پہنچ سکا تھا اور اب اس کی عمر ۳۱ سال کی تھی یعنی اپنے سپہ سالار سے ۱۹ سال کم جو ہر امر میں بالکل اس کے برعکس تھا۔ علم مجلس میں اسے خاص دخل تھا، مقرر بھی تھا اور معاملہ فہم بھی اور اپنے خیالات کو چھپا سکتا تھا۔ ان جملہ خصائل سے ظاہر ہے کہ ہر حالت کے لیئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ سوانح عمری سے لی ہے جو اس کے ماریس کے دشمن ہوجانے کے بعد لکھی گئی ہے۔

اپنے آپ کو وہ تیار کر سکتا تھا۔ ایسا شخص اپنی چالاکی اور بے ایمانی کی وجہ سے بمقابلہ درشت مزاج اور غیر تغیر پذیر ماریس کے ایسے معاملات میں زیادہ کامیابی حاصل کر سکتا تھا جس میں چالاکی اور استقلال کی ضرورت تھی۔ یوگرتھا کی لڑائیوں میں دونوں رقیبوں کو جن کی طبیعتیں بالکل متغائر تھیں ایک دوسرے سے پہلی مرتبہ سابقہ ہوا۔ اس وقت تو کو سینٹر حلفاء کے رسالوں کو ترتیب دینے کے لیے پیچھے رہ گیا اور کانسل مع فوج کی تعداد کثیر کے موقع جنگ کی طرف روانہ ہوا۔

میٹی لس کا آخری معرکہ

(۷۹۱) جس وقت ماریس کو روما میں یہ کامیابی حاصل ہو رہی تھی میٹلس یوگرتھا کے تعاقب میں مصروف تھا جو ہر وقت اپنی تدابیر کو بدلتا رہتا تھا مگر آخرکار یہ گریز کن دشمن موقع سے ملگیا اور لڑنے پر مجبور ہوا جس میں اس کی فوج کو ہزیمت ہوئی۔ یوگرتھا تھالا میں پناہ گزین ہوا یہ ایک مستحکم مقام غالباً رومن صوبے کے جنوب میں واقع تھا اور چونکہ اس شہر اور بیرونی ممالک کے درمیان ایک صحرائے لق ودق واقع تھا جس میں پانی کا نام تک نہ تھا اس لیئے وہاں تک پہنچنا دشوار خیال کیا جاتا تھا۔ میٹی لس نے ثابت کرنا چاہا کہ رومن فوج وہاں بھی پہنچ سکتی ہے۔ نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ اس نے اس مہم کے لیئے تیاری کی اور خوش قسمتی سے بغیر دشمن کے علم کے اس شاداب مقام پر پہنچ گیا۔ بادشاہ وہاں محصور ہو جانے کے خوف سے مع اپنے اہل و عیال و مال و متاع کے فرار ہوگیا۔ مگر شہر پر قبضہ نہایت سخت جنگ و جدال کے بعد ہوا۔ فرار شدہ رومن سپاہیوں کی ایک جماعت نے اندرونی قلعے میں رومنوں سے آخری مقابلہ کیا اور آخرکار گرفتار ہونیکے خوف سے ایک نے دوسرے کا کام تمام کر دیا اس تباہ کن یورش سے کوئی نفع نہیں ہوا، غالباً اس کا سبب یہ تھا کہ سلطنت نیومیڈیا کے باشندوں میں عصبیت نہ تھی۔ ایک ایسی قوم پر جس کے اتحاد کی بنا ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہونا ہو اس پر کسی قسم کا اثر ڈالنا دشوار ہے۔ اصل میں بادشاہ کو متاثر کرنے کی ضرورت ہے اور یوگرتھا پر یہ اثر ہوا کہ اسے یقین ہوگیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے رومنوں کے پنجے میں نہ پھنسے۔ اسی زمانے میں شہر لیپٹس کے باشندوں نے جو ساحل پر قرطاجنہ اور سائرین کے درمیان واقع تھا اور جہاں کی آبادی

مخلوط مگر بہ لحاظ تمدن فنیقی تھی ایک رومن فوج کے بھیجے جانے کی درخواست کی
اور وہ بھیج دی گئی۔ روما کے حلفا میں سے پہلے ہی سے وہ داخل تھے جن اندرونی مشکلات
میں وہ پھنسے ہوئے تھے اس کے متعلق یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ
ان کا جنگ نیومیڈیا سے کوئی تعلق تھا۔ میٹی لس نے بھی خوب سمجھ لیا تھا کہ
اس کا اصل کام یوگرتھا کی گرفتاری تھی اس مقام پر سالسٹ کا بیان بالکل
ناقابل اطمینان ہے۔ بیان کیا گیا ہے اس نے قوم گیٹولی میں جاکر پناہ لی تھی
جو نیومیڈیا کے اس طرف کے مرتفع ملک پر آباد تھی۔ یہاں اس نے ایک دوسری
فوج تیار کر لی اور اس کو قواعد سکھائی اب وہ مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا کیونکہ اسکا
مقصد یہ تھا کہ بوکس شاہ ماری ٹانیا کو اپنا دوست بنائے۔ جنگ کے آغاز میں
بوکس نے رومنوں کے حلیف بنائے جانے کی درخواست کی تھی مگر یوگرتھا نے
روپیہ خرچ کرکے اس باموقع درخواست کو رد کرا دیا تھا۔ اب بوکس کے دوستوں
اور مصاحبین کو اس نے روپے کا لالچ دیا کیونکہ اس کی بیبیوں میں سے ایک کا
بوکس کی بیٹی ہونے سے معاملات پر کچھ اثر نہ پڑ سکتا تھا۔ آخرکار موری ٹانیا کا بادشاہ اس کی
مدد پر آمادہ ہوگیا اور دونوں کی متحدہ افواج نیومیڈیا کی طرف مغرب سے
بڑھیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان فوجوں کا رخ سرٹا کی طرف تھا۔ اس شہر کے رومنوں
کے قبضے میں آجانے کا کہیں ذکر نہیں مگر سالسٹ نے بیان کیا ہے کہ میٹی لس اس
مقام پر اپنے ذخیروں اور قیدیوں کو رکھتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ یوگرتھا کے
دو مقصد تھے کہ یا تو سرٹا پر اس کا قبضہ ہو جائیگا یا میٹی لس مجبوراً شہر کو
بچانے کے لئے پیش قدمی کریگا۔ اس دوسری صورت میں میٹی لس سے جنگ
ہونا ضروری تھا فتح ہو یا شکست شاہ موری ٹانیا کی جب روما سے ایک دفعہ
جنگ ہو جائے تو ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ہو جائیگا۔ مگر میٹی لس کو دونوں
بادشاہوں کے اتحاد کا علم قبل ان کی فوج کشی کے ہو چکا تھا۔ وہ سرٹا کے
قریب آکر خیمہ زن ہوا اور قبل اس کے کہ جنگ پر آمادہ ہو ماری ٹانیا والوں کے
رنگ ڈھنگ دیکھنے لگا ماریس کے کانسل منتخب ہونے کی خبر وہ سن چکا تھا
اب یہ معلوم ہوا کہ وہ نیومیڈیا میں سپہ سالار بھی مقرر ہوگیا ہے میٹی لس کو اس سے

سخت رنج ہوا کیونکہ اسی نے ان جانکاہ معرکوں کے مصائب کو برداشت کیا تھا اور اس کا صلہ اس کو یہ ملا کہ اس کا سازشی ماتحت افسر اس کا جانشین بنایا جا رہا تھا۔ اس لیئے اس نے بوکس سے نامہ و پیام شروع کر دیا اور اس کو متنبہ کیا کہ یوگرتھا کا ساتھ نہ دے جس کی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی مگر شاہ موری ٹانیا اپنے حلیف کے چھوڑنے پر راضی نہوا اور بہت سا وقت ایک دوسرے کے خیالات دریافت کرنے میں ضائع ہوا۔ سالسٹ دیوگرتھا۔ ۳۸۲) کا یہ بھی بیان ہے کہ میٹیلس نے جنگ کو قصداً ملتوی کرایا کیونکہ جب وہ واپس بلایا جا رہا تھا تو وہ اپنے جانشین کو آرام پہنچانے کے لیئے خواہ مخواہ زحمت کیوں گوارا کرتا۔

ماریس کی معرکہ آرائیاں

(۱۰۷ ق م) ماریس بہت جلد پہنچ گیا اور فوج کی کمان پر وکانسل کے لیگیٹ (نائب) اوٹی لس سے لے لی کیونکہ میٹیلس اسی افسر کو جائزہ دیکر روانہ ہوگیا تھا کیونکہ اسے ماریس سے پھر ملنا ناگوار تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ واپسی پر امرا کی طرف سے اسکا غیر معمولی استقبال کیا گیا اسکی فتح کا اعتراف بھی کیا گیا اور اس نے نیومیڈیس کا لقب اختیار کیا۔ مگر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ یہ گرمجوشی مصنوعی اور امرا اور ان کے متوسلین کی پیدا کی ہوئی تھی جنہوں نے گویا اس طور پر اپنے دشمن ماریس سے اپنا بغض نکال لیا۔ جدید کانسل نے معرکہ آرائیوں کا آغاز یورشوں محاصروں اور چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے کیا اور اس نے فوج کو زیادہ متحد اور قابل کار بنا دیا۔ دونوں بادشاہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو چکے تھے یوگرتھا ماریس کے آس پاس لگا رہتا تھا کہ موقع پائے تو اس پر حملہ کر دے مگر یہ موقعہ اس کو کبھی نہ ملا اور سرٹا کے قریب ایک لڑائی میں اس کو شکست فاش ہوئی۔ بوکس کی یہ حالت تھی کہ وہ واقعات کے تغیر سے نفع اٹھانا چاہتا تھا۔ یوگرتھا کا ساتھ تو وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا مگر درپردہ ماریس سے بھی نامہ و پیام کر رہا تھا۔ ماریس پر بھی اس کے پیش رو کی طرح آخر کار یہ ثابت ہو گیا کہ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے کچھ مفید نتائج مترتب نہیں ہوتے۔ اس لیئے اس نے قصد کیا کہ ایک دور و دراز اور مستحکم مقام پر قبضہ کر کے وہیں باشندوں پر رعب جمائے۔ شہر کاپسا۔ تھالا سے بھی زیادہ دور اور مستحکم تھا اس نے اس شہر پر قبضہ کرنے اور میٹیلس سے بازی لے جانے کا قصد کیا۔

کاپسا کو اب غالباً گفسہ کہتے ہیں جو ایک طویل ریگستان کے اس پار ایک شاداب مقام پہ واقع تھا مگر صبر و استقلال کے ساتھ جملہ انتظامات کی تکمیل کر کے اور پھر عجلت کے ساتھ کارروائی کرنے سے اس کوشش میں کامیابی ہوئی کاپسا پر یکایک حملہ کر دیا گیا کیونکہ ماریس نے اپنے ارادوں کی یوگرتھا کو خبر نہ ہونے دی تھی۔ چند وسپیوں کے شہر کی فصیل کے باہر گرفتار ہو جانے پر کسی صورت سے شہر کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لی جس کے رومنوں نے یہ معنی لیئے کہ انھوں نے تمام بالغ مردوں کو تہ تیغ کر دیا۔ کاپسا پر یوگرتھا کی خاص نظر عنایت تھی اور جب تک کہ رومن اپنی قوت کا قرار واقعی اظہار نہ کرتے تو ان کی وفاداری کے متاثر ہونے کی امید نہ تھی۔ کاپسا کے سقوط کے بعد کئی چھوٹے چھوٹے محاصرے ہوئے اور کئی قصبوں پر قبضہ ہو گیا۔ سالُسٹ نے ان واقعات کو صرف چار سطروں میں بیان کیا ہے۔ لیکن نتائج کو صحت کے ساتھ بیان کرنے کیلئے یہ بھی کہنا ضروری ہے کہ ان کامیابیوں کے لیئے ماریس کو ملک نیومیڈیا کا پورا طول طے کرنا پڑا ہو گا جو ۶۰۰ سے ۷۰۰ میل تک ہو گا اور جس قدر رومن فوجیں مغرب کی طرف بڑھتی جاتی تھیں تمام شہر یکے بعد دیگرے اطاعت قبول کرتے جاتے تھے۔ اس کے بعد بغیر کسی تمہید کے بیان کیا جاتا ہے کہ ماریس مولوکا ندی کے پاس پہنچ گیا ہے جہاں موریٹانیا کی سرحد تھی اور یہ ایک مستحکم مقام تھا جس میں یوگرتھا کے خزانے تھے۔ مغرب کی طرف پیش قدمی لازمی تھی۔ کیونکہ بوکس کو ڈرانا ضروری تھا۔ مگر یہ سب واقعات ۱۰۷ء میں کاپسا کی سقوط کے بعد نہ ہوئے ہونگے اس لیئے سوائے قیاس کے کوئی چارہ نہیں غالباً فوجوں نے موسم سرما مشرقی نیومیڈیا کے کسی مقام پر بسر کیا ہو گا اور ۱۰۶ء

سلہ "بیلم افریکم" (جنگ افریقہ۔ ۳۲) کا مصنف بیان کرتا ہے کہ قیصر نے معرکہ افریقہ کے دوران میں قوم گیٹولی سے دوستانہ تعلقات قائم کر لیئے تھے جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ماریس کا عزیز تھا جس کو وہ اپنے آباؤ اجداد کا دوست خیال کرتے تھے۔ اس لیئے ثابت ہوتا ہے کہ اندرون ملک کی اقوام کو ماریس کس طرح ہموار کرتا تھا۔

کی تمام پیش قدمی کے لیے تیاریاں ہوتی رہی ہونگی۔ اس قدر دور دراز اور پرخطر دھاوا بغیر سواروں کے نہیں ہو سکتا تھا اور سولا غالباً اب مع سواروں کے پہنچ گیا ہوگا۔ سنہ ۱۰۶ کا آخری معرکہ غالباً اس مغربی قلعے کا محاصرہ ہوگا جس پر قبضہ ایک ایسے طریقے سے ہوا جس کی تاریخ میں متعدد مثالیں موجود ہیں۔ محافظین حملہ آوروں کے اصل حملے کی مدافعت میں مصروف تھے مگر انھوں نے قلعے کے عقب کی چٹانوں (پہاڑیوں) کو بغیر حفاظت چھوڑ دیا تھا جو ناقابل گزار خیال کی جاتی تھیں۔ ماریس نا امید ہو چکا تھا کہ عین وقت پر لیگیوریا کے ایک لشکری نے چٹان (پہاڑی) پر پہنچنے کا راستہ دریافت کر لیا جس پر سے گزر کر رومن فوجوں کی ناکامی فتح سے بدل گئی ؎

(۱۷۸) مگر مغرب کی ان کامیاب معرکہ آرائیوں سے کوئی مفید نتائج پیدا نہیں ہوئے اور پرو کانسل کو مجبوراً موسم سرما بسر کرنے کے لیے مشرقی ساحل کی طرف پلٹنا پڑا کیونکہ اس کا دارومدار سمندر پار کی رسد پر تھا۔ سرٹا کو بھی واپس جانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ بوکر تھا متلون المزاج بوکس کو زر کثیر کی لالچ سے پھر میدان جنگ میں لایا اور دونوں بادشاہوں کی کثیر التعداد افواج موقع کے انتظار میں رومن فوج کے تعاقب میں رہیں۔ دو مرتبہ انھوں نے رومن فوج پر حملہ کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا مگر ماریس کے عزم و استقلال اور رومن پیدل سپاہیوں کی بہادری میں فرق نہ آیا سولا کے سواروں سے باقاعدہ کام لیا گیا اس لیے فوج خطرے سے بچ گئی۔ دوسرے کے موقعے پر سرٹا کے قریب وحشیوں کو ایسی سخت شکست ہوئی کہ بوکس نے پھر صلح کی خواہش ظاہر کی اور اس کی درخواست پر دو معتبر شخص معاملات پر بحث کرنے کے لیے اس کے پاس بھیجے گئے اور پرو کانسل نے اس کام کے لیے سولا کو منتخب کر کے اپنی مردم شناسی کو ثابت کیا۔ سولا نے اپنے عادات و اطوار کی اصلاح کر لی تھی اور عیاشی کو چھوڑ کر فن حرب کی تکمیل میں مشغول ہو گیا تھا۔ مگر وہ محض سپاہی نہ تھا۔ اس کا مزاج گویا فولاد کا تھا جس میں لچک بھی تھی، سختی بھی اور کاٹنے کی قوت بھی۔ ان خصائل کا اس نے بوکس کے خطرناک سلسلۂ گفت و شنید میں کافی ثبوت دیا۔ پہلی ملاقات

تو بیکار ثابت ہوئی کیونکہ بوکس نے ایک سفارت روما بھیجنے پر آمادگی ظاہر کی اور پھر رک گیا سالسٹ کا بیان ہے کہ اس کے مصاحبین نے جنکو یوگرتھا نے رشوت دیکر ہموار کر لیا تھا پھر اس کو منحرف کرا دیا۔ مگر زمانہ اور دوسرے مشیروں کی صلاح نے اس کی پریشانی کو پھر بڑھا دیا اور ماریس بھی بیکار نہ تھا۔ اس نے ایک قلعے پر حملہ کیا جسکی محافظت کیلئے یوگرتھا نے رومن فرار شدہ سپاہیوں کو مقرر کر دیا تھا اور اس پر قبضہ کر کے غالباً تمام سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ اسی اثنا میں بوکس نے سفیر بھیجے کہ جسطرح ممکن ہو صلح کر لیں مگر ان اشخاص کو وحشی گیتولیوں نے راستے میں لوٹ لیا۔ آخر کار یہ لوگ رومن فوج میں آکر پناہ کے خواستگار ہوئے جہاں ماریس کی عدم موجودگی میں سولا افسر اعلیٰ تھا۔ سولا نے ان کی خوب آؤ بھگت کی، ان سے بہت سی مفید باتیں دریافت کر لیں اور ان کا دوست اور مشیر بن گیا ان میں سے بعض کو ماریس نے روما بھیجدیا۔ انھوں نے جب وہاں اپنا پیام پہنچایا تو ان کو جواب دیا گیا کہ چونکہ اب ان کے آقا کو اپنی غلطی کا اعتراف ہے اس کی دست درازیوں سے چشم پوشی کی جا سکتی ہے لیکن اگر اس کو روما کے حلیف اور دوست بننے کی آرزو ہے تو اس کو کوئی ایسا کار نمایاں کرنا چاہیئے جو اس کو اس عزت کا مستحق بنا سکے۔ ان معقول معنی خیز الفاظ کا اصل مطلب سمجھنے میں غالباً شاہ موریٹانیا کو زیادہ وقت نہ ہوئی ہوگی۔ اس نے ماریس سے تحریری درخواست کی کہ سولا کو ایک پہر بغرض مباحثہ بھیجدے*

(۲۸۷) بوکس غالباً اس وقت تک اپنے ملک کو واپس ہو گیا تھا اس لیئے سولا کو دور و دراز سفر اختیار کرنا پڑا ماریس نے جو دستہ اسکے ساتھ کیا تھا بقول سالسٹ دیوگر تھا۔ ۱۰۵) حسب ذیل اقسام افواج پر مشتمل تھا (۱) کچھ سوار جو غالباً اطالوی حلفاء میں سے تھے (۲) اطالوی حلفاء پیلگنی کا ایک کوہورٹ جن کے پاس پیدل سپاہیوں کے بھاری ہتیار نہ تھے (۳) جزائر بلیارک کے گوپھن پھینکنے والے (۴) تیرانداز جو غالباً کریٹ کے تھے۔ اس انتخاب سے ایک تو رومن فوج کے مختلف عناصر کا پتا چلتا ہے اور اس امر کا بھی کہ اس کار خاص کے لیئے جلد حرکت کرنے والی فوج کی ضرورت تھی۔ کوچ

سولا اور بوکس

کرتے ہوئے کئی مقامات پر خوف اور خطرات کا اندیشہ تھا مگر سولا ڈرنے والا یا بلا سوچے سمجھے کوئی کام کرنے والا نہ تھا۔ رومن سفارت بوکس کے صدر مقام پر بلا کسی اپنے اثر کے زائل ہونے کے پہنچ گئی کیونکہ سولا سے بہتر کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ غیر اقوام سے مناسبت کرنے میں اپنے اثر کو قائم رکھنا ضروری ہے اس کے بعد مکرو فریب کا ایک تکونا معرکہ شروع ہوگیا جس میں تین شخص شامل تھے۔ ایک تو آسپار یوگرتھا کا کارپرداز جو بوکس کو سمجھا رہا تھا کہ رومنوں کو صلح پر مجبور کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ سولا کو گرفتار کرکے یوگرتھا کے سپرد کردیا جائے۔ دوسرا خود سولا تھا جو بادشاہ کو ڈرا رہا تھا کہ روما میں رسوخ حاصل کرنے کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ یوگرتھا کو گرفتار کرکے رومنوں کے حوالے کردیا جائے۔ تیسرا خود بوکس تھا جو کبھی ادھر جھکتا کبھی ادھر۔ اس کے تذبذب سے جو دلچسپ کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کو زمانہ مابعد کے استادان فن بلاغت نے تمثیلاً پیش کیا ہے۔ اس مسئلے کے دونوں پہلوؤں سے آخر اس نے سولا کے مشورے کو پسند کیا۔ یوگرتھا کو گفتگو کے بہانے سے بلا کر گرفتار کرکے سولا کے حوالے کردیا گیا جو فوراً اپنے صدر مقام کو روانہ ہوگیا اور اپنے قیدی کو ماریس کے سپرد کردیا۔

اختتام جنگ ماریس کا رقیب

(۱۰۶ ق م) اس طور پر جنگ نیومیڈیا کا اختتام ہوا۔ مگر بعد میں جو تصفیہ ہوا اس کے تفصیلی حالات بہت کم معلوم ہیں۔ بوکس روما کا حلیف ہوگیا اور ملک نیومیڈیا کا ایک بڑا حصہ اس کے مقبوضات میں شامل کردیا گیا۔ مشرقی حصہ جو اس کے قبل آدھر بال کو دیا گیا تھا کم و بیش مستنابال کی کمزور طبیعت بیٹے گاودا کے زیر حکومت کردیا گیا۔ اس بے قاعدہ جنگ سے اہل روما پریشان ہوگئے اور بادشاہان مذکورین بھی یوگرتھا کی سی اولوالعزمی نہ تھی۔ شمالی افریقیہ کے معاملات کے تصفیے میں ماریس کا بھی حصہ تھا اور ۱۰۵ ق م کے اواخر میں روما کو واپس ہوگیا۔ یوگرتھا کے گرفتار ہوجانے کے بعد سے اس کے تعلقات سولا سے کشیدہ ہو چلے تھے فوج میں وہ برابر ہر دلعزیز ہوتا جاتا تھا جو ماریس کو پسند نہ تھا۔ اسی کے استقلال اور فراست سے جنگ کا قطعی فیصلہ ہوا تھا

اور اس کامیابی کی اس کے دوستوں اور بہی خواہوں نے اور اُن تمام اشخاص نے خوب شہرت کی جو درشت مزاج پرو کانسل (ماریس) سے خائف تھے یا اُس کی سختیوں سے عاجز آ گئے تھے۔ روما میں بھی خبر پہنچ گئی اور خوب مشہور ہوئی اور اس کے دشمنوں نے اپنے بغض و حسد سے یہ مشہور کر دیا کہ جیسے ماریس نے میٹلس کی شہرت کو خاک میں ملا دیا تھا ویسے ہی سولا نے اب اس کو اپنی کامیابی سے بہرہ اندوز ہونے نہ دیا۔ اس واقعے کے بعد دونوں میں گو ظاہری نا چاقی نہیں ہوئی مگر رقابت ضرور پیدا ہو گئی۔ ماریس سولا کو بغض و حسد کی نگاہ سے دیکھتا اور سولا نے خوب سمجھ لیا کہ اس کی کامیابی کا دارومدار ماریس کی بربادی پر ہے۔ اس نے اپنی انگوٹھی کے نگینے پر ایک تصویر بنوالی تھی جس میں دکھایا گیا تھا کہ بوکس یوگرتھا کو اسکے دسولا حوالے کر رہا تھا۔ معزز اشخاص کی مہریں اکثر کام میں لائی جاتی تھیں اور غالباً جب یہ مہر کسی کاغذ پر لگائی جاتی ہو تو اس سے گویا ماریس کو برافروختہ کرنا مقصود تھا۔ مگر بظاہر فتح ماریس ہی کی ہوئی، بدقسمت شاہ نیومیڈیا اس کی فتحمندی کے جلوس میں پابجولاں موجود تھا اور اسی کے حکم سے وہ کیپی ٹولین کے نیچے کسی تہ خانے میں سخت اذیت کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیا گیا۔ درحقیقت یہ مستقل مزاج آدمی جو اپنے وعدے کا پابند تھا اس وقت روما کے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ ۵ شلہ کے موسم خزاں میں اردن ندی کے قریب رومنوں کی ایک سخت شکست کی خبر آئی جس سے صوبہ گال آن روے آلپس میں ان کی حالت مخدوش ہو گئی۔ شمالی اقوام سے جنگ مرگ و زیست کا معاملہ تھا سالشت کا بیان ہے کہ تمام اہل اطالیہ اس خبر سے کانپ اٹھے۔ نظائر اور قواعد بالائے طاق رکھ دیئے گئے اور جیسے ہی ماریس افریقہ سے واپس آیا اسے معلوم ہوا کہ وہ سال آئندہ کے لیئے کانسل اور شمالی افواج کا سپہ سالار مقرر ہوا ہے۔

جنگ ماسبق کے نتائج

(۷۳۰ھ) یوگرتھا کے ساتھ جو جنگ ہوئی اس کی وجہ سے ہمیں اس زمانے کے اصلی حالات اور سلطنت روما کے زوال اور اندرونی اضمحلال اور اس کے مختلف اجزا کی افسوسناک ناقابلیت پر نظر ڈالنے کا موقع ملتا ہے شہر روما میں امرا کی جاعتیں اور وہاں کی مخلوط خلقت دونوں کی اخلاقی حالت

بالکل گری ہوئی تھی۔ صرف ساہوکاروں کا طبقہ ایسا تھا جو اپنے اثر کو مفید طریقے سے
برابر استعمال کر رہا تھا اور اس جنگ میں غالباً ان کے فائدے سلطنت کے
فائدوں سے متحد تھے۔ میسی نسا اور سیپیو افریقانس اوّل کے زمانے سے
نیومیڈیا کا شاہی خاندان روما کی سیادت تو تسلیم کرتا تھا۔ ۱۴۹ء میں افریقانس
ثانی نے نیومیڈیا کی جانشینی کے مسئلے کا تصفیہ کیا تھا۔ سیادت سے دست بردار
ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سلطنت روما کے ضعف کے متعلق مبالغہ آمیز روایات
مشہور ہو جاتیں جو خطرہ سے خالی نہ تھیں۔ آدھربال کی دادرسی نہ کرنا اور یوگرتھا
کی شرائط کو خاموشی کے ساتھ تسلیم کر لینے سے گویا روما کی دست برداری کے
علانیہ اعلان کرنے سے کم نہ تھا۔ سیادت کو قائم رکھنے کے لیئے فوری کارروائی
کی ضرورت تھی۔ لیکس کی پیش کردہ امداد کو رد کر دینا، التوا اور تاخیر کے لیئے
بہانے ڈھونڈھنا، مرکز سلطنت اور میدان جنگ میں جادۂ راستی سے منحرف
ہو جانا، ان جملہ امور سے ظاہر ہے کہ سلطنت کے دوامی فائدے چند افراد
کے ذاتی اور عارضی منافع کے لیئے قربان کیئے جا رہے تھے۔ طبقۂ نائٹس ضرور
راستی پر تھے جب انھوں نے عمومیت پسندوں کا امرا سینیٹ ربینات اور اسکے
متوسلین کے خلاف میں ساتھ دیا اور شرمناک جرائم کی سزا دیکر جنگ کے کامیاب
اختتام پر زور دیا۔ ان کے مقاصد کا طمع زر پر مبنی ہونا یا سیاسی مخالفین کی سزا دہی
میں عجلت کرنے کا جو شبہہ ان پر تھا اس سے ان کے اصلی مقاصد پر کوئی اثر
نہیں پڑتا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ روما کی سطوت و جبروت کو دوبارہ قائم
کیا جائے اور اس تباہ کن جنگ کو ختم کیا جائے۔ اسی غرض سے انھوں نے
ماریس کو پیش پیش کر دیا اور اس نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ طبقۂ امراء کے مصنفین
نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اس خدمات کو میٹیلس اور سولا کی خدمات
کے مقابلے میں ہیچ ٹھیرائیں مگر صحیح نتائج کے اخذ کرنے کے لیئے ہم کو یہ بھی
ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ سولا کو نام و پیام میں جو کامیابی ہوئی اس کا اصل
سبب یہ تھا کہ ماریس کی فتوحات نے مخالفین کو مرعوب کر دیا تھا۔ جنگ کی
وجہ سے روما کے نظام فوجی میں جو نقائص تھے وہ بھی ظاہر ہو گئے اور تجربے

سے ان کی اصلاح بھی ہو گئی خصوصاً سواروں اور ہلکے اسلحہ والے سپاہیوں
سے جو نفع تھا وہ تسلیم کر لیا گیا مگر سوار اور ہلکے اسلحہ والے سپاہی زیادہ تر حلفاء
اور غیر ملکی تھے۔ فوج میں رومن عنصر روز بروز گھٹتا جاتا تھا اور لشکروں میں فوجی خدمت
انجام دینے سے صاحب جائداد اشخاص روز بروز گریز کرنے لگے تھے غیر مستطیع
رضاکار جن کو تنخواہ اور لوٹ مار کا لالچ تھا ان کی تعداد افواج میں بڑھتی جاتی
تھی اور وہ اپنے آپ کو بجائے سلطنت کے سپہ سالار کا ملازم خیال کرتے تھے
اس رجحان کے کم ہونے کی بھی کوئی امید نہ تھی کیونکہ وہ زمانہ آگیا تھا جب کہ روما
کو بزور شمشیر اپنی ہستی قائم رکھنے کی ضرورت تھی۔ ایک جدید طرز کی فوج نظام
جمہوریت کے لئے موجب خطر ہو سکتی تھی لیکن دستوری موانع پر اصرار کرنا ایسی
حالت میں دشوار تھا جبکہ شمال کے خوفناک وحشی اطالیہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے۔

یوگرتھا کی لڑائی کے جغرافیائی حالات پر نوٹ

ڈاکٹر گرینج نے اپنی تاریخ روما ۱۳۳ قم تا ۷۰ قم جلد اول (جس کو انہوں نے اپنی زندگی میں شائع کیا تھا) میں اس جنگ کے اکثر غیر معروف امور پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور اس جلد کے آخر میں ایک اچھا نقشہ بھی ہے اس کتاب میں ان امور پر بحث کرنے سے میں اپنے اصل مبحث سے بہت دور پڑ جاتا۔

باب بہ

باب چہلم

شمالی حملہ ۱۰۹ تا ۱۰۱ ق م

ہجرت عظمیٰ

(۷۸۵) جنگ نیومیڈیا کے بحسن وخوبی انجام پا جانے سے اہل روما کو اس وجہ سے زیادہ اطمینان ہوا کہ یہ جنگ جو بذات خود کچھ اہمیت نہ رکھتی تھی ایک زبردست خطرے کے دفعیے میں حارج ہو رہی تھی۔ شمال کے واقعات کی طرف ہم اب پھر متوجہ ہونگے اور اپنی محدود معلومات کے مطابق اس ہولناک صورت حالات کا ذکر کرینگے جس کو دفع کرنے کا ماریس نے بیڑا اٹھایا تھا۔ شمالی وحشی اقوام کی نقل وحرکت جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں کوئی معمولی یورش نہ تھی بلکہ وہ لوگ بالقصد ترک وطن کر رہے تھے۔ نہایت آہستگی کے ساتھ وہ بڑھتے آتے تھے اور جو ملک کہ ان کو پسند آتا اس کا خیال کر کے اپنا رخ بدل دیتے روایات[۱] سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے دو قبیلے کِمبری اور ٹیوٹونی ڈٹیوٹن) جرمنی الاصل تھے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ جن ممالک میں وہ آباد تھے وہاں ان کی روز افزوں تعداد کے لئے کافی اراضی نہ تھی۔ اس لئے ان کی تعداد کثیر شمشیر بکف نئے مقامات کی تلاش میں اپنے وطن سے روانہ ہوئی۔ مشرقی صحراؤں کے اہل سِتھیا کی طرح وہ بھی مع زن وبچہ سفر کرتے تھے اور بہت سی ڈھنکی ہوئی گاڑیاں ان کے ساتھ ہوتی تھیں جن کو بجائے دار جھونپڑیاں کہنا چاہیئے اور جو کوچ کے وقت ایک متحرک شہر معلوم

---

[۱] حملہ آوروں کی قومیت کے بارے میں لوگوں نے طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ٹیوٹونی بھی ٹیگوریئی کی طرح ہیلویٹی کیلٹ تھے۔ ب نیبے نے اپنی اُردو میں ہے سمجھنے ''تاریخ روما'' اس مضمون کی کتابوں کا حوالہ دیا ہے (صفحہ ۱۵۹) اپین گال ۱-۱۳۔ کیلٹ کے نام کے لئے دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۱۰۹۱ کو

ہوتا تھا۔ جولیس قیصر نے ایک روایت[1] نقل کی ہے کہ قبائل مذکور نے نشیبی رائن کو بیلجک گال میں عبور کیا۔ اسی مقام پر دریائے موسا (ماس) کے قریب کسی ضلع میں اپنے بھاری سامان کو ایک فوج کے ساتھ چھوڑ دیا اور ہم پر روانہ ہوئے[2] ہم نہیں جانتے کہ وہ نوریاکس راستے[3] سے پہنچے جہاں انھوں نے ۱۱۳ق م میں کاربو کی فوج کو ہزیمت دی۔ اس وقت تو انھوں نے مغرب کا رخ کیا اور گال پہنچ گئے۔ ان کی نقل و حرکت کا ہمیں مطلق علم نہیں مگر قبیلۂ ٹیگو رینی کی ابھی ایک تعداد کثیر ان کے ساتھ ہو گئی تھی جو کیلٹی تھے۔ گال میں داخل ہونے کے بعد امبرونی[4] بھی جو غالباً لیگیوری یا کیلٹی تھے ان کے ساتھ ہو گئے۔ قابل اعتبار شہادت کی عدم موجودگی میں ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ حملہ آوروں کی ایک جماعت جس کو اماکن کی تلاش تھی نہ لوٹ مار کی اور جو زیادہ تر قوم ٹیوٹن سے تھی۔ صوبۂ گال میں ۱۱۱ق م یا ۱۱۰ق م میں وارد ہوئی اور رومنوں سے ۱۰۹ق م میں ان کا مقابلہ ہوا۔ گال کے قبائل کھلے میدان میں ان سے خاطر خواہ[5] مقابلہ نہیں کر سکتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی جب وہ اپنے مستحکم مقامات میں گھس جاتے تو حملہ آور ان کا کچھ نہ کر سکتے کیونکہ نہ انھیں قلعوں کا محاصرہ کرنا معلوم تھا نہ اتنا صبر تھا کہ گھیر کے ہتھیار ڈالدینے پر مجبور کر سکتے۔ ان حالات میں بالامن قبضہ دشوار تھا اس لیئے وہ اس مہم سے گھبرا گئے اور اہل گال نے ان کے دفع ہو جانے کے بعد اپنی اراضی پر قبضہ کر لیا۔ ۱۰۹ق م میں جب میٹی لس افریقہ کو روانہ ہوا اس کا اہم عہدہ م، جولیس سیلانس[6] گال میں سپہ سالار تھا۔ وحشیوں کے

---

[1] قیصر جنگ گال ۲-۲۹ اسی کتاب کے باب سوم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے قبل کے جرمن تارکان وطن رائن ندی کے مغرب میں آباد ہو چکے تھے۔ اس زمانے میں ٹیوٹن اور کیلٹ بہ آسانی مخلوط ہو جاتے اور قدما ان میں امتیاز نہ کرتے۔ دیکھو اپین ۱-۲۲۹ مع مسٹر اسٹراخان ڈیوڈسن کے حواشی کے۔

[2] ان کی نقل و حرکت کی روایات کے لیئے دیکھو اسٹرابو ۷-۲ اور میریس (پلوٹارک ۲)۔

[3] پلوٹارک میریس ۱۹۔

[4] قیصر جنگ گال ۲، ۴، ۷، ۱۲، ۱۴۔

[5] دیکھو لیوی کی خلاصہ ۶۵ ویلیس ۲-۱۲ ڈیوڈورس ۳۵-۳۷ فلورس ۱-۳۹ یوٹروپیس (۴-۲۷)

باب ۴

ٹڈی دل کے سرغنہ نے اس کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور آباد ہونے کے لئے اراضی کے عطا کئے جانے کی درخواست کی۔ اس نے ان سفیروں کو روما روانہ کیا مگر سینیٹ (متینات) نے انکی درخواست کو رد کر دیا۔ اس انکار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اون ندی کی وادی میں کسی مقام پر جنگ ہوئی جس میں رومنوں کو سخت نقصان کے ساتھ شکست ہوئی اور چونکہ اس شکست کے قبل ہی کار بو کو ہزیمت ہوئی تھی اس لئے روما میں سخت انتشار پھیل گیا۔ مگر دشمن پھر بجائے آگے بڑھنے کے کسی دوسری جانب چلا گیا۔ اس وقت کسی رومن صوبے یا خاص ملک اطالیہ پر ان کے حملے کا ذکر نہیں کمبھری اور ان کے حلفاء گال کے وسط میں غالباً دوبارہ اپنے قدم جمانے میں مشغول ہوئے ہونگے ۱۰۷؁ میں ٹیگورینی[1] مغرب میں نیٹیو برتگی کے ملک میں وارد ہوئے جو گارون ندی کے شمال میں بورڈو اور ٹولوز کے بیچ میں واقع تھا۔ کانسل ل، کیا سیس لانگینس جو گال میں سپہ سالار تھا ان کی پیش قدمی کو روکنے اور صوبہ مذکور کو محفوظ رکھنے کے لئے بڑھا مگر کمین گاہ میں پھنسکر مع اپنی فوج کے بیشتر حصے کے ہلاک ہو گیا اس کے نائب ک، پوپی لیئس نے جو بچ گیا تھا نہایت ذلیل شرائط پر راضی ہو کر باقی ماندہ فوج کو بچا لیا۔

ٹولوسا کا سونا

(۷۸۶) گال میں رومنوں کی حالت نہایت نازک تھی اور ان کی کامیابی کی صورت بھی نظر نہ آتی تھی۔ ۱۰۶؁ میں ایک کانسل سمی ک سروِلیس کالی پیو بھی تھا۔ اس کا تعلق جماعت امراء سے تھا اور اس نے ایک قانون[2] نافذ کرایا تھا جس سے کچھ روز کیلئے اراکین سینیٹ (سینات) کو عدالت ہائے جوری میں دخل ہو گیا تھا۔ اس معاملے میں مقرر کراسس بھی اس کا معاون تھا جس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ نے اس شکست کو فتح بیان کیا ہے۔ اسکانیس (۱۹۸) نے جو قابل اعتبار راوی ہے بیان کیا ہے کہ اس نے حال کے چند قوانین کو منسوخ کر دیا تھا جس سے فوجی خدمت کی میعاد گھٹ گئی تھی۔ غالباً یہ گراکس کا قانون ہوگا دیکھو فقرہ (۷۲۵)

[1] دیکھو قیصر جنگ گال ۱-۱۲ لیوی خلاصہ ۶۵ اروسیس ۵-۱۵

[2] اس قانون کا عملی نفاذ بہت مشکوک ہے دیکھو لینگ آر۔ اے ۲-۲۳-۹۷

ناربو کی نوآبادی بسائی تھی اور جس کو غالباً گال کے معاملات میں خاص دلچسپی تھی۔ غالباً سال کے آخری حصے میں کائی پیو بہ ذات خود گال کی کمان لینے کے لیے گیا۔ وہاں کی افواج میں اضافہ ہو چکا تھا اور کائی پیو خود بھی فن حرب سے ناواقف نہ تھا کیونکہ اس نے بہ حیثیت پریٹر ہسپانیہ میں ال، لیوسی ٹانیا کی بغاوت کو دفع کیا تھا۔ ناربو کے عقب میں قبیلۂ وا کائی ٹیک ٹوساگی کا ملک تھا جس کا بڑا شہر ٹولوسا تھا۔ یہ مقام سیاسیس کے معرکے کے زمانے میں فوجی مرکز تھا اور ایک رومن فوج بھی وہاں تھی۔ حال کے واقعات سے اس قوم میں بھی شورش پیدا ہو گئی تھی اور انھوں نے بغاوت کر کے فوج مذکور کو قید کر لیا کائی پیو نے ٹولوسا پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیے دھاوا کر دیا اور چند غداروں کی امداد سے جو شہر کے اندر تھے اسے کامیابی ہو گئی۔ اس شہر کی خاص شہرت یہ تھی کہ وہاں کے مندروں اور متبرک تالابوں میں سیم وزر بہ تعداد کثیر تھا جس کا کائی پیو نے خوب صفایا کر دیا اور محفوظ رکھنے کے لیے تمام خزانہ مسالیہ بھیج دیا۔ جہاں تک معلوم ہے اس نے تمام خزانہ یا کم از کم اس کا بیشتر حصہ خزانۂ سلطنت کے لیے حاصل کیا تھا۔ مگر راستے میں چند نامعلوم اشخاص نے بدرقے پر حملہ کر کے سب سپاہیوں کو قتل کر دیا اور خزانہ ہمیشہ کے لیے غائب ہو گیا۔ یہ افواہ پھیل گئی کہ اس ڈاکے کا بانی مبانی خود کانسل تھا مگر اس وقت کچھ اس سے پرسش نہ ہوئی اور ۱۰۵ ق م میں بھی وہ گال میں بہ حیثیت پرو کانسل موجود تھا۔ غیر اقوام کو روکنے کی اشد ضرورت کا اب بخوبی احساس ہو گیا تھا اور سال مذکور کا ایک کانسل ک، ہین لیس میکسی مس تنہا ایک دوسری فوج کے ساتھ اس کے سرانجام کے لیے بھیجا گیا۔ مین لیس طبقۂ امرا سے نہ تھا مگر قوم بیکار امرا سے اب عاجز آ گئی تھی۔ یہ شخص اس مہم کے سرانجام کرنے کے لیے کوئی خاص قابلیت نہ رکھتا تھا اور اس کا ایسے

۱؎ اسٹرابو ۴-۱-۱۳- آر الیس ۵-۱۵-۲۵ گیلیس ۳-۹-۷ جسٹن ۳۲-۳-۹-۱۱ ڈائیون کیسیس ۹۰-۹۱- ٹولوسا کے سیم وزر کے بارے میں جو قصے بیان کیے گئے ہیں قرین قیاس نہیں۔

۲؎ سسرو پرو پلانسیو ۱۲- پرو مورنیا ۳۶-

اہم کام کے لئے منتخب ہونے کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ انتخاب قرعہ اندازی سے ہوا ہوگا۔ اس کا اہم عہدہ ہے۔ اوبی لیس اوفس جس نے فوج کی اصلاح کی تھی اطالیہ[1] میں رہ کر مستحفظ فوج (ایزرو) کو قواعد سکھانے میں مصروف تھا۔ اس لئے بالخصوص شمشیر برداروں (گلاڈیٹر) کے طرز پر شمشیر بازی[2] کو فوج میں جاری کیا اور رومن سپاہی اس کی بخوبی تعلیم حاصل کر کے شمال کے بے ڈھب دیو زادوں سے کلہ بہ کلہ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اہل روما کی مسلسل ہزیمتیں

(۷۸۷) مگر ہین لیس ہی اس وقت میدان جنگ میں بھیجا گیا اس کے سپاہی ناتجربہ کار تھے اور اس کے فرائض نہایت دشوار یعنی ایک تو غیر اقوام کی پیش قدمی کو روکنا اور دوسرے کالی پیو کے ساتھ ملکر کام کرنا۔ واقعات مابعد کے تفصیلی حالات مورخین نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے[3] مگر اہم واقعات واضح ہیں۔ دشمن رون ندی کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھ رہا تھا اور دونوں رومن فوجیں جو ان کے مقابلے کے لئے بھیجی گئی تھیں ان کے درمیان ندی حائل تھی اور دونوں میں یکجہتی بھی نہ تھی۔ دونوں سپہ سالاروں کو ایک دوسرے سے سخت بغض تھا خصوصاً کالی پیو جو طبقۂ امراء سے تھا اسکو ہین لیس کا بہ حیثیت کانسل اس پر تفوق رکھنا سخت ناگوار تھا۔ ہین لیس کے ساتھ بطور لیگیٹ (نائب) ام آرلیمیس اسکارس[4] (سابق کانسل) بھی تھا جس کے سپرد فوج کی ایک جماعت کی کمان تھی جو اصل فوج سے

---

[1] سی نیس (چھاپہ بان۔ صفحہ ۲۱) کا بیان کہ جن لوگوں پر فوجی خدمت لازمی تھی ان کو اوبی لیس نے حلف لینے پر مجبور کیا کہ وہ اطالیہ سے نہ جائیں اور تمام بندرگاہوں میں اس نے حکم بھیجدیا کہ ایسا کوئی شخص جہاز میں نہ بیٹھنے دیا جائے۔

[2] ویلیریس میکسی مس ۲-۳-۳۲

[3] لیوی خلاصہ ۶۷۔ آر دلیس ۵-۱۶۔ ڈائون گینتیس ۹۰۔ می سی نیائس (چھاپہ بون، صفحہ ۱۷)

[4] اس امر کی کوئی شہادت نہیں کہ اسکارس جب ۱۰۸ء میں کانسل تھا تو اسکو گال میں شکست ہوئی تھی۔ ٹیسی ٹس (جرمانیا ۳۷) میں جو حوالہ ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔

آگے بڑھ گئی تھی کمبری نے اس جماعت پر حملہ کرکے اس کا قلع قمع کر دیا۔ اسکارس بھی گرفتار ہو گیا اور جب وہ قبیلے کے سرداروں کے سامنے لایا گیا اور اس سے چند سوالات کیئے گئے ان کا اس نے اس قدر درشت لہجہ میں جواب دیا کہ ایک وحشی نے اسے فوراً قتل کر دیا۔ مین لیس نے کائی پیو سے درخواست کی کہ فوراً اپنی افواج کو لیکر پہنچ جائے کیونکہ جملہ افواج کا ایک مرکز پر اجتماع ضروری تھا مگر کائی پیو حیلہ حوالہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی افواج نے اس کو ندی کو عبور کرنے پر مجبور کیا مگر وہ صرف جھگڑا کرنے کے لیئے آیا تھا اور معاونت کی اس سے کوئی امید نہ تھی۔ وحشیوں کے سرداروں کا پہلا مقصد یہ تھا کہ ان کی قوم کے لیئے ایک جدید مسکن ملجائے۔ انھوں نے اس غرض سے سفیر بھیجے اور اراضی اور غلے کے تخم کے لیئے التجا کی۔ سفراء نے اپنی درخواست پہلے مین لیس کے پاس پیش کی۔ کائی پیو کو یہ سخت ناگوار ہوا اس لیئے اس نے ان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس واقعے کے بعد جو جنگ ہوئی اس کے متعلق صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ رومن سپہ سالاروں کی باہمی ناچاقی کا سلسلہ جاری رہا اور دونوں نے ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کی۔ رومن افواج کو شکست فاش ہوئی اور ان میں سے اکثر مارے گئے یہاں تک کہ صرف چند اشخاص زندہ بچے جو اس شکست کا حال دوسروں کو سنا سکتے تھے۔ کانے کے بعد سے اہل روما کو ایسی سخت شکست نصیب نہیں ہوئی تھی۔ رومن افواج کا بالکل خاتمہ ہو گیا اور نظام فوجی کے نقائص اور روما کی سیاسی بدنظمیوں کا گویا اس طرح خون بہا دینا پڑا۔ جنگ کی تاریخ ۶ اکتوبر[51] ہے اور غالباً مقام آروسیو[52] (آرینج) پر ہوئی تھی۔ اس شکست سے صاف ظاہر تھا کہ ملک اطالیہ کو حملے سے اگر کوئی چیز بچا سکتی تھی تو بہترین فوج تھی جو سلطنت روما میدان جنگ میں بہترین سپہ سالار کے زیر کمان لا سکتی مگر وحشیوں نے پھر اپنی باگ موڑ دی[53]

---

[51] پلوٹارک لیوکلس ۲۷
[52] لیوی (خلاصہ ۶۷) نے یہ نام بیان کیا ہے مگر یہ عبارت مشکوک ہے۔
[53] پلوٹارک (ماریس)، لیوی خلاصہ ۶۷

باب ۳

غالباً انھوں نے کوئی افواہ سن لی تھی کہ کوہ پیریینیز کے جنوب کا زرخیز خطہ ان کے مفید مطلب ہوگا اس لیئے انھوں نے ہسپانیہ کا رخ کیا اور اس طرح ماریس کو سلطنت روما کی حفاظت کے مستحکم کرنے کا موقع دیا ؎

جدید نظام فوجی

(۱۸۸) تاریخ روما کے مطالعہ کرنے والوں کے لیئے اہم تغیرات کے متعلق واضح اور مسلسل بیانات کا نہ ہونا باعث تعجب نہیں۔ اس وقت کی ماریس کی فوجی اصلاحات ایک بین مثال ہیں[۱] بعض تفصیلی حالات کا بیان کیا گیا ہے مگر بیشتر ہم کو قیاس سے کام لینا پڑتا ہے۔ مختلف تغیرات کا تاریخی سلسلہ قائم کرنا بھی دشوار ہے یوگرتھا کی لڑائیوں میں۔ غالباً اصلاحات کا آغاز ہوا، غیر مستطیع رضا کاروں کا فوج میں بہ تعداد کثیر بھرتی کرنے کا ذکر آچکا ہے۔ یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ ماریس اطالیہ میں ۱۰۲ق م کے موسم بہار میں زیادہ ٹھیرا ہوگا مگر اس سرگرمی کے زمانے میں بہت کچھ کام اس نے کیا ہوگا۔ باقی ماندہ اصلاحات گال پہنچنے کے بعد بہ تدریج عمل میں آئی ہونگی جب کہ وہ اپنا پورا وقت فوج کو از سر نو ترتیب دینے میں صرف کرسکتا تھا بالعموم یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماریس کی اصلاحات کی بنا تجربے پر تھی اور ان رجحانات پر جن کا اثر ایک عرصے سے تھا۔ لشکر (لیجن) کی تینوں صفوں میں جو امتیاز تھا وہ عرصے سے غائب ہوچکا تھا۔ ماریس نے ٹری آرمی (نمبر ۳) وہ سن رسیدہ مستحفظ سپاہی) کی سپرلے لی اور سب کو پیلم (نیزہ ساڑھے چھ فیٹ لنبا) سے مسلح کردیا۔ روما کی ہلکی اسلحہ والی فوج معدوم ہوگئی اور غریب شہری جن کی جماعت سے یہ ویلی تی (ہلکے اسلحہ والے سپاہی) بھرتی کیئے جاتے تھے اب سنگین اسلحہ والے پیدل سپاہیوں میں شریک کرلیئے گئے۔ جنگ ہائے حالیہ میں حلیفوں کی امدادی افواج میں جو تقسیم "کوہورٹ" کی رائج تھی بہ نسبت رومن لشکروں کی چھوٹی تقسیم (مینی پولس) کے زیادہ مفید ثابت ہوئی تھی۔ میریس نے بغیر اس تقسیم یا دستور یہ کے اٹھا دینے کے (کوہورٹ) کو باضابطہ

---

[۱] دیکھو مارکوارٹ۔ اسٹاٹس فرواٹنگ "انتظام مملکت" ۱۱-۲۹ہم-۴۲ہم

فوجی تقسیم قرار دیا اور اس زمانے سے ایک پورے لشکر (لیجن) کی تعداد ۶۰۰۰ سپاہیوں کی ہوگئی جس میں دس کوہورٹ ۶۰۰ سپاہیوں کے ہوتے تھے ہر کوہورٹ کا جیسے سابق میں ہر مینی پولس کا تھا ایک علیحدہ جھنڈا ہوتا تھا مگر ماریس نے ہر ایک لشکر کے ایک فرد متحد ہونے پر زیادہ زور دیا اور اسی لئے اس نے ہر لشکر کا جھنڈا علیحدہ قرار دیا جو ایک چاندی کا عقاب ایک عصا پر ہوتا تھا جس کو لشکر کا دیوتا بھی کہتے تھے۔ اسی دیوتا کے سامنے میدان جنگ میں مذہبی رسوم ادا ہوتی تھیں اور میدان جنگ میں شکست کی حالت میں بھی اس جھنڈے کو محفوظ رکھنا لشکر کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری تھا۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ عقاب صرف رومن شہریوں کے لشکروں کو دیا گیا ہو مگر دوسرے امور کے لحاظ سے حلفاء شہریان روما میں بالکل مل گئے تھے۔ فوجی نقطہ نظر سے اس طور پر ایک زبردست اور متحد پیدل فوج تیار ہوگئی مگر امور سیاسی کے لحاظ سے نظام فوجی میں مساوات کی وجہ سے لاطینی اور دوسرے اطالی حلفاء کو حقوق شہریت سے محروم رہنا اب اور بھی زیادہ ناگوار ہوتا ہوگا؛

غیر ملکی سپاہ

(۷۸۹) مگر پیدل سپاہیوں کی یکساں جماعتوں سے خواہ وہ کیسی قواعد داں اور مسلح ہوں پوری فوج نہیں بنتی۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ طبقہ نائٹ (اکوئی ٹیز) نے بطور سواروں کے رومن فوج میں خدمت انجام دینا عملاً ترک کر دیا تھا۔ اس طبقے کے نوجوان البتہ بطور افسروں کے یا سپہ سالار کے باڈی گارڈ (ذاتی سپاہ) میں ملازمت کرتے تھے۔ مگر لاطینی بہ تدریج ان میں بھی گھستے جاتے تھے اور اطالوی سوار اسی قوم اور دیگر حلفاء میں سے تھے مگر سواروں کی ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور اس لئے بیرونجات میں بھی بھرتی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ بعض تو صوبجات سے آتے تھے اور بعض متوسل بادشاہوں کی طرف سے جو روما کی نظر عنایت کے متمنی تھے یہ رسم ماسی نسا کے زمانے سے چلی آتی تھی یوگرتھا کی لڑائی میں نومیڈیا اور تھریس کے سپاہی رومن فوج میں موجود تھے اور اس غیر ملکی سپاہ کی

تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ مگر اصولاً یہ سپاہ سوکی ای (حلیف) نہ تھی بلکہ اگسیلیا (امدادی) تھی۔ اسی قبیل کے تیر انداز، گوپھن پھینکنے والے اور دوسرے ہلکے اسلحہ کے سپاہی تھے۔ لیگیوریا کی پہاڑیوں کی ایک زبردست ہلکی بیدل فوج تھی جو ناہموار ممالک میں لڑائیوں کے لیئے نہایت موزوں تھی جزیرۂ بیالی آرک جو حال ہی میں فتح ہوا تھا وہاں کے گوپھن پھینکنے والے مشہور تھے اور تیرانداز مشرقی ممالک سے آتے تھے خصوصاً کریٹ سے۔ کریٹ اس وقت تک آزاد تھا اس لیئے اس کے ذکر سے ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اجیر سپاہی روما کے نظام فوجی کا ایک جزو بن گئے تھے گو ماریس کی ذات سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں۔ اسوقت سپاہیوں کی ضرورت تھی اور حکومت مجبور تھی کہ ہر گوشے سے امداد حاصل کرے۔ کاربو اور سیلانس کی شکست کے بعد جس میں نوجوانان اطالیہ کی تعداد کثیر کام آئی تھی سینٹ (سینات) نے عوام کے رنج والم کو حد اعتدال سے نہ گزرنے دینے اور شورش کو دفع کرنے کی کوشش کر کے قدیم روایات کو تازہ کیا تاکہ روما کا وقار قائم رہے۔ مگر اس کے بعد کائی پیو اور مان لیس کی دردناک شکستوں کی خبر آئی اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ماریس کو اختیار دیا گیا کہ سمندر پار سے امدادی افواج بلوائے اور حسن اتفاق سے اس کی ایک درخواست کا ذکر ایک مورخ نے کیا ہے[۱] تھے۔ نیکومیڈیس شاہ بتھی نیا سے بھی وہ امداد کا خواستگار ہوا تھا۔ شاہ مذکور نے آدمیوں کے نہ ہونے سے اپنی مجبوری ظاہر کی کیونکہ اس کی رعایا میں سے نصف تعداد بالغ مردوں کی تھی جو رومن ساہوکاروں کی ضروریات کو رفع کرنے کے لیئے گرفتار کر لیئے گئے تھے اور روما کے صوبجات کے مزارع میں بطور غلاموں کے کام کر رہے تھے[۲]۔ ممکن ہے کہ اس نے شرارت

---

[۱] ڈائوڈورس ۳۵-۳۷
[۲] سمر ڈوی افینکنو ۱-۳۸ بیان کرتا ہے کہ روما کا وجود معرض خطر میں خیال کیا جاتا تھا۔
[۳] ڈیوڈورس ۳.۳۶-

سے مبالغہ کیا ہو مگر تاہم بیان کیا گیا ہے کہ سینیٹ (سینات) نے آزاد حلفاء کا غلام بنانا ناجائز قرار دیا اور صوبہ داروں کو اس شکایت کو رفع کرنے کا حکم دیا۔ سسلی میں اسکا جو نتیجہ ہوا اس کا ہم آگے چلکر ذکر کرینگے اس موقع پر اس قصے سے ہم صرف یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بحیرۂ روم کے مشرقی سواحل پر بحری قزاقی اور بردہ فروشی کا عروج ہو چکا تھا۔

ماریس فوج تیار کرتا ہے

(۷۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب سے سلطنت روما کا اثر سمندر پار بڑھ گیا سالانہ بھرتی کا قدیم طریقہ متروک ہو چلا تھا۔ سپاہی اب صرف ایک سال کی ملازمت کی قسم نہیں کھاتے تھے بلکہ ایک ہی دفعہ پوری مدت ملازمت کے لئے جس کی اوسط اب ۱۶ سال تھی یعنی سپہگری بھی اب ایک پیشہ ہو گیا تھا۔ ایک قصہ بیان کیا گیا ہے کہ ماریس اعلیٰ درجے کی فوجی تربیت کو کس قدر اہم خیال کرتا تھا۔ دو شخصوں میں سے انتخاب کرنے میں (غالباً عہدۂ افسر سنتوریہ کے لئے) اس نے اُس شخص کی طرف التفات نہ کیا جس نے بطور سپاہی خود اس کے اور میٹلس کے تحت میں ملازمت کی تھی بلکہ دوسرے پستہ قد شخص ۱؎ کو ترجیح دی اس لئے کہ وہ رٹلیس کا تربیت یافتہ اور فنون سپہگری میں طاق تھا۔ پیدل فوج کو قابل کار بنانے میں اس کی حرکت پذیری میں اضافہ بھی ضروری تھا۔ اس کے لئے دو چیزوں کی ضرورت تھی ایک تو یہ کہ فوج کے ساتھ جو سامان رہتا تھا اس کو جہاں تک ہو سکے کم کر دیا جائے اور دوسرے ایسے انتظامات کو بالکل اٹھا دیا جائے جن کی وجہ سے فوری حملے کی صورت میں کوچ کرنے والے سپاہیوں کو وقت ہوتی ہو۔ ماریس نے ایک ترکیب نکالی کہ ہر سپاہی اپنی رسد اور پکانے کا برتن ایک گٹھڑی میں باندھ کر لکڑی میں ٹکا کر اپنے کندھے پر رکھے۔ اس طرح پر ضرورت یا آرام لینے کے وقت یہ بوجھ فوراً کندھے پر سے اتر سکتا تھا اور کوچ کرنے والی فوج کے ساتھ باربرداری کے جانوروں اور ان کے ہانکنے والوں کی ایک تعداد کثیر نہ ہوتی جنکو کھلانا پڑتا تھا۔

۱؎ غالباً شمشیر بازی میں ید طولیٰ رکھنے کی وجہ سے۔

حبشیوں کے ٹڈی دل کے مقابلے میں جو اپنے بھاری کارروانوں میں سفر کر رہے تھے یہ ہلکے رومن سپاہی ضرور نفع میں تھے مگر اس زمانے کے سفر سے اس کے سپاہیوں کو ماریس کے خچر[1] کہنے لگے۔ افسروں کے انتخاب میں بھی ماریس حد درجہ احتیاط کرتا تھا۔ سولا کو وہ حسد کی نگاہ سے دیکھتا تھا مگر اسے یہ خوب معلوم تھا کہ سولا زوردار اور خوش تدبیر آدمی ہے۔ سولا بھی اس کے ساتھ گال گیا۔ پہلے اس کے اسٹاف میں بطور لیگیٹس (نائب) کے تھا اور پھر لشکر کا کپتان افسر ہو گیا اور دونوں میں کسی نہ کسی طرح نبھتی رہی مگر کچھ ہی دن۔ کوئنٹس سرٹوریس بھی جو زمانہ مابعد میں مشہور ہوا ماریس کے ماتحت اس جنگ میں شریک تھا۔ یہ شخص ان چند افراد میں سے تھا جو کائی پیو کی شکست کے بعد بچ رہے تھے۔ اس نے اون ندی کو پیر کر اپنی جان بچائی تھی۔ فن سپہگری میں یہ شخص طاق تھا اور گال کی زبان سیکھ کر جاسوسی کا کام بھی بخوبی انجام دینے لگا تھا[2]۔

(۱۹۱) قبل اس کے کہ گال میں جو کچھ ماریس نے کیا اس کو ہم بیان کریں مناسب ہوگا کہ کمبری کے حملے سے روما کی سیاسی زندگی پر جو اثر ہوا اس پر نظر ڈالیں جس کی وجہ سے ان اشخاص پر جو روما کی ذلت و خواری کے باعث ہوئے تھے مقدمے قائم ہوئے اور سزائیں دی گئیں۔ پہلا شخص جس پر مصیبت نازل ہوئی سی پوپی لیس لائناس تھا جس نے ۱۰۷ء میں کیسیس کی فوج کے باقی ماندہ حصے کو شرمناک شرائط پر راضی ہو کر بچا لیا تھا۔ غالباً اس شخص کے ساتھ اہل روما نے ناانصافی کی جس کو موت یا ذلت کی صلح میں سے ایک کو

---

[1] دیکھو فرانٹی نس ۴-۱-۷ پلوٹارک نے (ماریس ۱۳) میں جو قصے بیان کیے ہیں وہ زمانہ مابعد کی ایجاد ہیں
[2] پلوٹارک سولا (۴)، سرٹوریس ۳۔
[3] ٹی ابوسیس کا نام میں نے قصداً چھوڑ دیا ہے جس پر سارڈینیا میں استحصال بالجبر کا الزام عائد ہوا تھا۔ اس شخص کے حالات دلچسپ ہیں مگر اہمیت نہیں رکھتے۔ سسرو کی فہرست میں پورے حالات ہیں اور لانگ کے "زوال جمہوریہ روما" میں بھی (۲-۳۶)

باب ۲

پسند کرتا تھا۔ ایک ٹری بیون کائی لیس کالڈس کو اس سے بغض
تھا اور اس نے عوام کی ناراضی سے نفع اٹھایا اور پوپی لیس پر غداری کا الزام اس
طور پر لگانا چاہا کہ اس کے لئے کوئی مفر نہ رہے۔ مجالس سنٹوریہ میں صرف مقدمات
غداری کے باب میں علانیہ رائے دیجاتی تھی۔ کائی لیس نے ایک قانون نافذ کرا دیا کہ
اس معاملے میں بھی خفیہ رائے دیجائے۔ اس کے بعد اس نے الزام کی باضابطہ
تحریک کرائی اور پوپی لیس جو اپنے دوستوں کے اثر پر اعتماد کرسکتا تھا بغیر نتیجے کے
انتظار کرنے کے جلا وطن ہوگیا۔ سسرو نے بیان کیا ہے کہ کائی لیس کو ہمیشہ یہ
افسوس رہا کہ ذاتی بغض کی وجہ سے اس نے جمہوریہ کو نقصان پہنچایا۔ دوسرا
مقدمہ کائی پیو کا ہے[1] جو ہر طرح سے سخت سزا کا مستحق تھا۔ عامہ قوم کے حکم سے اسکا
امپیریم چھین لیا گیا گو اس کے لئے کوئی سابق کی نظیر نہ تھی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ
درحقیقت وہ مجسٹریٹ نہ تھا۔ اس کا امپیریم بحیثیت پرو کانسل اس کو صرف
اس امر کا مقتدر کرتا تھا کہ بجائے کانسل کے کسی غرض خاص سے کام کو انجام دے۔
یہ طرز عمل گو جدید تھا مگر انقلابی نہ تھا جس سے شخص مذکور بیکار ہو گیا اور مجسٹریٹی سے معزول
نہ ہوا۔ یہ سنہ ۱۰۵ کا واقعہ ہے سنہ ۱۰۴ میں ٹری بیون ال کیا سیس نے جو کیا سیس (کانسل سنہ ۱۰۷ کا بیٹا تھا)
ایک قانون منظور کرلیا جس کی رو سے ایسے اشخاص جن کو مجالس عامہ میں کسی مقدمے
میں سزا ملی ہو یا جن کا امپیریم عامۂ قوم کی رائے سے چھین لیا گیا ہو مجلس (سینیات)
میں شرکت سے ممنوع کردیئے گئے۔ مگر یہ طرز عمل سینسروں کے اقتدارات پر
ایک علانیہ حملہ تھا۔ جو اس لحاظ سے انقلابی تھا کہ اس کی وجہ سے معمولی دستوری
ضابطے کی خلاف ورزی کی ایک نظیر پیدا ہوگئی۔ مگر دراصل سینسروں کو اقتدارات
بھی عامۂ قوم سے ملے تھے اور یہ عہدہ دار نااہل اراکین سینٹ (سینات) کو اس مجلس
سے خارج نہ کرنے کے لئے بدنام ہوگئے تھے۔ اس کے علاوہ ٹری بیون

---

[1] لیوی خلاصہ ۶۷ اسکونیس ۸ سسرڈی اورا ٹور ۲۔ ۲۷ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۹۷ ڈی نیچر ڈیور ۳۔ ۷۴
مع میٹر کے حواشی کے پراٹس ۵ ۱۳ گیایس ۳۔ ۹۔ ۷ آرزسیس ۵۔ ۱۵ ۔ ۲۵ ا اسٹرابو
۴۔ ۱۔ ۱۳۔ ۷

باب ۱۳

گ، لور بانس لے بذریعہ قانون ایک خاص کمیشن ٹولوسا کے خزانے کی تحقیقات کے لیئے مقرر کرایا۔ امرا نے اس قانون کو نامنظور کرانے کی پوری کوشش کی۔ دوڑی بیونون نے اس کو روک دینے کی کوشش کی مگر زبردستی سے ایسا نہ کرنے پائے۔ یہاں تک کہ بلوہ ہوگیا، گلی وخشت اندازی تک نوبت آگئی م، ایمیلیس اسکارس صدر سینیٹ دسینانت) کا سر بھی زخمی ہوگیا۔ کائی پیو گرفتار ہوکر کمیشن کے سامنے پیش ہوا۔ مگر جب دوران مقدمہ میں وہ قید میں تھا ایک ہمدرد ٹری بیون نے اسے رہا کردیا اور وہ بھی جلاوطن ہوگیا۔ اس کی جائداد اس پاداش میں ضبط کرلی گئی، قانون کی حفاظت سے وہ خارج قرار دیا گیا اور آگ اور پانی بھی اس پر حسب معمول حکماً بند کردیئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی زندگی ذلت وخواری میں کٹی۔ ٹولوسا کا سونا، بے ایمانی سے جمع کی ہوئی دولت کا مرادف ہوگیا اور ایک روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جس جس شخص نے اس کو ہاتھ لگایا اس کا انجام برا ہوا۔ تیسرا[۳] مقدمہ ایم جونیس سیلانس کا تھا جس پر کمبری سے شکست کھانے کے پانچ سال بعد ڈومی ٹیس آہنوبار بس نے مجلس قبائل میں مقدمہ چلایا۔ تجویز یہ بھی کہ بحیثیت سپہ سالار اپنے خدمات کو بہ طریق احسن انجام نہ دینے کی پاداش میں اس پر جرمانہ کیا جائے۔ مگر یہ الزام پرانا ہوگیا تھا اس لیئے ۳۵ قبائل میں سے ۳۳ نے اس کو بری کردیا سسرو کا بیان ہے کہ یہ حملہ ذاتی اغراض سے کیا گیا تھا اس وجہ سے کہ سیلانس نے ڈومی ٹیس کے کسی گالی دوست کو نقصان پہنچایا تھا یا ہتک کیا تھا۔

لے اور بانس پر بھی اس معاملے میں غداری کا الزام لگایا گیا تھا جس سے وہ بڑی مشکل سے چھوٹا۔ ولکنس (دیباچہ ۱۱ پر دادراتور ے،، ۱۰۳ اکی رائے ہے کہ کمیشن نے ۱۰۳ء میں نشست کرنی شروع کی سارٹ نی نس کے تعلق کے لیئے فقرہ ۳ ۸۲ دیکھنا چاہیئے۔

۲ے ویلیریس مالسی مس ۷ - ۲ - ۲، ۴، ۹، ۱۳ اجی ماکسی مس ایک اور قصہ بیان کرتا ہے کہ کائی پیو کو سزائے موت دی گئی۔ مگر یہ قرین قیاس نہیں ہے۔

۳ے اسکو ٹیس ۸۰ - ۱ -

(۲) ۲۹۷ اسی ڈومی ٹیس نے ۲۱۲ ق م میں مذہبی معاملات میں بھی جمہوریت پسندوں کا دخل کرا دیا۔[54] بیان کیا جاتا ہے کہ اس تحریک میں بھی ذاتی اغراض مضمر تھے۔ اس کے قبل ہم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سیاست میں اب تک مذہب کا اثر باقی تھا کیونکہ غیر تعلیم یافتہ عوام ابھی تک ادہام پرستی میں مبتلا تھے ڈومی ٹیس کی خواہش تھی کہ آگرون (پیشین گوئوں کی جماعت) میں ایک خالی جا ئداد پر مامور ہو جائے۔ اسکارس ہسورس بینٹ (سینات) آگرہی تھا اور اس نے اپنے اثر سے ڈومی ٹیس کو اس جماعت میں داخل نہ ہونے دیا۔ ڈومی ٹیس نے برافروختہ ہو کر مجلس قبائل میں اس پر چند رسومات سے غفلت کرنے کا الزام لگایا جس سے سلطنت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ مگر جب اس پر جرمانہ کرنے کا مسئلہ پیش ہوا تو ۳۵ میں سے ۳۲ قبائل نے اس کو بری کر دیا گو ۳۲ میں سے بعض یا سب ہی موافق اور مخالف آرا بالکل قریب قریب تھیں۔ ڈومی ٹیس نے اس کے بعد بڑی بڑی مذہبی جماعتوں کی جائدادوں کے پُر کرنے کے متعلق ایک تحریک[55] پیش کی۔ اس زمانے تک طریقہ یہ تھا کہ ان جماعتوں کے اراکین جدید رکنوں کا خود انتخاب کر لیتے تھے گو کچھ عرصے سے یعنی غالباً تیسری صدی ق م سے سردار پجاری کا انتخاب ۳۵ قبائل میں سے ۱۷ قبائل کے سپرد کیا گیا تھا جن کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی کیا جاتا تھا اس طور پر گویا انتخاب عوام کی آرا سے نہ ہوتا کیونکہ ۳۵ میں سے صرف ۱۷ قبائل کی رائے لیجاتی اور دیوتاؤں کی مرضی بوجہ قرعہ اندازی سے ظاہر ہوتی عمل کرنے سے ان کی خوشنودی بھی یقینی تھی۔ پانٹفون (پجاریوں)، آگرون اور ڈِکی سیمویری ساکرہ وُرہم (عشرہ مقدسہ) کے تقرر کے لیے

---

[51] ایسکونیس ۲۱ سسر دا لقوانین اراضی ۱-۱۸۲۱۱۔ خطابنام بروٹس ۱۵۱۷-۳-

[52] ویلیریس میکسی مس ۶-۵-۵ ڈیون کاسیس (۹۲) بیان کرتا ہے کہ اسکارس کے خلاف ایک سنگین جرم کے متعلق شہادت دینے کے لیے ڈومی ٹیس سے کہا مگر ڈومی ٹیس نے اس کی شہادت سے نفع اٹھانے سے انکار کر دیا اور غلام کو اسکارس کے سپرد کر دیا۔

[53] لانگے: تاریخ روما ئے قدیم ۲-۱-۵۱-۳۰۲+۵۵۱-۱-

باب ۴

بذریعۂ قانون ڈومیٹیا (ڈی سیاکردوٹس دقانون ڈومیٹیا بابت عہدہ داران مذہبی) جو طریقہ اختیار کیا گیا اُس نظیر کے مطابق تھا۔ مذہبی جماعتوں کے اراکین کو امیدواروں کے نامزد کرنے کا حق محدود طریقے پر باقی رہا[1] اور منتخب امیدواروں کو رکنیت پر حسب سابق قدیم رسوم کی انجام دہی کے بعد فائز کیا جاتا۔ ڈومی ٹیس کا اسکارس پر مذہبی رسوم کے انجام دینے میں غفلت لگانے کا الزام بالکل غیر معمولی تھا اور سردار پجاری کی اقتدارات پر ایک انقلابی حملہ تھا۔ قانون ڈومی ٹیا سے دستور روما کو سخت صدمہ پہنچا تھا اور اسی وجہ سے سولا نے ۲۳ سال بعد اس قانون کو منسوخ کر دیا۔ سوئی ٹونیس[2] کا بیان ہے کہ اگر نہ مقرر ہونے کے بعد ڈومی ٹیس کو اس دوسرے معاملے میں بھی خفت ہوئی، اسی وجہ سے اس نے اس قانون کے نفاذ کی تحریک کی یعنی اس کے والد کے انتقال کرنے پر جس نے گال میں شہرت حاصل کی تھی اور پجاری بھی تھا ڈومی ٹیس کے حقوق کا لحاظ نہ کیا گیا اور اس نے مجبوراً اس قانون کو پیش کر دیا مگر سوئی ٹونیس دونوں باپ بیٹوں میں زیادہ فرق نہیں کرتا اور یہ قصہ بھی غالباً غلط ہے۔ کیونکہ ڈومی ٹیس کسی نہ کسی جائداد[3] پر ضرور مامور ہو گیا اس لیئے کہ ۱۰۳ء میں وہ سردار پجاری تھا۔

ماریس کا ورود اون ندی کے علاقے میں

(۷۹۳) تفصیلات مذکورۂ بالا سے ان چار پانچ سالوں کے پریشان کن زمانے میں روما کے سیاسی رجحانات کا حال ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ غلاموں کی شورش سے اطالیہ کے بعض علاقوں میں ابتری پھیل رہی تھی مگر اس ذکر کو ہم آئندہ کرینگے اور بالفعل ماریس کی مساعی کا ذکر کرینگے اس امر میں بالکل شک کی گنجائش نہیں کہ وہ اپنی فوج کو ملک گال میں بحری راستے سے لے گیا اور اون کے مشرقی دہانے کے قریب کسی مقام پر خیمہ زن ہوا۔ فوجی اغراض کے لحاظ سے جس مقام کی اطالیہ پہنچنے کے سیدھے راستے کی حفاظت کے لیئے

---

[1] سسرو فل ۲-۴- بروٹس ا
[2] سوئی ٹونیس نیرو (۲)
[3] ویلیس ۲-۱۲-۳ قانون ڈومی ٹیا کا سنہ نفاذ ۱۰۳ء لکھتا ہے۔ مگر غالباً یہ غلطی ہے۔

اشد ضرورت تھی وہ ندی کے دہانے کے اوپر کا خطۂ ملک تھا جس میں سے وہ گزرتی تھی مگر ساحل پر ایک مرکزی مقام کا ہونا اس سے پہلے ضروری تھا جہاں سے اطالیہ سے سلسلہ آمدورفت بذریعۂ سمندر قائم ہو اور اندرون ملک سے ندی کے ذریعے سے۔ اس نے ذخائر جنگ کا ایک گودام قائم کر دیا اور حملہ آور قبیلۂ کمبری کے ہسپانیہ چلے جانے سے جو وقفہ[۱] مل گیا تھا اس کو اون ندی کے پانی کیلئے ایک جدید نہر بنانے میں صرف کیا جس سے ایک عمدہ بندرگاہ اور ایک نہر[۲] بن گئی جو جہاز رانی کے قابل تھی اور اس کے سپاہی بھی اس محنت سے تومند ہوگئے۔ اس عظیم الشان کام میں بہت کچھ وقت لگا ہوگا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے فوجی امور کی طرف بھی اسی قدر توجہ ہوئی ہوگی سخت ضبط فوجی، انصاف اور ہر وقت باکار رہنے سے رومن افواج کی حالت حسب سابق ہوگئی۔ اندرون ملک میں یورش کرنے کی غالباً پھر نوبت نہیں آئی مگر اس پر بھی بیان کیا گیا ہے[۳] کہ سولا نے ایک گالی سردار کو گرفتار کر لیا[۴]۔ ماریس اپنے غیاب میں ۱۰۳ق م کے لیے کانسل منتخب ہوگیا۔ کیونکہ عمومیت پسندوں کو اس کے علاوہ کسی دوسرے سپہ سالار پر بھروسہ نہ تھا اور اس کے علاوہ اس کے خاص بہی خواہ اور کارپرداز بھی یہ دیکھتے ہونگے کہ دشمنوں کی سازشوں یا رائے دہندگان کی سستی سے اسکی مسلسل سپہ سالاری میں کوئی وقت واقع ہو۔ جنگ آئندہ کی تیاری میں ایک سال اور بھی گزر گیا اسی اثنا میں قبیلہ کمبری کو ہسپانیہ میں ایک وسیع خطۂ ملک کے تاخت و تاراج کر دینے کے بعد کیلٹبریوں کے ملک میں شکست[۵] ہوئی۔ ممکن ہے اس سے

---

[۱] پلوٹارک ماریس ۱۵۔

[۲] یہ نہر بعد میں اہل ساالیہ کو تجارتی اغراض کے لیے حوالے کر دی گئی۔ اسٹرابو ۴-۱-۸

[۳] پلوٹارک سولا (۴)

[۴] ماریس اس وقت بہت پریشان تھا۔ فرون ٹی نس نے بیان کیا ہے کہ گانیوں اور لگیبلیوریون کی غداری کو دریافت کرنے کے لئے وہ ایک عجیب چال چلا تھا۔

[۵] لیوی خلاصہ ۶۷۔

یہ مطلب ہو کہ محاصروں سے وہ پریشان ہوگئے ہوں اور چونکہ انھوں نے تمام ملک کو تباہ کر دیا تھا اس لیئے رسد بھی نہ ملتی ہو اور انھیں وجوہ سے انھوں نے ہسپانیہ سے روانگی کا قصد کر لیا ہو۔ بہر کیف اس مہم سے عاجز آکر سنہ ۱۰۳ کے اواخر میں وہ گال واپس آگئے اور ان کی تعداد بھی غالباً کم ہو گئی ہوگی۔ سنہ ۱۰۳ کے انتخابات کرانے کے لیئے بہ سبب اپنے ہم عہدہ کے انتقال کے ماریس کو روما واپس جانا پڑا تھا۔ پلوٹارک کے بیان[1] کے مطابق اس کو چوتھے مرتبہ کانسل منتخب ہونے کی آرزو تھی مگر کئی زبردست امیدوار اس خدمت کے خواہاں تھے اور اس کی کامیابی اس لیئے مشتبہ تھی۔ سنہ ۱۰۳ کے ٹریبیونوں میں اپولی ایس سیٹرنینس عومیت پسندوں کا ایک سرگروہ بھی تھا جس کا عوام پر خاص اثر تھا ماریس نے اس سے سمجھوتہ کر لیا۔ اس نے ماریس کی مدح سرائی شروع کر دی اور ماریس کو پھر منتخب کرنے پر قوم کو آمادہ کرتا رہا۔ مگر ماریس بظاہر انکار کرتا رہا سیٹرنینس نے اصرار کیا کہ اپنے فرائض قومی کے لحاظ سے ماریس کو اپنی خدمت سے باز آنا چاہیئے اور آخر کار ماریس نے ایسا ہی کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ محض دکھاوا تھا جس سے کسی فرد واحد کو ماریس کے اصلی مقاصد کے متعلق دھوکا نہیں ہوا۔ مگر یہ روایت خواہ صحیح ہو یا کسی حاسد کی بنائی ہوئی ماریس پھر کانسل منتخب ہوا۔ اس کا ہم عہدہ[2] ایک ہر دلعزیز امیر کیوئے ٹیس کیاٹلیس تھا جو اپنے اعلیٰ خصائل اور علمی قابلیت کی وجہ سے ممتاز تھا اور اس کے قبل خدمت کانسلی کا تین دفعہ امیدوار رہ چکا تھا۔

(۴۹) سنہ ۱۰۲ کے موسم بہار میں صورت حال[3] حسب ذیل تھی کیمری گال میں واپس آکر اپنے حلفا سے مل گئے تھے۔ ان خانہ بدوش اقوام میں سے

وحشیوں کا اطالیہ پر دھاوا

[1] پلوٹارک میریس ۱۴۔
[2] ولکنس کا دیباچہ سسرو ڈی آراٹور صفحات ۲۴-۲۵
[3] پلوٹارک ماریس ۱۴-۲۷ سولا ۴ سسرو ٹونیس ۳ ویلیس ۲-۱۲ لیوی خلاصہ ۶۸ فلورس ۱-۳۸ آروسیس ۵-۱۶ ڈائون کیاسیس ۹۴-

کسی کو ابتک آباد ہونے کے لیئے اراضی نہیں ملی تھی جس کا ملنا اب ضروری تھا اس لیئے ان کے لیئے کوئی چارہ نہ تھا سوائے اس کے کہ الپس کی دیوار کوہی سے گذر کے اطالیہ پر قبضہ کریں کیونکہ رومنوں سے اس کے قبل جو سقابے ہوئے تھے ان کے نتائج سے فوری کامیابی کی امید تھی انھوں نے عزم بالجزم کر لیا کہ جملہ قبائل متحد ہو کر اس پیش قدمی[1] میں شریک ہوں، ٹیوٹونی اور امبرونی تو مغرب کی طرف سے رومن صوبے میں سے ہو کر اطالیہ کے نشیبی علاقے میں لیگیوریا کے عقب کے دروں میں سے داخل ہوں اور کمبری اور ٹیگورنی الپس کا پھیر کاٹ کے شمال سے داخل ہوں۔ ماریس اپنے مستحکم قیام گاہ سے ٹیوٹونی اور امبرونی کی آہستہ پیش قدمی کو دیکھتا رہا مگر نہ شمالی وحشیوں کی طعن و تشنیع اور نہ خود اس کے سپاہیوں کی بے صبری اس کو جنگ کا حکم دینے پر مائل کر سکتی تھی۔ اس کو خوب معلوم تھا کہ وہ جب چاہے دشمن سے دوبدو ہو سکتا تھا اور اس کا قصد تھا کہ جب اچھا موقعہ ہو اس وقت جنگ کی جائے اپنے سپاہیوں کی بے صبری کو دفع کرنے کے لیئے اس نے یہ حیلہ کیا کہ وقت جنگ کا انتخاب ایک شامی نجومی عورت پر چھوڑ دیا جو اس کے ہمراہ تھی۔ ماریس کو خود بھی نجوم پر اعتقاد تھا اور اپنے خوش قسمت ہونے کا بھی اس کو یقین کامل تھا۔ مگر اسے خوب معلوم تھا کہ اس کی فوج کے علاوہ جسے اس نے نہایت محنت سے مشاق اور قابل جنگ بنایا تھا سلطنت روما کی کوئی اور فوج نہ تھی جو میدان جنگ میں کارگر ثابت ہوتی اور اس لیئے اس کا پہلا مقصد یہ تھا کہ اس فوج کو کسی طرح ضائع نہ کرے۔ اس لیئے وہ خاموشی کے ساتھ آگے بڑھنے والے حملہ آوروں کے پیچھے پیچھے لگا رہا اور اکوے سیکس ٹیئے کے قریب اس کو موقع مل گیا۔ دو معرکوں[2] میں اس نے پہلے امبرونی کو شکست دی اور پھر ٹیوٹونی کو۔ اس جنگ میں جو خونریزی ہوئی نہایت غیر معمولی تھی کیونکہ جب وحشی

[1] آرد سیس نے اس تقسیم کار کو دوسرے طریقے پر بیان کیا ہے۔
[2] معرکہ اکوے سیکس ٹیئے۔ بنگ ہال باب ۱۰-۱۱

باب ۸

اپنے خیمہ گاہ کی طرف بھگا دیئے گئے ان کی عورتیں بھی جو گاڑیوں میں تھیں لڑائی میں شریک ہوگئیں اور تعاقب کرنے والوں کے ساتھ لڑنے لگیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو لاکھ آدمی مارے گئے اور ۹۰۰۰۰ قید کر لیئے گئے مگر یہ اندازہ مبالغہ آمیز ہے۔ دوسرے روز بہت سے وحشی قید کر لیئے گئے مگر ان بہادر خانہ بدوشوں میں سے اکثر نے خود اپنا کام تمام کر لیا۔ پلوٹارک نے نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے کہ خون آلودہ زمین میں سال آئندہ زبردست فصل پیدا ہوئی اور مقتولین کی ہڈیوں سے انگور کے کھیتوں کی باڑھیں بنائی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موضع پوری ایں کا نام کامپی پیوٹریڈی اسے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "میدان جنگ جس پر مقتولین کی لاشیں سڑ گئی ہوں" جن مقامات پر لڑائیاں ہوئیں، روما کی فتح کی پیشین گوئیاں اور دوسرے واقعات سے جو روایات میں بیان کیئے گئے ہیں ہمیں سروکار نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ ماریس نے اس کام کو بخوبی انجام دیا جو اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ جنگ کے بعد ہی یہ خبر آئی کہ ماریس پانچویں مرتبہ کانسل منتخب ہوا۔ عوام کو ماریس پر جو اعتماد تھا اس کا ایک مزید ثبوت یہ بھی ہے کہ مانیس ایکوئیلیس اس کا وفادار نائب جس کے زیر کمان اپنی افواج کو روما جاتے وقت وہ چھوڑ گیا تھا اس کے ساتھ ہی کانسل منتخب ہوا۔

شمالی اطالیہ کی جنگ

(۷۵) اس فتح کی خبر غالباً روما میں ۱۰۲ق م کے موسم خزاں میں پہنچی ہوگی۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ اس خبر کے پہنچنے کی کچھ دن بعد کانسل کیاٹلس کے پاس سے نہایت ناخوشگوار خبریں آئیں جو اطالیہ کو کمبری کے حملے سے محفوظ رکھنے کے لیئے بھیجا گیا تھا۔ خیال کیا گیا تھا کہ یہ قبیلہ اطالیہ میں دریائے ایتھی سس (ادیجی) کے کنارے کنارے داخل ہوگا جو الپس سے نکل کر ویرونا کے نشیبی علاقے کی طرف گئی ہے۔ کیاٹلس نے زبردست مقابلہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا مگر اس میں نہ تو ماریس کا سلیقہ تھا نہ اثر۔ اس کی فوج بھی ادنیٰ قسم کی تھی اور جب اسکے گھبرائے ہوئے سپاہیوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو انھیں اکوئے سیکسٹئے کی فتح کی اطلاع بھی نہ تھی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ خونخوار غیر اقوام کا مقابلہ ناممکن

نہیں ہے۔ اس کے شکست فاش نہ کھانے کا سبب یہ تھا کہ سولا اس کے ساتھ موجود تھا یہ اولوالعزم اور ثابت قدم آدمی ماریس کی ماتحتی سے تنگ آگیا تھا جو بوجہ اپنے بغض وحسد کے اس کو امتیاز حاصل کرنے کا کوئی موقع نہ دیتا تھا۔ سولا اس وقت کیاٹلس کو اس کی مشکلات سے نجات دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر ان کا کام نہایت مشکل تھا جس کا سرانجام دینا ان کے لیئے سخت دشوار تھا۔ پہلے انھیں مجبوراً آلپس کے درے سے ہٹنا پڑا پھر جب دشمن زور لگا کر اویجے ندی کے کنارے آگیا انھیں اور پیچھے ہٹنا پڑا اور اس طرح شمالی اطالیہ کا دروازہ دشمنوں کے لیئے کھل گیا۔ کیاٹلس کو انھوں نے کہاں تک ہٹایا اس کا علم نہیں۔ مگر کچھ دور ہٹکر اس نے سرائی خیمہ گاہ بنا لیا اور سال آئندہ کی عظیم الشان جنگ ویرونا سے ۱۲ میل مغرب میں ہوئی۔

(۷۹) ماریس اپنی زبردست فتح کے بعد روما واپس گیا مگر جشن فتح منانے کا موقعہ نہ ملا۔ سنہ ۱۰۱ کے جنگ کے لیئے یہ انتظام کیا گیا کہ کیاٹلس بطور پرو کانسل اپنے عہدے پر قائم رہے اور ماریس اکوے سیکس ٹیئے کی فتحمند افواج کو اس کی امداد کے لیئے لیجائے۔ کانسل ایکوبلییس کے سپرد غالباً کوئی دوسری مہم ہوئی۔ گال کی فوج غالباً کچھ دور سمندر کے راستے سے واڈا سباٹا یا جنوا تک آئی ہوگی اور کوہ اپی نائن کو ایک یا دونوں سڑکوں کے ذریعے سے طے کیا ہوگا جو ڈرٹونا سے ہوکر پو ندی کی وادی کی طرف جاتی ہیں۔ رومن افواج کے باہم ملنے اور معرکے کے آغاز کا ایک نہایت دلچسپ بیان موجود ہے۔ کمبری اپنے حلفا کی واپسی تک لڑنے کو تیار نہ تھے اور انھوں نے طلب اراضی کے لیئے پھر اپنے سفیر بھیجے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ماریس نے انکی اس امید کو کہ ٹیوٹونی واپس آجائینگے ان سرداروں کو پیش کر کے خاک میں ملا دیا جو گال میں گرفتار ہوئے تھے اور تمسخر کے ساتھ انھیں جواب دیا کہ ان کے شرکاء جنگ کو اس قدر زمین دیدی گئی تھی جس کی انھیں ضرورت تھی یعنی سب زیر خاک کر دیئے گئے تھے۔ اس قصے کے آخری حصے سے ظاہر ہے کہ جنگ کمبری کے دلچسپ واقعات نہایت کروفر کے اور حد درجہ رنگ آمیزی کے ساتھ سلطنت روما کے اعزاز بڑھانے کے لیئے بیان کیئے

جاتے تھے۔ وہ عظیم الشان جنگ جس سے وحشیوں کے حملوں کا سدباب پانچ صدیوں کے لیئے ہوگیا سنہ ۱۰۱ کے موسم سرما میں کامپی راڈی ای پو (ورسیلے) کے قریب ہوئی تھی جو ملان اور ٹیورن کے وسط میں ہے۔ اس کا مبالغہ آمیز تذکرہ جو پلوٹارک نے کیا ہے تاریخی اہمیت نہیں رکھتا اور ایسے ماخذ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف ماریس کے مخالف تھے۔ چند واقعات کو البتہ ہم تسلیم کرسکتے ہیں۔ حبشیوں نے اپنی پیدل فوج کو ایک بھاری خط کی شکل میں رکھا تھا جو اپنے دباؤ سے دشمن کو ہٹا دے مگر یہ تدبیر ایسی فوج کے لیئے غیر موزوں تھی جس کا اصلی ہتھیار ایک بھاری شمشیر تھی۔ رومنوں کی فنون جنگ میں مہارت اور ان کے سواروں کی عمدگی، شمالیوں کا گرد اور گرمی سے پریشان ہوجانا، اور خونریزی کا آخری تماشہ جبکہ ان کی بہادر عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے خود اپنا اور شوہروں اور بچوں کا خاتمہ کردیا اور انھیں غلامی کے طوق سے بچایا گیا۔ کٹلس کی فوج میں ۲۳۰۰۰ آدمی تھے اور ماریس کی فوج میں ۳۲۰۰۰۔ کمبری کی تعداد کے بارے میں قیاس کرنا دشوار ہے کیونکہ عورتیں اور بچے بھی ان کے ساتھ تھے۔ مقتولین کی تعداد ۱۴۰۰۰۰ یا ۱۲۰۰۰۰ تھی اور قیدیوں کی ۶۰۰۰۰ مگر یہ اعداد قابل اعتبار نہیں حملہ آوروں کو نیست و نابود کرکے ماریس نے دوسری مرتبہ اطالیہ کو بچالیا۔ ملک اطالیہ میں وہ آباد ہونے کے لیئے آئے تھے اور درحقیقت وہیں ہمیشہ کے لیئے آباد ہوگئے گو ان کی آبادی تہ خاک تھی۔ جنگ کمبری کے اختتام کے بعد ایک دانشمند انہ پیش بندی کی گئی یعنی شہریوں کی ایک نوآبادی ہیوریڈیا

---

۵۱ پلوٹارک (ماریس ۲۵) نے بیان کیا ہے کہ ماریس نے ایک ایجاد کی تھی جس کے ذریعے سے رومن اپنے نیزے دشمنوں کے سپروں میں پھنسا دیتے تھے۔ مگر اس کے علاوہ بھی ماریس نے اپنی سپہ سالاری کا ثبوت دیا۔

۵۲ بقول فلورس ٹیگورنی جنگ میں شریک نہ تھے بلکہ عقب میں آلپس کے دروں کی حفاظت کررہے تھے اور اس طرح بچ گئے۔

۵۳ ویلیس ۱۵-۱ ۵۔

دا اوریا) پر قائم کیا گیا جو ڈوریا (ڈورا بالٹیا) پر واقع تھا جہاں ایک درہ نشیبی ملک میں جانے کے لئے ہے۔ اس طور پر مغربی آلپس کی نگہبانی کے لئے ایک قلعہ اور فوجی مرکز قائم ہو گیا تھا۔

باب چہل و پنجم

معاملات خارجیہ اور سسلی میں غلاموں کی دوسری جنگ

سنہ ۱۰۵ تا سنہ ۹۲ ق م

(۷۹۷) ہم دیکھ چکے ہیں کہ شمالی حملہ آوروں کی یورشوں سے روما کا اقتدار معرض خطر میں پڑ گیا تھا اور سلطنت کو خطرات مذکور سے غیر معمولی جانفشانی اور ایک فرد واحد کو وسیع اقتدارات دے دینے سے گلوخلاصی حاصل ہوئی تھی جو کہ اصول جمہوریت کے منافی تھے[۵۱]۔ مگر خطرے کی اہمیت کا اندازہ ہم اسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ روما کے عظیم الشان نظام حکومت کا بغور مطالعہ کریں اور ان نقائص پہ نظر غائر ڈالیں جو اس میں پیدا ہو گئے تھے۔ گزشتہ چند صدیوں کے تغیرات سے اطالیہ اور سسلی دونوں ملکوں میں غلاموں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور اگر بیرونی حملہ آوروں کے قدم جم جاتے تو غلاموں کا بھی بغاوت کرنا لازمی تھا۔ سسلی میں غلاموں کی دوسری جنگ اسی زمانے میں ہوئی جب کہ ماریس ممالک شمالی میں سپہ سالار تھا یعنی سنہ ۱۰۴ تا ۱۰۱ میں اور اغلب یہ ہے کہ اہل ملک کو اپنے ناد و بوم کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی جو فکر ہر وقت دامنگیر تھی اسی سے نفع اٹھا کر عمومیت پسندوں کو ماریس کے بار بار منتخب کرانے میں کامیابی ہوئی ہو۔ مگر ڈیوڈورس[۵۲] جو اس بغاوت کے متعلق ہمارا اصلی ماخذ ہے بیان کرتا ہے

---

۵۱ یہ ماریس کے متعدد مرتبہ کانسل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ایک فرد واحد کا عرصے تک برسر اقتدار ہونا گویا بادشاہت کا احیاء تھا۔ مترجم۔

۵۲ یہ شخص سسلی کا باشندہ تھا اور واقعات مذکور اس کے زمانے سے کچھ ہی پہلے کے ہیں اس لئے قابل وقعت ہیں (جز ۳۶-۱-۱۱)۔ فلورس (۲-۷) اور ڈیون کیاسیس[۹۳] کی کوئی اہمیت نہیں

کہ سسلی کی بغاوت کے قبل اطالیہ کے مختلف مقامات میں بھی اسی قسم کی شورشیں برپا ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت معاملات قابل اطمینان نہ تھی۔ اولاً نوسیریا میں ۳۰ غلاموں نے سازش کی جس کا فوراً انسداد کر دیا پھر ۲۰۰ غلاموں نے کاپوا میں بغاوت کی مگر یہ بغاوت بھی فرو کر دی گئی تیسری بغاوت بھی کاپوا میں ہوئی مگر یہ ذرا اہم تھی۔ ایک رومن نائٹ مسمی وٹییس مجنونانہ عشق بازی میں مقروض ہو گیا تھا اور اپنے قرضخواہوں کے تقاضوں سے عاجز آکر اس نے ۵۰۰ زرے عاریتہً حاصل کر کے اپنے غلاموں کو مسلح کر دیا اور بادشاہ بن بیٹھا۔ بادشاہ بن کر پہلے تو اس نے اپنے قرضخواہوں کو قتل کر دیا اور پھر غلاموں کو اپنی فوج میں بھرتی کر کے مسلح کرنا شروع کر دیا اور باضابطہ چھاؤنی قائم کر کے انکو کمپنیوں میں تقسیم کر دیا۔ رنگروٹ برابر آنے لگے اور رفتہ رفتہ اس کی فوج کی تعداد ۳۵۰۰ تک پہنچ گئی مجلس سینات کو جب یہ حالات معلوم ہوئے اس خطرے کی اہمیت کے خیال سے ل. لیو ملکس[1] جو پریٹر تھا فوراً اس بغاوت کے انسداد کے لئے روانہ کیا گیا۔ اس نے کچھ سپاہی تو روما میں بھرتی کئے اور کچھ اثناء سفر میں اور بالآخر ۴۵۰۰ آدمی لیکر وٹییس کے مقابلے کے لئے پہنچ گیا۔ مگر باوجود اس کثرت تعداد کے اسے پہلے شکست ہوئی اور آخرکار کامیابی ایک غدار کی امداد سے ہوئی مجنون وٹییس نے خود اپنا کام تمام کر ڈالا اور باغی غلام سب مارے گئے۔ لیکن اگر اس قسم کے واقعات کمپانیا کے شہروں میں ہو سکتے تھے تو ہم آسانی سے قیاس کر سکتے ہیں کہ اگر وحشی حملہ آور اندرون ملک میں گھس آتے اور بڑے بڑے علاقوں کے غلام آزاد ہوکر دیہات پر لوٹ پڑتے تو اس کا کیا نتیجہ ہوتا۔ دیہات کا نظام تمدن اور اس تمدن سے جس قسم کے لوگ پیدا ہوئے تھے دونوں مفقود ہو چکے تھے۔ شمالی اقوام جن کو اطالیہ میں آباد ہونے کی خواہش تھی ان کو سلطنت روما نے اراضیات عطا کرنے سے اس وجہ سے انکار نہیں کیا تھا کہ ملک میں آزاد دیسی باشندوں کی کثرت تھی۔ لاٹی فنڈیا (بڑے بڑے علاقے) کے وجود سے جو نقائص پیدا ہوتے تھے ان کی

---

[1] اگر یہ لیوکس وہی ہے جو سسلی میں پریٹر تھا تو وٹییس کی بغاوت غالباً ۱۰۳ء میں ہوئی ہوگی۔

وجہ سے ملک کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تھی اور عوام کی بیچینی گو برادران گراکی کی ہزیمت کے بعد سے ایک عرصے کے لیے دب گئی تھی مگر اب پھر ایک زرعی قانون کے مسودے کی شکل میں نمایاں ہوئی۔ غالباً ۱۰۴ سنہ یا ۱۰۳ سنہ میں ٹری بیون ل۔ مارسیئس فلپس[۱] نے (جو ایک فصیح و بلیغ مقرر اور آزاد خیال آدمی تھا) ایک مسودۂ قانون پیش کیا جس کی اصل اغراض پر پردہ پڑا ہوا ہے مگر غالباً اس کا منشا یہ تھا کہ ۱۱۸ سنہ کے قانون زرعی کو منسوخ کیا جائے جس کے ذریعے سے کہ اراضی سلطنت کا ایک حصہ خانگی اشخاص کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ یہ تجویز ایک حد تک انقلابی تھی اور اس کی تائید میں فلپس کی زبان سے یہ جملہ بھی نکل گیا کہ شہریوں میں دو ہزار آدمی بھی ایسے نہیں جنکو صاحب جائداد کہا جا سکے۔ اس فقرے سے اشتراکیت کی بو آتی ہے جس پر سسرو نے معاندانہ رائے ظاہر کی۔ مگر ان معاملات کی اصلاح نہایت دشوار ہوگئی تھی قانون مجوزہ نا منظور ہوا اور فلپس نے مجبوراً سکوت اختیار کیا۔

غلاموں کی جنگ کا آغاز

(۹۸) ۱۳۲ سنہ میں سسلی میں غلاموں کی جو پہلی جنگ ہوئی تھی اسکے اختتام کے بعد سے جزیرۂ مذکورہ میں بالکل سکون تھا ساہوکاروں کا پھر دور دورہ ہوگیا، نئے غلام بہ تعداد کثیر دوسرے ممالک سے لائے گئے اور جزیرے میں بڑے بڑے علاقوں کے ذریعے سے کاشت کرنے کا طریقہ جس میں بہت سے نقائص تھے پھر قائم ہوگیا۔ مگر ایک ہی قسم کے حالات سے ایک ہی قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور آتش بغاوت کے مشتعل ہونے کے لیے صرف ایک چنگاری کی ضرورت تھی۔ ۱۰۴ سنہ میں کی لیکینیئس نروا صوبہ دار تھا اس کی فوج ادنی درجہ کی تھی اور تعداد بھی قلیل تھی کیونکہ اعلی درجے کے سپاہیوں کی دوسرے مقامات میں ضرورت تھی اور سسلی میں فساد ہونے کا مجلس سینات کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس کی اقتدار کا دار و مدار غالباً اس کی اخلاقی قوت پر تھا۔ اسی اثناء میں یہ حکم پہنچا کہ جو احرار ناجائز طور پر غلام بنائے گئے ہیں آزاد کردیئے جائیں (دیکھو فقرہ ۸۹) نروا نے فوراً احکام جاری کردیئے اور ایسے اشخاص کے دعاوی کی تحقیقات

[۱] دیکھو ہولڈن کی شرح سسرو کے پرو پلانکیو پر ۵۲ ڈی افیشیو ۲-۳-۷۳۔

شروع ہوگئی ۔چند ہی روز میں اس نے ۸۰۰ آدمیوں کو آزاد کرا دیا جس کی وجہ سے سسلی کے تمام غلاموں میں حدورجے کا جوش پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے جزیرے کے سربرآوردہ لوگ جو بلاشبہ غلاموں کے مالک تھے ہراساں ہوگئے ۔ یہ سب سپراکیوز پہنچے اور صوبہ دار نے ان کی دادوفریاد پر تحقیقات کو ختم کرکے غلاموں کو حکم دیا کہ اپنے مالکوں کے پاس چلے جائیں ۔ غلاموں نے ناامید ہوکر ایک مقدس مقام میں پناہ لی جو اندرون ملک میں تھا اور بغاوت کے منصوبے سوچنے لگے ۔ اس کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ سغرب میں ایک خفیف سی بغاوت ہوئی مگر نروا اس کے فرو کرنے سے بھی عاجز رہا ۔ آخر کار اس نے ایک قزاق کو جسے سزائے موت دی گئی تھی غداری پر آمادہ کیا ۔ اس شخص کی عادت تھی کہ آزاد اشخاص کو مار ڈالتا تھا اور غلاموں کو چھوڑ دیا کرتا تھا ۔ اسی لیئے باقی غلاموں نے اس پر بھروسہ کیا اور اس نے موقع پاکر ان کے مامن کو رومنوں کے سپرد کردیا ۔ اس کی غداری کی وجہ نروا نے روما کی سطوت وجبروت کو سسلی میں چند روز تک اور قائم رکھا ؛

سسلی میں بغاوت کی کامیابی

(۹۹۷) بغاوت کے انسداد کے لیئے جو سپاہی میسر آسکتے تھے زیادہ تر مقامی رضاکار (ملیشیا) تھے جو اپنے گھروں میں رہا کرتے تھے ۔ ہم یہ بھی قیاس کرسکتے ہیں کہ اس کے ساتھ ایک گارڈ (محافظ سپاہی) بھی ضرور ہوگا مگر زبردست بغاوت کا فرو کرنا اس کے لیئے سخت دشوار تھا فوری کارروائی بھی ناممکن تھی اور جب وہ میدان جنگ میں آیا تو دشمن بلحاظ قوت و تعداد اس پر ترجیح رکھتے تھے ۔ اس نے اپنا کی محافظ فوج سے ۶۰۰ سپاہی بلوائیے اور ایک افسر کے ساتھ ان کو باغیوں پر حملہ کرنے کے لیئے بھیجا ۔ مگر اس مقابلے میں شکست ہوئی اور رومن سپاہی بھاگ کھڑے ہوے اور اسیران و مقتولان جنگ کے ہتھیاروں سے باغیوں کو اور بھی تقویت ہوگئی اور ان کی تعداد ۲۰۰۰ تک پہنچ گئی ۔ انھوں نے ایک شخص مسمی سالویس کو اپنا بادشاہ منتخب کیا جس کو پیشین گوئی اور دیوتاؤں کی خفیہ رسوم میں خاص دخل تھا ۔ سسلی کے وسطی حصے میں وہ بالکل مالک بن گئے گھوڑے بھی انھوں نے جمع کرلیئے اور تھوڑے ہی عرصے میں ان کے پاس

باب ۱۷

۲۰۰۰۰ تربیت یافتہ پیدل سپاہی اور دو ہزار سوار ہوگئے۔ اس کے بعد انھوں نے شہر مورگنٹیا کا محاصرہ کرنے کی جرأت کی۔ نروا دس ہزار اطالیہ اور سسلی کے سپاہی لیکر محاصرہ اٹھانے کے لیئے پہنچا مگر باغی اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کو سخت ہزیمت دی جس میں اس کے ۶۰۰ آدمی مارے گئے اور ۴۰۰۰ قید ہوگئے۔ اسلحہ کے ملجانے کی وجہ سے باغیوں کو مزید تقویت ہوئی اور مارگنٹیا کا محاصرہ پھر شروع ہوگیا۔ اس مقام کے محافظین زیادہ تر غلام تھے جن کے آقاؤں نے ان کو آزاد کردینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب کامیابی کے ساتھ محافظت کرنے کے بعد بھی وعدہ کا ایفاء نہوا اور پریٹیر (نروا) نے آزاد کرنے سے انکار کردیا تو وہ بھی باغیوں سے مل گئے۔ سالویس کے ساتھ اب ۴۵۰۰۰ آدمی ہوگئے تھے۔ اسی اثناء میں مغربی حصے میں بھی بغاوت شروع ہوگئی جس کا سرغنہ سیلیسیا کا ایک باشندہ مسمی اتھینیون تھا جو بہادر ہونے کے علاوہ نجوم میں بھی ماہر تھا۔ اس نے بھی بادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اپنی افواج کے لیئے رسد بہم پہنچانے کے لیئے زراعت کا انتظام کرکے اپنی پیش بینی کا ثبوت دیا۔ جب دس ہزار آدمی اسکے ساتھ ہوگئے اس نے للی بے اُم کا محاصرہ شروع کردیا مگر اس کو بہت جلد اپنی غلطی کا علم ہوگیا اور الہام غیبی کا بہانہ کرکے وہاں سے ہٹ گیا۔ واپسی میں اس کا کچھ نقصان ہوا کیونکہ موری ٹانیا کے چند باشندوں نے جو محافظ فوج کی امداد کے لیئے آئے تھے اس پر حملہ کردیا۔ سلطنت روما اب اس قسم کی امداد پر تکیہ کرنے پر مجبور ہوگئی تھی اور لوکس کے حلیف بنجانے کا یہ غالباً پہلا ثمرہ تھا۔

غلاموں کی قوت

(۸۰۰) امن و امان کا اب بالکل خاتمہ ہوگیا تھا۔ سوائے ساحل کے چند فصیل دار بستیوں اور قلعوں کے تمام سسلی پر غلاموں کا قبضہ تھا اور خونریزی ہر طرف جاری تھی۔ جیسا کہ سابق کی جنگ میں ہوا تھا (فقرہ ۶۸۶) احرار نے چونکہ وہ بڑے بڑے زرعی علاقوں کے قائم ہوجانے سے مفلس ہوگئے ابتری سے نفع اٹھانا چاہا۔ انھوں نے جتھے باندھ کر تمام ملک میں قتل و غارتگری بغیر کسی جماعت یا شخص کے لحاظ کے شروع کردی۔ عدل و معدلت کا خاتمہ ہوچکا تھا اور انکی لوٹ مار

باب ۴

گو کوئی روکنے والا نہ تھا جس سے مصائب میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ امراء جو شہر میں پناہ گیر تھے بالکل بے دست و پا تھے۔ شہر کی دیوار کے باہر کسی چیز پر ان کا دست رس نہ تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ گھروں میں کام کرنے والے غلام بھی کہیں بغاوت نہ کر بیٹھیں بغاوت کے فرد ہونے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی سالویس نے شاہ ٹریفون کا لقب اختیار کیا اور مشرق میں زرخیز لیونٹینی کے میدان تک تمام خطہ ملک کو تاخت و تاراج کر کے ٹری کولا کے مستحکم مقام پر قبضہ کرنے کے لیئے روانہ ہوا جو مغرب میں تھا۔ یہاں اس نے اتھے نیون کو حکم دیا کہ آکر اس کا شریک ہو جائے۔ مغربی سرغنہ نے فوراً آکر اطاعت قبول کرلی جس سے سرغنوں کے آپس میں لڑ جانے سے بغاوت کے فرد ہونے کی امید بھی جاتی رہی۔ ٹری فون نے شاہان مشرق کا سا کر و فر اختیار کیا، محل بنوایا، گارڈ (محافظ فوج) مقرر کی، مجلس شاہی قائم کی اور وہی رسوم اختیار کیئے جو ملک شام کے درباروں میں رائج تھے۔

(۱۰۸) مجلس سینات کو اب سخت ہراس پیدا ہوگیا تھا اس لیئے جدید پریٹر ل۔ بی کی نیس لیوکلس کے ساتھ کافی فوج روانہ کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیوکلس ۱۰۳ء میں صوبہ دار تھا مگر اطالیہ میں چونکہ وٹیئیس کا معاملہ چھڑ گیا تھا اس لیئے سسلی وہ کچھ عرصے کے بعد پہنچا۔ اس کے ہمراہ ۱۴۰۰۰ رومن اور اطالوی تھے، ۸۰۰ تھیسلی، تھالی، اور اکارنانی تھے، ۶۰۰ لیوکانی جو اس کے قبل ہی فوج میں بھرتی ہو چکے تھے اور ۶۰۰ دیگر اشخاص ٹری فون نے اتھے نیون کو غداری کے الزام میں قید کرایا تھا مگر اب رہا کردیا اور اسی کے مشورے سے ٹری کولا میں محصور ہو جانے کا خیال چھوڑ کر ۴۰۰۰۰ آدمی لیکر لیوکلس کے مقابلے کے لیئے روانہ ہوا۔ دونوں فوجوں میں سخت جنگ ہوئی

لے اسی نام کا ایک غاصب ۱۴۲-۱۳۸ء میں شام میں حکمراں تھا اس سے قبل کی جنگوں کی طرح مشرقی غلاموں نے رہبری کی اسٹرابو ۱۴۱ء، ۲۷۵ کا بیان ہے کہ سسلی کے بحری قزاقوں کو پہلی مرتبہ ٹریفون نے ہی ایک مشارکت کی شکل میں متحد کیا تھا۔ آخر اتھے نیون بھی تو سلی کا ہی باشندہ تھا۔

باب ۱۴

جس میں بہادر اسٹھے نیون مردہ خیال کر کے میدان جنگ میں چھوڑ دیا گیا
اور باغیوں کو ہزیمت ہوئی جس میں ان کے بیس ہزار آدمی کام آئے۔ پیپرٹر کی
فوج کو بھی غالباً سخت نقصان پہنچا اور آگے بڑھ کر ٹری کولا کے محاصرے میں اسکو
ناکامی ہوئی۔ غلام اپنی ہزیمت سے ہمت ہار گئے اور اطاعت قبول کر لینے پر آمادہ ہونے لگے
مگر ان میں جو زیادہ جیالے تھے ان کا اثر غالب تھا۔ لیوکلس کے ہٹ جانے سے
ان کی ہمت اور بھی بڑھ گئی۔ اس پر پہل انکاری اور رشوت لینے کا الزام لگایا۔
مگر رشوت کس سے لی اس کا ذکر نہیں۔ مگر اس زمانے میں جو سپہ سالار ناکام
رہتا اس پر رشوت ستانی کا الزام قائم کیا جاتا۔ کچھ عرصے کے بعد اس پر مقدمہ قائم
ہوا اور وہ جلا وطن کر دیا گیا جس پر تعجب نہیں ہو سکتا کیونکہ ڈیوڈورس نے روایت
کی ہے کہ اس نے اپنی فوج کو منتشر کر دیا اور چھاؤنی اور آلات حرب کو صرف
اس لئے تباہ کر دیا کہ اس کا جانشین بے دست و پا ہو جائے۔ نیا صوبہ دار
دستہ ۱۰۲ ایک استر ویلیئس تھا جو کچھ نہ کر سکا۔ اس کا سبب یہی ہوگا کہ فوج اور آلات
حرب سے وہ محروم کر دیا گیا تھا اور جدید سپاہی مل نہ سکتے تھے۔ لیکن اصل وجہ
یہ تھی کہ جزیرے کے جملہ ذرائع ختم ہو چکے تھے جس کی وجہ سے معرکہ آرائی ناممکن تھی۔
اس اثنا میں ٹری فون مر گیا اور اسٹھے نیون کی سرکردگی میں غلاموں نے حسب دلخواہ
شہروں کا محاصرہ کیا اور تمام ملک میں لوٹ مار کرتے رہے۔ سترویلیئس کو بھی روما
واپس جانے پر وہی سزا ملی جو لیوکلس کو ملی تھی[2]

بغاوت کا انسداد

۸۰۲ ۱۰۱ سنہ کا آغاز رومنوں کے لئے موجب خوشی تھا۔ ماریس نے
ٹیوٹونی کو تباہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے عام پریشانی اب دفع ہو گئی تھی۔ جب وہ
کیاٹلس کے ساتھ کمبری کے مقابلے میں مصروف تھا اسی زمانے میں کانسل
مانیس ایکویلیئس کافی سپاہ اور سامان حرب کے ساتھ بغاوت کے انسداد کے لئے
سسلی روانہ کیا گیا۔ یہ زرخیز ملک جس پر روما کی فراہمی غلے کا دارومدار

۱۔ غالباً یہ لوگ سیسانا تک پہنچ گئے تھے ڈوڈون کا سیس ۹۳۔

۲۔ اس مقدمے کا ذکر سسرو نے ڈ ۶۳ میں کیا ہے۔

ہورہا تھا اس درجہ تباہ ہورہا تھا کہ جو بستیاں اپنی وفاشعاری پر قائم تھیں قحط کے مصائب میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ غلہ اس ملک میں بہ افراط ہوتا تھا مگر اب قحط کی وجہ سے باہر سے لانے کی ضرورت ہو گئی تھی اور بیان کیا جاتا ہے کہ غلے[۱] کی بہم رسانی بھی ایکوبلیس کی کوشش گوناگوں مشکلات پر شامل تھی۔ جنگ میں اسکو پوری کامیابی ہوئی۔ باغی جدید سپاہیوں کو بھرتی کر کے اپنے نقصانات کی تلافی اب نہ کر سکتے تھے اور کانسل نے ان کو ایک زبردست جنگ میں شکست دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اتھےنیون کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا اسکے بعد اس نے ان کے مستحکم مقامات پر یکے بعد دیگرے قبضہ کر لیا اور ان کے جتھوں کا تعاقب کر کے گرفتار کرنا شروع کیا جس کی وجہ سے بغاوت کسی حد تک فرو ہو گئی اور سسلی کی پھر وہی ناگفتہ بہ حالت ہو گئی جسے "امن وامان" کہتے تھے[۱]

اس کے بعد باغیوں کے آخری گروہ نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور روما کی تماشہ گاہوں میں جنگلی درندوں سے لڑنے کے لئے بھیج دیئے گئے۔ ان بد قسمت باغیون کی تعداد ایک ہزار تھی۔ روایت ہے کہ انھوں نے ایک دوسرے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر کے روما کی خونخوار خلقت کو تفنن طبع کا موقع نہ دیا۔ ایکوبلیس غالباً ۱۰۰ء سنہ میں بھی بہ حیثیت پرو کانسل موجود تھا اور اس کا کام غالباً ۹۹ سنہ ق م میں ختم ہوا۔ ۹۸ سنہ ق م میں اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا۔ اپنے آخری زمانے میں یہ شخص حریص ہو گیا تھا اور سسرو[۲] کا بیان ہے کہ یہ جرم اس سے یقیناً سرزد ہوا تھا۔ مگر کراسس کے رقیب مقرر مارک، اینٹونیس نے نہایت قابلیت کی ساتھ اس کی طرف سے جواب دہی کی عدالت میں اس کا سینہ کھولکر دکھایا گیا جو زخموں کے داغوں سے بھرا ہوا تھا اس پر وہ فوراً بری کر دیا گیا غلاموں کی یہ دوسری لڑائی پانچ سال تک جاری رہی اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک لاکھ آدمی کام آئے۔ سسلی کی پھر وہی

---

۱ یعنی غلاموں کے مالکوں کو ان پر نت نئے مظالم کے پھر وہی موقع ملگئے۔ مترجم

۲ سسرو پر وفلاکو ۹۸۔ مقدمہ کے لیئے دیکھو سسرو ڈی آراٹورلے سو دیباچہ و الکنس سسرو ۱۱ ان ویرمس" ۳-۱۲۵، ۵-۵-۱۴

حالت ہو گئی یعنی امن تو قائم ہو گیا مگر اہل ملک کی حالت ناگفتہ بہ رہی اور چند خفیف تغیرات[1] کے ساتھ ویریس کے زمانے تک قائم رہی ڈیوڈورس نے اس جنگ کے جو حالات بیان کئے ہیں ان کو صرف اس لئے قابل وثوق خیال نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ان میں اور اسی مورخ نے جنگ سابقہ کے جو حالات بیان کیئے ہیں دونوں میں مشابہت ہے کیونکہ ایک ہی قسم کے اسباب یکساں حالتوں میں یکساں نتائج پیدا کرتے ہیں۔ یہ دونوں لڑائیاں نہایت ہی اہم تاریخی واقعات ہیں جن سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ روما کی جمہوری حکومت اپنے انحطاط کے زمانے میں کس حد تک دنیا میں امن وامان کے قیام میں مدد دے رہی تھی۔ جن ذرائع سے کہ اس بدقسمت صوبے کو باامن رکھا گیا اور اہل جائداد کے حقوق کی حفاظت کی گئی ان کی ایک خفیف سی جھلک ایک واقعہ سے نظر آتی ہے۔ دوسرے صوبہ دار دیریٹیس ال، ڈومی ٹیس کے زمانے میں ایک بڑا بھاری جنگلی سور مارا گیا اور صوبہ دار کے پاس ہدیتہً بھیجا گیا۔ ڈومی ٹیس نے دریافت کیا کہ کس سور مار شکاری نے اس جانور کو مارا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی زمیندار کا غلام تھا۔ صوبہ دار نے اس شخص کو طلب کیا اور وہ فوراً انعام کی لالچ سے دوڑا چلا آیا۔ صوبہ دار نے پوچھا کہ کس ہتھیار سے تم نے اس جانور کو مارا۔ غلام نے جواب دیا کہ شکار کرنے کی برچھی سے۔ کوتوالی کی طرف سے ایک قانون اسی زمانے میں نافذ ہو چکا تھا کہ جو غلام ہتھیار رکھے گا سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔ چونکہ اس غلام نے اپنی زبان سے ہتھیار رکھنے کا اقرار کر لیا تھا اس لیئے اثبات جرم کی ضرورت نہ تھی اور صوبہ دار نے اس کو فوراً صلیب پر چڑھا دیا۔ سسرو نے اس قصے کو ۳۰ سال کے بعد بیان کیا ہے، اور گو وہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ سخت ناانصافی تھی مگر اس کے ساتھ وہ اس امر کا بھی

[1] سسرو "لون ویریس" ۳- ۱۲۵، ۵- ۵-۱۴
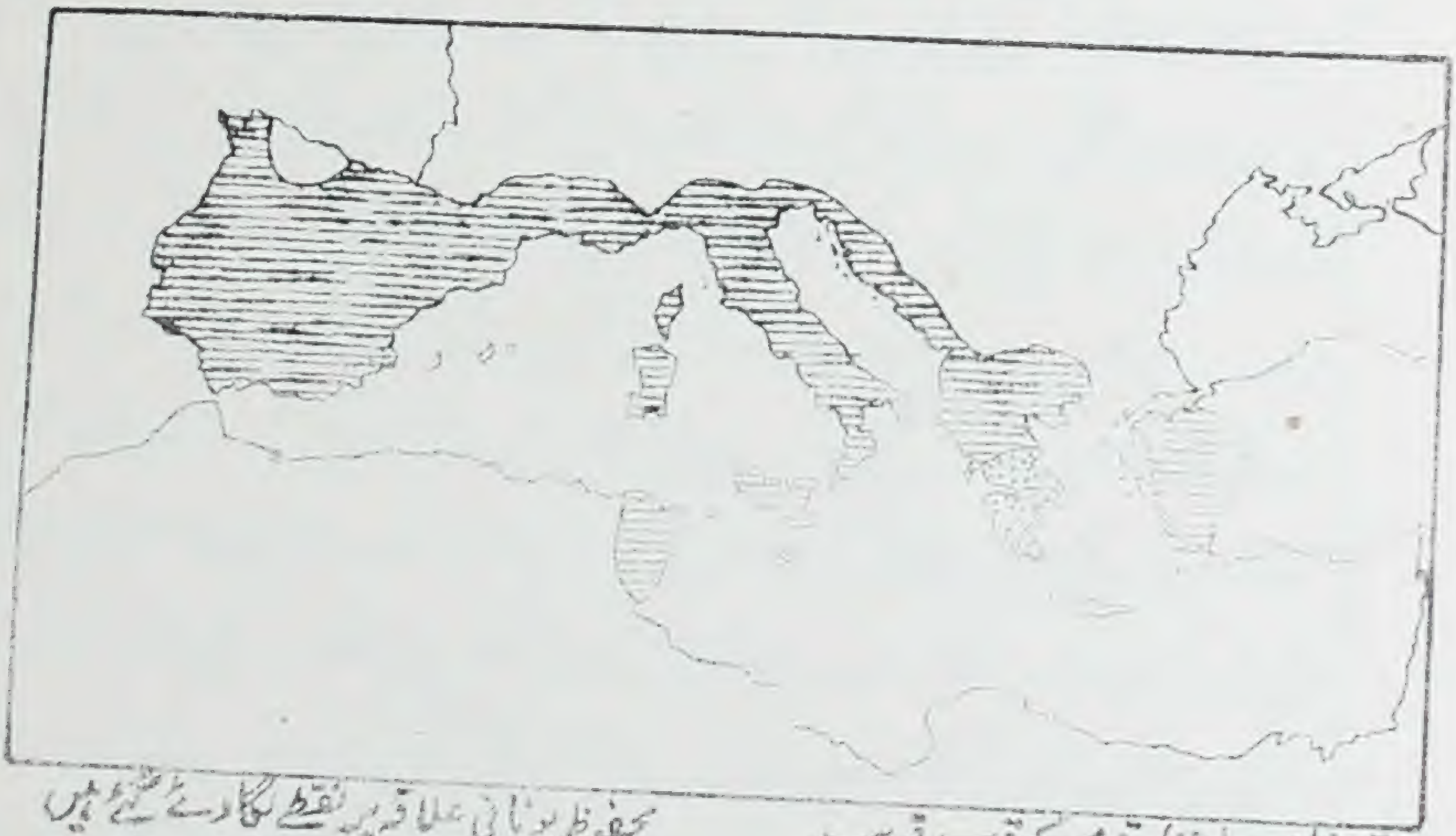
مقبوضات روما ۱۳۳ ق م کے قریب قریب (محفوظ یونانی علاقہ پر نقطے لگا دیے گئے ہیں)

اقرار کرتا ہے کہ ڈومی ٹیس کو اپنے فرائض کے لحاظ سے حد درجہ سختی کرنی پڑتی تھی۔ نتائج سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کی یہ سختی بجا تھی کیونکہ حلفاء کے ساتھ اطالیہ میں جب جنگ ہوئی (سنہ ۹۱-۸۹ ق م) سسلی میں بالکل سکون رہا۔ المختصر جزیرہ سسلی خود اپنی حفاظت کرسکتا تھا، صوبجاتی حکومت کا نفاذ عمل میں آگیا، بدنصیب غلاموں کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے آقا مطمئن ہوگئے۔

ہسپانیہ

(۸۰۳) سلطنت روما کے دوسرے حصوں پر بھی نظر ڈالی جائے تو وہاں بھی یہی حالت تھی۔ ہسپانیہ میں سوائے چند مقامی شورشوں کے ایک کچھ عرصے سے امن تھا۔ مگر کمبری اور سسلی کی لڑائیوں کے دوران میں اہل روما کی جان پر آبنی تھی اس لیئے جزیرہ نمائے ایبیریا کی طرف انھوں نے زیادہ توجہ نہ کی۔ کمبری ہسپانیہ میں گھس آئے اور ملک کے حصۂ کثیر کو تاخت و تاراج کر دیا۔ ان کی پیش قدمی کو اگر روکا تو دیسیوں نے نہ کہ سلطنت روما نے جس کو سیادت کا دعوے تھا۔ حملہ آوروں کے بے نیل مرام واپس جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل ہسپانیہ اپنی کامیابی پر خوش ہوں اور ایسے حکام کی اطاعت ان کو ناگوار گزرے جن کی افواج ان کو دشمن سے بچا نہ سکیں اور جن کو گال میں شمالی سورماؤں نے سخت ہزیمت دی تھی۔ جگم تھا سے جو لڑائیاں ہوئیں ان میں رومن افواج کی جو گت بنی تھی اس کے متعلق بھی افواہیں ضرور پہنچی ہونگی اور جب کہ ماریس اور ایکوبلیس نے اپنی فتوحات سے روما کے ہاتھ کھول دیئے غالباً وسطی ہسپانیہ میں بغاوت زور پکڑ گئی ہوگی۔

مغرب میں ڈی جونیس سیلانیس نے سنہ ۱۰۲ میں اہل لوسی ٹانیا کی بغاوت کو فرو کیا مگر صرف چند روز کے لیئے کیونکہ سنہ ۹۸ میں مذکور ہے کہ ل کارنیلیس ڈولا بیلا نے اسی قوم پر فتح حاصل کرنے کا جشن کیا۔ سنہ ۹۷ اور ۹۶ میں ضلع کیلٹی بیریئن میں اہل معرکہ ہوا[۵۱]۔ ایک نوساختہ لی۔ ڈیڈیس جو بلاشبہہ جمہوریت پسندوں میں سے تھا یہاں بہ حیثیت پرو کانسل سر عسکر تھا[۵۲] جنگ نہایت وحشیانہ خونخواری کے ساتھ

---

۵۱ دیکھو فاسٹی ٹرائمفالس۔ لیوی خلاصہ ۷۰۔ ایپین ہسپانیہ ۹۹-۱۰۰ پلوٹارک سر ٹوریس ۳
۵۲ ڈیڈیس نے بہ حیثیت پریٹر مقدونیہ میں سنہ ۱۱۴ میں قابل قدر خدمات انجام دی تھیں ہسپانیہ میں سر ٹوریس اسکے ماتحت تھا

باب ۱۴

جاری رہی۔ ظاہر ہے کہ ہسپانیہ میں روما کا تفوق سخت خطرے میں آگیا تھا جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ۹۷ سنہ سے کانسلوں میں سے ایک پپ۔ لی کی نیس کراسس وہاں بھیجا گیا۔ مگر ڈیڈیس نے کیلٹی بری سے ہتھیار رکھوا لیئے اور اس کے جانشین نے جنگ کا خاتمہ کر دیا۔ کراسس کا کچھ کام باقی تھا۔ دونوں نے ۹۴ سنہ میں اپنی فتوحات کا جشن کیا۔ مسٹر لانگ کا خیال ہے کہ اسیران جنگ غلام بنا کر سسلی بھیج دیئے گئے ہونگے جہاں غلاموں کی تعداد جنگ حال میں بہت کم ہوگئی تھی۔ کراسس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مغرب کی قلعی کی تجارت میں بھی اسے دلچسپی تھی۔ اسی غرض سے اُس نے اُن جزائر کا سفر کیا جہاں قلعی کی کانیں تھیں اور جو کیسی ٹیریڈیس[۱] کے نام سے مشہور تھے جس کی وجہ سے عام لوگوں کو اس تجارت میں شرکت کا حوصلہ ہوا۔ مقدونیہ میں بھی بےچینی تھی مگر اس کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ غیر اقوام کی جو زیادہ تر اہل تھریس تھے یورشوں کی وجہ سے اس صوبے کی حالت ابتر تھی ۹۲ سنہ سے یہ یورشیں شروع ہوئیں اور ۸۸ سنہ میں حملہ آوروں کو اس قدر جسارت ہوگئی کہ مقدونیہ اور الیریا سے گزر کر وہ ایپائرس میں داخل ہوگئے اور ڈوڈونا کے مندر کو لوٹ لیا۔ مگر یہ جنگ حلفاء کا زمانہ تھا جبکہ اہل روما متھرادا ٹیس سے بھی برسرپرخاش تھے۔ اس صوبے کا حاکم سی۔ سینٹیئس[۲] سالہا سال تک اس کشمکش میں مبتلا رہا۔ قدیم سلطنت مقدونیہ کے تخت و تاج کے بھی ایک دعویدار کے کھڑے ہونے کا کچھ پتہ چلتا ہے۔ مگر سینٹیئس ان مشکلات پر غالباً اپنے اعلیٰ اصول حکمرانی سے غالب آگیا جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ رومن صوبہ داروں کیلئے ان اصول کی پابندی سے سخت سے سخت مشکلات پر غالب آنا آسانی سے ممکن تھا۔

قلعی یعنی رانگا جزیرہ برطانیہ میں اسکا معدن ہے۔

مقدونیہ

[۱] جزائر ٹین کے موقعہ سے ہمیں یہاں سروکار نہیں۔ غالباً یہ نہ مراد ہوگی کہ اس نے برطانیہ کا سفر کیا۔ دیکھو ریلٹن۔ تاریخ انگلستان کے ماخذ۔

[۲] دیکھو لیوی خلاصہ ۷۰۔ ۷۴۔ ۷۶۔ ۸۱۔ ۸۲ پلوٹارک سولا ۲۔ ۴۔ آدریس ۵۔ ۱۸۔ ۳۰ ڈیوڈورس ۳۷ د ۵ الف اڈلون کیسیس ۱۰۱

متھر اداتیس کی جنگ کے ضمن میں ہم پھر مقدونیہ کے حملوں کا ذکر کرینگے۔

بحری قزاقی

(۴۰) چونکہ اب اہل روما کے مقبوضات سمندر پار ملکوں میں بھی تھے اس لیئے تری کے راستوں پر بھی حفظ امن کا انتظام ضروری تھا اور تجارت کی حفاظت کے لیئے ضروری تھا کہ بحیرہ روم کو ایک صوبہ قرار دیا جائے۔ اور ان انتظامات کے لیئے ایک مستقل نظام قایم کیا جائے۔ مگر رومنوں کو اس طرف مطلق توجہ نہ تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا علم نہ تھا کیونکہ ابتدائی زمانے میں اہل الیریا کی بحری قزاقی کا انسداد انھوں نے نہایت سختی کے ساتھ کیا تھا۔ عدم توجہ کی اصل وجہ یہ تھی کہ حکومت بالکل سست اور ناکارہ ہوگئی تھی۔ حکومت کی سہل انگاری کا باعث یہ نہ تھا کہ وہ بیرونی معرکوں میں مصروف تھی بلکہ یہ کہ مخالف سیاسی جماعتوں کی رقابتوں سے سلطنت کا کام بالکل رک گیا تھا۔ اس کے علاوہ سلطنت روما کو اب اس ظلم کا خمیازہ بھگتنا پڑا جو اس نے جزیرہ روڈز پر کیا تھا۔ اس جزیرے کی حکومت جمہوری اپنے اقبال کے زمانے میں سمندر کی محافظ تھی اور دوسری سلطنتیں چونکہ اس پر بھروسہ کرتی تھیں اس لیئے یہ جمہوریہ سمندر میں امن وامان قائم رکھتی تھی جس سے ہر ملک کے لوگ بہرہ اندوز ہوتے تھے۔ مگر اب روڈز روما کا ایک ادنیٰ حلیف تھا۔ غلاموں کی وسیع تجارت کی وجہ سے جس کا مرکز ڈیلوس میں تھا ایک ایسی قوت کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی جو سمندر میں امن وامان قائم رکھ سکے بڑے بڑے زراعتی علاقوں کے قائم ہو جانے اور لڑائیوں میں لاکھوں جانوں کے تلف ہو جانے سے غلاموں کی مانگ بڑھتی جاتی تھی اور ملک شام اور بحیرہ اسود کے بردہ فروش اس مانگ کو پورا نہ کرسکتے تھے۔ اس لیئے آدمیوں کو غلام بنانے کے لیئے پکڑنا ایک نفع بخش پیشہ ہوگیا۔ اور بحیرہ اسود، بحیرہ یونان اور بحیرۂ روم کے شرقی سواحل پر سے یہ ضرورت پوری کی جاتی تھی سیلیسیا[۱] کی خلیجوں اور کھاڑیوں میں بحری قزاقوں کے اڈے بن گئے اور خشکی پر جو لوگ گرفتار کیئے جاتے ان کے علاوہ جہازوں کے مسافر بھی پکڑے جانے لگے۔ ان بحری قزاقوں کی جماعتوں

---

[۱] مغربی یا کوہی سیلیسیا۔ اسٹرابو ۱۴، ۵، ۲-۱

باب ۱۲

میں ہر ملک کے بدمعاش شریک تھے اہل کریٹ بھی ان میں ضرور شریک تھے بحری قزاقوں کی چیرہ دستیاں آخر کار ناقابل برداشت ہوگئیں مگر روما نے اس کے باضابطہ انسداد کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اہل روما کو ایام امن میں بحری فوج رکھنے کی عادت نہ تھی۔ مگر ساہوکاروں کو جو دخل سیاسی معاملات میں تھا اس کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ بحری قزاقوں کو غلام بیچنے والے تاجروں سے تعلق تھا جن کا مرکز ڈیلوس میں تھا اور ان تجار کا روما کے ساہوکاروں سے بلاشبہہ روما کے بہت سے دولت مند ساہوکاروں کو راست یا بالواسطہ ڈیلوس کی تجارت گاہ کی کارروائیوں سے نفع حاصل ہوتا تھا اور ان کے ہوا خواہ ضرور ان قزاقوں کی حرکات سے چشم پوشی کرتے ہونگے کیونکہ ان کا یہ خیال رہا ہوگا کہ گو قزاقوں کی حرکات اکثر اوقات تکلیف دہ اور ناپسندیدہ ہوتی ہیں مگر دراصل وہ اس مشین کے پرزے تھے جس سے باعزت اشخاص کو نفع پہنچتا تھا۔ حکومت روما کی سہل انگاری کے بہ وجوہ بیان کرتے ہیں ہم اس زمانے کے رومنوں پر کوئی الزام نہیں رکھتے کیونکہ جگہ تھا کے مقابلے میں ہم ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کر چکے ہیں۔ یہ امر باعث تعجب ہوتا اگر اشخاص جن کو غلاموں کی تجارت سے تعلق تھا بہ نسبت امرار کے حب وطن کا زیادہ پاس ہوتا جن کا زندگی میں صرف یہی مقصد تھا کہ مناصب اعلیٰ حاصل کرکے خوب مار دھاڑ کرکے رشوتیں لیں۔ مگر آخر کار بحری قزاق بہت زیادتی کرنے لگے۔ تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں ممکن ہے کہ سلطنت روما کو ان کی زیادتیوں سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو ۱۰۲ق م پریٹر مارکس انٹونیس[۱] عہدہ پروکانسلی کے اقتدارات کے ساتھ روانہ کیا گیا اور اس کو حکم دیا گیا کہ سیلیشیا کے بحری قزاقوں کا قلع قمع کرے۔ ممکن ہے کہ اس سے زیادہ وسیع ہدایات بھی دی گئی ہوں۔ چونکہ یہ حکم اس زمانے میں دیا گیا جب کہ سلطنت روما جنگ ہائے کمبری و سسلی میں پھنسی ہوئی تھی اس سے ظاہر ہے کہ یہ معاملہ اب نازک ہوگیا تھا۔ جو سپاہ اس کے ہمراہ کی گئی تھی چونکہ وہ بحری تھی اس لئے قیاس

[۱] مشہور مقرر سسرو بروٹس ۱۶۸۔ ڈی آراٹور ۱-۸۲ دلکنس کا دیباچہ ۱۴۔ لیوی خلاصہ ۶۸

کیا جا سکتا ہے کہ یہ حلفاء خصوصاً یونانیوں پر مشتمل ہوگی جن کا فرض اس قسم کی سپاہ بہم پہنچانا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مغربی سیلیسیا میں بحری قزاقوں کے لیے محفوظ مقامات پر قبضہ کرلیا اور چند روز کے لیے ان کی دارو گیر کو بند کردیا۔ اس کا کسی وسیع خطۂ ملک کو الحاق کرلینا جس میں پمفیلیا پیسڈیا اور افروجیہ کبیر شامل تھے اور اس خطۂ ملک کا مع سلیسیا کے سواحل کے ایک باضابطہ صوبہ مسمی بہ سلیسیا قرار دیا جانا یہ دونوں امر مشکوک ہیں مگر قیاس غالب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہوگا کیونکہ تاریخوں میں اس کے بعد ان ممالک کے رومن صوبہ داروں کا ذکر آیا ہے۔ مگر سلیسیا، پمفیلیا اور اساریا کے پہاڑی علاقوں کو ہاتھ نہیں لگایا گیا اور زمانۂ مابعد میں قزاقی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بحری یورش کے بعد ان سمندروں میں کوئی باضابطہ نگرانی نہیں قائم کی گئی۔[۱]

ممالک شرقی

(۸۰۵) مشرق کے معاملات کے ضمن میں ملک شام کا خفیف تذکرہ[۲] کافی ہوگا۔ خاندان سیلیوکس کی عظیم الشان سلطنت سازشوں، قتلوں اور انقلابوں سے پارہ پارہ ہوکر خستہ ہوگئی تھی۔ اس کا ضعف اس کے ہمسایوں کے لیے باعث پریشانی اور طمع تھا اور اس خاندان کا خاتمہ اب بالکل قریب تھا مصر میں بھی خاندان لاگیان (بطالسہ) روبزوال تھا ۸۱ھ میں وہاں کے خود سر حکمران کا انتقال ہوگیا اور اس کی بیوہ ۳۰ سال اسکندریہ کے محلات کی سازشوں کی سرغنہ رہی رومن دوسرے معاملات میں پھنسے ہوئے تھے اور روبزوال بطلیموسیوں کی سلطنت میں مداخلت نہ کرسکتے تھے۔ مگر اس سلطنت کا ایک حصہ صوبہ سیری نائیکا[۳] ایک عرصے سے خاندان لاگیان (بطالسہ) کے ایک شہزادے کے زیر حکومت

---

[۱] دیکھو مارکوارٹ، اسٹاٹس ورولٹنگ جس نے بیان کیا ہے کہ یہ اضلاع صوبہ ایشیا میں شامل نہ تھے اور ۵۶ھ میں افروجیہ بحیثیت علیحدہ صوبے کے بیان کیا گیا ہے۔ لیوی خلاصہ ۷۷۔
اس لیے یہ ایبونیس کا انتظام قرین قیاس ہے۔

[۲] شام کے لیے دیکھو ہیوں خاندان سیلیوکس مصر کے لیے مہافی۔ سلطنت بطلیموسی۔

[۳] دیکھو مارکوارٹ اسٹاٹس فرولٹنگ جلد اول ۴۵۷-۴۵۹

باب ۱۱

تھا اور سنہ ۱۱۷ ق م سے ایک شخص بطلیموس ایپن بہ حیثیت خود مختار بادشاہ کے اس صوبے پر حکمراں تھا سنہ ۹۶ میں یہ شخص اہل روما کو اپنا وارث قرار دیکر مر گیا مگر اسوقت رومن اس ملک کو صوبہ بنا کر باضابطہ اپنے مقبوضات میں شامل کرنے پر تیار نہ تھے کیونکہ اس سے امن و امان کے قیام کی ذمہ داری اُن پر عاید ہوتی۔ انھوں نے صرف علاقہ جات شاہی کو میراث میں قبول کرلیا اور ان علاقوں کے اسامیوں کو لگان روما کے خزانے میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ سیری نائکا کی پانچوں شہری بستیاں مع اپنے علاقوں اور ماتحت قصبات کے آزاد سلطنتیں قرار دی گئیں۔ یہ قدیم رومن طرز عمل کی تجدید تھی جو ناکامیاب ثابت ہوئی لیکن تاہم اہل روما اپنے فرائض کی انجام دہی سے بیس سال تک پہلو تہی کرتے رہے۔

ایشیائے کوچک کی سلطنتیں

(۸۰۶) سکندر اعظم کے سپہ سالاروں کی نااہل اولاد کے زیر حکومت جو روبزوال سلطنتیں تھیں ان سے تو اہل روما کو کسی قسم کا اندیشہ نہ تھا مگر مشرق کے ایک دوسرے گوشے میں ایک زبردست حکومت کی داغ بیل پڑ رہی تھی۔ مشرق کی اقوام کو اگر کوئی زبردست سرگروہ ملجاتا جوان کے پژمردہ دلوں میں نئی امنگیں پیدا کرسکتا تو ان میں ابھی اس قدر دم تھا کہ وہ بھی زبردست سلطنت کو وجود میں لاسکتے۔ آخرکار اسی زمانے میں ایک ایسا سرگروہ پیدا ہوگیا۔ ایشیائے کوچک کی سیاسی حالت حسب ذیل تھی۔ اس ملک کے شمالی حصے میں بتھی نیا اور کپادوسیہ کی سلطنتیں تھیں اور ان دونوں کے بیچ میں پفلاگونیا کا ضلع تھا جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ ساحل پر یونانی یا نیم یونانی شہر تھے جو تجارت اور ایک اعلیٰ تمدن کے مرکز تھے۔ تمدن یونانی کے ان دور افتادہ مرکزوں کے باشندے بالعموم ان بادشاہوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھتے[۱] جن کے ملکوں کے سواحل پر یہ شہر واقع تھے۔ انہیں شہروں سے انھیں دولت حاصل ہوئی تھی اور ذہین اور طباع یونانیوں میں سے انھیں قابل وزرا اور سپہ سالار

---

[۱] شاہان پونٹس کچھ دنوں سے ساحل کے یونانی شہروں پر قبضہ کرنے لگے تھے مترادا تیس اعظم کے باپ نے اسنوف کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا۔

ملتے تھے۔ خصوصاً بحیرۂ اسود میں بحری قوت کے استحکام کے لیئے یونانی شہروں کے ماہر فن بحری کپتانوں کی امداد لابدی تھی۔ ان شہروں میں سے اکثر وہ نوآبادیاں تھیں جو یونان کی آزادی اور اقبال کے زمانے میں قائم ہوئی تھیں۔ زمانۂ زیر تذکرہ میں گو وہ اندرون ملک کی سلطنتوں کے زیر سایہ اور زیر اثر تھیں مگر انھیں بھی اسی قدر اندرونی آزادی حاصل تھی جو یونان کے شہروں کو تھی جو اب روما کے زیر اقتدار تھے۔ یہ یونانی بستیاں ایشیائے کوچک ہی میں نہ تھیں بلکہ بحیرۂ اسود کے سواحل پر بھی تھیں۔ ان میں سے چند شہر آبنائے کرچ اور بحیرۂ ازوف کے ارد گرد آباد تھے اور وہاں کے باشندے صحرائے اسکیتھیہ کے ساتھ تجارت میں مصروف تھے۔ ان یونانی بستیوں کا جن کو اکثر محافظت کی ضرورت رہتی تھی محافظ بنجانا اور ان کو اپنے زیر سیادت کر لینا گویا بحیرۂ اسود اور ڈینیوب اور ڈوان ایسی بڑی ندیوں کا مالک بنجانا تھا۔ اور ان کے عظیم الشان ذرائع آمدنی پر قابو حاصل کر لینا تھا۔ جس کے لیئے ایک اولوالعزم اور ذی حوصلہ بادشاہ کے لیئے کوشش کرنا ضروری تھا۔ یہی حال اندرونی ممالک کا بھی تھا۔ پفلاگونیا بوجہ پارہ پارہ ہو جانے کے کسی نہ کسی زبردست حکومت کے قبضے میں آنے والا تھا۔ گلاٹیا[۱] جو قبائل میں منقسم تھا اس پر غالب آنا دشوار تھا مگر اس کا بھی زیر اثر کر لینا آسان تھا اور وہاں سے اجیر سپاہی بہ تعداد کثیر دست یاب ہو سکتے تھے۔ شاہ اریارا تھیس کی موت کے بعد سے جو روما کی طرف سے ایک لڑائی میں مارا گیا تھا کاپادوسیہ ابتری کی حالت میں تھا۔ ممالک مذکورہ کے ساتھ سلطنت ہائے بتھی نیا اور پونٹس کے تعلقات بوجہ ان کے جغرافیائی مواقع کے مختلف تھے بتھی نیا اہل روما کا ہمسایہ تھا جو اس کی اضافہ ملک کی کوششوں کو پسند نہ کرتے ہونگے کیونکہ شام کی کسی زبردست سلطنت پر اب نظر رکھنے کی ضرورت نہ تھی جیسا کہ

---

[۱] اہل گلاٹیا اور ان کے قبائل کے جس میں ۱۲ سردار (چار ہر ایک قبیلے میں) ہوتے تھے دیکھو اسٹرابو ۱۸-۵-۱ (صفحہ ۵۶۷) زمانہ مابعد میں ایک واحد سردار ہوتا تھا اور پرانی تقسیمیں معدوم ہو گئی تھیں۔ ان قبیلوں کا حال اس کتاب کے ۱۷ام اور ۸۵ام میں بیان ہوا ہے۔

باب ۴۱

اس زمانے میں تھی جب کہ رومنوں نے اسی غرض سے پرگامم کی سلطنت
میں وسعت دی تھی۔ اگر اہل روما کو کوئی اور پریشانی نہ ہوتی تو وہ شاہ بتھی نیا کو
پفلا گونیا کو بھی اپنی سلطنت میں ملحق نہ کرنے دیتے۔ کاپادوسیہ تو بہت دور تھا۔ گلاٹیا
کے قبائل سے بھی شاہ پونٹس کے تعلقات بہ نسبت شاہ بتھی نیا کے بہتر تھے۔
اس کے علاوہ شاہ پونٹس کو دوسرے امور میں بھی ترجیح حاصل تھی۔ اس کی
سلطنت کسی مقام پر روما کے مقبوضات سے ملحق نہ تھی، اس کے آبا و اجداد
جمہوریت روما کے دوست تھے اور اگر وہ کوئی معاندانہ طرز عمل بھی اختیار کرتا تو اہل روما
کو اس کی عرصے تک اطلاع نہ ہوتی۔ اندرونی کاپادوسیہ سے بھی وہ مقابلتہً
قریب تر تھا جس ملک کو اب پونٹس کہتے تھے ایک زمانے میں کاپادوسیہ
واقع پونٹس (بحیرۂ اسود) کے نام سے مشہور تھا۔ دونوں ملکوں کے باشندے
ایک ہی نسل سے تھے، قومی روایتیں بھی ایک ہی تھیں اور دونوں ملکوں کو
ایک زبردست حکمران کی ضرورت تھی۔ جنوب مشرق میں آرمینیا کا وسیع
پہاڑی ملک تھا جس میں داخل ہونا دشوار تھا اور جس کی ندیاں جنوب مشرق کی
طرف بہتی تھیں۔ آرمینیا کی دوسری جانب پارتھیا کی عظیم الشان سلطنت
تھی جس سے اس کے تعلقات اکثر مخالفانہ رہا کرتے تھے اور اسی لئے وہ شاہ
پونٹس کو اپنا دوست بنانا چاہتا تھا۔ آرمینیا کلاں اور پونٹس کے درمیان ایک
کوہی ضلع تھا جو آرمینیا خرد کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں پر مقامی رئیسوں کی حکومت
تھی مگر اس کا انجام یہی ہونے کو تھا کہ کسی بڑی سلطنت میں شریک ہو جائے۔
ارمینیا کے بادشاہ کو اس ملک کی اتنی ضرورت نہ تھی جتنی کہ شاہ پونٹس کو جس
کے لئے یہ ضلع مفید بھی تھا اور جغرافیائی موقعے کے لحاظ سے مناسب بھی تھا۔
(۸۰۷) اگر بمقابلہ بتھی نیا کے سلطنت پونٹس کو اپنی قوت میں اضافہ
کرنے کا زیادہ موقع تھا تو اسی کے ساتھ وہاں کا بادشاہ بھی نہایت قابل تھا۔
نیکومیڈیس (شاہ بتھی نیا) ایک چالاک بدمعاش تھا مگر متھرادا تیس ششم (یوپاتور) شاہ پونٹس

متھرادا تیس
یوپاتور۔

لہ متھرادا تیس اور پونٹس کی وسعت کے لئے اڈولف مریم کی تاریخ یونان جلد چہارم باب ۲۵ دیکھو

اعلیٰ خیال اور صاحب فراست تھا جو مشرقی اقوام کو اپنی غیر معمولی جسمانی اور دماغی قوتوں سے متاثر کر سکتا تھا۔ اپنے باپ کے قتل کیئے جانے کے بعد وہ ۱۱ یا ۱۲ سال کے سن میں سنہ ۱۲۰ یا ۱۲۱ میں برائے نام وارث تخت و تاج ہوا۔ اور چونکہ اسی وقت سے اس کی جان معرض خطر میں تھی اس لیئے وہ پھونک پھونک کے قدم رکھتا تھا اور زہر سے بہت ڈرتا تھا۔ آخر کار فرار ہو جانے کے سوائے کوئی چارہ نظر نہ آیا اور برسوں مختلف ممالک میں آوارہ و سرگرداں پھرتا رہا۔ سنہ ۱۱۴ یا سنہ ۱۱۳ میں وہ سنوپ واپس آیا جس کو اس کے باپ نے دارالسلطنت قرار دیا تھا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس کی عمر گو اس وقت صرف ۱۸ سال تھی مگر نہایت طاقتور اور جفاکش تھا اور تجربہ بھی اسے خوب ہو گیا تھا۔ متھراداتیس کی ماں اور اسکے ساتھیوں کے زیر حکومت سلطنت کی حالت ابتر ہو گئی تھی۔ اس نے سلطنت کو وسعت دینے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اس کا اصل مقصد کیا تھا اس کا تو علم نہیں مگر روما سے اسے ابتدا ہی سے رنجش تھی اس لیئے تھی کہ انھوں نے ملک افروجیہ[۱] اسکے باپ کو دینے کا وعدہ کیا اور پھر مکر گئے قابل اور تجربہ کار یونانیوں کی امداد سے اس نے ایک کارگر فوج تیار کر لی اور واقعات مابعد سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کے پاس بحری فوج بھی تھی اس لیئے جب باسفورس کی سلطنت کے یونانی اس سے امداد کے طالب ہوئے اس نے اپنی فوج سمندر پار بھیجدی۔ ان ممالک کے حکمران شاہی خاندان چند در چند وجوہ سے اپنے جنگجو وحشی ہمسایوں کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تھے اس لیئے انھوں نے شاہ پونٹس کو تمدن یونانی کی حفاظت کے لیئے بلایا جو معرض خطر میں آ گیا تھا۔ کیمیرین باسفورس (ابنائے کرچ) کے مشرق میں فناگوریا تھا، مغرب میں پنٹی کاپیم (کرچ) تھا جو اس

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ اسٹرابو نے اپنی کتاب کے بارھویں حصے میں ممالک مذکور کے متعلق دلچسپ امور بیان کیئے ہیں جسٹن ۳۷ و ۳۸ تسلسل اور تفصیل کے ساتھ واقعات کو بیان کرتا ہے مگر لفاظی زیادہ ہے اور غلطیاں بھی۔ اسٹرابو اماسیا کا باشندہ تھا جو پہلے پونٹس کا دارالسلطنت تھا

[۱] افروجیہ کبیر

باب ۱۵

سلطنت کا صدر مقام تھا۔ اس کے مغرب میں ٹارک خرسونیز (کریمیا) کے ساحل پر تھیوڈوسیا تھا اور اس کے مغرب میں جمہوریہ خرسونیسس (سباسٹوپول) واقع تھی۔ متھرا ڈاٹیس کے سپہ سالاروں نے چند معرکوں کے بعد اپنے کام کو تکمیل کو پہنچایا اور ۱۰۶ تک وہ ان دور افتادہ یونانی شہروں کا بادشاہ یا محافظ تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اس کی آمدنی میں بھی اضافہ کثیر ہوا اور اس کا اثر بحیرہ اسود کے شمالی مغربی سواحل پر بھی ہوگیا۔ اس کے بعد جنوبی مشرقی ساحل بھی کالکس سے پونٹس کی سرحد تک اس کے قبضے میں آگیا اور آرمینیا خرد کے بھی اس کے قبضے میں آجانے سے اس کی قوت اس درجے مستحکم ہوگئی کہ زیادہ خطرناک مہموں کو سر کرنے کی اس میں ہمت پیدا ہوگئی۔

پونٹس کا عروج

(۸۰۸) اپنی آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے اس نے ۱۰۵ء میں سلسلہ جنبانی شروع کی جب کہ اس نے نکومیڈیس شاہ بتھی نیا کو پفلاگونیا کو آپس میں تقسیم کر لینے پر آمادہ کیا اہل پفلاگونیا روما سے امداد کے خواستگار ہوئے مگر اس نازک زمانے میں مجلس سینٹ (سینات) دونوں بادشاہوں کے پاس ملک پفلاگونیا کے تخلیہ کے لئے سفارت بھیجنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکتا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے سینٹ (سینات) کے حکم کی کچھ پروا نہ کی اور گلاٹیا پر اپنی مشترک سیادت قائم کردی مگر اس کے بعد کاپادوسیہ کے متعلق جس پر متھراداتیس دانت لگائے تھا دونوں میں ان بن ہوگئی۔ نکومیڈیس نے کاپادوسیہ میں داخل ہوکر وہاں کی حکمران ملکہ سے نکاح کر کے بادشاہت کا دعویدار ہوگیا متھراداتیس نے فوراً اس کو وہاں سے نکال دیا جس کے بعد متعدد قتل اور تغیرات ہوئے جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اہل کاپادوسیہ نے پھر روما میں فریاد کی اور جھوٹے دعویداران سلطنت کھڑے کر دئے گئے سینٹ (سینات) نے حکم دیا کہ دونوں ملک یعنی پپافلاگونیا اور کاپادوسیہ خالی کر دیئے جائیں۔ اور اس کے بعد دونوں کو بادشاہوں کی حکومت سے آزاد قرار دیدیا جیسا کہ اس کے قبل سقدونیہ اور دیگر ممالک میں ہوا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے ملک کا تخلیہ کر دیا اور اہل کاپادوسیہ کو جو حکومت شاہی کے خوگر تھے اپنی مرضی کے مطابق بادشاہ منتخب کر لینے کی اجازت دیدی گئی۔ لیکن اسی اثنا میں متھراداتیس نے آرمینیا کے

نئے بادشاہ ٹیگرانیس سے سمجھوتہ کر لیا تھا۔ اور اس کے ساتھ اپنی بیٹی کلیوپیٹرا کو بیاہ کر اس کو کاپادوسیہ پر حملہ آور ہونے پر آمادہ کیا۔ وہاں کا جدید بادشاہ آریوبارزانس فرار ہو کر روما چلا گیا (۹۹۳ء ۹۲ ق م) میں سولا صوبہ سلیسیا میں پروپریٹر ہو کر آیا تھا اور اس کو حکم دیا گیا تھا کہ آریوبارزانس کو پھر تخت پر بٹھلا دے۔ گو اس کی سپاہ کی تعداد قلیل تھی مگر اس حکم کو وہ بجالایا اور اس طور پر شاہ پونٹس (متھرادانیس) کا اس کے آئندہ فاتح (سولا) سے پہلا مقابلہ ہوا کیونکہ ٹیگرانیس کا سپہ سالار در اصل متھرادانیس کا ایک نائب تھا۔ اس معرکے میں سولا دریائے فرات تک پہنچ گیا جہاں شاہ پارتھیا کا سفیر اس سے آکر ملاقی ہوا۔ پلوٹارک جو اشخاص زیر تذکرہ کی خاص صفات کے متعلق واقعات کو نہایت جستجو کے ساتھ قلمبند کرتا ہے اس ملاقات کا بھی ذکر کرتا ہے جس میں شاہ کاپادوسیہ، شاہ پارتھیا کا سفیر اور رومن پروپریٹر (سولا) تین کرسیوں پر بیٹھے تھے رومنوں اور پارتھیوں کی پہلی ملاقات تھی اور ہر ایک دوسرے کو متاثر کرنے کی فکر میں تھا اور یہ موقع ایسا نہ تھا کہ سفیر پارتھیا نچلا بیٹھتا مگر جس شخص نے اپنی شخصیت کے اثر سے بوکس کو رام کر لیا تھا وہ ان کے دام فریب میں نہیں آسکتا تھا۔ اس نے چپکے سے بیچلی کرسی لے لی اور اس طور پر خموشی کے ساتھ جاہ پسند مشرقیوں کے سامنے روما کی سطوت جبروت کو قائم رکھا۔ روما کی مختلف جماعتوں نے سولا کی اس حرکت پر اپنے حسب خیال نکتہ چینی یا مدح سرائی کی شاہ پارتھیا نے اپنے سفیر کو اس حرکت پر سکوت کرنے کی علت میں قتل کر دیا۔ اس نواح میں صورت حال اسوقت حسب ذیل تھی۔ آرمینیا کی افواج کاپادوسیہ سے نکال دی گئیں اور آریوبارزانس پھر بادشاہ ہو گیا مگر جس شخص کو اس واقعے سے در اصل رنج ہوا وہ متھرادانیس تھا۔ کاپادوسیہ میں اس نے جو اثر پیدا کر لیا تھا اس کا دوبارہ قیام پھر صرف بزور شمشیر ہو سکتا تھا اور اس کے لئے اس نے ذرا انتظار کرنا مناسب خیال کیا۔ ممکن ہے کہ اطالیہ میں جو پر آشوب زمانہ آنے والا

---

[1] پلوٹارک، سولا (۵) معہ ہولڈن کے حواشی کے۔

تھا اس کا اسے علم ہو یا کم از کم اسے معلوم ہو گیا ہو کہ روما کی سلطنت اتنی زبردست نہیں جتنی کہ بظاہر معلوم ہوتی تھی۔ سنہ ۹۱ میں سولا روما واپس چلا گیا اور سلطنت روما ایسے مخمصے میں پھنس گئی کہ مشرقی معاملات میں مداخلت کا موقع نہ مل سکا۔

باب چہل و دوم

اندرونی معاملات ۱۰۴ تا ۹۱ ق م

(۸۰۹) ایک دو نمایاں واقعات کے علاوہ ۱۰۴ اور ۹۱ کے درمیان کے واقعات کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ سیاسیات کی ابتری تو ہم دیکھ چکے ہیں مگر اہل روما کی اندرونی زندگی بھی کچھ بہتر نہ تھی اور چند منتشر واقعات[1] جن کی جھلک تاریخوں میں ملتی ہے ان سے بھی اہل روما کی اخلاقی حالت کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم نہیں ہو سکتی مثلاً ۱۰۴ میں ایک شخص نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا، ۱۰۱ میں ایک شخص نے اپنی ماں کو مار ڈالا۔ سیاسیات سے اب مطلب صرف آپٹیمیٹ (امراء) اور پاپولاری (عوام) کی نزاعات[2] سے تھا۔ یہ ہر دو جماعتیں سیاسی لحاظ سے محض نااہل تھیں اور ان کو سیاسی جماعتیں، کہنا بھی درست نہیں بلکہ محض جتھے تھے کیونکہ ان کے مقاصد کی بنا سیاسی اصول پر نہ تھی بلکہ محض اپنے سرگروہوں کے ذاتی اغراض کے حصول کے لیے وجود میں آئی تھیں۔ رشوت ستانی بالکل عام ہو گئی تھی۔ دولت مند اشخاص کے ووٹ (رائے) خریدنے اور عوام کے سرگروہوں کا سلطنت کے مفاد کو روما کے کاہل اور بے ایمان شہریوں پر قربان کر دینا دونوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ ل، اپیُولے الیس سیٹر نِنس اور سی۔ سروِیلیس گلاکیا کا دور دورہ تھا۔ اگر ۱۰۵ تا ۱۰۱ میں فوجی معاملات کو زیادہ اہمیت نہ ہوتی اور میریس کا عروج نہ ہوتا تو ان جمہوری سرگروہوں

---

[1] سسرو، پرو بالبو ۲۸ (ایڈ) آر وسیس ۱۶، ۸، ۲۳۔ ہ لیوی خلاصہ ۶۸

[2] سسرو نے پرو سیسٹو ۸۔ ۲۹۶ میں جو تصریح کی ہے دلچسپ ہے گو اس میں ذرا رنگ آمیزی ہے ۵۶ ق م۔

کا رسوخ حاصل کرنا مشکوک تھا عوام کے جتھے کو تقویت اس وجہ سے ہو گئی تھی کہ اس زمانے کا سب سے بڑا سپہ سالار اُن کا شریک تھا۔ بذات خود ان دونوں عہدوں کا کوئی زیادہ اثر نہ تھا۔ اگر مخالفین کی روایت کو باور کیا جائے تو یہ دونوں بدمعاش تھے۔ سیٹرننس کے بہ حیثیت کوئسٹر شہر روما کی فراہمی غلہ کی نگرانی سپرد کی گئی تھی۔ قوانین حالیہ کے لحاظ سے روما میں غلے کی مانگ بڑھ گئی تھی اور اسی کے ساتھ غلّے کے برابر ہمیہ آنے کا انتظام بھی ضروری ہو گیا تھا۔ سیٹرننس نے اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت کی اس لئے مجلس سینٹ نے اس فریضے کو باعزت اور پختہ کار اسکارس کے تفویض کر دیا[1] سینٹ کا یہ فعل غیر معمولی تھا غالباً ان کو اپنے نوجوان مخالف کی تذلیل سے خوشی ہوئی ہو گی۔ جوانکو پریشان کر رہا تھا اور چونکہ عوام کو بھی اس صیغے (فراہمی غلہ) کے عمدہ انتظام سے نفع تھا اسلئے سینٹ (سینات) کو یہ امید بھی ہو گی کہ اس دخل دہانی سے کوئی ناراض نہ ہو گا سیٹرننس کی سینٹ (سینات) کے اس فعل سے سخت ذلت ہوئی کیونکہ اس کی خدمت تو باقی رہی مگر اقتدارات نہ رہے۔ اس لئے اس نے نہایت زور و شور سے سینٹ (سینات) کی مخالفت شروع کی اور عوام کے جتھے کے سرگروہوں میں شورش پسندی میں ممتاز ہو گیا ۱۰۳ ق م میں وہ ٹریبیون مقرر ہو گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے میریس کے سپاہیوں کو افریقہ میں اراضی دیئے جانے کے متعلق ایک قانون نافذ کرایا یہ روایت[2] زمانۂ مابعد کے ایک مصنف کی ہے اور اگر صحیح ہو تو اس کا تعلق جنگ نیومیڈیا کے پرانے سپاہیوں سے ہو گا مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا تعلق صرف کسی بعد کی تجویز سے ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے کسی ہم عہدہ نے اس قانون کے نفاذ کے روکنے کا ارادہ کیا تھا، سیٹرننس کے اغوا سے عوام نے اس پر پتھر پھینکے

---

[1] سسرو دی ہروسپیٹر ۳۹
[2] ۔ دکٹر ۳، سیسٹ (جگر تھا ۴۸) سے اہنی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ ان وعدوں کا ایفا تھا جو ۱۰۷ ق م میں میریس نے رضاکاران کو بھرتی کرتے وقت کئے تھے۔

اور وہ مجبوراً بھاگ کھڑا ہوا۔ اس امر کے متعلق بالکل شک نہیں کہ سیٹرننس گراکی کے قدم بقدم چلنا چاہتا تھا اور اس کے طریق عمل میں عوام کی شورش سے نفع اٹھانا بھی تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ میریس کا ہمنوا تھا اور اسکے چوتھے انتخاب کا موید۔ گلاسیا، سیٹرننس سے بھی ادنے درجے کا آدمی تھا۔ اس کو اہمیت اس وجہ سے حاصل ہوگئی تھی کہ باندا‌ق اور حاضر جواب تھا اور طبقۂ ایکوسیٹرین پر اس کا اثر اس لئے تھا کہ اس نے عدالت ہائے جوری کی نگرانی پھر اسی طبقے کے سپرد کر دی تھی۔ مگر اس کی اخلاقی حالت نہایت گری ہوئی تھی۔ اسی لیئے اس زمانے کے ایک مقرر نے اسکو سینٹ (سینات) کی تلچھٹ کہا[۱] تھا ان دونوں میں عوام کو اپنی تقریروں سے رام کر لینے کا خاص ملکہ تھا مگر دونوں بے اصول اور شورش پسند تھے ؏

(۸۱۰) سنہ ۱۰۲ ق م میں مردم شماری ہوئی۔ دونوں سینسر خاندان میٹلی ای کے رکن تھے۔ ان میں سے ایک میٹلس نیومیڈکس تھا جس کی جگہ پر میریس افریقہ میں مقرر ہوا تھا امرا میں نہایت اعلیٰ شہرت رکھتا تھا باعزت اور تعلیم یافتہ بھی تھا، مقرر بھی تھا۔ انھیں خوبیوں کی وجہ سے اہل روما نے گو اس کا تتبع نہ کیا ہو مگر عزت ضرور کرتے تھے۔ میٹلس سا آدمی عوام کے جتھے کے بدمعاش سرگروہوں کی بداعمالیوں سے چشم پوشی نہ کر سکتا تھا۔ سسرو بیان کرتا ہے[۲] کہ اس نے سیٹرننس کے نام کے مقابل میں ناپسندیدگی کا نشان لگا دیا مگر جب اس نے سیٹرننس اور گلاسیا کے نام اراکین سینٹ (سینات) کی فہرست سے خارج کرنا چاہے تو اس کے ہم عہدہ نے روک دیا۔ میٹلس نے اپنے اس فعل سے ان دونوں کو اپنا جانی دشمن بنا لیا اور پھر دشمن بھی ایسے جنکو کسی چیز سے عار نہ تھا۔ میریس بھی انکا

۱؎ سسرو ڈی آریٹر ۳-۱۶۴- گلاسیا کی قابلیت کے متعلق دیکھو بیروٹس ۲۲۴ اور سسرو کی تصانیف کی فہرست ؏

۲؎ سسرو پرو سیٹیس ۱۰۱- ایپین ۱-۲۸- آروسیس ۵-۱۷-۳ ؏

دشمن تھا کیونکہ میریس ایسا تند و تیش مزاج اور خود ساختہ آدمی ایک ایسے امیر کی خوبیوں کا معترف نہ ہو سکتا تھا جس کا وجود اس کے مقاصد کی تکمیل میں مانع تھا۔[۱] اسمہ میں قوم سمبری کا قلع قمع ہو گیا اور میریس اور کیٹیلس نے اپنی فتح کے جشن کیے۔ مگر باوجود ان تمام خوشیوں کے سازش کا بازار گرم تھا جس کا پتہ مورخین کی اُن متضاد مختلف روایات سے چلتا ہے جن میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ فتح مند سپہ سالاروں میں سے فتح میں ہر ایک کا حصہ کس قدر تھا۔ مشترک جشن فتح کے بارے میں جو قصے بیان کیے گئے ہیں ان سے عیاں ہے کہ میریس) نے سینٹ (سینیٹ) کے اصرار سے کیٹلس کو بھی جشن میں شریک کیا اس کے علاوہ میریس کیٹیلس کو جشن میں شریک نہ کرنے کی جرات بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ کیٹیلس کی فوج اپنے اور اپنے سپہ سالار کی اس بے حرمتی کو برداشت نہ کر سکتی تھی۔ امرائے کیٹیلس کے کارناموں کو مبالغے کے ساتھ بیان کرتے تھے اور سوا بھی میریس کو بدنام کرنے کی فکر میں تھا۔ مگر اس وقت میریس کا پلہ بھاری تھا اور وہ ہر دلعزیز تھا کیونکہ بہ حیثیت کانسل اسکا درجہ کیٹیلس سے اعلیٰ تھا جو صرف پروکانسل تھا کیٹیلس اور اس کی پہلی فتح میں کوئی شریک نہ تھا۔ مگر شمالی اطالیہ زگال اپن روئے آلپس) کیٹیلس کا صوبہ تھا اور اس طور پر رومنوں کی نگاہوں میں جو نظائر اور قانونی گرفتوں کے دلدادہ تھے اسکو میریس پر ترجیح تھی۔ میریس روما کا نجات دہندہ تسلیم کیا جاتا تھا مگر بدقسمتی ہے باوجود اس نمایاں خدمت کے اسی کی ذات سے روما کے دستور کو زخم کاری پہنچا تھا کیونکہ وہ پانچ دفعہ کانسل رہ چکا تھا جس میں سے چار سال مسلسل تھے اور اب پھر چھٹی مرتبہ انتخاب کا خواہاں تھا گو قانون دستوری کو پس پشت ڈال دینے کی اب کوئی معقول وجہ نہ تھی اور اس کے پھر منتخب ہونے سے اصول جمہوریت کی بلاوجہ خلاف ورزی ہوتی تھی۔ مگر رفتار زمانہ یہی تھی اور جمہوریت چند روز کی مہمان تھی سیٹرنِنَس کی خواہش تھی کہ برادران گراکی کے اصول پر پھر جدید قوانین نافذ

۱ے پلوٹارک میریس ۲۵-۷

۲ے سسر ڈٹسک ۵-۵۶ ویلیرس میکسمس ۹-۱۲-۴ پلوٹارک میریس ۲۷۔ جُوونل ۸-۵۳

دئیے جائیں۔ ممکن ہے کہ ایک حد تک[1] وہ راستی پر ہو مگر اصل واقعہ یہ ہے کہ اسکو امرائے سینیٹ (سینات) سے سخت بغض تھا اور یہی بغض اسکے تمام افعال کا محرک تھا حال ہی میں سینٹ (سینات) سے اس سے سخت نزاع ہو گئی تھی بیتھر[2] ڈیس شاہ پانٹس نے ایک سفارت روما میں بھیجی تھی۔ جگرتھا کے معاملات کے متعلق جن شرمناک امور کا افشا ہوا تھا وہ ابھی تک اہل روما کو یاد تھے اور اس سفارت کے متعلق بھی یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ یہ لوگ بھی شاہ پانٹس کی طرف سے اراکین سینیٹ (سینات) کو رشوت دینے کیلئے آئے ہیں سیٹر نٹس کا غالباً اس افواہ کے مشتہر کرنے میں زیادہ حصہ تھا۔ اس نے کسی طریقے سے سفراء کی آبرو ریزی کی اور اس جرم یعنی ایک دوست سلطنت کے سفیروں کے ساتھ بدسلوکی کے ساتھ پیش آنے کی پاداش میں برآوردہ اراکین سینٹ (سینات) نے اس پر مقدمہ قائم کرا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آخر کار اس کو جواب دہی کرنی پڑی اور مجرمین کی طرح وہ عدالت میں پھٹے کپڑے پہنے ہوئے اور گڑگڑاتا ہوا آیا۔ سیٹر نٹس بری تو ہو گیا مگر عوام کے دباؤ کی وجہ سے جنھوں نے عدالت کو گھیر لیا تھا۔ اس واقعے کی تفصیلی حالات متضاد اور ناقابل اعتماد ہیں مگر اس امر میں شک نہیں ہو سکتا کہ سینٹ (سینات) سے جھگڑا ضرور ہوا تھا سٹیر نٹس اور گلاسیا دونوں جانتے تھے کہ میٹی لس کو نقصان پہنچائیں اور میریس بھی چاہتا تھا کہ اس کا یہ زبردست مخالف جو کسی صورت سے مصالحت پر راضی نہ تھا سیاسیات سے علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ تینوں آپس میں متحد ہو کر اور معمولی رائے دہندوں کو اپنے قابو میں کر کے برسر اقتدار ہو سکتے تھے اور ان کے اتحاد کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ۱۰۰ کے لئے میریس کانسل منتخب ہو گیا، گلاسیا پریٹر ہو گیا اور سٹیر نٹس ٹری بیون ہوا۔

[1] سٹیر نٹس بعد مرنے کے بالکل برا نہیں خیال کیا جاتا تھا اسی وجہ سے سسرو نے اپنی تصانیف میں اسکا ذکر احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔ بروسٹس ۶۲۔ بروٹس ۴۲۴۔

[2] ڈیوڈ سسرد بروٹس ۲۷ پلوٹارک میریس ۲۸۔۲۹ اپین ۱۔۲۸۔۳۱ اور اسٹر افان ڈیوڈسن کے حواشی۔

باب ۱۲
میریس اور سرابنیوں کا اتحاد

(۸۱۱) روما کے سیاسیات میں جو انتہا کی ابتری پیدا ہوگئی اسکا ثبوت ایک مصنوعی گراکس کے پیدا ہو جانے سے ملتا ہے۔ ایک شخص مسمی ایل ایکوٹیس نے ٹائبیریس گراکس کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر اس کا فریب بہت جلد کھل گیا کیونکہ ٹائبیریس کے تمام بیٹوں کا انجام معلوم تھا اور سنہ ۱۰۲ کے سنسروں نے اس کا نام شہریوں کی فہرست میں درج کرنے سے انکار کردیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص جو ایک فرار شدہ غلام تھا خدمت ٹری بیونی کا دعویدار ہوا اور سیٹیرنس جو گراکی کی روایات کو تازہ کرنا چاہتا تھا اس کا موید ہوگیا۔ مگر میریس سے یہ دیکھا نہ گیا اور اس نے اس شخص کو گرفتار کرکے قید کردیا لیکن عوام قید خانے کے دروازوں کو توڑکر وہاں سے اسکو نکال لے گئے مگر اس موقعے پر وہ ٹری بیون نہیں منتخب ہوا۔ بلوے ہونے شروع ہوگئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دوسرے فریق کے ایک بااثر امیدوار کو سیٹیرنس کے شرکا نے جان سے مارڈالا[۲]۔ اس سال کے انتخابات کے متعلق متفرق تفصیلیں ہم تک پہنچی ہیں مگر ان سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نازک موقع پر روما کے سیاسیات میں جو اثرات تھے ان کا حال ہمیں بہت کم معلوم ہے۔ ایک روایت[۳] تو یہ ہے کہ باوجود اپنے اثر اور ہردلعزیزی کے بار ششم کانسل منتخب ہونے کے لئے میریس کو رائے دہندگاں کو رشوت دینی پڑی۔ ثانیاً یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گلاسیا اور سیٹیرنس کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ اپنے عہدوں پر فائز ہونے کے بعد گلاسیا سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوئی جو سیٹیرنس کو ناگوار ہوئی اور اس نے اپنے عہدہ جلیلہ کی اس تحقیر کے انتظام میں پریٹر (گلاسیا) عدالت کی کارروائی کو روک دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا[۵] ہے کہ اپنی دوسری ٹری بیونی کے زمانے

[۱] یہ قصہ غالباً سنہ ۹۹ کے انتخاب سے متعلق ہے جب کہ ایکوٹیس ٹری بیون منتخب ہوا۔
[۲] اپین کا بیان ہے کہ یہ مقتول امیدوار مذکور کے انتخاب کے بعد کا ہے اور اسکے قتل ہونے سے جو جائداد خالی ہوئی اس پر سیٹیرنس مقرر ہوا۔ مگر اس موقعے پر اس کے بیان میں متعدد غلطیاں ہیں۔
[۳] پلوٹارک میریس ۲۸ بحوالہ روٹی لیس
[۴] دکیٹر Devir, illuster ۷۳
[۵] اپین ۱/ ۲۹-۳۱

ہیں قوانین کے نفاذ میں سٹیپرئنس کا دارومدار زیادہ تر دیہاتی رائے دینے والوں پر تھا جن میں سے اکثر میریس کے پرانے سپاہی تھے۔ رومائی مجالس عامہ میں آئے دن جوتی پیزار ہو جایا کرتی تھی اور یہ دیہاتی لوگ شہر کے باشندوں کی مخالفت کو دفع کرنے کے لئے لکڑیوں اور پتھروں سے کام لیتے تھے۔ یہ دیہاتی اروپا کے شہروں سے تھے یا حلفا میں سے تھے یا دونوں اقسام کے تھے مشتبہ ہے۔ اگر یہ دیہاتی دونوں جماعتوں سے تھے تو ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ چونکہ سپہگری اب ایک عام پیشہ ہوگیا تھا اس لئے فوجی بھائی چارے کی وجہ سے شہری اور حلیف کا امتیاز مٹتا جاتا تھا دیہات سے جو لوگ آئے انہیں سے سب کا جماعت حلفا سے ہونا مشتبہ ہے، غالباً کوئی اہم سیاسی انقلاب عمل میں آیا ہوگا۔ البتہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ حلفا نے اپنی آرا سے امداد نہیں دی بلکہ مخالفین کو رائے دینے سے روکا بہرکیف یہ ممکن ہے کہ انتخاب کے زمانے کے قبل ہی سے دونوں گروہوں میں گٹھ پٹ ہو اور میریس کی رشوت دہی کا بھی یہی ایک حدتک باعث ہو۔ میریس اس زمانے میں عموماً ہر دلعزیز نہ تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں اس سے ایک حرکت سرزد ہوئی تھی جس کی تشہیر میں اس کے حاسد مصروف تھے۔ اس کی فوج میں جو حلفا شریک تھے ان میں سے بعض نے سمبری کی جنگ میں جرات اور مردانگی کی داد دی تھی جس کے صلے میں میریس نے ان کو شہریت روما کے حقوق عطا کئے جانے کا وعدہ کیا تھا[2] ان اشخاص کی تعداد کوئی دو ہزار ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجلس عامہ نے بھی اس عطیے کی توثیق کردی مگر ایک سپہ سالار کا میدان جنگ میں ایک تعداد کثیر کو اس طور پر سرفراز کرنا خلاف عملدرآمد تھا اور اکثر لوگوں نے اس کے اس فعل پہ اعتراض کیا اور جب اس سے بازپرس ہوئی تو اس نے اصول و دستور کو نظرانداز کرنے کے متعلق یہ عذر پیش کیا کہ میدان جنگ کے شوروشغب میں قانونی باریکیوں

---

[1] ڈائوڈورس ۳۷، ۲ میں ایک فقرہ جنگ اطالیہ کے متعلق ہے۔

[2] سسرو پرو بالبو ۴۶۔ پلوٹارک میریس ۲۸ ویلیوس میکسی مس ۵، ۲، ۸

باب ۴۶

کا پیش نظر رکھنا دشوار ہے۔ مگر بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا خیال تھا کہ بمقابلہ ایک شخص کے، جس کو یہ صلہ ملا تھا متعدد ایسے لوگ بھی تھے جن کو اپنی خدمات کا کوئی صلہ نہ ملا تھا اور جو اپنے حقوق کے نظر انداز کر دئے جانے کی وجہ سے برافروختہ ہو رہے تھے سلطنت کے لئے یہ امر باعث خطر تھا کیونکہ تمام ملک اطالیہ کے حلقا میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی تھی ؏

(۱۴۲) ۱۰۰ ق م کی سیاسی کشمکش کے ٹھیک ٹھیک حالات[1] کا معلوم

روما میں ابتری

کرنا ناممکن ہے۔ اس عہد کی مختلف سوانح عمریوں میں پلی روٹی لیس روفس کا تذکرہ جو اس نے خود اپنے قلم سے لکھا ہے بلا شبہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ مگر یہ شخص بھی میریس کا دشمن تھا اور واقعات عہد مذکورہ کی جو تصویر اس نے پیش کی ہے اس سے سولا نے جو اپنی سوانح عمری میں زہر اگلا ہے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمارا دارومدار متاخرین کے بیانات پر ہے جن کا ماخذ متاخرین کی تصنیفات ہیں مگر جن تصنیفات کو ہم اپنا ماخذ قرار دیتے ہیں انکے متعلق ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ کس حد تک ان پر جانب داری کا اثر ہے سسروجوان مصنفین میں سب سے قدیم ہے اس کی بھی چال دو رخی ہے سرا نبوہوں اور عوام پسند فریق سے اسے سخت بغض تھا مگر میریس کے ساتھ جو آرپی نم کا باشندہ ہونے کی وجہ سے اس کا ہم وطن تھا اس کا سلوک بالکل جداگانہ ہے ذیل میں ہم تذکرہ نویسوں کے بیانات کو یکجا کرکے اور ان کی جانب داریوں کا لحاظ رکھ کر اس زمانے کا مختصر حال بیان کرینگے۔ اس زمانے میں جو تین سربرآوردہ اشخاص تھے ان میں سے میریس کی حالت اول ہی سے

میریس کی ناکامی

پریشان کن تھی۔ اس نے خود اپنی فتوحات سے سلطنت کے لئے اپنی قدروقیمت گھٹا دی تھی، اس کی عظیم الشان فوجی خدمات کا اس کو خاطرخواہ صلہ مل چکا تھا اب اس کو چاہئیے یہ تھا کہ ان فوجی خدمات کے سلسلے میں سیاسیات کے

---

[1] علاوہ حوالہ جات مذکورہ بالا کے دیکھو لیوی خلاصہ ۶۹، ڈیلیس دوم ۱۲-۱۶ اور سسرو اور ویلیریس میکسی مس کی فہرستیں ؏

میدان میں بھی اپنا جوہر دکھاتا ورنہ اندیشہ تھا کہ اس کی ہر دلعزیزی کا خاتمہ ہوجائے
جو اس کے قبل ہی سے گھٹنے لگی تھی۔ لیکن یہ جری سپاہی سیاسیات کا مرد میدان
نہ تھا۔ اپنے حوصلوں کی بلندی کی وجہ سے ہر دلعزیزی اس کے لیئے ضروری تھی
اور ہر دلعزیزی کو وقار اور خودداری کے ساتھ قائم رکھنا اس کی قوت سے باہر
تھا۔ علاوہ اس کے بمقابلہ ایک بڑی ہوں کے ایک کانسل کے لیئے جو روما میں
مقیم ہو سینیٹ (سینات) کی تائید نہایت ضروری تھی۔ اس امر کو بھی نظر انداز نہ کرنا
چاہیئے کہ ابتدائی زندگی میں اس کا تعلق جماعت پبلی کانی (وصول کنندگان
محاصل۔ ساہوکار) سے تھا اور غالباً اس طبقے کے تعصبات بھی رکھتا تھا
اور ان کو ناخوش رکھنا بھی روا نہ رکھتا ہوگا۔ مگر عوام پر اثر قائم کرنا اس کے لیئے
دشوار تھا اس لیئے کہ اس میں تقریر کا مادہ نہ تھا اور باوجود بہادر سپاہی ہونے
کے عام جلسوں میں گھبرا جاتا تھا۔ اس میں جامعیت بھی نہ تھی اور اس کے
دونوں شرکا بھی ایسے تھے جو اس کی مشکلوں کو آسان نہیں کرتے تھے کیونکہ
ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ دوسروں کے ذریعے سے اپنا کام نکالے۔
اس قسم کی صورت معاملات اشتراک کے صدر کے لیئے موجب
پریشانی ہے یعنی یا تو وہ کسی کی پروا نہ کرے جس میں بادشاہت کا شائبہ ہے یا اپنے
سے کم درجے کے لوگوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنجائے۔ میریس نے اپنا کوئی
خاص مطمح نظر اور طرز عمل قرار نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے ہر وقت اس کی حالت
تذبذب کی رہتی تھی جو آخر کار اس کی بربادی کی باعث ہوئی۔ سیٹرننس کے البتہ
چند مخصوص مقاصد تھے اور اس میں تذبذب نہ تھا۔ وہ گائیس گراکس کا
شاگرد تھا مگر اس کے اعلےٰ الخصائل نہ رکھتا تھا۔ اس کی سیاسی زندگی سے بھی یہی
نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ کسی وسیع نظام عمل کی تکمیل کے لیئے ایک عرصے تک
بر سر حکومت رہنا ضروری ہے خواہ یہ خلاف دستور کیوں نہو اور مورخین میں
سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا ہے کہ یہ طرز عمل اختیار کرنا اس کو ناگوار تھا مگر
ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کو جو کچھ اس کا حال معلوم ہے سب اس کے
مخالفین کی تصانیف سے ماخوذ ہے۔ امرائے روما کے کسی سر انبوہ سے اس قدر

باب ۴

زیادہ نفرت نہ تھی جتنی کہ سیٹرنینس سے اور تاریخیں سب زیادہ تر اسی طبقے
کے اشخاص کی لکھی ہوئی ہیں۔

قوانین اپوسے ای

(۱۰۳ ق م) سیٹرنینس نے ہی ان قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری لی جو اب
قوم کے سامنے پیش کیے گئے۔ ان قوانین کے جو "قوانین اپوسے ای" کے
نام سے موسوم ہوئے جو مختصر حالات ہم کو معلوم ہیں حسب ذیل ہیں۔ ان
میں سے پہلا ایک قانون زرعی[1] شمالی اطالیہ کے ان اراضیات کے متعلق تھا
جس کو حال ہی میں سمبری نے فتح کر کے ویران کر دیا تھا اور جس کو حال ہی میں
میریس نے دوبارہ فتح کیا تھا۔ مگر یہ واضح نہیں ہے کہ آیا اس مسودہ قانون میں
وہ اراضیات بھی شامل تھیں جو قوم گال کے کسانوں کے قبضے میں تھیں
یا صرف انھیں اراضی سے متعلق تھا جن کے قابض مر چکے تھے۔ بہر کیف یہ
معلوم ہوتا ہے کہ جو اراضیات روما کے گال این روی آلپس کے حلفا کے
قبضے میں تھیں اب بوجہ فتح سلطنت روما کی ملک تصور کی جاتی تھیں اور یہ تجویز
پیش ہوئی کہ اس ملک کو غالباً ٹکڑوں[2] میں مختلف افراد رومیوں کو ہمیں تقسیم
کر دیا جائے۔ محصول نزول (ریشر بیبو) کا کہیں ذکر نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ عام رجحان کے مطابق اراضی سلطنت (اگر پبلی کس) خانگی اراضی (اگر پرائیوٹس)
میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ ممکن ہے کہ میریس کے سپاہی ان نشیبی اراضیات پر
مدت سے بھوکی نگاہیں ڈالتے ہوں جو اس زمانے تک اپنی زرخیزی اور
اعلیٰ پیداوار کے لیے مشہور ہیں۔ اس قانون پر کس حد تک عمل ہوا اس کا
ہمیں علم نہیں مگر وہ نافذ ضرور ہوا اور عام پسند جماعت اس کو اپنے اغراض
کے لیے استعمال کرنے لگی اس قانون میں ایک فقرہ تھا جس کی رو سے

۱؎ قانون اگریریا دیکھو سسرو پرو سسٹس ۳۷ اپیں اول ۲۹ - ۱ - ۳۱ - ۲ آریلی
Onom cicer سوم ۱۴۷

۲؎ تفصیلات ذیل کے لیے دیکھو لیوی ۳۱ - ۴ دستہ ۲۰۰ ق م مع ویسین بارن کے
حواشی کے اور پالی بیس دوم ۲۱ دستہ ۲۳۲ ق م

ہر رکن سینیٹ پر پانچ دن کے اندر اس کی پابندی کی قسم کھانا لازم گردانا گیا تھا اور جو اس پر عمل نہ کرے اسکے لئے یہ سزا تجویز کی گئی تھی کہ سینٹ (سینات) سے خارج کر دیا جائے اور اس پر زبردست جرمانہ کیا جائے۔ اس فقرے کا منشا یہ تھا کہ امرا اس قانون کو منسوخ کرنے سے باز رہیں اور گراکی کے قوانین کی طرح اس کو بھی منسوخ نہ کر دیں مگر اس سے دراصل مقصود یہ تھا کہ میٹی لس نیومی ڈیکس کو پھانس لیا جائے۔ روایت میں کسی قدر مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ میریس نے ایک شرمناک چال سے اس دام فریب کی ناکامیابی کو بحال کر دیا۔ اس نے سینیٹ (سینات) میں بیان کیا کہ وہ کبھی قسم نہ کھائیگا میٹی لس نے بھی کہا اور دام فریب میں آگیا۔ میریس بالآخر دروغ بیانی کر کے اس قول سے ہٹ گیا اور اس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ قسم کھائی اور صرف میٹی لس اپنے انکار پر اڑا رہا۔ سٹیپر ننس نے فوراً ایک تجویز پیش کرنے کی اطلاع دی جس کا مقصد یہ تھا کہ میٹی لس کو قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عوام شہر میٹی لس کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے اور سٹیپر ننس کے موئید صرف دیہاتی تھے جن میں سے اکثر میریس کی افواج کے سپاہی تھے۔ مگر جانب داروں کے بیانات سے حقیقت کا افشا نہیں ہوتا۔ خاندان میٹی لی کے تعلقات اس قدر وسیع تھے اور ان کی متوسلین کی تعداد اس قدر تھی کہ اس کے ہمدرد بہت سے ہونگے اور یہ قصہ ایک حد تک صحیح ہوگا۔ مگر یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ سٹیپر ننس کا اثر عوام شہر پر بالکل نہ رہا تھا۔ میٹی لس نے اپنے ہوا خواہوں کو اپنی تائید میں بلوہ کرنے سے منع کر دیا اور سلطنت کو نقصان پہنچانے کے بجائے جلاوطنی کو ترجیح دے کر روڈز کی طرف روانہ ہو گیا اور اس جزیرے کی علمی جماعتوں میں شریک ہو گیا۔ سیٹرننس نے اپنا قانون نافذ کرا دیا اور میریس نے بہ حیثیت کانسل اپنے معزز ہمعہدہ کو حفاظت قانون سے خارج قرار دیا۔

قانون زرعی

(۱۴۸) سٹیپر ننس کا دوسرا قانون غلے کے متعلق تھا (قانون فرومینٹیریا) گائیس گراکس کے قانون کی رو سے غلہ اصلی نرخ سے کم پر فروخت کیا جاتا تھا

باب ۴۲

جس کی وجہ سے سلطنت کو سخت نقصان ہو رہا تھا۔ سٹیر نئس نے یہ تجویز پیش کی کہ غلے کی قیمت گھٹا کر گراکی کی قائم کی ہوئی قیمت کے ⅚ کر دی جائے[۱]۔ شہر کے کوسٹر کیو ٹیسر ویلیس کائی پیو نے جو غالباً اپنے ہم نام پرو کانسل کا بیٹا تھا سینٹ (سینات) میں یہ کیفیت پیش کی کہ خزانہ اس تجویز کا بار نہ اٹھا سکیگا چپسر سینٹ (سینات) نے یہ رائے دی کہ اگر سیٹر نئس اپنی تجویز کے پیش کرنے پر اصرار کرے تو سلطنت کے مفاد کو اس سے سخت نقصان پہنچیگا اور بڑی ہیونوں کے ذریعہ سے اس کو روکنا چاہا۔ کائی پیو نے بھی یہ کوشش کی کہ بلوہ کرا کے مجلس عامہ کو منتشر کرے مگر اس کی کوشش بھی رائگاں اور سٹیر نئس کی تجویز نافذ ہوگئی مجلس عامہ کی کارروائی جبراً روکنے کی پاداش میں کائی پیو پر قوم رومن کی عظمت پر حملہ کرنے کا الزام لگایا گیا تیسرا قانون اطالیہ کے باہر چند نوآبادیوں کے قیام کے متعلق تھا۔ اس کے متعلق ہمیں صرف ایک امر کا علم ہے کہ اس قانون کی رو سے میریس کو چند حلفا یا کم از کم لاطینیوں کو حق شہریت عطا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا یعنی ہر نوآبادی میں تین اشخاص کو۔ متاخرین میں سے ایک مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان نوآبادیوں کے لئے سرمایہ ٹولوسا کے دفینے سے بہم پہنچایا گیا تھا (دیکھو فقرہ ۱۹۷) جو حال ہی میں سلطنت کے قبضے میں آگیا تھا۔ اس تجویز کا جو نتیجہ ہوا وہ اس زمانے کے حالات کے مطابق تھا۔ نوآبادیوں کا قیام عمل میں نہ آیا مگر میریس اپنے فرض سے سبکدوش ہوگیا اور زمانہ مابعد میں ایک نازک مسئلہ یہ پیدا ہوگیا کہ آیا جب کہ جن شرائط (قیام نوآبادی) پر حق شہریت عطا ہوا تھا جب ان کی تکمیل نہ ہوئی تو پھر یہ عطیہ جائز ہے یا نہیں؟

(۸۱۵) قوانین مذکورہ کا بانی گالیس گراکس کے افعال کی متابعت کرتا تھا مگر اس زبردست مصلح سے ہر بات میں کم تھا، تنگ خیال بھی تھا

[۱] مجھے اس بے انتہا کمی میں کچھ شک ہے مگر مامسین اور مارکورٹ اس کو بلا شک وشبہہ تسلیم کرتے ہیں؟

قوانین کا بھی پابند نہ تھا اور اس کی نہایت بھونڈی نقل کرتا تھا قوانین اپولیین میں سب سے دلچسپ قانون ڈومی میجسٹاٹ (عظمت سلطنت) ہے۔ سلطنت کی عظمت میں کسی شخص کی بداطواری سے کمی (ہینوری) ہونا کوئی نیا خیال نہیں تھا۔ یہ نہیں معلوم کہ یہ خیال کب پیدا ہوا اور کس قدر اس کو ترقی ہوئی اور نہ اس کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ سنتوریوں کی عدالت میں جو مقدمات پرڈوو الیئیو[1] (غداری) کے ہوتے تھے وہ انتہائی غداری کے ہوتے تھے جن کی سزا صرف موت تھی۔ مگر معمولی مقدمات میں جن میں جرم اس قدر سنگین نہ ہوتا ملزم کا سزا پانا دشوار تھا۔ رفتہ رفتہ غداری کے انسداد کے لئے جو سخت طریق عمل زمانۂ قدیم سے جاری تھا اب عملاً متروک ہوگیا اور اس قسم کے مقدمات کی مجلس قبائل میں تحقیقات ہونے لگی جہاں صرف سزائے جرمانہ ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد اس قسم کے مجرموں کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے خاص عدالتی کمیشن (کوئسٹیونس ایکسٹرا آرڈینیرے) مقرر ہونے لگے۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ مجلس مذکور نے عارضی طور پر اپنے اختیارات کمیشن کو دیدیئے تھے اور جن الفاظ میں یہ اختیارات سپرد کیئے جاتے تھے ان کی خاص اہمیت تھی اور ممکن ہے کہ بعض اوقات ایسے فقرات بھی استعمال کیئے جاتے ہوں جن کے کئی معنی نکل سکتے ہیں۔ جرائم کا تحقیق کے ساتھ تعین غالباً مدت دراز کے بعد ہوا ہوگا۔ کسی ملزم کے افعال و حرکات[2] سے قوم رومن کی عظمت (میجٹاس) کے گھٹ جانے کا تصفیہ عدالت کے صواب دید پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ روما کے محاورات میں اس لفظ کی خاص اہمیت تھی خصوصاً ان معاہدوں[3] میں جو کم درجے کی حلیف بستیوں کے ساتھ کیئے جاتے تھے جن کا یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ روما کی عظمت کا ہمیشہ پاس رکھیں اور ان کے اس طرز عمل کے جانچنے والے خود

---

[1] پرڈوو الیئیو کا قدیم طریقہ منسوخ نہیں کیا گیا۔ دیکھو میڈوگ کی ورفاسنگ انڈ ورواٹنگ دوم ۵۔ ۲۷۸۔

[2] ٹیسی ٹس تاریخ اول ۷۲۔

[3] مارکوارٹ اسٹاٹس ورواٹنگ اول ۴۶۔

اہل روما تھے۔ بیرونی معاملات کی طرح اندرونی معاملات میں مقدمات پیش شدہ[1] کے فیصلوں سے جرائم کی صحیح تعریفیں وجود میں آنے لگیں یعنی جس طرح سے کہ صلحناموں کے حقوق کی رو سے رفتہ رفتہ حلف پوری طور پر شہنشاہیت روما کے حلقہ بگوش ہوگئے اسی طرح منتشر فیصلوں سے غداری کا ایک جدید قانون بن گیا جس کے متعلق ایک حد تک یہ کوشش کی گئی تھی کہ جرائم خلاف سلطنت کی مختلف اقسام کا تعین کیا جائے اور سولا کے قوانین کی رو سے چند سال کے بعد یہ نتیجہ حاصل بھی ہوگیا۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ سٹیٹنس کے افعال سے کسی نہ کسی طرح اس تحریک کو تقویت حاصل ہوئی مگر یہ مشکوک ہے کہ سنہ ۱۰۰ کے قوانین میں میجسٹاس کا کوئی مکمل قانون مع مستقل عدالت (کوئیسٹیو پرپیٹرا) شامل تھا یا نہیں۔ اگر ہم مام سین[2] کی متابعت میں سسرو نے جس قانون "اپیولیا ڈی میجسٹاٹ" کا بیان کیا ہے اس کو اور سنہ ۱۰۳ (سٹیٹنس کی پہلی ٹری بیونی) کے اس قانون کو جس کی رو سے کائی پیو کے جرائم کی تحقیقات کے لیے ایک خاص کمیشن مقرر ہوا تھا ایک ہی خیال کریں تو ہمارا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ اس صورت میں ہم یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ اس قانون کی رو سے گو صرف ایک خاص عدالت ایک مخصوص مقدمے کی تحقیقات کے لیے قائم ہوئی مگر جرائم کے تعین میں اس سے کچھ نہ کچھ مدد ضرور ملی ہوگی۔ مگر سٹیٹنس کا جو تعلق کائی پیو[3] اور دوسرے شخصوں کے مقدمات سے بتایا گیا ہے اس کے متعلق جو شہادت ہے نہایت ناکافی اور مشتبہ ہے۔ برخلاف اس کے لینگ[4] کا خیال ہے کہ سٹیٹنس کا بلاشبہ یہ مقصد تھا کہ اس سخت مخالفت کا انسداد کرے جو عوام پسند ٹری بیونوں کے

---

[1] سسرو Part orat کے سوالات دیکھو ۱۰۴-۱۰۵۔

[2] مام سین تاریخ روما ترجمہ انگریزی سوم ۱۹۶۔

[3] اپنی کتاب جلد ۱۵۱-۱۴۹ اس قانون کو سنہ ۱۰۳ کا بتاتا ہے مگر اس کو علیحدہ خیال کرتا ہے۔

[4] پرو کانسل سے مراد ہے نہ کہ کوئیسٹر سے جس کا ذکر آچکا ہے۔

[5] لینگ R A سوم ۸۱-۸۲۔

باب ۱۲

منصوبوں کی تکمیل میں سدراہ تھی۔ اس کو اس رکاوٹ کا تلخ تجربہ تھا اور پرانا طرز عمل اسکے دفع کرنے کے لیے بیکار تھا۔ اور ہم کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اپیولین قانون میجسٹاس کا جہاں جہاں ذکر آیا ہے اس سے لینگ کی رائے کی تصدیق ہوتی ہے کہ سیٹرنئس اس قانون کا بانی تھا جس کی روسے یہ اقتدار مثل اپیچی ٹنڈی کے ایک مستقل عدالت سے متعلق کر دیا گیا۱؎

انتحاد کا خاتمہ

(۱۶ ۸) مختلف فیہ مسئلہ مذکورہ کی اصلیت کچھ ہی ہو مگر اس امر میں شک نہیں کہ سیٹرنئس کے جملہ قوانین کا نفاذ دھاندھلی سے ہوا۔ دھاندھلی کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اس سے رجعت پسندی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اہل سرمایہ کے طبقے میں جو بدامنی کو پسند نہیں کرتے یہ لوگ میریس کے خاص مویدوں میں سے تھے مگر عوام لیڈرو کے سرگروہوں کی حرکات اور طرز عمل سے متنفر ہوتے جاتے تھے جس کی وجہ سے میریس بھی پریشان تھا۔ میریس اور اس کے جمہوریت پسند شرکا میں اب اختلاف شروع ہو گیا سیٹرنئس اور گلاسیا اب اس کی پوری تائید پر بھروسہ نہ کرسکتے تھے اس لیے ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جب میریس سیاسیات سے کنارہ کش ہو جائے اور وہ حسب سابق برسر خدمت ہو تو اس کی امداد سے مستغنی ہو جائینگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیٹرنئس کا مقصد یہ تھا کہ تیسری مرتبہ ٹری بیون منتخب ہو اور گلاسیا کانسلی کا امیدوار تھا گو بوجہ پریٹر ہونے کے وہ اس خدمت کا قانوناً مستحق نہ تھا مگر ابتری کے زمانے میں قانونی باریکیوں کا کون خیال کرتا ہے جب کہ زبردستی اور دھاندھلی سے ہر ایک آرزو پوری ہو سکتی ہے اور عوام کے سرگروہ اس کے علاوہ کوئی طریقہ جانتے بھی نہ تھے۔ مگر زبردستی کرنے کے لیے انکا دارومدار میریس کے سپاہیوں کا تھا اور میریس کے ان سے برگشتہ ہو جانے سے یہ تائید جاتی رہی تھی۔ برخلاف امرا زمانے کی اس گردش سے خوش ہو رہے تھے کیونکہ جمہوریت کا طوفان ان کے سروں سے گزر چکا تھا۔ انھیں معلوم ہو گیا کہ طبقہ ’’ایکوائٹ‘‘ ان لوگوں سے متنفر ہیں اور میریس بھی تذبذب کی حالت میں

۱؎ سسرو ڈی آراٹور دوم ۱۰۷-۲۰۱ اور فقرہ ۸۱۸ مابعد

ہے۔ اسکارس اور دوسرے امرا کو معلوم ہوگیا کہ اب ان کے لئے موقع ہے۔
کانسلی کے انتخاب کی کارروائی جاری تھی اور یہ امید تھی کہ مقرر ایم انیوٹینس کو
پہلی جگہ ملے گی مگر دوسری جگہ بمقابلہ گلا سیا کے سی میمیس کو ملے گی جو ایک سرگرم
ٹری بیون تھا اور جس نے عوام پسندوں کی جانب سے جنگ جگر تھا کے
شرمناک واقعات کو افشا کرنے میں شہرت حاصل کی تھی۔ مگر سیٹرننس نے اس کو
پکڑ کر مار ڈالا اور مجلس کا اجلاس بحالت ابتری بند ہو گیا مگر اب اہل روما سیٹرننس
اور گلاسیا کی جمہوری حکومت سے گھبرا گئے تھے۔ ان کے دشمن ان
پر علانیہ حملہ کرنے کی فکر کرنے لگے اور ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ
نہ تھا کہ اپنی امداد کے لئے بیرونجات سے بدمعاش بلوائیں۔ انھوں نے
کیپی ٹول پر قبضہ کر لیا۔ سینٹ نے بلا مزید سکوت اپنے صدر اسکارس کی
تحریک پر آخری حکم، حسب ضابطہ کانسلوں اور دیگر حکام کو سلطنت کو بچانے کے
لئے دیدیا۔ یہ حکم دراصل میریس کے لئے تھا جس کے لئے اس مشکل سے نکلنا
کسی صورت سے آسان نہ تھا۔ آخر کار اس نے تذبذب اور اکراہ کے ساتھ
اپنے شرکاء کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جتنے آدمی مل سکتے تھے
بھرتی کر لئے اور ان کو اسلحہ دیئے۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت جو لوگ
اس کے زیر کمان جمع ہوئے زیادہ تر دولت مند امیر اور ایکوائٹ مع اپنے
متوسلین کے تھے جن میں غلام اور آزاد شدہ غلام شامل تھے[1]۔ ۳۰ سال کے
بعد سسرو کو جب ایک ایسے شخص کی طرف سے وکالت کرنی پڑی جس نے
اس معاملے میں نمایاں شرکت کی تھی تو اس نے بھی بیان کیا کہ اس موقع پر روما
کا ہر سربرآوردہ شخص کانسل کی تائید پر کھڑا ہو گیا تھا اور یہ ایک حد تک صحیح ہے۔
انقلاب پسندوں کے سرگروہ اپنی غلطیوں سے اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں پھنس گئے

میریس اپنے شرکا کو شکست فاش کر دیتا ہے

[1] سسرو، پرو رابیریو ۲۰-۳۱-۳۱ میں وہ بیان کرتا ہے کہ ایک غلام کو سیٹرننس کو قتل کرنے کے صلے میں انعام دیا گیا۔ سیٹرننس کے متعلق بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے غلاموں کو مسلح کر دیا تھا ویلیریس میکسی مس ہشتم ۶-۲

تھے اور وہی کانسل جس سے امرا کو سخت بغض تھا شومی قسمت سے نہ صرف اپنی سیاسی شرکا کی بربادی کا باعث ہوا بلکہ خانہ جنگی اور خونریزی کا بھی ذمہ دار ہوا۔ لڑائی کے شروع ہونے کے بعد سٹیئرنینس اور اس کے شرکا کیپی ٹول میں محصور ہوگئے اور پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے آخرکار انھوں نے ہتھیار ڈالدیئے۔ ان کے سرگروہوں کو امید تھی کہ میرلیس ان کو بچا لیگا اور بیان کیا جاتا ہے کہ سلطنت کی طرف سے اس نے ان کو جان بخشی کا اطمینان دلایا تھا۔ مگر صورت حال ایسی تھی کہ میرلیس کا ایسا آدمی بھی بے قابو ہوگیا تھا کیونکہ امرا کو خوب معلوم تھا کہ ایسا عمدہ موقعہ ان کو پھر نہ ملیگا۔ متعدد روایتیں بیان کی جاتی ہیں مگر جملہ راویوں کو اتفاق ہے کہ قیدی قتل کر دیئے گئے مقتولین میں گلاسیا سٹیئرنینس اور سارفیئس (کوسٹیر) بھی تھے جو اپنا اعزازی لباس پہنے ہوئے تھے۔ دوسرے مقتولین میں مصنوعی گراکس بھی تھا جس نے اسی روز خدمت ٹریبیونی کا جائزہ لیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قتل عام ۱۰ دسمبر کو ہوا۔

جمہوریت کا انحطاط

(۱۷۸) روما نے منزل انقلاب میں اس طرح ایک اور قدم آگے بڑھایا۔ ٹائبیریس گراکس بحالت مجسٹریٹی ایک بلوے میں مارا گیا تھا اور گائیس گراکس کے خدمت سے ہٹ جانے کے بعد سینٹ ہی نے اس کی اور اس کے شرکا کی تباہی کے لیئے اپنے ایک ہم خیال کانسل کے ذریعے سے کام نکالا تھا۔ مگر اب خوش قسمتی سے ان کو ایک ایسا کانسل مل گیا تھا جو بہ حیثیت ایک جمہوریت پسند کے برسر اقتدار رہا تھا اور جس نے پریشان کن حکام کو آسانی کے ساتھ قتل کر دیا تھا اس کامیابی سے امید ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے گم شدہ اقتدار کو بہ آسانی حاصل کر کے پھر روما کے اصل حکمراں ہو جائینگے۔ عوام پسندوں کی جماعت نے امرا کے مقابلے کے لیئے تین دفعہ زور لگایا تھا اور تیسری مرتبہ پھر ان کو ناکامی ہوئی اور ان کے سرغنہ قتل کر دیئے گئے اور ان کا ہردلعزیز پیشوا میرلیس بھی دشمنوں سے مل گیا۔ مگر میرلیس کی اس موقع کی حالت سے ہم صورت حالات کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اس کا وجود جمہوریت روما کے اصلاح پذیر ہونیکا بین اور بدیہی ثبوت تھا۔ عوام پسند جماعت کا وہ پیشوا نہیں ہوسکتا تھا جس کے

سرغنوں سے اس نے سازش کی اور پھر انکو دھو کا دیا۔ امرا کا وہ سرغنہ ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ اس سے بغض رکھتے تھے اور وہ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اس وقت تو وہ اس سے اپنا کام نکال کر اور سیاسی لحاظ سے اس کو بے دست و پا کر کے خوش ہو رہے تھے۔ روما کے "نجات دہندہ" کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ کوئی فریق اس پر اعتماد نہ کرتا تھا اور پھر اس پر طرّہ یہ تھا کہ اس کو انھیں لوگوں نے دھوکا دیا اور بدنام کیا جن کی مخالفت کے باوجود اس نے کامیابی حاصل کی تھی سلطنت روما کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ جس زمانے سے اس کا کوئی مقابل نہ رہا تھا اس کا شیرازہ ڈھیلا ہوتا جاتا تھا۔ سینٹ (سیہانت) اور مجلس عامہ جب تک کہ انکی باگ کسی زبردست سرگروہ کے ہاتھ میں نہ ہو بیکار تھیں اور زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس قسم کے لوگ پیدا نہ ہوتے تھے اور اگر ہوتے بھی تو بغیر مسلسل برسر اقتدار ہونے کے کچھ نہ کر سکتے تھے اور یہ تسلسل خلاف اصول جمہوریت تھا۔ اس موجودہ نازک موقعے پر ایک زبردست سرغنہ کی ضرورت تھی۔ میریس نے جمہوریت کے جملہ اصول کو بالائے طاق رکھ دیا تھا مگر اس میں سرغنہ ہونے کی صلاحیت نہ تھی اور پھر مصیبت یہ تھی کہ اس کا وجود دوسرے کسی شخص کے حصول اقتدار میں حائل تھا۔ سیاسی اعزاز کے علاوہ فوجی خدمات کے اعتراف کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ روما کے سب سے بڑے شہری کا سیاسی لحاظ سے بالکل بے دست و پا ہونا موجب فساد تھا۔ سلطنت کے فرسودہ نظام میں جان ڈالنے کی اشد ضرورت تھی اور میریس کی موجودگی میں کسی دوسرے کی مجال نہ تھی کہ اس قدر اقتدار حاصل کرلے صورت حال بالکل ناقابل برداشت ہو گئی تھی اور میریس کو اس کا کافی احساس تھا۔ ان مشکلات کو رفع کرنے کے تین طریقے ہو سکتے تھے یعنی یا تو وہ کنارہ کش ہو جائے اور اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ دے یا کسی دوسری جنگ میں نام آوری حاصل کر کے دوبارہ اپنا اثر قائم کرے یا کسی دوسرے شخص کے نام آوری حاصل کرنے سے اس کا اثر زائل ہو جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے صورت ثانی کے حصول کے لئے صورت اولی کو اختیار کیا مگر واقعہ یہ ہے کہ آخرکار تیسری صورت کارگر ثابت ہوئی اور اس سے سیاسی کشمکش

چند روز کے لئے رفع ہو گئی اور جمہوریت میں عارضی طور پر جان پڑ گئی۔ سیٹرنینس نے ثابت کر دیا تھا کہ عوام پسندوں کا سرغنہ جب تک کہ وہ برسراقتدار ہے سینیٹ (سینات) کے خلاف عشا جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور سینیٹ (سینات) نے اب یہ ثابت کر دیا تھا کہ سرانبوہ لوں کا آخری علاج یہ ہے کہ ان کو زبردستی کچل دیا جائے اور مرور زمانہ کی وجہ سے فوجی عناصر بھی اس زبردستی میں شامل ہو گئے۔ دونوں جماعتوں کے اشغال سے اہل ملک اس امر سے آشنا ہوتے جاتے تھے کہ خاص افراد کو نظائر اور قوانین کی عدم پابندی کا اقتدار حاصل ہو سکتا ہے۔ ملکیت کا خیال نہ صرف لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو رہا تھا بلکہ جس طریقے سے یہ طریق حکومت وجود میں آنے والا تھا اس کا بھی اندازہ ہو سکتا تھا۔ بقول مسین "تاج کے ساتھ ساتھ تلوار بھی نظر آنے لگی تھی"۔[۵۱]

رجعت پسندی

(۸۱) طبقۂ اپٹمی میٹ (امرا) اس کامیابی کے حاصل کرنے کے بعد سیٹرنینس کے قوانین کی تنسیخ کی طرف متوجہ ہوئے جس کے لیے بہانے ڈھونڈھنا زیادہ دشوار نہ تھا کیونکہ قوانین مذکور کے نفاذ میں عملدرآمد اور شگونوں کا لحاظ نہ کیا گیا تھا مثلاً ایک قانون پر بجلی کے کڑکنے کے بعد رائیں لی گئی تھیں سینیٹ (سینات) نے ان قوانین کو واجب التعمیل تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔[۵۲] مگر پھر سینیٹ نے برخاست شدہ سپاہیوں کو جنھوں نے پریشان کر رکھا تھا بے نیل مرام رکھنا خلاف مصلحت خیال کیا کیونکہ اسی سال یا ۹۹ کے اوایل میں جزیرہ کرسیکا کے ساحل پر ایک نو آبادی قائم کی گئی اور میریس کے نام کے لحاظ سے اس کا نام "میریانا" رکھا گیا۔ یہ بھی ذکر آیا ہے اور غالباً اسی واقعے کے متعلق کہ مزارع کے چھوٹے ہونے کی شکایت پیدا ہونے پر اس نے نو آباد سپاہیوں کو لعنت ملامت کی فوجی نو آبادیوں میں یہ غالباً پہلی نو آبادی تھی اور اس قسم کی

---

۵۱ سسرو ڈی لیجبس دوم ۱۴ کو

۵۲ لینگ آراے بحوالہ پینی سینیکا وغیرہ کو

۵۳ ویلیس اول ۱۵-۵ کو

نو آبادیاں آئندہ بہت سی قائم ہوگئیں۔ میٹلس کی واپسی کی بھی خواہش پیدا ہونے لگی تھی۔ مگر میریس اپنی کانسلی کے باقی ماندہ ایام ۱۰ دسمبر تا ختم سال) میں اس کی واپسی کا مخالف رہا اور ۹۹ ق م میں ایک ٹریبیون پبلی فیوریس نے اسکی واپسی کے قانون کے نفاذ کو روک دیا جس کی وجہ سے میٹلس کو کچھ دن اور انتظار کرنا پڑا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ فیوریس بھی سیٹرنینس کے خلاف رجعت پسندوں[1] کا شریک ہوگیا تھا کیونکہ وہی مقتول سرانیوں کی املاک کی ضبطی کا باعث ہوا۔ سیٹرنینس کا مکان مسکونہ بھی منہدم کرا دیا گیا مگر اس کے باقی ماندہ پیرووں پر کسی مظالم کے ہونے کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ اہل دولت کی مختلف جماعتیں جواب متحد ہوگئیں تھیں اور انکو اپنی قوت کا احساس بخلاف اس کے گراکی کے زوال کے بعد امرا کی قوت اس درجہ مستحکم نہیں تھی اور اسی وجہ سے انھوں نے اپنے مخالفین کا قتل عام کرا دیا تھا۔ عوام پسند مگر بالکل پامال نہیں ہوگئے تھے۔ اسکا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ٹریبیون سیکسٹس ٹیٹس نے چند اراضیات کی تقسیم کے لیئے باوجود دوسرے ٹریبیونوں کی مخالفت اور ایک عجیب الخلقت کے پیدا ہونے کے ایک قانون[2] منظور کرا دیا مگر یہ قانون بہت جلد کسی حیلۂ مذہبی سے منسوخ کر دیا گیا۔ ۹۸ ق م کے ٹریبیونوں کے برسر خدمت ہوتے ہی میٹلس کی واپسی کا قانون فوراً منظور ہوگیا اور یہ معزز تارک وطن بصد شان وشوکت اپنے وطن کو واپس آیا۔ انقلابی تحریک کے خلاف جو رجعت ہو رہی تھی اس کی بہترین مثال ٹیٹس کا مقدمہ[3] ہے جو ایک باقاعدہ عدالت میں طبقۂ ایکوائٹ کی جوری کے ساتھ ہوا۔ الزام کا کہیں ذکر نہیں مگر غالباً جرم "میجسٹاس" ہی ہوگا۔ اہل جوری نے جس میں سب اہل سرمایہ شامل

---

[1] آروسس پنجم ۱۷-۱۰۔ ڈاٹول کیاسیس ۵ - ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیٹرنینس کا شریک تھا اور پھر علیحدہ ہوگیا تھا۔ ۲۲ ویلیریس میکسیمس ششم ۳-۱۰۔

[2] Obsequens de prodigs ۱۰۴۔ ۳۱-۱۴ دوم De leg ٹیسرو کے لیئے دیکھو سسرو کی فہرست۔

[3] سسرو Rabir perd ۲۴-۵ de orats ۲-۴۸

تھے اس کو اس الزام میں کہ اس کے پاس سیٹرننس کا ایک مجسمہ تھا مستلزم سزا قرار دیا۔ برخلاف اس کے جب ٹی ٹی آلنس نے فیوریس پر مجلس قبائل میں مقدمہ چلایا تو عوام میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے فیوریس کو مار ڈالا اور الزام دہندہ کو اس کے بعد سیٹرنئس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے جرم میں سزا دیگئی۔ ان معاملات سے جن کی تفصیل ہم تک نہیں پہنچی معلوم ہوتا ہے کہ ان وجوہ سے سیاسیات روما میں ابتری پھیلی ہوئی تھی اہم ایکویلیس پر سسلی میں استحصال بالجبر کے مرتکب ہونے پر مقدمہ چلایا گیا تھا جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ایل سی نیس لیوکلس کا بھی یہی حشر ہوا تھا۔ مقدمہ آخر الذکر سے اسی قسم کے متعدد مقدمے پیدا ہوئے جس کا اثر کئی پشتوں تک باقی رہتا تھا۔ روما کے طبقہ اعلیٰ کی زندگی کا یہ ایک خاص رخ ہے اور اسی وجہ سے روما کی عدالتوں میں جانب داری بڑھتی جاتی تھی۔[۵۲]

عوام پسند تحریکوں پر قیود

۱۸۹۔ جس طرح کہ سر انبوہ بڑی ہونوں کی خواہش یہ تھی کہ قوانین کے فوری نفاذ میں جو قیود و ضابطے کے حائل تھے ان کو کسی صورت سے دفع کیا جائے اسی طرح اب استبداد پسند امرا کا مطمح نظر یہ ہوگیا کہ ان قیود کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کی جائے۔ ۹۸ کے دونوں کانسلوں کیوکائی کیبلیس متیلس نیپوس اور ٹی ڈیڈلیس نے ایک قانون (کائی کیبلیا ڈیڈیا) نافذ کرایا[۵۳] جس کی رو سے مجالس عامہ کی کارروائی کے متعلق جو پرانے قاعدے تھے ان کی تجدید کی گئی۔ ایک ہی قانون میں غیر متعلقہ دفعات کا شامل کرنا عرصے سے ممنوع تھا اور کسی مجلس میں کسی معاملے کے پیش کئے جانے کے لیئے ۲۴ روزہ کی قبل اطلاع وہی قانون سے

---

۵۱ سسرو Pro Ral ۲۴ ویلیریس میکسی مس ہشتم ۱۔۲ ایپین ۱۔۳۳۔ ڈیکی آنس بھاگ کر مشرق کی طرف چلا گیا اور متھریڈیٹس کا شریک ہوگیا۔

۵۲ پلوٹارک لیوکس ۱۔

۵۳ سسرو، ڈی ڈوموسم ۱۶، ۵۲، ۵۳ وغیرہ۔ فقرات مذکور کا اصل مدعا یہ تھا کہ عوام دھوکے میں نہ آئیں اور ایسے امور کے لیئے رائے نہ دیدیں جنکو وہ پسند نہ کرتے تھے۔

۵۴ مامسین، اسٹاٹس ریخٹ سوم ۳۳۶۔۳۷۷۔

۵۵ مامسین، رومن کرونولاجی ص ۲۴۳

لازمی تھی۔ جدید قانون کی رو سے اول الذکر طریقۂ عمل خلاف قانون قرار دیا گیا اور آخر الذکر لازمی قرار دیا گیا۔ قانون مذکور اور شگونوں کی پابندی کے متعلق جو قواعد موجود تھے ان کی وجہ سے سینٹ (سینات) کو موقعہ مل گیا کہ جو قانون ان کی خلاف مرضی نافذ ہو اس کو قابل اعتراض قرار دے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مجلس عامہ کی عاجلانہ کارروائی پر جس قدر قیود عائد ہوتی جاتی تھیں ان کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ جن امور میں فوری کارروائی کی ضرورت تھی وہ سینٹ (سینات) سے متعلق ہو جائیں۔ اس اقتدار کو سینٹ (سینات) نے اپنے غلبے کے زمانے میں آزادی سے استعمال کیا تھا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ اس اقتدار کو دوبارہ حاصل کرے۔ اس قانون کے نفاذ سے صاف ظاہر ہے کہ گذشتہ چند سالوں کی انقلابی تحریک کے خلاف رجعت پسندی نے کس قدر قوت حاصل کر لی تھی۔ کم از کم کچھ عرصے کے لیئے دولت مند اشخاص اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتے کر سکتے تھے۔ اراضی اور غلاموں کے مالکوں کو کسی قسم کا فوری خطرہ نہ تھا اور طبقۂ ایکوائٹ کے ساہوکار بھی جن کے قابو میں عدالت ہائے جوری تھیں بلاکسی مداخلت کے صوبجات کی رعایا کو لوٹ سکتے تھے۔ لیکن ایسا طرز حکومت جو انصاف اور یکسانگی پر مبنی ہو اس کی راہ میں مشکلات عظیم حسب سابق موجود تھیں کیونکہ ایک شہری سلطنت کا نظام دستوری ایک وسیع شہنشاہی کے انتظامات کے لیئے ناکافی تھا۔ زمانہ زیر تذکرہ میں سینٹ (سینات) اور طبقۂ ایکوائٹ کے درمیان میں موافقت تھی مگر ان میں اَن بَن پیدا ہو جانا بھی مشکل نہ تھا اور ان کی نزاعات کی تجدید سے اصول جمہوریت پر سلطنت کی اصلاح ناممکن ہو جاتی۔ اطالوی حلفا میں بھی بےچینی پھیل رہی تھی، اس کی شدت کا بھی کسی کو احساس نہ تھا اور مشرق میں بھی جو سیاسی تلاطم پیدا ہو رہا تھا اس کے خطرے کا اندازہ کرنا بھی غالباً بوجہ عدم اطلاع دشوار تھا۔

میریس کی جلاوطنی

(۱۸۲) جب میٹی لس نیومیڈیکس کی واپسی یقینی ہو گئی تو میریس اس کے آنے سے قبل ہی بوجہ تلخ کامی اور بدنامی روما سے روانہ ہو گیا۔ مسلسل کانسلی کا

نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ۹۷؁ میں بھی وہ کانسل ہو مگر چونکہ اس کو ناکامیابی کا خوف تھا اس لیئے امیدواری سے دست بردار ہونے کا اس نے کوئی بہانہ ڈھونڈھ لیا۔ روما سے روانہ ہونے کے متعلق اس نے یہ عذر پیش کیا کہ اس نے مادر عظمی[۱] کی قربانی کرنے کی نیت کی تھی جس کے لیئے گلاٹیا اور کپاڈوشیا جانا ضروری تھا پلوٹارک[۲] نے ایک روایت بیان کی ہے جس سے اس کا منشا کچھ دوسرا ہی معلوم ہوتا ہے یعنی اپنی سابقہ عظمت دوبارہ حاصل کرنے کے لیئے پھر کسی جنگ میں نام پیدا کرنا اس کے لیئے ضروری تھا کیونکہ سیاسی زندگی میں تفوق حاصل کرنے کی اس میں قابلیت نہ تھی۔ نیومیڈیا کی فتح کے جشن کے وقت رسوم کے ختم ہوتے ہی لباس فاتحانہ زیب بدن کیئے ہوئے وہ سیدھا سنیٹ (سینات) کے جلسہ میں چلا گیا جو روما کے رسم و رواج کے بالکل خلاف تھا۔ شمال کے وحشی لوا ب مرکھپ گئے تھے اس لیئے میریس سے بدتمیز شخص کا وجود ایسے لوگوں کے لیئے جو تہذیب میں اس سے بہتر تھے باعث تنفر تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ اس کی اب کوئی ضرورت نہ تھی۔ میریس بدتمیز اور گنوار تھا گو چالبازی بھی تھا لیکن اگر کھرے پن کے ساتھ اس میں جو دت بھی ہوتی تو اسے خاطر خواہ کامیابی ہوتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ مشرق میں ہنگامہ پیدا کرادے اور خصوصاً متھریڈٹیس کو اعلان جنگ پر برانگیختہ کرے۔ تاکہ اسکو پھر سپہ سالار ہونے کا موقعہ مل سکے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ شاہ پانٹس سے ملاقات کے لیئے گیا اور اس کا تزک و احتشام سے استقبال کیا گیا مگر باوجود اس مہمان نوازی کے اس نے سیدھے منہ سے بات بھی نہ کی بلکہ نہایت درشتی کے ساتھ بادشاہ[۳] سے کہا کہ یا تو رومنوں سے لڑکر انکو مغلوب کردیا خاموش

[۱] دیکھو فقرہ ہائے ۲۷۷ - ۴۰۶ مترجم۔

[۲] پلوٹارک میریس ۳۱ - یہ قصہ غالباً سولا کی سوانح عمری سے نقل کیا گیا ہے۔

[۳] گیکن Bundesgenossen Kreig صفحہ ۲۴۴ بیان کرتا ہے کہ اس تنبیہ سے مطلب یہ تھا کہ متھریڈٹیس اپنے منصوبوں سے باز آئے نہ یہ کہ وہ مشتعل ہو۔

سے ان کے احکام کو بجالاؤ۔ اس اشتعال کو مشہور پلیوٹس نے تنبیہ خیال کیا۔ اس عجیب و غریب قصے کو ہم ایک یونانی مولف کی تنہا شہادت پر یقین نہیں کر سکتے جس نے میریس کے متعلق واقعات ایسے مصنفین سے اخذ کیے جو میریس کے مخالف تھے۔ لیکن اگر میریس کا روما سے مشرق کو چلا جانا کوئی معنی رکھتا تھا تو سولا کے افعال کا کوئی ذکر نہ آنا اور بھی تعجب خیز ہے۔ جن لوگوں نے سٹیبر نٹس کے انسداد میں شرکت کی تھی ان کی ناموں کی فہرست سسرو نے دی ہے۔ اس میں بھی سولا کا ذکر نہیں۔ ممکن ہے کہ سسرو نے اپنے موکل رابی ریس کی شرکت کو صحیح قرار دینے میں سولا کی شرکت کا حوالہ دینا خلاف مصلحت خیال کیا یا میریس کا ساتھ دینا نہ پسند کر کے سولا الگ تھلگ رہا ہو یا وہ کسی دوسرے مقام پر مصروف رہا اور اس طرح کیپی ٹول کے حملے میں شریک نہ ہوا ہو۔ مگر اس بارے میں ہمیں کسی امر کا علم نہیں۔ سنہ ۱۰۰ میں اس کا سن ۳۸ سال کا تھا اور حال کی جنگوں میں اس نے خاص شہرت حاصل کر لی تھی۔ مگر سنہ ۹۵ تک اس کا کہیں ذکر نہیں آتا جب کہ وہ خدمت پریٹر کا عویدار ہوا مگر ناکام رہا۔ سنہ ۹۳ میں وہ پریٹر پیریگرنس مقرر ہوا اگر یہ یقین کر لینا کہ یہ اولوالعزم اور بہادر آدمی چھ سال تک آوارگی اور عیاشی میں مصروف رہا ذرا دشوار ہے۔ البتہ ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ پس پردہ وہ بہت کچھ کرتا رہا یعنی تجربہ حاصل کرنا لوگوں سے ربط ضبط پیدا کرنا اور سیاسی معاملات میں مہارت پیدا کرنا ان امور میں مصروف رہ کر وہ موقع کا منتظر رہا۔

قانون کیلینیا میوکیا

(۸۲۱) سنہ ۹۵ میں ایک قانون نافذ ہوا جو بالآخر جمہوریت روما کی تاریخ کے سب سے پرخطر واقعہ یعنی حلفار کی بغاوت کی تعجیل کا باعث ہوا۔ سال مذکور میں کانسل دو ممتاز شخص تھے یعنی ایل لیکینیس کراسس جو ایک مشہور مقرر تھا اور کیومیوکیس اسکیوولا جو کچھ روز کے بعد سردار پجاری ہو گیا اور جو بہ حیثیت مقنن کے اپنے ہم نام اور عزیز اسکیوولا پر بھی فوقیت رکھتا تھا جو کراسس کا خسر تھا۔ مجالس روما میں لاطینیوں اور دیگر حلفا کی دخل دہانی سے جو زحمت ہوتی تھی اس کا اب احساس ہونے لگا تھا معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہر دم شناخت ہیں کچھ لوگ کسی نہ کسی

رومن قبیلے کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرا کے روما کے شہریوں میں شامل ہو جایا کرتے تھے۔ اس تدبیر کے بار آور نہ ہونے کے لئے زمانہ ماقبل میں جو کوششیں کی گئی تھیں مفید ثابت نہیں ہوئی تھیں اور یہ اکثر ہوا کرتا ہے جبکہ سخت قواعد کی پابندی کیلئے ان کی خلاف ورزی کی مسلسل نگرانی کی ضرورت ہو۔ مگر غیر شہری رائے دہندگان کے خلاف قاعدہ حق شہریت حاصل کر لینے سے بھی زیادہ پریشان کن ایک امر اور بھی تھا یعنی غیر ساکن بیرونی اشخاص کا وجود جو روما کی مجالس کے شور و شغب میں بہت کچھ شرکت کیا کرتا تھا۔ ان خرابیوں کو رفع کرنے کے لئے کانسلوں نے۔ شہریوں کی پابندی کے لئے ایک قانون نافذ کرایا جو "ڈی سوبس ریگنڈس" کے نام سے موسوم ہے روما کے قانون کے بنیادی اصول میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کوئی شخص وقت واحد میں دو یا دو سے زیادہ بستیوں کا شہری نہیں ہو سکتا۔ افسوس ہے کہ اس جدید قانون کے منشا کا ہمیں تفصیلی حال معلوم نہیں کیونکہ یہ امر قرین قیاس نہیں کہ یہ بیرونی اشخاص مقیم روما کے لئے حکم اخراج تھا۔ اولاً جن لوگوں کے نام شہریوں کے رجسٹر میں درج تھے۔ اس کے ذمہ دار ۹۷ سنہ کے سنسر تھے اور جب تک کہ کوئی عدالت مشتبہ مقدمات کی تحقیقات کے لئے قائم نہ ہو ان اشخاص کا نام شہریوں کے رجسٹر میں کم از کم آئندہ مردم شماری تک رہتا۔ سنسر کے رجسٹر میں نام درج ہو جانے سے کوئی قانونی حق پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ اسکا مطلب صرف یہ تھا کہ شخص مذکور اپنے کو شہری بیان کرتا تھا اور اس کے دعوے کو اس وقت تسلیم کر لیا تھا یا کم از کم اس پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ کوئی شخص جس کے حق شہریت میں کوئی شبہ نہ ہو مردم شماری کے زمانے میں کہیں باہر چلا گیا ہو اور اس کا نام درج نہ ہو سکے اسکے علاوہ مردم شماری اگر برابر بھی ہوتی تو پانچ سال کے بعد ہوا کرتی تھی۔ یہ ممکن نہ تھا کہ اگر بالفرض کوئی شخص باہر چلا جاتا اور کچھ روز کے بعد واپس آتا تو آئندہ مردم شماری تک وہ حق شہریت سے مستفید نہ ہو سکتا۔ اور یہ بھی ممکن تھا کہ سنسر بغیر اپنے فرائض کو انجام دینے کے اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جاتے جیسے کہ عہد مابعد میں کئی مرتبہ خصوصاً ۸۹ سنہ میں ہوا۔ یہ امر واضح نہیں کہ سنسروں کے رجسٹر اور مجالس میں رائے دینے کے حق میں کوئی تعلق تھا یا نہیں مگر رجسٹر میں نام کا درج ہو جانا کم از کم

ڈی سوبس ریگنڈس

باب

شہری ہونے کا ظاہری ثبوت خیال کیا جاتا تھا۔ اس بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود ہیں مگر اس امر کا التزام کہ سوائے حقیقی شہریوں کے کوئی شخص مجالس میں رائے نہ دے بلاشبہ دشوار ہوگا۔

(۱۲۲) سسرو کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ خلاف قانون حق شہریت حاصل کرنے کے مقدمات کی تحقیقات کے لیے ایک خاص کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس کمیشن کے اختیارات کیا تھے اور کس طور پر استعمال کیے گئے۔ ایک مورخ (اسکولیاسٹ)، یہ بیان کرتا ہے کہ اس کو اختیار تھا کہ لاطینیوں اور دیگر حلفا کو حکم تھا کہ روما سے چلے جائیں۔ ایسکونیس کا بیان ہے کہ قانون مذکور کا منشا یہ تھا کہ ہر شخص کو اس کے اصلی وطن کے حقوق دیئے جائیں۔ اسکولیاسٹ کا منشا ان اشخاص کے اخراج سے ہے اور ہمارا ابھی خیال ہے کہ کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ ایسکونیس کے بیان کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مجبور کیے گئے تھے کہ شہریت روما سے جس کا انھیں کوئی حق نہ تھا علانیہ دست بردار ہو جائیں۔ بعض اوقات اس قید کا نتیجہ یہ ضرور ہوتا ہوگا کہ کوئی شخص اپنے شہر کے واپس ہونے پر مجبور ہو۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ روما میں وہی بیرونی اشخاص رہنے پائیں جو اطالوی حلفا میں سے نہ تھے۔ یہ بیان حد درجہ مبالغہ آمیز ہے اور سسرو نے جس فقرے میں اس قانون پر نکتہ چینی کی ہے اس کا منشا بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جن حلفا کا نام شہریوں کے رجسٹر میں خلاف قانون درج ہو گیا تھا وہ حق شہریت سے محروم کر دیئے گئے مگر روما سے اخراج چند ہی اشخاص کا ہوا اور جو لوگ زیادہ تعداد میں نکالے گئے غالباً غیر شہری بدمعاش تھے جو فساد برپا کرنے کے لیے لائے گئے تھے اور جن کو روما کی مفت خوری چھوڑ کر اپنے وطنوں کو واپس جانا شاق گزرتا تھا۔ یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ جن لوگوں نے قوانین کے منشا کے مطابق حق شہریت حاصل کر لیا تھا وہ اس قانون سے متاثر نہ ہوئے۔ اب صرف

اطالیہ میں ناراضی

اس امر کا بیان کرنا باقی ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے تمام سرزمین اطالیہ میں ناراضی کیوں پھیل گئی۔ سابق میں بیرونی اشخاص کے خلاف جو قوانین نافذ ہوئے تھے ان سے

لے ڈی آفیسیو سوم ۴۷

یہ قانون مقابلتہً نرم تھا پھر کیوں[1] اطالوی بستیوں کے سر برآوردہ اشخاص روما سے اس قدر برافروختہ ہو گئے کہ یہی قانون اطالیہ کی بغاوت عظیم کا اصلی سبب ہو گیا" اور سسرو[2] یہ کیوں کہتا ہے کہ گو کراسس اور اسکیوولا اپنے زمانے کے کاسکوں میں بہت صاحب فراست تھے مگر عموماً تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کے قانون سے نہ صرف سلطنت کو کوئی فائدہ ہوا بلکہ نقصان عظیم ہوا۔ ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ بدمعاشوں کا اپنے وطنوں کو واپس چلا جانا جن میں روما کے قیام سے کوئی اصلاح نہ ہوئی تھی ان بستیوں میں قناعت اور روما کے ساتھ وفاداری کے پیدا ہونے کا باعث نہ ہو سکتا تھا۔ مقامی حکام بھی اپنی بستیوں کے رجسٹروں میں ایسے لوگوں کا نام شریک کرنا زیادہ پسند نہ کرتے ہونگے جو حق شہریت روما سے چشم زون میں محروم کر دیئے گئے تھے۔ ان کے دلوں میں یہ خیال ضرور گزرتا ہوگا کہ کل ہی تو یہ لوگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کرنا باعث فخر تھا کیونکہ یہ اطالیہ کی آزادی کے پیش خیمہ تھے اور اس واجبی تحریک کے سرگروہ جس کے بارور ہونے کی امید تھی فلاکس اور گایس وہ لوگ تھے جنہوں نے انکو آزاد کرا دینے کا قطعی وعدہ کیا تھا۔ حلفا ان کی ناکامی پر بھی صابر رہے۔ مگر حال کی جنگوں میں نہ صرف ان کی افواج روما کے لئے نہایت ضروری ہو گئی تھیں بلکہ خطرے کے وقت میں انھیں پر دارومدار تھا۔ ان کے شہروں کے بعض باشندے روما کے شہری بنتے جاتے تھے۔ کچھ دوسرے روما کے انبوہ پر دباؤ ڈالکر روما کے اہل سیاست کی امداد سے فراخ دلی کے طرز عمل کی بنیاد ڈال رہے تھے۔ مگر اب یکایک ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ وہ خوب سمجھتے تھے کہ ان کی امن پسندی سے نفع اٹھا کر روما کے امرا اور خود غرض خلقت نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ کانسلوں کے ارادے اگر اچھے بھی تھے[3] تو اس سے حلفا کو کوئی سروکار نہ تھا اور ان میں یہ خیال

---

[1] ایسکیونیس۔

[2] پرو کارنیلیو۔

[3] ان اعتدال پسند اور فریس لوگوں کے اصلی منشا کے متعلق دیکھو ولکنس کا دیباچہ ڈی آراٹور صفحہ ۱۱۱

بالعموم پھیل گیا کہ روما کا طرز عمل بغیر جنگ کے بدل نہیں سکتا ہو

(۸۲۳) سنین زیر تذکرہ کے متفرق واقعات سے ظاہر ہے کہ سیلٹریئس کے زوال سے امراء و اہل دولت کو امن و امان مل گیا تھا مگر اس سے روما کی تمدنی حالت میں کوئی اصلاح نہ ہوئی۔ عیش پرستی ترقی پر تھی اور پرخوری بھی اور ان کے لیئے جن اشیاء کی ضرورت تھی ان کی قیمتیں روز بروز بڑھتی جاتی تھیں[1] اہل روما میں اپنے آبا و اجداد کی محنت و جفاکشی باقی نہ رہی تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ لوگ ایسے فرائض کی انجام دہی سے پہلو تہی کرتے تھے جن سے کوئی مالی نفع نہ ہو اور محنت کی ضرورت ہو۔ اسی زمانے کا ایک واقعہ ہے کہ خاندان سیپیو کے ایک فرد نے ہسپانیہ کے ایک صوبے کی صوبہ داری سے انکار کر دیا جو اس کے تفویض کیا گیا تھا[2] سینیٹ (مینات) نے اس کے اس فعل کو قابل نفریں قرار دیا جو بالکل آسان تھا مگر غالباً جن لوگوں نے یہ رائے دی ان میں بہت کم ایسے تھے جو خود ایک افلاس زدہ صوبے میں خدمات کا انجام دینا پسند کرتے ہوں سینیٹ (سینات) نے ۹۷ق م میں انسانی قربانیاں قانوناً ممنوع کر دیں مگر اس سے انکی نکوکاری کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس قانون کا مدعا غالباً یہ ہو گا کہ چند روشن خیال اور اصلاح پسند لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ مگر اس قانون کے نفاذ سے اوہام پرستی کا سد باب نہیں ہوا مگر ایک زمانہ دراز تک تفاول کے لیئے انسانی قربانیاں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں۔ ایک ٹری بیون مسمی ڈورونیئس نے ایک قانون کو منسوخ کر دیا جو خانگی اخراجات کی تخفیف کے متعلق تھا۔ ۹۷ھ میں سنسروں نے اس کا نام اراکین سینیٹ (سینات) کی فہرست سے خارج کر دیا جس سے ناراض ہو کر اس نے ایک سنسر یعنی مقرر انیٹونیس پر ایمبی ٹس[4] کا الزام لگایا۔ یہ معلوم نہیں کہ مقدمہ کس عدالت میں پیش ہوا مگر اس سے مقصود صرف فریق ثانی کو پریشان کرنا تھا جیسا کہ روما میں اکثر ہوا کرتا تھا۔ ۹۵ھ میں ایک مشہور سیاسی مقدمہ ہوا۔ اہل دولت (آپٹی میٹ) لےگ۔ نار بانس کو نقصان پہنچانا چاہا۔

---

[1] ڈائوڈورس ۳۷-۳
[2] ویلیریس میکسی مس ششم ۳-۳
[3] پلینی نیچرل ہسٹری ۳۰-۱۲
[4] حصول عہدہ کے لیئے رشوت یا دیگر خلاف قانون ذرائع کا استعمال کرنا (مترجم)

جس سے نو سال قبل ان کے دوست کائی پیو کو تباہ کر دیا تھا۔ نار بانس بیسٹرنس کے معاونین میں سے تھا جس کے قانون میجسٹاس (غداری) کی رو سے جو کائی پیو کے مقدمہ کے چند سال بعد نافذ ہوا تھا وہ بے ضابطگیاں اور خلاف ورزیاں قابل سزا قرار دی گئی تھیں جن کا اب نار بانس پر الزام لگایا گیا تھا۔ نار بانس پر جرم کا ثابت ہو جانے کا مظنہ غالب تھا کیونکہ طبقہ ایکوائٹ کا امرا سے ساز و باز باقی تھا، خود پیرانہ سال اسکارس نے اس کے خلاف شہادت دی تھی اور کراسس نے بھی اثبات جرم میں شرکت کی تھی یعنی کائی پیو کی صفائی پیش کر کے اس نے نار بانس کو اس کی تباہی کا باعث قرار دیا۔ مگر نار بانس بری ہو گیا جسکا باعث صرف یہی نہ تھا کہ انیٹونیس نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس کی بے گناہی کو ثابت کیا۔ بلکہ یہ بھی ایک سبب ہو سکتا ہے کہ کائی پیو نے کوشش کی تھی کہ عدالتوں کو طبقہ ایکوائٹ کے قابو سے نکال لے اور ایسے شخص کی امداد وہ کبھی نہ کر سکتے تھے جو ان کے طبقہ کا دشمن تھا۔ اس واقعے سے ظاہر ہے کہ روما کی جوریوں کی کیا حالت تھی۔ وہ یہ نہیں دیکھتے تھے کہ جرم ثابت ہوا یا نہیں ہوا۔ قانون فوجداری کا یہ ابتدائی زمانہ تھا اور مجلس عامہ میں جو مقدمات ہوتے تھے ان کی روایتیں ابھی تک باقی تھیں اور غیر متعلق امور کو علیحدہ رکھنا دشوار تھا سزا اور برات کا دار و مدار دراصل اس سوال پر تھا کہ "اس شخص کو سزا دینا مناسب ہے یا نہیں"۔ یہ مقدمہ غالباً سال مذکور کے اوائل میں ہوا ہو گا کیونکہ اس کے بعد ہی کانسل کراسس اپنے صوبہ شمالی اطالیہ کو روانہ ہو گیا اور کوہ آلپس کسی خستہ حال قبیلے کو پریشان کر کے جلوس فتح کا خواہاں ہوا۔ اس زمانے کے اچھے امرا کی بھی یہ حالت تھی سینٹ (سینات) نے اس کی درخواست منظور کر لی مگر اس کے ہم عہدہ اسکیوولا نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور اس طرح اس شرمناک واقعے کو وجود میں نہ آنے دیا۔

(۸۲۴) اسی زمانے میں ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس کو تاریخ روما میں سب سے شرمناک کہہ سکتے ہیں پی اوٹی لیس روفس ایک امیر تھا جس کی خدمات

ل ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے تک قانون میجسٹاس ایک سیاسی آلہ ہو گیا۔

باب ۴۲

اور اعلیٰ خصائل طبقۂ امراء کے لیے باعث فخر تھے۔ یہ طبقہ اب رو بہ انحطاط تھا اور اسلیئے اس کی یہ کوشش تھی کہ اپنے طبقے کے چند بہترین ارکان کی خوبیوں کو اس قدر چمکائے کہ غیر معزز افراد بھی اس سے نفع اٹھا سکیں۔ اس لیئے طبقۂ امراء کے مورخین اپنے رقیب ایکوائٹ کے عیوب کو دکھانے کے لیئے اس طبقے کی جوری کے شرمناک فعل کو نہایت مبالغے کے ساتھ بیان کرتے ہیں جس نے بے گناہ روفس کو ملزم قرار دیا اور زمانۂ مابعد کے مورخین نے بھی اُن کے سُر میں سُر ملایا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ سسرو نے اپنی قلم کا پورا زور لگا کر روفس کے سر پہ تاج شہادت رکھدیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روفس بھی اپنے اعلےٰ خصائل اور اپنے ہمسایوں سے افضل و اعلیٰ ہونے کی وجہ سے جلا وطن کر دیا گیا تھا اس لیئے وہ اس کو اپنا ہمسر خیال کرتا ہے۔ انہیں وجوہ کے سبب سے اس قصے کے متعلق متعدد روایتیں ہیں جن میں بہت کم اختلاف ہے اور سنیکا اور دیگر مصنفین نے اس کا اکثر ذکر کیا ہے مگر نہ تو اس شخص کی عظمت اور بے گناہی میں شک کرنے کی کوئی وجہ ہے اور نہ روما کے ساہوکاروں کی بداعمالیوں پر پردہ ڈالنے کی۔

رٹی لیس کا مقدمہ

(۱۲۵) پی روٹی لیس روفس سپاہی بھی تھا، وکیل بھی اور محب وطن بھی مقرر بھی تھا مگر اس کی تقریریں خشک ہوا کرتی تھیں۔ فلسفۂ رواقیئین کا اس پر گہرا اثر تھا اور اسی کے اصول پہ وہ عمل پیرا تھا۔ صفحات ماسبق میں اس کا اکثر ذکر آچکا ہے، اس کی تعریف و توصیف میں صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ اس نے میریس کی عیارانہ چالبازیوں اور اولوالعزمیوں کی مخالفت کی تھی۔ پونٹف اسکیوولا کا وہ گہرا دوست تھا جو خود بھی فلسفۂ رواقیئین کا پیرو تھا۔ اس فلسفے کی طرف روما کے وکلاء کا خاص رجحان تھا خدمت پریٹری کے اختتام پر اسکیوولا جب صوبۂ ایشیا پر بحیثیت پروکانسل حکومت کرنے کے لیئے گیا تو اس نے روٹی لیس کو بھی اپنے ساتھ بطور لیگیٹ (نائب) کے لے لیا۔ اسکیوولا نو مہینے کے بعد روما واپس چلا آیا اور اپنے جانشین کے ورود تک روٹی لیس کو اپنا قائم مقام کر دیا۔ ان دونوں نیک نفس شخصوں نے صوبے کی حکومت میں عظیم الشان اصلاحیں کر کے اس کی موجودہ خراب حالت کو بہتر کر دیا جیسا کہ اصولاً ہونا چاہیئے تھا جو محاصل وصول کرنے والوں (پبلیکانی) مہاجنوں (نیگوشیوٹوری) اور دوسرے

ساہوکاروں کو سخت شاق گزرا جن کے گماشتے تمام صوبے میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دونوں نہ صرف رشوتوں اور تحفوں سے متنفر تھے اور روما کی رعایا کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرتے تھے ان کے اس فعل پر ساہوکار لوگ اعتراض نہ کر سکتے تھے کیونکہ اس میں ان کا ذاتی نقصان تھا مگر جب عدالتوں میں جو ان کی زیر نگرانی تھیں روما کی تجارتی کمپنیوں کے گماشتوں اور محکوم رعایا کے درمیان کوئی امتیاز باقی نہ رکھا گیا تو ساہوکاروں کے کان کھڑے ہوگئے۔ روما میں بہت جلد یہ خبریں پہنچنے لگیں کہ سلطنت روما کے زرخیز ترین صوبے میں حقیقی محاصل سے ایک حبہ زیادہ کرنا ناممکن ہوگیا تھا اور اگر فریب یا جبر و تشدد عمل میں لایا جائے تو بجائے اس کے کہ حکام کی طرف سے چشم پوشی کی جائے یا امداد دی جائے فوری سزا دی جاتی تھی اور کسی اثر یا رشوت سے وہ اپنے فرائض کی انجام دہی سے باز نہیں آتے تھے لوگوں نے غالباً ان کمپنیوں کے اس خیال سے حصے خریدے ہونگے کہ اجارے کی میعاد میں حالت سابقہ قائم رہے گی۔ مگر ان دونوں رواقیین وکلا نے سب معاملہ درہم وبرہم کر دیا اور ان کے اس فعل سے منافع میں کمی ہونے کا اندیشہ ہوگیا کمپنیوں کے حصہ دار اسکیوولا[1] کو برا بھلا کہنے لگے۔ مگر اس سے بدلہ لینا ناممکن تھا کیونکہ بہ حیثیت پونٹفٹ وہ اس کا بال بیکا نہ کر سکتے تھے۔ اس لیئے ساہوکاروں نے قصد کر لیا کہ جب موقعہ ملے روٹی لیس سے بدلہ لیں کوئی چھ سال بعد یعنی ۹۳ یا ۹۲ ق م میں ان کو یہ موقعہ ملا جب کہ بیرونجات میں امن وامان تھا۔ روٹی لیس پر گلاسیا کے قانون سُروِیلیا کی رو سے پرپیٹنڈے کا الزام لگایا گیا۔ روما میں رواج تھا کہ ملزمین عدالت میں ماتمی لباس پہنکر اور بغیر نہائے دھوئے میلے کچیلے عدالت میں آتے تھے تاکہ جوری ان پر رحم کھائے مگر روٹی لیس نے اس طرز عمل کو ناپسند کیا اور انیٹونیس یا کراسس نے ایسے منفرین کو اپنی طرف سے وکیل نہ کیا۔ اسکیوولا اور اسکا نوجوان بھانجا سی۔ آرِیلیئس کاٹا دونوں اس کی طرف سے وکیل نہ تھے مگر اسکی طرف سے سب سے اہم تقریر غالباً خود اسی کی تھی۔ سقراط کی[2] تقریر اس کے پیش نظر تھی اور

---

[1] سسرو، پرڈپلانکیو ۳۳۔
[2] سینیکا اس کے نام کے ساتھ اکثر سقراط کا نام لیتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ اسکا خود خیال ہے

باب ۸

معلوم ہوتا ہے کہ اس نے الزام کو غلط ثابت کرنے پر اکتفا کیا۔ جوری نے جیسا کہ امید تھی اس کو ملزم قرار دیا۔ ڈائون کیسیس کا بیان ہے کہ اس کے ملزم قرار دیئے جانے کا باعث میریس تھا جو روٹی لیس کی انصاف پسندی اور ظلم و ستم سے متنفر ہونے کے سبب سے اس سے سخت بغض رکھتا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ حسب رواج روٹی لیس قانون کی حفاظت سے خارج کیا گیا یا نہیں غالباً ایسا نہیں ہوا گو قانوناً یہ سزا دی جا سکتی تھی۔ بلکہ جس رقم کے جبراً حاصل کرنے کا اس پر الزام لگایا گیا تھا اس کی ادائی ضروری تھی مگر اس کی جائداد اس قدر نہ تھی کہ یہ رقم ادا ہو سکتی۔ اسلئے یہ غریب ذلت اور افلاس کی حالت میں روما سے چلا گیا اور اسی صوبے میں اعزاز و احترام کے ساتھ اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن گزار دیئے جس میں اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا تھا پہلے وہ مٹی لین میں جا کر اقامت گزیں ہوا اور اس کے بعد متھریڈ ٹس کی جنگ کے باعث سمرنا چلا گیا اور وہاں کا شہری ہو گیا۔ فلسفہ اور ادبیات کی طرف اس کا خاص رجحان تھا اور اس نے روما کی ایک تاریخ یونانی زبان میں لکھی[1] کچھ دن کے بعد سولا نے اس کو روما میں اعزاز کے ساتھ بلانا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا سنہ ۷۸ میں سسرو نے جب وہ ایشیا میں حصول علم کے لیئے گیا تھا اس کی پیرانہ سالی کے زمانے میں اس سے جا کر ملاقات کی تھی۔ یہ سبق آموز قصہ جس سے روما کے اس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے اس شخص کا ہے جس کو ویلیس پٹاپیریس سیزر کے زمانے کا ایک مورخ، نہ صرف اپنے بلکہ تمام زمانوں کا بہترین آدمی کہتا ہے۔ روٹی لیس کی جو ذلت ہوئی اس سے عام پریشانی پھیل گئی۔ ہر شخص عدالتوں سے خائف ہو گیا کیونکہ خواہ کوئی شخص کتنا ہی بے گناہ ہو اس کے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔

سسرو سنہ ۹۲ (۸۲۶) میں سسروں میں آپس میں کچھ اَن بن ہو گئی اور عدالت ہائے عامہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ یا روٹی لیس کی سوانح عمری میں اس کا تذکرہ ہے یا سسرو کے ڈی آراٹور سے اس نے لیا ہے۔ سسرو نے بیان کیا ہے کہ اس نے سقراط کی پیروی کی تھی۔

[1] ایچ پیٹر تاریخ روما صفحات ۱۲۰ - ۱۲۷

کے ضوابط میں تغیر کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ سنسروں میں سے ایک مقرر کراسس تھا۔ یہ شخص زندہ دل اور خود پسند تھا، خود آرائی اور جدید تمدن کا دلدادہ تھا برخلاف اس کے ڈامی ٹیس جو سردار پجاری (پانٹف) تھا قدامت پسند، سخت اور بے حس تھا۔ ڈامی ٹیس نے اپنے ہم عہدہ (کراسس) کی عیش پرستی کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی۔ کراسس نے تمسخر کے ساتھ اس کا جواب دیا اور معاملہ مذاق میں ختم ہو گیا۔ مگر سرکاری کام کسی صورت سے چلتا رہا۔ اس اصلاحی امر میں دونوں کو اتفاق تھا فصاحت و بلاغت کے اساتذہ روما میں بہت سے پیدا ہو گئے تھے جہاں اب جملہ اہم امور کے تصفیے کا دار و مدار حسن تقریر پر رہ گیا تھا اور اس فن کی باضابطہ تعلیم کی شدید ضرورت پیدا ہو گئی تھی اس وقت تک سوا اس فن کے تمام اساتذہ یونانی جن کی اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے روما کے اعلیٰ طبقے کی تعلیمی حالت کی اصلاح ہو رہی تھی مگر اب چند لاطینی ماہرین بلاغت بھی مدرسے قائم کرنے لگے تھے۔ مگر ان لوگوں کی تعلیم یونانیوں کی تعلیم سے بہت ادنیٰ درجہ کی تھی اور بقول سنسر و کراسس کا یہ خیال تھا کہ یہ لوگ محض جاہل ہیں اور آئندہ جو کچھ ہوا ابھی تک خالص لاطینی فن بلاغت کا زمانہ نہیں آیا تھا سنسروں نے اس لئے ان لاطینی مدارس کے بند کئے جانے کے لئے حکم نافذ کر دیا اور ان مدرسین میں سے ایک روفی ٹیس کے ساتھ ایشیا چلا گیا مگر اس ممانعت کو ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنا دشوار تھا۔ مدارس مذکور پھر کھل گئے اور شہر روما ان کے طالب علموں کی تقریروں کی مشق سے گونج اٹھا اور اس کا سلسلہ عرصے تک جاری رہا۔

عدالتیں

(۸۲۷) مدارس بلاغت کے افتتاح کی اہمیت صرف اسی قدر تھی کہ ان کے وجود میں آنے سے ایک ایسی تحریک کا آغاز ہوا جس کا اثر زمانہ مابعد میں روما کی ادبیات کے لئے مضر ثابت ہوا مگر برعکس اس کے عدالتوں کی اصلاح کا معاملہ نہایت اہم تھا اور گو تاریخوں میں وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں آیا ہے مگر ہم اسقدر ضرور قیاس کر سکتے ہیں کہ گو اس میں کسی قسم کا تغیر عمل میں لانے میں ناکامی ہوئی مگر اس تحریک کے نتائج نہایت اہم ثابت ہوئے جس کا اسکے بانیوں کو سان گمان بھی نہ تھا۔ گائس گراکس نے طبقۂ سینیٹ (سینیٹ) کو کمزور کرنے کے لئے عدالتوں کو طبقۂ ایکوائٹ کے قبضے میں دیدیا تھا سینیٹ (سینیٹ) کی خواہش اپنے اقتدار کے

زمانے میں اپنے طبقے کے افراد کو بے ایمانی سے رہا کر دیا کرتی تھیں مگر ایکوائٹ ان سے بھی بڑھ گئے اور طبقہ سینٹ (سینات) کے بے گناہ افراد کو بھی سزا دینے لگے۔ روٹی لیس کا شرمناک واقعہ لوگوں کے پیش نظر تھا اس لیے امرا میں سے بہترین اور اعتدال پسند اشخاص عدالتوں کی اصلاح میں کوشاں ہوئے مگر تجربہ کار وکلا کو بہ حیثیت حکام عدالتوں کا صدر بنانا اس زمانے کے لوگوں کے فہم سے باہر تھا۔ عدالت ہائے دیوانی میں بھی جہاں معاملات قانونی طے ہوتے تھے قانونی معلومات کا ہونا صرف حاکم عدالت کی شخصیت پر منحصر تھا۔ یعنی اگر کوئی پریٹر قانون داں ہوتا تو یہ محض ایک امر اتفاقی تھا مگر یہ بھی ممکن تھا کہ اگر وہ قانون نہ جانتا تو اپنے کسی قانون داں دوست سے مشورہ کر سکتا اور ایسے قانونی مشیروں کی کمی بھی نہ تھی۔ عدالت ہائے عامہ میں جن کو ہم ایک حد تک عدالت ہائے فوجداری کہہ سکتے ہیں کم از کم بظاہر واقعات پر فیصلہ ہوتا مگر جامع و مانع تعریفات کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک ہی معاملے کے متعلق مختلف آرا کا رکھنا ناممکن نہ تھا۔ اہل جوری اگر ایماندار بھی ہوں تو چونکہ عدالت کا صدر کوئی تعلیم یافتہ وکیل نہ ہوتا تھا اس لیے وکلاء فریقین کی تقریروں سے ان کا رجحان کسی فریق کی طرف ہو جانا دشوار نہ تھا۔ مگر اہل جوری ایماندار نہ ہوتے تو ان کے فیصلے ذاتی یا اپنی جماعت کے فائدے کے لحاظ سے ہوتے اور رشوت بھی لیتے۔ حالت یہ تھی کہ اہل جوری طبقۂ ایکوائٹ سے ہوتے تھے جن کا مقصد صرف حصول زر تھا اور جو ہر چیز کو تجارتی نقطۂ نظر سے دیکھتے اور ان کے خیالات بھی نہایت پست تھے۔ اس زمانے کے اہل روما کی سمجھ میں اصلاح کی صرف ایک صورت آسکتی تھی یعنی بہتر اہل جوری مقرر کیے جائیں۔ مگر چونکہ موجودہ اہل جوری اپنے اختیارات سے ناجایز نفع اٹھا رہے تھے اس لیے وہ اختیارات مذکور سے چپکے سے سبکدوش ہو جانے پر بھی رضامند نہ ہو سکتے تھے۔ روما کی حالت خطرناک ہو رہی تھی۔ عدالتوں کی نگرانی کا مسئلہ اس قدر اہم تھا کہ اس کے تصفیئے کے لیے اعلیٰ درجے کی سیاست کی ضرورت تھی۔ مگر اس مسئلے کو حلفا کے حصول حقوق شہریت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ان دونوں مسائل کا آپس میں تعلق پیدا ہو جاتا تو اس سے ایسی پیچیدگیاں

پیدا ہوئیں جن کے نتائج سخت اندوہناک ہوئے۔

ڈروسس ثانی کی تجاویز

(۸۲۸) عدالتوں کی اصلاح کا بیڑا ایم لیوئیش ڈروسس نے اٹھایا جو غالباً اپنے ہمنام کا بیٹا تھا جو گائیس گراکس کا مخالف تھا۔ اس نے دسمبر ۹۲ میں خدمت ٹری بیونی پر فائز ہوتے ہی وضع قوانین کی طرف توجہ کی۔ یہ شخص نوجوان اور محب وطن تھا اور اس کی سیاسی زندگی سے بھی مثل اس کے پیش روؤں کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدمت ٹری بیونی جس کی میعاد صرف یک سالہ ہے اصلاحات کے عمل میں لانے کے لیئے ناکافی ہے کیونکہ ہر اصلاح کے عمل میں لانے میں یہ پیچیدگی پیدا ہو جاتی تھی کہ متعدد جماعتوں کے فوائد کا خیال رکھنا پڑتا تھا اور ان کی تالیف قلوب کی ضرورت تھی اور چونکہ اس طور پر اس کی اصلاحات کا نظام عمل ضرورت سے زیادہ وسیع ہو جاتا اس لیئے اس قلیل میعاد میں کامیابی دشوار ہو جاتی۔ مگر برخلاف گراکی اور سیٹرنینس کے ڈروسس میدان سیاسی میں بطور سینیٹ (سینات) کے حامی کے آیا اور برخلاف اپنے باپ کے وہ سینیٹ (سینات) کا بندہ بے دام نہ تھا۔ اسکا پہلا مقصد یہ تھا کہ طبقۂ ایکوائٹ کی جوریوں کو برخاست کرا دے اور اس تجویز میں امرا اور ان کے متوسلین اس کے معاون تھے۔ مگر دو دقتوں کا اسے سامنا ہو گیا۔ ایک تو عوام کی تالیف قلوب کی ضرورت تھی اور دوسرے طبقۂ ایکوائٹ کی سخت مخالفت کو دفع کرنے کی۔ عوام کو خوش کرنے کے لیئے اس نے نوآبادیوں کے قیام کی پرانی تدبیر کو اختیار کیا اور تحریک کی کہ اطالیہ اور سسلی میں نوآبادیوں کے قیام کی سابقہ تجاویز جو معرض تعطل میں تھیں پھر تازہ کی جائیں اور ایک تحریک یہ بھی پیش کی کہ سلطنت کے صرفہ سے ارزاں غلہ کے دستیاب ہونے کے لیئے مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ان تحریکوں کی کچھ زیادہ مخالفت نہیں ہوئی کیونکہ لوگ اس قسم کے قوانین کے نفاذ کے عادی ہو گئے تھے اور پھر ان کے نفاذ کے روکنے کا بھی کوئی نہ کوئی بہانہ مل سکتا تھا۔ لیکن اختیارات عدالتی کا انتقال

له دیکھو سسر و اور ویلیریس میکیسی مس کی فہرستیں۔ لیوی خلاصہ ۷۰۔ ۷۱ ویلیس دوم ۱۳۔ ۱۴۔ اپین یکم ۳۵۔ ۳۶ فلورس دوم ۵۔ آروسیس پنجم ۱۸۔ ۱۰۔ ۷

ایک ایسا مسئلہ تھا جو اگر ایک دفعہ عمل میں آجاتا تو پھر سینیٹ (سینٹس) اسکو تعطل میں ہرگز نہ رہنے دیتی ان تحریکوں کے پیش ہوجانے سے سیاسی جماعتوں کی گروہ بندی میں فوری تغیر شروع ہوگیا اور دوسرے مخالفین بھی میدان میں آگئے جن میں سب سے ممتاز ایل مأرکیس فلپس تھا جو سابق میں بحالت بڑی ہیولی انقلاب پسند اور اشتراکیت کی طرف رجحان رکھتا تھا۔ مگر اب اس نے اپنی پالیسی بدل دی تھی غالباً اس کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا تھا کہ اطالیہ میں نوآبادیوں کے قیام اور اراضی کی تقسیم کے متعلق اب کچھ ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ بغیر کسی شخص کو بے دخل کرنے کے اب اراضیات دستیاب نہ ہوسکتی تھیں اور قابضین موجودہ کو بے دخل کرنے سے جو خرابیاں پیدا ہوتیں وہ ان فوائد سے کہیں زیادہ تھیں جو تقسیم اراضی سے حاصل ہوتے۔ لیکن ڈروسس کی مخالفت کے اور بھی اسباب ہوئے ہونگے۔ وہ نہایت جوشیلا آدمی تھا اور اس کی تقریریں بھی نہایت زبردست ہوتی تھیں۔ زمانہ زیر تذکرہ میں وہ کانسل تھا اور اس لیئے ہر طرح سے ایک خطرناک مخالف تھا مخالفین کا دوسرا سرگروہ کیوسروبلیس کالی پیو تھا جس نے سیٹرنینس کی بھی مخالفت کی تھی۔ اس کی بیوی ڈروسس کی بہن تھی مگر دونوں شخصوں میں اس وقت سخت رنجش تھی۔ کالی پیو کو حلفا کے دعووں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اس پر جب میجسٹا اس کا مقدمہ قائم کیا گیا تھا تو اثبات جرم کی طرف سے ایک مفرر ساکن ایسکولم تھا اور چونکہ وہ خود تقریر نہ کرسکتا تھا اس لیئے اس نے اپنی جوابی تقریر فن بلاغت کے ایک مدرس سے لکھوائی تھی۔ مگر وہ چالاک اور بیچین طبیعت کا آدمی تھا اور اس موقعے پر اس نے مناسب خیال کیا کہ طبقہ ایکوائٹ کا شریک ہوجائے۔ اور ان دونوں (فلپس اور کالی پیو) کو طبقہ مذکور کی پوری تائید حاصل تھی۔ عوام کو جوری کی اصلاح کے مسئلے سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور اگر نوآبادیوں کے قیام کی تجویز سے انھیں کوئی دلچسپی پیدا بھی ہوئی ہو تو اس کو دفع کرنے کے لیئے یہ افواہ مشہور کردی گئی کہ

لہ ڈایون کیسیس (۹۶) اور پلینی (نیچرل ہسٹری ۳۳ - ۲۰) کا بیان ہے کہ اس جھگڑے کا باعث یہ تھا کہ کسی نیلام میں دونوں ایک ہی انگوٹھی پر بولی بولے تھے۔

ڈروسس اطالیوں کو حقوق شہریت دلاکر شہریاں موجودہ کو پس پشت ڈال دینا چاہتا ہے۔ آئندہ کشمکش کا نتیجہ زیادہ تر سینیٹ (سینات) کے طرز عمل پر منحصر تھا اسکے منتخب اراکین یعنی اسکارس انیٹونیس، کراسس وغیرہ ڈروسس کے حامی تھے مگر بقیہ امرائے سینیٹ (سینات) کا ساتھ دینا مشتبہ تھا۔ اگر اہل سینیٹ (سینات) میں اختلاف ہو جاتا تو ڈروسس کی تجویزیں کبھی بار آور نہ ہو سکتی تھیں۔ کیونکہ ایکوائٹ سب ایک دوسرے سے متفق تھے؛

جوریوں کا معاملہ

(۸۲۹) نوآبادیوں کے مجوزہ قانون کا منشا خواہ کچھ ہی ہو مگر قابضین اراضی جو تغیرات کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کو پسند نہ کر سکتے تھے۔ معمولی اراکین سینیٹ (سینات) بھی کسی ایسی تجویز کو پسندیدہ خیال نہ کر سکتے تھے جس سے انکی جماعت میں اغیار داخل ہو جائیں اور ان کی ذاتی اہمیت نصف گھٹ جائے ڈروسس[1] کے مجوزہ عدالتی قانون کا منشا غالباً ایک حد تک یہی تھا سینیٹ (سینات) میں اس زمانے میں ۳۰۰ اراکین سے زیادہ نہ تھے۔ اگر اس تعداد سے ان لوگوں کو خارج کر دیا جائے جو بوجہ علالت یا خانگی یا سرکاری ضروریات کے سبب سے حاضر نہ رہتے تو اراکین کی تعداد اس قدر نہ ہوتی کہ تکمیل نصاب[2] ہو جائے اور پھر دستور کا ایک اہم اصول یہ تھا کہ سینیٹ (سینات) کا انعقاد فوری اطلاع پر ہو سکے۔ اراکین کی جملہ تعداد میں اضافہ کرنا ضروریات کی وجہ سے بھی لازم تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اضافہ تعداد کے لیئے ڈروسس نے یہ تجویز پیش کی کہ طبقہ ایکوائٹ سے ۳۰۰ منتخب شدہ اشخاص کو سینیٹ (سینات) میں شامل کر لیا جائے اور بعد اس اضافہ کے عدالتی اختیارات سینیٹ (سینات) کو منتقل کر دیئے جائیں۔ غالباً اس کو یہ امید ہوگی کہ اس اضافہ

---

[1] اپپین (کیم ۳۵) سے مسٹر اسٹرا خان ڈیوڈسن نے جو نتائج اخذ کئے اس سے میں اتفاق نہیں کر سکتا
[2] مسئلہ تکمیل نصاب کے لیئے دیکھو مامسین کی اسٹاٹس ریخٹ سوم ۹۸۹ ہر رکن کو اختیار تھا کہ اراکین موجودہ کی تعداد کو شمار کرائے۔
[3] قانون ایسیلیا ایپی ٹنڈارم کی رو سے ۴۵۰ اہل جوری (ایکوائٹ) مقرر کئے گئے تھے مدعی جن ۱۰۰ اشخاص کو نامزد کرتا ان میں سے مدعیٰ علیہ ۵۰ کو رد کر سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ (ذوت واحد

باب ۴۲

سے مخالفت دھیمی پڑ جائے گی مگر نتیجہ برعکس ہوا یعنی مخالفت قوی ہو گئی[1] طبقہ ایکوائٹ کے وہ اشخاص جن کا سینیٹ (سینات) کیلئے انتخاب ہوا تھا ممکن تھا کہ اپنی اس عزت افزائی سے خوش ہوئے ہوں مگر اس جماعت کے باقی ماندہ افراد جن کی تعداد غالباً ان سے زیادہ ہوگی اپنے حق یعنی رکنیت جوری کے سلب ہو جانے کو ہرگز نہ پسند کرتے ہونگے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس حق سے ان کو نہ صرف مالی نفع تھا بلکہ عدالتوں کے ان کے قابو میں ہوئے سے اس بات کا بھی اطمینان تھا کہ صوبجات کی تجارتی کمپنیوں میں ان کا جو روپیہ لگا ہے وہ بھی محفوظ رہیگا اور منافعہ برابر ملتا رہیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ساہوکاروں کے جتھے کو توڑنے میں بہت کم کامیابی ہوئی اور اراکین سینٹ (سینات) میں بھی سخت بیچینی پیدا ہو گئی۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں سے بعض چاہتے تھے کہ عدالتیں ان کے قبضے میں ہو جائیں مگر اس کے ساتھ ہی اس کے عوض میں ۳۰۰ اشخاص کا اپنی جماعت میں شامل کرنا ان کو ناگوار تھا۔ پرانے اراکین کو اس تجویز کے عمل میں آنے سے گویا جوریوں میں نصف حصہ ملتا اور پھر انتظامات میں جو ان کو دخل تھا وہ بھی نصف ہو جاتا۔ یہ انکا نہایت قدیم حق تھا جس میں وہ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انھیں یہ بھی خوف تھا کہ جدید اراکین اپنا ایک علیحدہ جتھا بنا لینگے اور سینٹ (سینات) کے اندر ایک دوسری سینٹ (سینات) کے پیدا ہو جانے سے اس کا اثر گھٹ جائیگا یہ صحیح ہے کہ بہت سے نیک نفس اشخاص جن کو مجوزہ اصلاح کی ضرورت کا احساس تھا ڈروسس کی تائید پر آمادہ تھے مگر بلحاظ حالات زمانہ ایک ایسے سمجھوتے کو عمل میں لانے کے لیئے جو دونوں جماعتوں کی تعداد کثیر کو ناپسند تھا صرف ایسے اشخاص کی تائید کافی نہ تھی جو اپنے ضمیر پر عمل کرتے تھے اور سمجھوتا کرنے پر آمادہ تھے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ میں ایک سے زیادہ مقدمات ہوں۔ کین ڈ ُبنڈس جینڈسین گریک صفحہ ۱۶۳) کا خیال ہے کہ ۳۰۰ ایکوائٹ سینٹ (سینات) میں اسیلئے شامل نہیں کیگئے کیونکہ وہ پسند نہ کرتے تھے کہ رشوت ستانی کا ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ مگر ان کے ذاتی نقطہ نظر سے ان کا اعتراض بیجا نہ تھا۔

[1] اپیین یکم ۳۵۔

باب ۴۲
مشکلات اور پیچیدگیاں

(۸۳۰) **جوڈیشیا** کی اصلاح کی تجویز سے اسقدر باہمی اختلاف اور نزاعات کا سلسلہ چھڑ گیا کہ اس تحریک کا بارآور ہونا دشوار ہوگیا۔ مخالفت کے قوی ہوجانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ اس کے بعد ایک تجویز یہ بھی پیش کی جو اہل جوری رشوت ستانی کی علت میں مستلزم سزا ہونگے۔ عدالتی مقدمات میں رشوت ستانی کوئی نئی چیز نہ تھی اور اس کے سد باب کے لئے گائیس گراکس نے بھی ایک قانون نافذ کرایا تھا جس کی رو سے اس قسم کے ملزمین پر مجلس عامہ میں مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ مگر یہ طریق عمل کامیاب ثابت نہوا اور چونکہ یہ قانون اس زمانے میں نافذ ہوا تھا جب کہ جوریوں میں اہل سینیٹ (سینات) آیا کرتے تھے اس لئے یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ طبقہ ایکوائٹ کی جوریوں پر اس کا اثر نہیں ہوسکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈروسس کی یہ تجویز تھی کہ جملہ اہل جوری اس قانون کے شکنجے میں لائے جائیں اور ایسے ملزمین کے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک جدید مستقل عدالت قائم کی جائے۔ اگر یہ تجویز عمل میں آ بھی جاتی تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جدید عدالت میں بھی وہی بے ضابطگیاں شروع ہوجاتیں مگر حالت یہ تھی کہ ہر رکن سینیٹ (سینات) و ایکوائٹ جو بے ایمانی پر آمادہ تھا اس تجویز کا سخت مخالف تھا۔ روما میں سخت ابتری پھیلی ہوئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۹۱ کے موسم ہائے بہار و گرما میں مجمعوں میں خوب دھواں دھار تقریریں ہوتی رہیں مگر مجلس عامہ کی اس کے متعلق رائے نہیں لی گئی۔ یہ بھی ضرور ہوا ہوگا کہ ٹری بیونوں نے تجویز کے پیش ہونے میں رکاوٹیں پیدا کی ہونگی اور مذہبی ڈھکوسلوں سے بھی کام لیا گیا ہوگا۔ ڈروسس کا پیمانہ صبر لبریز ہوچکا تھا اور اشتعال میں آکر اس نے ایک دفعہ حکم دیدیا کہ کانسل **فلپس** گرفتار کرکے قید کردیا جائے۔ مگر اس پریشان کن اور تفرقہ ڈالنے والی نزاع میں قابل احترام ٹری بیون (ڈروسس) کے اعلیٰ خصائل سے بھی اس کے مخالفین نفع اٹھاتے تھے۔ اسکے متعلق جو روایتیں بیان کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ وہ حق گو اور اعلیٰ اصول کا آدمی تھا اور ایمانداری کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا۔ اسی کے گھر میں اس کے بھانجے **ایم پورکیس کیٹو** نے جو جمہوریہ کے زمانہ زوال کا ایک قابل عظمت شخص ہے ایام طفولیت بسر کئے تھے ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈروسس حلفا کے سربرآوردہ اشخاص سے نامہ و پیام میں مشغول

تھا دوسری روایت یہ ہے کہ اس نے اپنے دشمن فلپس کو آگاہ کر دیا تھا کہ اطالوی سازش کنندگان اس کو مار ڈالنے کی فکر میں ہیں۔ اس کی حالت در اصل نہایت نازک ہو گئی تھی۔ ایک طرف تو اس کو حلفا کو اطمینان دلانا پڑتا تھا کہ وہ ان کے حقوق کا آسانی سے تصفیہ کرا دیگا اور دوسری طرف اس کے دشمن اس کے اثر کو گھٹانے کے لئے یہ افواہیں مشتہر کر رہے تھے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو حلفا میں بےچینی نہ ہوتی اور بھی بے اصل حملے اس پر کئے گئے اور پیرانہ سال اسکارس نے بھی اس کے مؤید ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھایا۔ تہمتوں کے بعد دراز دستی کی باری آئی اور تمام شہر مخالف جتھوں میں منقسم ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحالت سراسیمگی ڈروسس نے کائی پیو کو ٹارپی کی چٹان پر سے ایک مجرم کی طرح پھینک دیئے جانے کی دھمکی دی جو گویا حماقت کے ساتھ ٹری بیونوں کے قدیم اختیارات کو تازہ کرنا تھا۔

سینیٹ (بیٹ) میں کشمکش

(۸۲۱) اس موقع پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ڈروسس کی تجاویز کو منسوخ کرنے یا انکو دفع کرنے کیلئے اسکے مخالفین کی طرف سے دوسری تجاویز کے پیش ہونے کی براہ راست کوئی روایت نہیں ہے۔ مگر بیان کیا گیا ہے کہ خدمت ایڈیل میں کوئی شخص مسمی ریمیس اس کا شریک تھا۔ لینگ نے اپنی تاریخ روما جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں یہ خیال اپنی جدت سے ظاہر کیا ہے کہ یہ شخص اسی سال میں ڈروسس کے ساتھ ٹری بیون بھی رہا ہو اور اسی نے قانون ریمیا نافذ کرایا جو ۹۱ھ میں بھی نافذ تھا اور صدیوں تک نافذ رہا۔ اس قانون کی رو سے جرائم عامہ یعنی جرائم فوجداری میں ایک اور اضافہ ہوا یعنی ہر ملزم کو اختیار تھا کہ یہ بیان کرے کہ اس پر ایک جھوٹا الزام پریشان کرنے کیلئے لگایا گیا تھا اور اگر وہ بری ہو جائے تو اسی جوری کے سامنے اس پر جھوٹا مقدمہ قائم کرانے کا الزام لگایا جاتا اور اگر جرم ثابت ہو جاتا تو سخت سزا کا مستلزم ہوتا اس قانون کا سنہ ۹۱ میں نافذ ہونا محض قیاس پر مبنی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ اس قانون کے نفاذ سے یہ کوشش کی گئی تھی خواہ وہ نیک نیتی پر مبنی ہو یا نہ ہو کہ بجائے اہل جوری کے مقدمہ قائم کرانے والوں کو بے انصافی کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ یہ تجویز غالباً طبقہ ایکوائٹ کے حسب منشا ہی ہو گی۔ علاوہ ازیں یہ قانون فی نفسہ کچھ برا نہیں تھا مگر بے ایمان اہل جوری کے ہاتھوں میں اس سے

بھی خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا؛
(۸۳۲) فضول بکواس میں وقت گزر رہا تھا۔ ستمبر کا مہینہ بھی آگیا مگر ڈروسس سے کچھ نہ ہوسکا بلکہ برخلاف اس کے اس کا زور ٹوٹتا جاتا تھا بیینیٹ (سینات) میں اسکے مؤیدین کی تعداد غالب تھی مگر گھٹتی جاتی تھی۔ کانسل فلپس نے ایک مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے علے الاعلان یہ کہدیا کہ وہ سینیٹ (سینات) سے یہ حالت موجودہ کام نہیں چلا سکتا اور اگر یہی حال رہا تو اس کو دوسرے مشیروں کے تلاش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تہوار لوڈی رومانی (۴ تا ۱۲ ستمبر) کے ختم ہوجانے کے بعد ڈروسس نے سینیٹ (سینات) کو طلب کیا اور فلپس کی اس بیجا فعل کی سخت مخالفت کی۔ اس کے بعد کراسس نے نہایت زبردست تقریر کی اور کانسل کا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ مگر اس کے بعد اسے نزلے کی شکایت ہوگئی اور چند روز میں مرگیا اور بقول سسرو آئندہ مصائب سے بچ گیا۔ اس طرح کانسل کے خلاف میں اراکین سینیٹ (سینات) کی کمرہمت چست کرنے میں بھی زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد سال آئندہ کے ٹری بیونوں کا انتخاب ہوا ڈروسس نے دوبارہ انتخاب کی کوشش نہ کی اور جو امیدوار اس کی پالیسی کو جاری رکھنے ان لوگوں کے مقابلے میں ہار گئے جو طرف ثانی کی طرف سے پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کیو ویریس[اه] تھا جو بانی فساد ثابت ہونے کو تھا۔ یہ شخص ہسپانی الاصل تھا اور اس کا روما کا شہری ہونا بھی مشکوک تھا۔ ڈروسس کیلئے اپنے مجوزہ قوانین کے نفاذ کے لئے صرف دو ماہ باقی رہ گئے تھے اپنی مشکلات سے وہ ہراساں نہ ہوا اور اپنی تدبیروں میں کچھ ترمیم کی مگر درحقیقت اس کی حالت نہایت نازک تھی۔ اس کے بعد اس نے جو کچھ کیا اس کو بلاغت پسند مصنفین کے مبہم بیانات یا منتشر واقعات سے جن کی کوئی تفصیل نہیں معلوم کرنا سخت دشوار ہے۔ صرف مورخ ایپین[۵۲] مسلسل واقعات کو بیان کرتا ہے مگر اس کے نزدیک ڈروسس کے قوانین کی خانہ جنگی کے

---

[۵۱] ویلیریس میکسی مس ہشتم ۶۰۵ سسرو ڈی آراٹوریہ یکم ۱۱۱۷ اور فہرست۔
[۵۲] ایپین یکم ۲۵-۲۶۔

ایک واقعے سے زیادہ اہمیت نہیں۔ اس لیئے اس کا بیان بھی مختصر ہونے کی وجہ سے بیکار ہے اور اس نے جو غلطیاں کی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ اس کو یہ ٹھیک طور پر معلوم نہیں کہ اس کے زمانے سے ۲۰۰ سال قبل جمہوریہ روما کی کیا حالت تھی۔ جو واقعات ہم نے ذیل میں بیان کیئے ہیں مختلف ماخذ سے لیئے گیئے ہیں مگر ان کا یقین کرنا ذرا دشوار ہے۔

ڈروس کے دوسرے قانون

(۳۳ ۵) قانون جوری کے علاوہ دیگر قوانین بھی ڈروسس کے پیش نظر تھے جن میں سے ایک نوآبادیوں کے قیام کے متعلق تھا اور دوسرا غالباً غلہ ارزان کرنے کے بارے میں۔ ان قوانین میں اس نے ایک کا اور اضافہ کیا جو تقسیم اراضی کے بارے میں تھا۔ مگر یہ بھی کافی نہ خیال کیا گیا اور اس کے بعد ایک دوسرا قانون زرعی نافذ کرا لیا گیا جس کی تحریک ایک شخص مسمی سَافے ایِسُ نے کی تھی جو غالباً ٹری بیون تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے سکۂ رائجہ کی قیمت کو گھٹا دیا[1] جس سے غالباً مقصود یہ تھا کہ قانون غلہ کی وجہ سے جو مالی خسارہ ہونے کو تھا اس کی تلافی ہو جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی قانون لُومیہ یا بھی نافذ ہوا ہوگا۔ ایک کتبے[2] سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں قوانین زرعی کے تحت میں کمشنر بھی مقرر کیا گیا تھا۔ برادران گراگی کیلئے وہ قوانین جن کی رو سے ایسے تقررات ممنوع قرار دیئے گیئے۔ پس پشت ڈال دیئے گیئے تھے۔ قوانین مذکور کے عام رجحان کا اندازہ ایک قول سے ہو سکتا ہے جو ڈروسس کی طرف منسوب ہے یعنی "تقسیم کے لیئے اب صرف روشنی اور مٹی باقی رہ گئی تھی"، اس قدر مدت قلیل میں ان تمام قوانین کو دستوری ذرائع سے عمل میں لے آنا بیحد دشوار اور مشکل تھا۔ ڈروسس بھی اب اسی راہ پر چل رہا تھا جو اس کے قبل کے سرانبوہوں نے اختیار کی تھی اور ہر ایک قدم پر یہ ثابت ہوتا جاتا تھا کہ اب اس کو سینیٹ سے علحدہ ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ ضروری تھا کہ وہ کسی نہ کسی کو اپنا معاون

---

[1] مام سین کا بیان ہے کہ اس نے سکوں میں آمیزش نہیں کی بلکہ دیناروں پر پیتر چڑھا دیئے اور ان کی قیمت حسب سابق رکھی۔

[2] وِینس ۱۱۱ ۶ (د) آر بلی ۴۴ ۵ اور فقرات ۵۴ ۶ و ۴۶ ۷ ماسبق۔

وعدہ وگار بنائے۔ طبقہ ایکوائٹ اس سے بالکل برگشتہ تھا۔ انبوہ شہر کی تائید اول تو بالکل بے ثبات تھی پھر رشوت اور اغوا کرنے کے دیگر ذرائع سے بآسانی متاثر ہوسکتی تھی جو اس کے مخالفین ضرور اختیار کرتے۔ دیہات اور بلدیات کے شہری خصوصاً جو ان میں سے مفلس تھے اور اراضی نہ رکھتے تھے البتہ نوآبادیوں کے قیام اور تقسیم اراضی کی تجاویز پر خوش ہو سکتے تھے۔ مگر ان کی تائید بھی کافی نہ تھی اس سبب سے ڈروسس نے ناامید ہوکر حلفا کے سرگروہوں اور اس کے درمیان جو سمجھوتا تھا اسکو پختہ کرکے ان سے سیاسی اتحاد پیدا کرلیا۔ عین اسی موقع پر کانسل فلپس نے ایک کاغذ برآمد کرکے روما میں شائع کرایا جس پر ایک حلف لکھا ہوا تھا جو ان لوگوں میں سے اکثر نے اٹھایا تھا۔ اس کی ایک یونانی نقل ابتک محفوظ ہے۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ یہ اصلی ہے یا جعلی اور اگر اصلی ہے تو اس کا یونانی میں صحت کے ساتھ ترجمہ ہوا ہے یا نہیں اور اس حلف لینے کے لئے ڈروسس نے اپنی طرف سے کیا وعدے کئے تھے۔ مگر نقل موجودہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حلفا کے سرگروہوں نے عہد واثق کیا تھا کہ ان کے دوست اور دشمن وہی ہونگے جو ڈروسس کے تھے اور ڈروسس اور دوسرے حلف اٹھانے والوں کے مقاصد کی تائید میں نہ اپنی جان کا خیال کرینگے نہ اولاد یا والدین کا۔ اگر ڈروسس کے قانون کے بموجب ان کو حقوق شہریت ملجائیں تو روما کو وہ اپنا اصلی وطن اور ڈروسس کو اپنا محسن و مربی خیال کرینگے۔ حلف اٹھانے والوں میں سے ہر ایک نے یہ بھی عہد کیا کہ اپنی بستی یا قبیلے کے لوگوں کو جہاں تک ہوسکیگا اسی حلف کو اٹھانے پر آمادہ کریگا اور اگر وہ اپنے عہد کا پابند رہا تو اس کو برکت ہوگی اور اگر اس کے برعکس عمل کیا تو اس پر قہر نازل ہوگا۔ حلف نامۂ مذکور خواہ اصلی ہو یا جعلی مگر جو صورت حال[2] اس میں منعکس ہے وہ غالباً خلاف واقعہ نہیں اور روایتوں کے لحاظ سے اس امر میں بھی شک نہیں کہ ڈروسس نے حلفا کو حقوق شہریت روما دلانے کا وعدہ ضرور کیا تھا۔ مگر اب وہ سینیٹ (سینات) کی جماعت غالب کے خیالات

حلفا سے سمجھوتا

---

[1] ڈائوڈورس ۳۷-۱۱

[2] ڈائوڈورس (۳۷-۱۳) نے ایک مشتبہ روایت بیان کی ہے کہ پاپیے ڈیس سیلونے..... آدمیوں

کا نمائندہ نہیں رہا تھا جس کے اراکین اس قسم کی انقلابی تحریک میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا اصلی مقصد یہ تھا کہ جوریوں کی اصلاح ہو جائے اور اس بارے میں بھی اس لئے جو تجویز پیش کی تھی ان کی مرضی کے مطابق نہ تھی اسکی دوسری تجویزوں کے وہ مخالف تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو مجبوراً بیرونی رائے دہندگان اور غیر شہری بلوائیوں کی امداد پر تکیہ کرنا پڑا یعنی بجائے قانون کے جبر و اکراہ پر۔

ڈروسس کا انجام

(۹۴ ق م) مگر حلفا کی امیدوں کو ابھارنے اور اپنی اصلاحی تجویزوں سے متعدد مخالف پیدا کر لینے کے بعد اس کے لئے رکنا دشوار تھا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس نے کئی تجاویز کو باہم دیگر منسلک کر کے ایک ساتھ ہی پیش کر دیا اور باوجود بدشگونیوں کی اطلاعوں کے ان کو جبراً نافذ کرا دیا۔ تجاویز مذکور میں قانون عدالت[۱] قوانین نوآبادی یا زرعی اور[۲] غالباً قانون غلہ شامل تھے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ نوآبادیوں اور تقسیم اراضی کی تجاویز میں کیا تعلق تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالیوں کی طرف سے اس کی نوآبادیوں کی تجویز کی مخالفت ہوئی خصوصاً ایٹروریا اور اُمبریا میں مخالفت کرنے والے غالباً حلفا کے دولتمند افراد تھے جو اراضیات سرکاری کے ٹکڑوں پر قابض تھے اور جن کو بیدخل کر دیئے جانے کا خوف تھا۔ قوانین مذکور کے نافذ ہو جانے کے بعد فلپس نے ان کے نفاذ کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کیلئے سینٹ (سینات) کو طلب کیا۔ ڈروسس کے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں وہی دم خم تھے مگر انھوں نے کمزور ضعیف الاعتقاد اراکین کو بھی اپنا طرفدار بنا لیا تھا سینٹ نے جو اول ہی سے مخالف اور خوف زدہ تھی مذہبی اور دستوری اعتراضات کی بنا پر جو پیش کیئے گئے تھے اعلان کر دیا کہ[۲] ڈروسس کے قوانین

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ کی فوج کے ساتھ روما پر دھاوا کیا تھا اور ایک شخص مسمی ڈامی ٹیس کی نصیحت پر واپس ہو گیا جس نے اسکو سمجھایا کہ سینٹ (سینات) پر دباؤ ڈالنا مناسب نہیں کیونکہ وہ خود حلفا کے حقوق کی طرف متوجہ ہے مگر چونکہ یہ روایت مبہم ہے اس لئے ہم اس سے کوئی صحیح نتائج نکالنے سے قاصر ہیں۔

۱ے اپپین یکم ۳۶۔

۲ے سسرو ڈی لیجی بس دوم ۱۴-۱۳۱- ڈی ڈومو ۱۴- ۵۰ ایسکونیس ۶۸۔

کی پابندی قوم پر فرض نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈروسس نے بہ حیثیت ٹریبیون سینیٹ (سینات) کے اس حکم کے نفاذ کو روکنا پسند نہ کیا اس کا غالباً خیال یہ تھا کہ اگر اہل سینیٹ (سینات) اسکے قوانین کو منظور نہیں کرتے تو اس کا خمیازہ بھی انھیں کو بھگتنا ہوگا۔ حلفا سے اس نے جو وعدہ کیا تھا اسکے ایفا کی غرض سے اس نے ان کو حقوق شہریت دیئے جانے کیلئے ایک تجویز پیش کرنے کا انتظام کیا مگر اس کی قسمت میں نہ تھا کہ اس کو تکمیل تک پہنچائے۔ ڈروسس کو صرع کا دورہ ہوا کرتا تھا۔ اس زمانے میں پھر اس عارضے نے زور کیا، تمام اہل اطالیہ اس کی صحت کے لیئے دست بدعا تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں بہ حیثیت ان کے حامی ہونے کے اس کی کس قدر وقعت تھی۔ مگر روما میں ایسے لوگ بھی تھے جو اس کی موت کے خواہاں تھے اس لیئے وہ باہر بہت کم نکلتا تھا اور سب کام گھر ہی میں کرتا تھا جس کی وجہ سے ملاقاتیوں سے اس کا گھر بھرا رہتا۔ ایک روز وہ بیٹھے بیٹھے چلا اٹھا کہ کسی نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ یہ زخم مہلک ثابت ہوا اگرچہ قاتل کا کوئی پتا لگا[1] اور نہ کوئی تحقیقات ہوئی۔ شبہ اس کے دشمنوں پر ضرور ہوا اور خصوصاً ویریس، فلپس اور کائی پیو پر جو اس کی تجاویز کے سخت مخالف تھے۔ بلاشک و شبہ یہ قتل ایک قتل عمد تھا جو سیاسی جماعت نے اپنے اغراض کے لیئے کرایا تھا اور ناانصافی نہ ہوگی اگر ہم بھی مام سین کے ساتھ گمنام قاتل کو روما کے ساہوکاروں کا نمایندہ خیال کریں[2]۔

باامن تصفیے کا عدم امکان

(۸۲۵) یہ حسرت ناک انجام تھا نوجوان، اعلیٰ خاندان، دولت مند، تعلیم یافتہ اور بہادر ڈروسس کا جب کہ وہ کڑی بھولی کی لازوال خدمت پر فائز تھا۔ اس کی موت سے وہ مسائل ہنوز تصفیہ طلب رہے جس کے تصفیے کی اس نے اور اس کے پیش روؤں نے کوشش کی تھی۔ تقسیم اراضی اور نوآبادیوں کے قیام کے مسائل کا کبھی کما حقہ تصفیہ نہیں ہوا اور نہ ایسے تمدن میں ممکن تھا جس کی بنیاد

---

[1] ڈاٹو ڈورس ۳۷-۱۰۔
[2] سسرو، پرو میلونی ۱۶ میں اس قتل کو سپیو کے قتل (۱۲۹ ق م) سے مقابلہ کرتا ہے۔

غلامی پر ہو۔ عدالت ہائے جوری کی بے عنوانیاں اور روما کی صوبجات مفتوحہ کی رعایا پر جو ظلم وستم ہوا کرتے تھے یہ دو نقائص ایسے تھے جن کی اصلاح کسی زبردست مرکزی قوت کے قیام کے بغیر نہ ہو سکتی تھی۔ جب تک کہ جمہوریہ قائم رہی سیاسی جماعتوں کے اغراض کی پیچیدگیوں اور مختلف افراد کی ذاتی اغراض کی وجہ سے اصلاح کی تجویزیں کبھی بارآور نہ ہوئیں حلفا کے اہم معاملے کا تو فوری تصفیہ ہوگیا مگر تلوار کے زور سے ہوا کیونکہ کوئی اور صورت باقی نہ رہی تھی۔ مگر اس معاملے کے تصفیے سے نہ امن قائم ہوا اور نہ سلطنت کی اصلاح ہوئی کیونکہ جمہوریہ کا مرض اب ناقابل علاج ہوگیا تھا اور اس کا خاتمہ بغیر سخت جان کندنی کے نہ ہو سکتا تھا۔ غیر فوجی مصلحین میں ڈروسس آخری تھا۔ سلطنت روما اس وقت کسی بڑی جنگ میں مشغول نہ تھی۔ اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس سال کی شورشوں میں کہیں میریس کا نام نہیں آتا۔ سولا ۹۲ء میں مشرق کی طرف چلا گیا تھا مگر اپنی مسلسل خوش قسمتی کی وجہ سے جس کا اسے فخر تھا وہ عین وقت پر روما کو واپس آگیا اور آئندہ جنگ میں سرخروئی حاصل کی۔ ڈروسس کی تحریک کو اس لیئے سربرآوردہ فوجی سرغنوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر حال ہی میں بڑی بڑی اور تربیت یافتہ افواج کے برخاست ہو جانے سے اطالیہ میں سپاہیوں کی ایک تعداد کثیر منتشر ہوگئی تھی جو کوئی ذریعۂ معاش نہ رکھتے تھے اور زراعت سے متنفر ہونے کی وجہ سے بحالت بیکاری آئندہ جنگ کے منتظر تھے۔

باب چہل و سوم

محاربۂ عظیم اطالیہ موسوم بہ جنگ مارسی

سنہ ۹۰ تا ۸۷ ق م

(۴۳۶) ڈروسس کے قتل سے حلفا کے حقوق کے بلا خونریزی تصفیہ پا جانے کی رہی سہی امید بھی جاتی رہی ۹۵ھ کے قانون لیسینیا موسیا کے نافذ ہونیکے بعد ہی سے اطالیہ کی مختلف حلیف سلطنتوں کے سرغنوں کے درمیان جنگ کی تیاریوں کے متعلق گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اُن میں آپس میں اس درجہ اتحاد پیدا ہو گیا تھا کہ ان منتشر بستیوں نے جن کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کی اُنھوں نے انتہائی کوشش کی تھی ایک باضابطہ (۱)

(۱) کین کی کتاب "بنڈلیس جیناس سین کریگ" (لیزک ۱۸۴۸ع) نہایت ہی عالمانہ طریقے پر اور خاص جدت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مگر میرے خیال میں بعض مقامات پر اس میں جدت ضرورت سے زیادہ ہے۔ مگر اس کتاب سے میں نے بہت استفادہ کیا ہے میں اس جنگ کے لئے "جنگ حلفا" کا نام پسند نہیں کرتا جکی کوئی سند نہیں ۱۲ مکز

اتحاد فوراً قائم کرلیا جس کا دستور اساسی بھی تیار ہوگیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ڈروسس کے مرنے کے قبل ہی دس ہزار آدمیوں نے مجتمع ہوکر روما پر دھاوا کردیا تھا تاکہ اُن تجاویز کے نفاذ پر زور دیں جن سے حقوق شہریت میں توسیع ہو اور وہ واپس اسی وقت ہوئے جبکہ سینٹ (سینات)[1] نے ایک شخص کو درمیان ڈال کر ان کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلایا۔ بہرکیف ڈروسس کے انتقال کے وقت تک ان کی فوجی تیاریاں بہت کچھ مکمل ہوچکی تھیں اور اس کے مرتے ہی بغاوت شروع ہوگئی اور اسکا آغاز ایسکولم واقع ضلع پیکی نم میں ہوا جہاں ایک رومن افسر نے جو شورش فرو کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا رعایا کی آتش غیظ کو بھڑکا دیا۔ اس کے قتل کے بعد اس بستی میں جتنے اہل روما مقیم تھے سب قتل کردیے گئے۔ اسی طرح بغاوت کا باضابطہ آغاز ہوا اور چند ہی روز میں قبائل مارسی پیلگنی، مارو کینی سامنی و لوکانی جنگ کے لیئے تیار ہوگئے یعنی یہ کہ اطالیہ کے جنوبی اور شمالی۔ وسطی حصوں کے جنگجو قبائل روما کے خلاف رومن بننے کی خاص غرض سے صف آرا ہوگئے۔ ہمیں یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ حقوق انسانی کے خیالات نے یا نظم ونسق اور مملکت میں زیادہ تر دخل دینے کی خواہشوں نے ان کو بغاوت پر آمادہ کیا تھا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حلفا بادل ناخواستہ روما سے جنگ کرنے پر ان معمولی احتیاجات کی وجہ سے آمادہ ہوئے جن کا ضروری ہونا ان کے دلوں پر طویل اور تلخ تجربے سے نقش ہوگیا تھا۔

اطالیہ میں روما کی حیثیت

(۸۳۷) ایک زمانہ وہ تھا جب کہ اہل روما اطالیہ کی سیادت حاصل کرکے اس کو اپنے قبضے میں رکھنے پر قانع تھے اور اور مفتوحین کے ساتھ ان کا سلوک مبنی بہ اعتدال و فراست تھا۔ ان میں سے بعض کو انھوں نے سلطنت روما میں شریک کرلیا تھا مگر بہ حیثیت ادنی درجے کے شرکا کے اور دوسروں کے ساتھ انھوں نے معاہدے کیئے تھے جو بلحاظ حالات

---

[1] ڈالوڈ ڈروس ۳۷-۱۲

کم و بیش موافق تھے۔ روما کے اغراض و مقاصد خود غرضی پر مبنی تھے مگر بہ حیثیت مجموعی اس نے اپنے معاہدوں کی پابندی کی تھی اور اس کا طرز عمل بہ حیثیت صدر اتحاد کسی طرح دوسری سلطنتوں سے بُرا نہ تھا بلکہ بہت بہتر تھا جن کی فتوحات کا تاریخ قدیم میں تذکرہ ہے۔ ملک اطالیہ کے لیے بغیر بیرونی امداد کے اپنے طریقے پر ایک استوار حکومت قائم کرنے کے لیے ضروری تھا کہ کوئی قوت اس ملک میں سیادت حاصل کرے اور دیگر اقوام جن میں قوت یا قابلیت نہ ہو ضروریات فوجی کا بار اُٹھائیں اور اندرونی جنگ سے باز رہیں۔ قوم گال اور پیرہس اور ہینی بال کے مقابلے میں روما نے فرض محافظت کو پوری طور پر انجام دیا تھا اور ان حملہ آوروں کی ناکامی کا باعث اس کے قائم کردہ نظام کی استواری تھی۔ اقوام اطالیہ کی قوت کو بیکار آمد بنا دینا اور اس کو مصائب کی برداشت کے لائق کر دینا بھی اسی کا کام تھا۔ اس حد تک تو روما نے جو کچھ کیا وہ جزیرہ نمائے مذکور پر ایک احسان تھا اور حلفا کی امدادی افواج میدان جنگ میں جو کچھ مدد دیتی تھیں وہ گویا مشترک مفاد کی حفاظت کی غرض سے تھی۔ جن سلطنتوں کے ساتھ صلحنامہ ہوا تھا انکے اندرونی معاملات میں دخل دینا رومن پسند نہ کرتے مگر واقعات کے لحاظ سے جب کبھی ان تعلقات میں ترمیم کی ضرورت دامنگیر ہوتی تو یہ فکر ضرور کرتے کہ جو جماعت ان کے موافق ہو وہی برسر حکومت رہے۔ اس منظور نظر جماعت کا دولتمندوں پر مشتمل ہونا روما کی تدبیر مملکت کی کسی خصوصیت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے کہ جماعت قلیل جو صاحب جائداد ہو حکمران سلطنت کے ساتھ زیادہ وفادار رہے گی بہ نسبت ایک مفلس اور نافہم جماعت کثیر کے۔ اطالوی حلفا اپنی مقامی آزادی کی بہت قدر کرتے تھے یہانتک کہ اکثر اوقات[1] وہ پورے حقوق شہریت قبول کرنے پر بھی آمادہ نہ ہوتے تھے اور نیم شہریت تو گویا ایک قسم کی سزا تھی

---

[1] دیکھو فقرات ۱۹۲-۳۱۰-۶۲۴-۳۵ ماسبق۔

مگر خارجی معاملات سے حلفا کو کوئی تعلق نہ تھا۔ روما ان کا نمایندہ تھا اور بیرونی سلطنتیں روماہی کے ساتھ بہ حیثیت صدر اطالیہ صلح وجنگ کرتیں۔

(۴۳۸) بیرونی فتوحات سے روما اور اس کے اطالوی حلفا کے تعلقات میں تغیر آجانا ناگزیر تھا۔ روما نے سلطنتوں اور اتحادوں، قبائل اور شہری حکومتوں کو زیر و زبر کردیا تھا۔ مختلف ممالک کی حکومت کے لیے مختلف اقسام کے عارضی اور مستقل انتظامات کیے گئے تھے مگر سب کے سب روماہی کو اپنا آقا خیال کرتے تھے خواہ وہ غیر ملکی حلفا ہوں یا صوبجات مفتوحہ کے باشندے یا زیر حفاظت اضلاع یا جاگیردار بادشاہ ہوں۔ روما ایک شہنشاہی حکومت ہوچکی تھی اور جنگ پڈنا سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس کے علاوہ کوئی شہنشاہی حکومت نہیں ہے مگر اس مرتبۂ اعلیٰ کو وہ جملہ ملک اطالیہ کے ذرائع کو استعمال میں لاکے پہنچی تھی لیکن شہنشاہی سے جو نفع تھا وہ صرف اس کے شہریوں کے لیے مخصوص تھا۔ حلفا میں بھی فطرۃً یہ خواہش پیدا ہوتی جاتی تھی کہ اہل روما کے حقوق اور ذرائع نفع میں شریک ہوں مگر اہل روما اب حلفا کو اپنے منافع میں شریک کرنے پر آمادہ نہ تھے اور بوجہ رعایا ہونے کے ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے نیم شہریوں کے رفتہ رفتہ حقوق شہریت حاصل کرلینے کی وجہ سے شہریوں اور حلفا کے درمیان مفارقت بڑھتی جاتی تھی۔ فوجی سزاؤں کے متعلق دونوں فریقوں میں جو تکلیف دہ اور اشتعال انگیز امتیازات تھے وہ اب تک قائم تھے۔ اور روز بروز ان کے سبب سے حلفا کو شکایت پیدا ہوتی جاتی تھی اور ہسپانیہ ایسے دور دراز ممالک میں فوجی خدمات روز بروز حلفا ہی سے متعلق ہوتی جاتی تھیں۔ ایام قدیم سے جو لوگ کسی معرکے میں شریک رہے سب کو انعامات برابر ملتے مگر اب اس کی بھی امید نہ رہی تھی نظام صوبجات

لہ ۲۲ جون ۱۶۸ ق م جب مین اے ای لیس پالس نے پرسیس شاہ مقدونیہ کا قلع قمع کردیا دیکھو فقرات ۵۲۲-۵۳۳ ماسبق مترجم ۱۲

کے ارتقاء سے شہری اور حلیف دونوں بےحد متاثر ہوئے تھے۔ اہل روما کی ایک تعداد کثیر حرص اور عیش پرستی اور غرور میں مبتلا ہو گئی تھی اور مطلق العنان حکومت کے لالچ سے سیاسی معاملات میں اصول اخلاق کی پابندی کمتر ہونے لگی تھی۔ حلفا خوب سمجھ گئے تھے کہ امرائے روما کو اپنے محکومین کے مفاد اور خواہشوں کا مطلق خیال نہیں اور یہ سبق وہ کبھی بھول نہ سکتے تھے۔ روما میں بصرفہ سلطنت غلہ کی ارزانی بھی بیرونی اشخاص کو پسند نہ رہی ہو گی کیونکہ نہ تو مراعات مذکورہ سے انھیں کچھ نفع تھا اور نہ زراعت کے انحطاط سے جس سے الٹا ان میں سے بعض کو نقصان تھا۔ اطالیہ کے مبصرین کی نظر سے یہ امر بھی پوشیدہ نہ رہا ہوگا کہ روما میں اہل شہر کا انبوہ کتنا جلد بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس کی سیاسی اہمیت کیا ہے کیونکہ ہر وقت اندیشہ تھا کہ اس انبوہ کی آرا سے جس میں روز بروز غیر ملکی خون کی آمیزش بڑھتی جاتی تھی اور جس میں سیاسی مسائل کے تصفیے کی قابلیت نہ تھی کوئی ایسا قانون نافذ ہو جائے جو حلفا کے مفاد کے مضر ہو۔ حلفا کا روما کے ساتھ جو تعلق تھا اس میں جو خرابی آتی جاتی تھی اس پر ان کا مطمئن رہنا دشوار تھا مگر چند وجوہ ایسے بھی تھے جن کے سبب سے ایسے ایسے نڈر لوگ بھی جھجکتے تھے جو ہتھیار اٹھا کر اپنی تکالیف کو دور کرنے پر آمادہ تھے مثلاً بعض بستیوں کو معاہدوں کی رو سے مقامی آزادی دی گئی تھی۔ بعض کو روما کی سرکاری زمینوں سے متمتع ہونے کی اجازت دی گئی تھی اور بعض لوگوں کو امید ہو گی کہ ترک وطن کر کے اپنی سیاسی حیثیت[۱] کو بڑھا لیں۔ مگر روما کے امرا کا طرز عمل حلفا سے خلاف معاہدات ہو گیا اور صلحناموں کی عدم پابندی نہ صرف ممکنات سے ہو گئی بلکہ اس پر بے انصافی کے ساتھ عمل بھی ہونے لگا معمولی حلفا کی لاطینی بستیوں میں آباد ہو کر لاطینی حقوق حاصل کرنے اور لاطینیوں کے رومن حقوق حاصل کرنے کی کوششوں کا سختی سے سدباب

---

[۱] دیکھو فقرہ ۶۲۸ ماسبق۔

باب ۔۔

کیا جانے لگا۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ روما کے اصلاح پسندوں نے سرکاری اراضی کے موجودہ انتظامات میں رخنہ اندازی شروع کی اور طرز عمل کے تبدیل کا اثر غالباً حلفا کے دولت مند طبقے پر پڑا جن کی وفاداری پر روما کو اطمینان تھا۔

حلفا کا پیمانۂ صبر لبریز ہوتا ہے

(۴۳۹) اب اس امر میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا کہ بغیر کامل حقوق شہریت کے حصول کے نہ تو موجودہ ظلم وستم سے گلو خلاصی حاصل ہو سکتی نہ آئندہ اس سے محفوظ رہنے کا اطمینان ہو سکتا اور جب تک کہ ۳۵ قبائل میں وہ شامل نہ ہو جائیں ان کی تکالیف کا خاتمہ نہ ہوگا۔ یہی ان کا مقصد اولین ہوگیا اور حلفا کی تعداد کثیر کا روما میں اکثر اوقات موجود رہنا غالباً اسی تیقن کا نتیجہ تھا۔ مگر روما کی سیاسیات میں روز بروز ابتری اور بے ایمانی بڑھتی جاتی تھی اور یہی ابتری حلفا کے حقوق کے با امن تصفیے میں مانع تھی۔ اگر وہ اصلاح پسند ٹری بیونوں کے وعدوں پر بھروسا کرتے تو امرائے سینٹ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا اور پھر اصلاح پسندوں کا دارومدار انبوہ شہر پر تھا جو خود غرضی کی وجہ سے حلفا سے حسد رکھتے تھے۔ اس کے بعد کراسس اور اسکئے وولا نے تحقیقات شروع کی اور خلاف قانون حقوق شہریت حاصل کرنے کا سختی کے ساتھ انسداد کیا گیا۔ اس قسم کی فریب دہی سے عرصہ سے جو چشم پوشی کی جاتی تھی اب جاکر اس کا انسداد ہوا مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ سوائے ہتھیار اٹھانے کے کوئی چارہ نہیں۔ سب سے آخر میں ڈروسس کی تحریک سے جو امیدیں پیدا ہوئی تھیں وہ بھی پوری نہ ہوئیں حالانکہ روما کے بہترین امرا رعایت کو ضروری خیال کر کے اس کے موید تھے۔ اب ان کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا تھا۔ حلفا کے بالاشتراک اپنی قوت کو عمل میں لانے میں جو دقتیں تھیں وہ بھی ان کے سرغنوں کی مساعی سے رفع ہو چکی تھیں اس لیے جب ہتھیار اٹھانے کا وقت آیا تو حلفا تو جنگ کے لئے بالکل تیار تھے مگر مرکزی رومن حکومت خواب خرگوش میں تھی۔ یہی وہ وجوہ ہیں جن کے سبب سے بیشتر حلفا جنگ

باب ۴۴

پر آمادہ ہوئے مگر کم از کم اطالیہ کے ایک حصے میں عملی شکایات کے علاوہ تخیلات کا بھی اثر تھا یعنی سامنیم کے کوہستانیوں میں جو بوجہ شاہراہوں سے دور رہونے کے ابھی تک اپنی قدیم آسگن بولی بولتے تھے اور اپنے آباو اجداد کی روایات اور عادات کے پیرو تھے۔ یہ لوگ اور ان کا ملک اس عظیم الشان اتحاد سامنی کے یادگار تھے جس کو روما نے توڑ دیا تھا۔ ان کے خیال میں پیرہس اور ہینی بال دشمن نہ تھے بلکہ نجات دہندہ جن کی مساعی ناکام رہی تھیں اور ان کے تعلقات روما سے خوشگوار نہ تھے بلکہ وہ اپنے کو بحالت غلامی خیال کرتے اور روما سے جو ان کو نقصان پہنچا تھا اُس کی یاد ان کے دلوں میں تازہ تھی۔

دیریس کا کمیشن

(۴۰۸) پیکینم کی شورش اور عام بغاوت کے پھیل جانے کی خبروں اور مافوق العادات واقعات کے ظہور کی افواہ کے مشتہر ہونے سے روما میں سخت انتشار ہو گیا۔ ہر شخص نے اپنے معمولی مشاغل کو چھوڑ کر تلوار اُٹھانے کا تہیہ کیا کیونکہ اہل روما نے محسوس کر لیا تھا کہ یہ کوئی معمولی جنگ نہیں بلکہ ایک اندرونی جنگ ٹیومولٹس [۱] ہے اور ان کو مقابلہ کسی حملہ آور قوم مثلاً اہل گال سے نہ کرنا تھا بلکہ اطالیہ کی بہترین اور نہایت دلاور اقوام ان سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئی تھیں مگر روما کی سیاسی حالت اس قدر ابتر ہو گئی تھی کہ باوجود اس اہم معاملے کے روما کی برسر حکومت سیاسی جماعت اپنے شکست خوردہ مخالفین سے بدلہ لینے سے باز نہ آئی بقول پلینی طبقۂ امرا میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو اس بغاوت کا بانی ڈرؤسس متوفی کو قرار دیتے تھے مگر اس باقتدار جماعت نے جس کے رکن رکین طبقۂ اکوائٹ کے ساہوکار تھے جھوٹی تہمتوں کے لگانے پر اکتفا نہیں کیا۔ سنہ ۹۰ کے انتخابات میں انھیں کو کامیابی ہوئی اور بعض بلکہ زیادہ تر ٹریبیون انھیں کے ہمنوا تھے

---

[۱] اطالیہ میں جب حالت جنگ کا اعلان کیا جائے اس کو اصطلاحاً ٹیومولٹس کہتے تھے اور غیر ملکوں کے ساتھ جو جنگ ہو اس کو بیلم کہا جاتا تھا دیکھو فقرہ ۱۱۳۱ مابعد مترجم۔

باب ۱۴

جو دسمبر ۱۰۹ء میں اپنی خدمت پر فائز ہوئے۔ ان میں سے ایک یعنی دو غلے گیمو ویلیس نے حلفا کو بغاوت پر آمادہ کرنے کا جن لوگوں پر الزام لگایا گیا تھا ان کی ذمہ داری کی تحقیقات کے لیے ایک خاص عدالت کے قیام کی تحریک[۱] پیش کی اس کو ایک ٹری بیون نے روکنے کی کوشش کی مگر اس کے انٹرسیسیو (مداخلت) کا جیسا کہ پہلے بھی ہوا ہے لحاظ نہ کیا گیا اور مسلح آدمیوں کی موجودگی سے مرعوب مجلس عامہ نے تحریک کو منظور کر لیا۔ اب صرف ان لوگوں کو چن لینا تھا جن کو مورد عتاب بنانا منظور تھا اور ڈروسس کے موئیدین میں سے ان کا انتخاب کر لینا نہایت آسان تھا۔ ان لوگوں پر جن میں روما کے بہترین افراد شامل تھے میجسٹاس (غداری) کا الزام لگایا۔ پیرانہ سال اور محترم اسکارس جو سینٹ کا صدر تھا وہ بھی ان میں شامل تھا۔ ویریس نے ٹری بیونی کے جوش میں اس کو مجلس عامہ میں جوابدہی کے لیے طلب کیا مگر اسکارس نے مجلس کو اس مقدمے کی لغویت کی طرف متوجہ کر کے گلو خلاصی حاصل کی اور کہا کہ کیا مجھکو باوجود ایک نجیب الطرفین رومن ہونے کے ایک دوغلے ہسپانی کے اشارے سے غدار قرار دیا جا سکتا ہے اس طرح اس کے قدیم دشمن کائی پیو کو قانون ویریس کی رو سے بھی ملزم قرار دینے میں کامیابی نہ ہوئی مگر جو لوگ اس قدر اثر نہیں رکھتے تھے ان کی بُری گت بنی بعض کو سزا دی گئی، بعضوں نے فرار ہو کر جان بچائی اور بعض بری ہوئے مورد عتاب میں ڈروسس کا ایک ساتھی مسمی سی آریلیس کاٹا بھی تھا جو ٹری بیونی کا دعویدار رہا تھا مگر ناکام رہا۔ واقعات مذکورۂ بالا سے واضح ہو گا کہ باوجودیکہ بغاوت پھیلتی جاتی تھی اور اس کے انسداد کے لیے افواج بعجلت جمع کی جا رہی تھیں مگر ساہوکاروں کی جوریاں اپنے مخالفین کو جلا وطن کرنے کے پر لطف شغل میں مصروف تھیں سینٹ میں بھی ان کی جماعت کو

---

[۱] قانون ویریا اور کمیشن کے لیے دیکھو سسرو، بروٹس ۵-۸۹ ۳۰۴ پر واس کار دس ۳۔ پروکار نیلیبیس ۲۹۔ ایسکونیس صفحات ۲۲-۹-۷۹، ایپین یکم ۷ ۳-۳ اور سسرو اور ویلیریس میکسیمس کی فہرست

باب ۳۴

غلبہ حاصل ہوگیا تھا مگر سینیٹ نے موقع پاکر حکم دے دیا کہ موجودہ مشکلات کے دوران میں معمولی عدالتوں کی کارروائی ملتوی کردی جائے البتہ ویریس کے کمیشن کی کارروائی جاری رہے۔

حالات جنگ کے ماخذ

(۱۴۸) قبل اس کے کہ ہم جنگ اطالیہ کی معرکہ آرائیوں کا ذکر کریں اپنے ماخذ اور موقعہ جغرافیائی کا بھی ذکر مناسب ہے۔ ماخذ کے ناقابل اطمینان ہونے پر جملہ مورخین کو اتفاق ہے جنھوں نے ان پر تنقیدی نظر ڈالی ہے۔ اہل کار نے لیئیش سیسینا کی تصنیف کا جس میں اس جنگ کا مفصل تذکرہ تھا ضائع ہوجانا ناقابل تلافی ہے کیونکہ وہ نہ صرف معاصرین (۱۱۹ تا ۶۷ ق م) میں تھا بلکہ سیلسٹ نے اس کی جو تعریف کی ہے اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس مصنف کو جمہوریت پسندوں یعنی میریس کی جماعت سے ہمدردی تھی نہ کہ سولا اور امرائے سینٹ سے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایک حد تک غیر جانب دار رہا ہو اور کم از کم اس تذکرے سے ہم کو ایک قابل وثوق ذریعہ مل جاتا جس سے ہم دوسرے تذکروں کی صحت کی تحقیق کرسکتے کیونکہ یہ سب تذکرے ان تصنیفات سے متاثر ہوئے ہیں جو اس فریق کی حمایت میں لکھی گئی ہیں جو خانہ جنگی میں غالب رہا اور جو اس جنگ سے نہ صرف پیدا ہوا بلکہ اس کا ایک جزو بھی تھا کیونکہ بوجہ مرور زمانہ روما کے تمدن اور ادبیات میں جمہوریت پسند اور قدامت پسند فریقوں میں ایک حد فاصل قائم ہوگئی جس کی وجہ سے واقعات حالیہ کا بلا رورعایت تحریر میں لانا دشوار تھا۔ جنگ اطالیہ کے جو تذکرے ہم تک پہنچے ہیں ان میں بلاشک وشبہ سولا کے موافق روایات غالب ہیں۔ روایات مذکور کے اثر سے واقعات کے صحت کے ساتھ بیان کرنے میں جو کمی ہوئی ہے اس کا کماحقہ تعیّن کرنا

لہ پیٹر نے اپنی تاریخ میں سیسینا کی تاریخ کے منتشر ٹکڑوں کو جمع کیا ہے جن سے تفصیلی حالات تو بہت کم معلوم ہوتے ہیں البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ نہایت سختی کے ساتھ ہوئی اور روما کی اندرونی مشکلات پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے۔

باب ۴۴ ایک نہایت مشکل اور نازک کام ہے میریس اور سولا کی سوانح عمریوں میں پلوٹارک اس جنگ کا تفصیل کے ساتھ مطلق ذکر نہیں کرتا۔ اس نے صرف ایک کلیہ لکھدیا ہے یعنی اس جنگ سے میریس کی شہرت گھٹ گئی اور اس کے رقیب کی شہرت بڑھ گئی مگر یہ نتیجہ غالباً اس نے سولا کے خود نوشتہ سوانح سے اخذ کیا ہے۔ لیوی[۱] کی تاریخ کے اس حصے کے ضائع ہوجانے سے واقعات کثیر ہماری نظروں سے چھپ گئے ہیں جن سے غیر واضح واقعات پر روشنی پڑسکتی۔ جو خلاصے موجود ہیں اور فلورس، یوٹروپیس، آروسیس اور دیگر مصنفین کے مختصر خلاصوں میں اس کی تصنیف کی جو جھلک ہے اس سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ سولا کے موافق روایات کا اس پر بھی اثر تھا۔ ڈائوڈورس[۲] کے باقی ماندہ اوراق میں بھی اس جنگ کے متعلق چند قابل لحاظ تفصیلی واقعات مندرج ہیں خصوصاً متحدین کے دستور اساسی کے متعلق اس جنگ کا مفصل ترین تذکرہ جو موجود ہے ایک دوسرے یونانی مصنف اپین[۳] کا لکھا ہوا ہے۔ یہ شخص ایمان دار ہے اور پھر دوسری صدی مسیحی کے کسی مورخ کو ان جذبات سے کوئی تعلق نہ تھا جن کی وجہ سے اس جنگ کے تذکرے ناقابل اعتبار رہیں۔ مگر بعض واقعات کو اس نے حذف کردیا ہے اور کہیں کہیں غلطی بھی کی ہے جس کی وجہ سے اس مورخ کی شہادت کو نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ ویلیس[۴] نے جو کچھ لکھا ہے گو وہ مقدار میں کم ہے اور عام واقعات سے متعلق ہے مگر تاہم قابل قدر ہے۔ ویلیس گو اطالوی الاصل تھا مگر اپنے بزرگوں میں سے

---

[۱] لیوی خلاصہ ۷۲-۷۶ فلورس دوم ۶- یوٹروپیس پنجم ۳- آروسیس پنجم ۱۸- وکٹر ۶۳-۶۷-۷۲-۷۵-۷۶-

[۲] ڈائوڈورس ۳۷-

[۳] اپین یکم ۳۸-۶۴ مع حواشی اشٹر خاں ڈیوڈسن-

[۴] ویلیس دوم ۱۵-۱۸، ۲۰-۲-۲۱-۱-۲۹-۱-

باب ۴۳

ایک شخص کا تذکرہ کرتا ہے جس نے اس نازک موقع پر روما کا ساتھ دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی تیقن کے ساتھ متحدین کے مقاصد کو مبنی بالانصاف قرار دیتا ہے۔ دوسرے مصنفین نے متفرق واقعات کا جستہ جستہ ذکر کیا ہے سسرو کے اقوال کی اہمیت بھی موقع اور محل کے لحاظ سے ہے اسٹرالو[۱] (جغرافیہ نویس) اور پلینی اولے کی تصانیف اور ویلیرس میکسی مس اور فرانٹی نس کی روایتوں سے کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ڈائون کیسس[۲] کی تاریخ کے حصۂ متعلقہ کے دو چھوٹے مگر اہم ٹکڑے باقی ہیں۔ ان مختلف روایات میں بہت سے اختلافات ہیں[۳]۔ واقعات مختلف اشخاص اور مقامات سے متعلق کردیے گئے ہیں اور ایک اہم دستوری معاملے کے متعلق شہادتوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ مصنفین حال کی جدت اس کے رفع کرنے سے قاصر ہے۔ مگر فی الجملہ ہمارے ماخذ میں بجائے اختلاف کے اتفاق زیادہ ہے۔ البتہ واقعات کی صحت کے معلوم کرنے میں شہادت کا ناکافی ہونا سد راہ ضرور ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دھندلی روشنی میں راہ طے کر رہے ہیں اور تیقن کی جو جھلک کہیں کہیں نظر آجاتی ہے اس سے بجائے اس کے کہ ہم کو تاریک مقامات کو طے کرنے اور راستہ ٹٹولنے میں مدد ملے ہماری آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

اطالیہ کا سیاسی جغرافیہ

(۴۴۲) اب ہم اطالیہ کے نقشے[۴] کو پیش نظر رکھ کر شمال سے جنوب تک اس پر نظر ڈالیں گے اور بتائیں گے کہ بغاوت کے مشتعل ہونے کے وقت

---

[۱] اسٹرابو پنجم (کل) ششم (۱)۔

[۲] ڈائون کیسیس ۹۸-۱۰۰۔

[۳] پینا کا محاصرہ بطور ایک مثال کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ ڈائوڈورس ص ۳۷، ۱۹، ۲۰ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ شہر روما کا طرفدار تھا مگر ویلیرس میکسی مس (پنجم ۷، ۷) رومنوں کو محاصرہ کنندہ بتاتا ہے۔ غالباً پہلا بیان صحیح ہے پینا کے دو محاصرے ہونا غالباً صحیح نہیں۔

[۴] اس فقرے میں بیلوچ کی کتاب ڈراٹالش بنڈ (مع نقشہ) اور سلسلہ کیپولر۔ گرنڈی (برتے) اطالیہ کے نقشوں سے مدد لی گئی ہے۔

کن کن طریقوں سے ملک کے خط وخال اور سیاسی جغرافیے سے فوجی حالات پر اثر پڑا۔ مناسب ہوگا کہ وسیع جزیرہ نما کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر ایک پر حرف (ح) یا (ر) لگا دیے جائیں تا کہ معلوم ہو کہ کس میں حلفا کو غلبہ تھا اور کس میں رومنوں کو؛

گال ما سوائے آلپس اور لیگیوریا سے ہمیں کوئی سروکار نہیں کیونکہ لاطینیوں اور شہریوں کی زبردست نو آبادیاں اور وہ لوگ جو ضبط شدہ اراضی پر آباد کر دیے گئے تھے ہر صورت میں اضلاع مذکور کو روما کے لیے محفوظ رکھ سکتے تھے۔ قوم گال کے متفرق افراد بہ حیثیت اجیر سپاہیوں کے حلفا کی افواج میں شامل تھے مگر یہ لوگ غالباً کوہ آلپس کے ادھر وار کے باشندے تھے۔ اضلاع ماورائے آلپس کے علاوہ گالیوں کے دوسرے قبائل کے سپاہی بھی روما کی فوج میں شامل تھے یا نہیں اس کے متعلق ہمیں علم نہیں مگر کچھ عرصہ قبل ہی سے لیگیوری اس کی فوج میں بھرتی ہو رہے تھے اور غالباً اس موقع پر بھی ان کو بھرتی کیا گیا ہوگا۔ اطالیہ خاص کی حدود کا آغاز شمال مشرق میں ایسس اور شمال مغرب میں میکرا سے ہوتا تھا؛

(ح) ایٹروریا اور امبریا کے شمالی حصے ابھی تک اپنے قدیم باشندوں کے قبضے میں تھے جن کی حیثیت حلفا کی تھی۔ ایٹروریا کے امرا اور وہ شہر جن میں وہ آباد تھے دونوں روبہ انحطاط تھے مگر اب بھی کثیر التعداد فوج اس ضلع میں جمع ہو سکتی تھی۔ تاریخی زمانے میں اہل ایٹروریا نے کبھی بکار آمد باہمی اتحاد کا ثبوت نہیں دیا تھا۔ امبریا کے حلفا ایک پہاڑی ضلع میں آباد تھے اور اپی نائن کے سلسلۂ کوہی کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت دشوار رہے ہوں گے اس خطے میں بھی بے چینی کا موجود ہونا نتیجے سے ثابت ہوا مگر بروقت اہل ایٹروریا و امبریا نے روما کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا؛

(ا) اس کے بعد رومن مقبوضات کا ایک وسیع قطعہ ہے جو اطالیہ کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک پھیلا ہوا ہے۔ شمال مشرقی

نقشۂ اطالیہ ۹۰ ق م (جس میں روما کے مقبوضات ہلکی سیاہی سے دکھائے گئے ہیں (روما پر صلیب بنا دیا گیا ہے) اہل روما کی لاطینی نو آبادیاں گہری سیاہی سے اور حلفا کے مقبوضات سفید ہیں۔ نقط زدہ خط اب اطالیہ کی سرکاری حد از میسکرا (مغرب) تا الیسس (مشرق) ہے۔ خط ج۔د میسکرا سے روبی کن تک ہے۔ سرکاری حدود کے آگے بڑھنے کے متعلق دیکھو فقرہ (۲۱۹) یہ نقشہ بیلوچ کی کتاب "اٹالیش بنڈ" سے لیا گیا ہے۔

ساحل پر شمال میں آرڈیمنٹم کی لاطینی نوآبادیاں اور جنوب میں ہیا ٹریا اس ساحلی قطعے کی حدود جو بالکل یا قریب قریب سارا اہل روما کا تھا جنوب مغرب میں جو قطعہ ملک کوسا کی لاطینی نوآبادی سے آسٹیا تک ہے وہ شہریوں کی نوآبادیوں کی وجہ سے خوب محفوظ تھا۔ اندرون ملک میں جنوبی ایٹرریا مشرقی امبریا اور سبکینیم کے بڑے بڑے اضلاع آگر روماینس (آراضی اہل روما) کی قسم سے تھے جن پر بڑے بڑے زمیندار قابض تھے یا رومن مستعمرین جنھیں قطعات اراضی دیے گئے تھے یا قدیم باشندے جن کو (ابتداءً نیم شہری بنایا گیا تھا) مگر اب پورے حقوق شہریت حاصل تھے اور شمال میں ساحل پر یا اس کے قریب شہریوں کی نوآبادیاں تھیں۔ ان کے علاوہ بہت سی لاطینی نوآبادیاں بھی تھیں جن کو اہل روما کی شمالی پیش قدمی کے آثار کہنا بجا ہوگا اسی قطعۂ ملک کی حدود میں جو بالکل روما کا تھا حلفا کی بھی چند بستیاں تھیں مثلاً اہل امبریا کا شہر کامیرینم اور یونانی بانیم یونانی شہر اینکونا جو شمالی مشرقی ساحل کا سب سے بڑا بندرگاہ تھا۔ یہ دونوں مقام وفاداری پر قائم رہے مگر اہل پکینیم کا شہر ایسکولم بغاوت کا مرکز ہوگیا۔ اس شہر کے بالکل علیحدہ ہونے سے باغی سرغنوں نے اس کی حفاظت کی بہت کوشش کی اور اس کے جغرافیائی موقع کے لحاظ سے اہل روما بھی اس پر قبضہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ اس خط پر واقع تھا جس کے ذریعے سے متحدین امبریا اور ایٹرریا کے حلفا سے فوجی تعلق پیدا کر سکتے تھے اور اسی تعلق کو روکنا اہل روما کے پیش نظر تھا۔ ایسکولم کے جنوب میں قوم سابن کا پہاڑی ملک تھا مگر یہ لوگ بالکل رومن ہوگئے تھے اور ان کو پورے حقوق شہریت مل چکے تھے جس کی وجہ سے یہ ملک گویا روما کا ایک قلعہ ہوگیا تھا۔ اس لیے اپی نائن کے سلسلۂ کوہی کو طے کرنا یا سلسلۂ مذکور کے شمال کی طرف جا کر امبریا اور ایٹرریا میں بغاوت مشتعل کرنا یا وہاں کے باغیوں کو امداد پہنچانا سخت دشوار تھا اور متحدین کے سپہ سالار اس امر کو صرف روما کی موجودہ کمزوری کی وجہ سے ممکن خیال کرتے تھے۔

(۱) شہر روما کے شمال میں اس اہم قطعۂ ملک سے ملحق شہر مذکور کے مشرق اور جنوب مشرق کے اضلاع تھے جن میں اہل روما کا اقتدار عرصۂ دراز سے قائم تھا مشرق میں کارسیولی اور البا کی لاطینی نو آبادیاں تھیں جو قبیلۂ مارسی کی شمالی سرحد کی نگہ بانی کرسکتی تھیں اور قدیم لاطینی اور ہرنکی حلفا کی ریاستیں جو اپنی وفاشعاری پر قائم تھیں ان سے ملی ہوئی روما کی سرکاری اراضیات تھیں جن پر ایسی جماعتیں قابض تھیں جو عرصۂ دراز سے سلطنت روما میں شامل ہو گئی تھیں اور ایام قدیم کی چند لاطینی نو آبادیاں بھی تھیں۔ روما کی جنوبی پیشقدمی اور سامینوں کے ساتھ جو زمانۂ قدیم میں لڑائیاں ہوئیں تھیں ان کی یادگاریں وہ لاطینی اور شہری نو آبادیاں تھیں جن سے ساحل اور کیمپینا کی سڑکوں کی حفاظت ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اس خطۂ ملک میں تمام پرانے قبائل اور اتحاد معدوم ہو چکے تھے اور قبائل ایکوئی، واسکی، آرونکی اور سیڈیکینی کے جو افراد باقی رہ گئے تھے سب رومن ہو چکے تھے۔ عرصۂ دراز سے امن و امان کے قائم رہنے اور فن زراعت میں تغیرات کے ہونے سے جنوب ایٹروریا کی طرح اس ملک میں بھی آزاد باشندوں کا فوجی جوش ایک حد تک کم ہو گیا تھا مگر تاہم ان اضلاع کی صورت ایک زبردست قلعے کی تھی جس سے روما پہنچنے کے راستوں کی حفاظت ہوتی تھی؛

(ح) رومن مقبوضات مذکورۂ بالا کے شمال اور مشرق میں چھوٹی پہاڑی قوموں یعنی مارسی، پیلگنی، ویسٹنی اور ماروکینی کے مسلسل مقبوضات تھے جو اپی نائن سے بحیرۂ ایڈریاٹک کے ساحل تک پھیلے ہوئے تھے ان کے جنوب میں باقی ماندہ سامنی تھے اور ان کے مشرق میں ساحل پر فرینٹانی تھے۔ یہ قبائل مثل اپنے آباد اجداد کے ایک حد تک جماعتوں میں متحد تھے بحیثیت حلفا کے روما کے لیے ان کی امداد نہایت قیمتی تھی کیونکہ اطالیہ کے بہترین پیدل سپاہی اسی خطۂ ملک کے تھے اور انھیں کی بدولت روما کو بہت سی معرکہ آرا لڑائیوں میں کامیابی نصیب ہوئی تھی اور چونکہ مثل رومنوں کے ان کی فوجی تربیت ہوتی تھی اور ہتھیار بھی وہی ہوتے تھے اور ان کے افسر بھی

باب ۲۳

اچھے تھے لہذا ان سے بہتر سپاہی مشکل سے مل سکتے تھے۔ مگر مثل تجربہ کار رومن سپہ سالاروں کے اُن کے سپہ سالاروں کو افواج کی تعداد کثیر کی کمان کرنے کا تجربہ نہ تھا اور ان کے لئے یہ بھی ممکن نہ تھا کہ فوراً ایک بکار آمد اتحاد عمل پیدا کریں جس کی فوجی حکمت عملی کی کامیابی کے لیئے ضرورت ہے۔ اقوام مذکور میں سے جو شمال میں تھیں ان میں سے مارسی روما سے قریب ترین تھے اور اس وجہ سے اس جنگ کو جنگ مارسی کہتے ہیں اس قوم کا یہ فریضہ قرار دیا گیا تھا کہ روما کو شمال میں جنگ میں مشغول رکھے اور اگر ممکن ہو تو امبریا اور ایٹروریا کے حلفا کو ہتھیار اُٹھانے پر آمادہ کرے۔ جنوبی یا سامنی حصے کے ذمے دیگر فرائض تھے۔ سامنیوں کے ملک میں الیسرنیا کی لاطینی نوآبادی تھی اس قلعے کے لیئے فریقین میں خوب جنگ ہوئی کیونکہ قابض کے لیئے یہ قلعہ نہایت مفید تھا؛

مارسی

سامنی

(۱) قبائل کے اس مجموعے کے جنوب میں جو بغاوت کا مرکز تھا کیمپینیا کا زرخیز خطہ واقع تھا جہاں اراضی سرکاری (آگر رومانا) کے وسیع خطے تھے جن پر ضلع کیپوا میں سرکاری پٹہ دار اور ساحل پر نوآباد شہری قابض تھے۔ وسط میں نولا اور نوکیریا سے لیکر اندرون ملک میں نیو پولیس تک حلفا کے شہر تھے اور خلیج کے کنارے بھی چند شہر تھے اس خطے میں کئی تمدن دوش بدوش موجود تھے۔ قدیم سامنی فاتحین کی اولاد بہ تعداد کثیر موجود تھی اور زبان آسکن اور قوم سابیلی کی روایات مفقود نہیں ہوئی تھیں۔ بحری اضلاع میں یونانی اثر ابھی تک غالب تھا جو غالباً روما کے موافق تھا۔ مگر اس یونانی اثر کی موجودگی کی وجہ سے اندرونی اضلاع میں رومن تمدن جاری نہ ہو سکا اور اسی لیئے ان کی وفاداری مشتبہ رہی اور یہ نواح جنگ کے بڑے مرکزوں میں رہا۔ تاہم ابتداً کیمپینیا اہل روما کے قبضے میں تھا اور متمردین اس کے ذرائع کو اپنے قابو میں صرف لڑ بھڑ کر کر سکتے تھے جس پر وہ بالکل تیار تھے۔ زمانہ موجودہ کے گھٹے ہوئے ضلع سائینم کے جنوب مشرق میں بنیوونیم اور لوکیریا کی لاطینی نوآبادیاں تھیں اور ان کے

باب ۱۷

درمیان میں اہل لیگیوریا کی ایک بستی تھی جو یہاں منتقل کر دیے گئے تھے۔ یہ اہل روما کی ایک چال تھی یعنی اُنھوں نے شمال کے سامینوں اور ان کے ہم نسل قبائل ہرپینی اور لوکانی کے درمیان ایک حد فاصل کر دی تھی۔ اس رومن خطے کو گھیر کر علیحدہ کر دینا یا اس میں گھس کر فتح کر لینا باغی سرغنوں کا مقصد تھا۔

(ا) لوکانیا کا جنوبی ساحل اور خالکتائے پیسٹم سے کوسپا دتھوری ای) تک رومنوں یا وفادار حلفا کے قبضے میں تھا اور جزیرہ نمائے برُوئی کے حالات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس جنگ سے اس کو تعلق نہیں ہے۔

(ح) ہرپینی اور اندرون ملک کے لوکانی قدیم سابیلی حملہ آوروں کی اولاد تھے اور ان کا ملک گویا سامینیم کا ایک جزو تھا جس کو روما نے فتح کر کے اپنے مقاصد کے لیے ان کے ہمقوموں سے علیحدہ کر دیا تھا۔ ان کی بغاوت سے متحدین کے ملک میں ایک رقبہ کثیر کا اضافہ ہو گیا۔ ان کی فوجی امداد بھی نسبتہً قابل قدر تھی یا نہیں ذرا مشتبہ ہے۔ وینوسیا کی بڑی لاطینی نو آبادی جنوبی باغیوں کے پہلو میں گویا ایک خار تھی اور اس پر قبضہ کر لینا ان کا مقصد اولین تھا۔

(ح ۲) اقوام مذکورۂ بالا کے شمال میں وہ خطۂ ملک ہے جو ایپولیا کے نام سے عموماً مشہور ہے اور جس میں وہ قدیم باشندے آباد ہیں جن کو سابیلیوں نے جنوب کی طرف بھگا دیا تھا۔ اس لیے اس کی آبادی میں یگانگی نہ تھی اور اس کے مختلف اجزا کو آپس میں مل کر کام کرنے کے لیے متحد کرنا دشوار تھا۔ سرکاری اراضی کا ایک قطعہ بھی اسی خطے میں تھا اور سیپانٹم کی شہری نو آبادی بھی۔ دیگر اضلاع کی طرح ایپولیا میں بھی بغاوت پھیلی تھی مگر اس کو مشتعل کرنے کے لیے متحدین کی ایک فوج کی موجودگی اور وینوسیا پر قبضہ ضروری تھا۔

(د) اطالیہ کی جنوبی مشرقی ایٹری کا کو بالکل جنگ سے تعلق نہ تھا۔

برنڈلیسیم میں ایک لاطینی نو آبادی اور ٹارنٹیم میں ایک شہری نو آبادی کے ہونے سے ان اہم بندر گاہوں پر اہل روما کا قبضہ ہونا یقینی تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ بحری تجارت کے تمام مرکز رومنوں کے قبضے میں تھے اور ان کو بندر گاہوں کی طرف سے کسی قسم کا کھٹکا نہ تھا کیونکہ جو حلفا کے قبضے میں بھی تھے مثلاً نیوپولیس اور ریجیئم زیادہ تر یونانی تھے جو روما کو اپنا آقا خیال کرتے تھے؛

روما کے فوجی مقاصد

(۴۴۳) اس بغاوت عظیم کو سمجھنے کے لئے اطالیہ کے جغرافیے پر نظر ڈالنے میں ہمارے لیئے ضروری ہے کہ حلفا کے اہم فوجی اغراض کو واضح کر دیا جائے۔ ان کے دفع کرنے کے لیئے اہل روما نے جو تجاویز کی تھیں اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے؛

(ا) اہل ایٹروریا اور امبریا کو اصلی باغیوں سے علٰحدہ رکھا جائے اور اضلاع مذکور میں بغاوت نہ ہونے دیجائے اور اگر ہو تو اس کا فوری انسداد کیا جائے۔ اس غرض سے شمال میں معرکہ آرائیاں ہوئیں، اسکولم کا محاصرہ کیا گیا اور ۹۰ء میں قانون جولیا نافذ کیا گیا؛

(ب) روما کی حفاظت کرنا۔ اس کے لیئے بہترین طریقہ یہ تھا کہ خود مارسی اور دیگر حلفا پر حملہ آور ہوں؛

(ج) کیمپینیا پر قبضہ رکھکر سامنیوں اور جنوب کے متحدین کو مل کر جنگ کرنے سے روکا جائے جنوب کی معرکہ آرائیوں کا مقصد یہی تھا جن کی ابتدا شمال میں بغاوت فرو کرنے کے بعد ہوئی؛

(د) باغیوں کو باہر سے امداد نہ پہنچنے پائے اور روما کے لیئے جس قدر امداد مل سکے لی جائے۔ سمندر کے ساحلوں پر قبضہ ہونے سے یہ مقصد بھی حاصل ہو گیا؛

(ہ) باغیوں کے سپاہیوں کو فرار ہونے پر آمادہ کر کے ان کو کمزور کیا جائے۔ اس کے لیئے ۸۹ء ق م میں قانون پلاٹیا پاپیریا نافذ کیا گیا؛

باب سوم
باغیوں کا دارالسلطنت اور ان کا دستور حکومت

(۴۴۸) باغی حلفا کے لیئے ایک مرکز کی ضرورت تھی جو ان کی متحدہ حکومت کا صدر مقام بھی ہوتا۔ اس کام کے لیئے شہر کارنی نیم کا انتخاب کیا گیا جو کوہ اپی نائن کے مشرقی جانب قبیلۂ پیلگنی کے ملک میں واقع ہے۔ اس شہر کا نام تحریک حالیہ کی مناسبت سے "اطالیہ" رکھا گیا اور اسلحہ وسامان حرب اور روپے کا ذخیرہ بھی یہیں جمع کیا گیا۔ حلفا کے دستور میں سینٹ اور حکام (مجسٹریٹوں) کے قدیم عناصر موجود تھے۔ ڈائوڈورس نے جو تفصیلی حالات بیان کیئے ہیں اگر ان کو قابل وثوق خیال کیا جائے تو سینٹ کے ۵۰۰ اراکین تھے۔ اس جماعت کو جملہ اقتدارات حوالے کیئے گئے تھے مورخ یہ نہیں بیان کرتا کہ اقتدارات کس نے حوالے کیئے تھے مگر اس امر میں شک نہیں کہ یہ اراکین کسی نہ کسی طور پر اقوام متحدہ کے نائبین تھے اور ہر ایک رکن رکین اتحاد کے نائب اس جماعت میں موجود تھے کیونکہ سینٹ کی محدود تعداد کی اس کے علاوہ کوئی توضیح نہیں ہوسکتی ایک نہایت نازک موقع پر اشتراک عمل کے لیئے ایسی با اقتدار جماعت کی ضرورت تھی۔ جو بہ لحاظ قانون وہی تھی جو روما کی سینٹ بہ لحاظ واقعات تھی مگر ہمکو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ یہ وسیع اقتدارات ایام امن میں بھی باقی رہتے۔ اراکین سینٹ منتخب افراد تھے جو اپنی سلطنتوں کے سرغنہ تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کو اپنی جماعت میں سے تقررات کرنے کا اختیار دیا گیا تھا یعنی مجسٹریٹوں سپہ سالاروں کا تقرر اور ایک منتخب کونسل کا تقرر مشترک مفاد کے معاملات پر غور کرنے کے لیئے اب انھوں نے روما کے دستور کی نقل شروع کردی تھی اور سینٹ نے عہدہ داروں کی جماعتوں (کالج) کے طریقے پر عمل کرنا شروع کردیا۔ ہر سال دو کانسل اور بارہ پریٹر مقرر کرنے کی

۱؎ اس امر کی اہمیت کو نیسین نے لینڈ یسکنڈ یکم ۳۰۴ میں باغیوں کے دارالسلطنت کے متعلق خوب ثابت کیا ہے کارنی نیم ایک زبردست قلعہ تھا مگر بمقابلہ روما کے سمندر سے اس کی مسافت کمی تھی۔

تجویز کی گئی۔ اغراض جنگ کے لیئے اطالیہ کو دو صوبوں میں ایک ایک کانسل کے تحت تقسیم کیا گیا اور ہر کانسل کے ماتحت چھ پریٹر تھے۔ شمالی حصے کی کمان کیو یاپیے ایڈنیس سیلو (مارسی) کے سپرد کی گئی اور جنوبی حصے کی سی۔ یاپیس میوٹیلس (سامنی) کے جن بستیوں کے متعلق شبہ تھا کہ ان کا رحجان روما کی طرف ہے ان کو اپنا شریک کرنے کے لیئے ان سے احتیاطاً چند شخص بطور کفیل لے لیئے گئے تھے۔ اتحاد کی پختگی کے ثبوت میں ایک مشترک سکہ بھی مسکوک ہوا جس میں کتبہ لاطینی یا آسکن زبانوں میں شمال وجنوب کی زبانوں کے لحاظ سے تھا۔ بہ حالت موجودہ اتحاد کے پختہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا کیونکہ جملہ اقوام اور ان کے سربرآوردہ اشخاص مشترک مقصد کے حصول کے لیئے کوشاں تھے۔ مگر نتیجے سے اصل واقعے کا اظہار ہوتا ہے جو بغاوتوں کی تاریخ میں ایک معمولی بات ہے یعنی اس تحریک کے سرغنے اپنے پیرووں سے زیادہ آگے بڑھنا چاہتے تھے جن میں سے ہزاروں آدمی اس جنگ کو حقوق شہریت روما کے حصول کا ایک زینہ خیال کرتے تھے۔ اگر دوسرے اشخاص مثل یاپیے اڈلیس اور یاپیس ایک جدید مخلوط سلطنت قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر محدود خیالات کے لوگ ان کی اس الوالعزمی کی داد دینے کو تیار نہ تھے اور پھر کسی جدید سلطنت کے مقابلے میں روما بہ لحاظ اپنی گذشتہ کامیابیوں کے لوگوں کو اپنی طرف زیادہ مائل کر سکتا تھا۔ اگر چھوٹی چھوٹی اقوام کو جو منفرداً اپنی ہستی کو قائم نہ رکھ سکتی تھیں کسی بڑی سلطنت میں شریک ہو جانا ضروری تھا تو ان میں سے زیادہ تر لوگ ایسی سلطنت کو پسند کرتے جو عرصہ دراز سے قائم تھی اور خصوصاً جن لوگوں کو روما کے بیرونی مقبوضات سے جلب منفعت کی حرص دامنگیر تھی یہ خیال ان کے دلوں میں ضرور گزرتا ہوگا کہ اگر وہ سلطنت روما کو تہ وبالا کر دیں تو بطور خود وہ ان مقبوضات پر دسترس حاصل نہ کر سکیں گے۔ بالمختصر روما کی طرف سے مراعات کی امید سے اتحاد موجودہ ہر وقت معرض خطر میں تھا۔ لڑائیوں کے لیئے اتحاد اطالی پوری طور پر اپنے بہ دوا آرہا

باب ۱۳

سپاہیوں کی بہادری کی وجہ سے تیار تھا لیکن طولانی جنگ کے لئے وہ اس قدر تیار نہ تھے جتنا کہ بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ صرف سامینوں میں اہل روما سے ایسی سخت نفرت تھی جو شدید نقصانات اور جنگ کے نشیب و فراز کو برداشت کر سکتی تھی ؎

افواج میں غیر ملکی عناصر

(۸۴۵) قبل اس کے کہ ۹۰ء کی باضابطہ معرکہ آرائی شروع ہو جنوری ۹۱–۹۰ء کے موسم سرما میں وقوع میں آئی فریقین تیاری میں مصروف رہے۔ سرولیلیس کا جو حشر ایسکولم میں ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ حلفا اب گیدڑ بھبکی میں نہیں آسکتے تھے۔ اب ملک بحالت جنگ تھا اور باغیوں کو بغاوت کا ثمرہ اولین ایک ایسے طریقے سے ملا جس سے شہنشاہی روما کے اطالی حلفا کے تعلقات کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ سلیسیا کے بحری ڈاکوؤں کا ایک سردار اہل روما کا اسیر ہو گیا مگر کسی طریقے سے اس نے اپنی جان بخشی کرائی۔ گزشتہ نظائر کے لحاظ سے سینٹ نے اس موذی کو ایسکولم کے مجسٹریٹوں کے سپرد کر دیا۔ اس شخص کو بے ضابطہ جنگ میں ید طولے حاصل تھا۔ اس کو آزاد کر دیا گیا اور وہ باغیوں کا ملازم ہو گیا۔ عرصہ قلیل میں اس نے بہت سے ڈاکو جمع کر لیے اور روما کے مطبوضات کو بہت کچھ نقصان پہنچایا۔ سرولیلیس کے علاوہ دیگر رومن حکام بھی گرفتار ہوئے مثلاً لوکانیوں نے جب جنوب میں بغاوت کی تو ایک رومن افسر[۵۲] کو گرفتار کر لیا مگر ایک عورت نے رحم کھا کے اسے چھڑا دیا۔ اسی قسم کے واقعات دوسرے مقامات پر بھی ہوئے ہوں گے ؎

کیوسر ٹوریس[۵۳] گال ماورائے آلپس میں کوئیسٹر تھا اسے حکم دیا گیا کہ اس جنگ کے لئے فوج بھرتی کرے۔ اس امر میں اس نے سعی بلیغ

---

[۵۱] ڈایوڈورس ۷–۳–۱۶–آروسیس پنجم ۱۸–۱۰۔

[۵۲] لیوی خلاصہ ۷۲۔

[۵۳] پلوٹارک سرٹوریس ۴۔ سیلسٹ کیم ۸ مارین برخیر۔

کی اور ایک زبردست گالی فوج کا روما کی موجودہ افواج میں اضافہ ہو گیا۔
لاطینی نو آبادیاں[1] بھی امداد پر تیار رہو رہی تھیں۔ اس سے یہ نہ خیال کرنا چاہیئے
کہ سب نو آبادیاں تیار تھیں۔ اکیولیا کی دور افتادہ نو آبادی اس میں
غالباً شامل نہ رہی ہوگی اور وینوسیا سے بھی فوج نہ آئی ہوگی جو ہر طرف سے
دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔ مگر لاطینی غالباً سب روما کے طرفدار تھے۔
حلفا میں بھی علاوہ یونانی شہروں کے بعض روما کے طرفدار تھے وستنی
کا شہر پناہ اس کی ایک مثال ہے جہاں کے باشندے اپنی اولاد کی محبت
سے بھی جو بطور کفیل لے لی گئی تھی باغیوں کی شرکت پر رضامند نہ ہوئے
مگر اس قسم کی مثالیں شاذو نادر ہیں۔ ضلع مینی میں ایک مقامی امیر[2] نے
ایک لیجن روما کی امداد کے لئے بھر تی کی تھی مگر اس واقعے کا اسی
موقع پر ہونا مشکوک ہے اور مستثنیات سے بھی ہے کیونکہ یہ معلوم
نہیں کہ اس نے ان سپاہیوں کو کیا لالچ دلایا تھا مگر یہ امر واقعی ہے کہ غیر ملکی
سپاہی اس جنگ میں روما کی طرف سے لڑے تھے۔ مثلاً اہل نومیڈیا[3] کی ایک
جماعت کا ذکر ہے اور ممکن ہے کہ دوسرے بھی ہوں۔ انہی ٹھیک کہتا
ہے کہ رومن مصنفین اس امر کو تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ روما کا بیرونی
امداد پر کس قدر انحصار تھا اور اس جنگ کے متعلق ناخوشگوار واقعات
پر پردہ ڈالنے کا اور بھی خیال رہا ہوگا۔ کریٹ کے تیر اندازوں[4] کے قصے سے
ظاہر ہے کہ باغیوں کی فوج میں بھی اجیر سپاہی شریک تھے۔ ایک رومن
کانسل اس شخص کو اپنے موجودہ آقاؤں کو چھوڑ کر رومن فوج میں شریک
ہونے پر آمادہ کر رہا تھا۔ پہلے اس نے تیر انداز کو شہریت روما عطا کرنی چاہی

[1] لیوی خلاصہ۔ ۷۳ سے۔
[2] ویلیس دوم ۱۶۔
[3] اپین بکم ۴۲-۵-۶۔
[4] ڈایوڈورس ۷ ۳-۱۸۔

باب ۴۳

جس پر تیر انداز ہنس پڑا اور کہا کہ میرے لیئے یہ عزت بیکار ہے اور آخر کار کالنسل نے اس کو ایک ہزار درہم کام ختم کرنے پر دینے کا وعدہ کیا۔ المختصر اس معرکہ عظیم کے سر کرنے کے لیئے فریقین نے کافی افواج مہیا کرنے کی کوشش میں جان لڑا دی جس کا ہمارے مختصر مآخذ سے پتہ نہیں چلتا اس لیئے اس جنگ کے بڑے پیمانے پر ہونے اور اس کے اہم نتائج کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کو مبالغہ آمیز نہ خیال کرنا چاہیئے۔

اہل روما کے سپہ سالار

(۴۷۶) متحدین[۱] کی طرف سے ایک سفارت روما میں اسی زمانے میں اپنی گزشتہ خدمات یاد دلانے اور موجودہ دعاوی کے پیش کرنے کی غرض سے آئی مگر سینٹ (سینات) نے ان سے بہ حیثیت ایک خودمختار سلطنت کے گفت وشنید کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ وہ روما کے حقوق سیادت سے دست بردار ہو گئے تھے اور اسی لیئے جب تک وہ ہتھیار نہ ڈال دیں سینٹ (سینات) ان سے نامہ وپیام کرنے پر آمادہ نہ ہو سکتی تھی۔ جنگ کا سلسلہ جاری رہا اور اپپین کا بیان ہے کہ متحدین کی فوج جو میدان جنگ میں تھی اس کی تعداد ایک لاکھ کی تھی اور ان کے علاوہ مختلف سلطنتوں کی مقامی افواج بھی تھیں۔ اہل روما نے بھی کسی نہ کسی طرح اسی قدر سپاہی میدان جنگ میں بھیجے۔ باغیوں نے البا اور ایسرنیا کا محاصرہ شروع کر دیا تھا اور ان دونوں قلعوں کا محاصرہ اٹھانا نہایت ضروری تھا جب کہ سنہ ۹۰ ع کے دونوں کالنسل ایل جولیس سیزر اسٹرابو اور پی روٹی لیس لوپس میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہر سپہ سالار کے ساتھ پانچ لیگیٹ تھے جو جنگ کے کئی مقامات میں ایک ساتھ چھڑ جانے کی صورت میں فوج کے ٹکڑوں کی سرکردگی کر سکتے تھے۔ حصہ جنوبی میں سیزر کے ماتحت لیگیٹوں میں سولا بھی تھا اور شمال میں روٹی لیس کے ساتھ نبرد آزما میریس تھا اور پامپیس اسٹرابو جو سال مابعد میں کالنسل ہوا۔ دس لیگیٹوں کا انتخاب صرف

---

[۱] اپپین یکم ۳۹۔

باب ۴۳

ہر ایک کی فوجی قابلیت کے لحاظ سے ہوا تھا مگر کانسل حسب سابق عام انتخاب کی رو سے مقرر ہوئے تھے اور غالباً اسی جماعت کے نامزد کیئے ہوئے تھے جو اطالیوں کے حقوق کی مخالف تھی اور جو ڈروسس کے زوال کا باعث ہوئی۔ سیاسی جماعتوں کے باہمی مناقشات کسی صورت سے روما سے دفع نہیں ہوئے تھے۔ علانیہ مخالفت کا تو موقع نہ تھا مگر رعایت پسند امرا کو جنھوں نے ڈروسس کا ساتھ دیا تھا ویریس کے عدالت تحقیقات غداری کی کارروائیوں سے ہر وقت ہراس رہتا تھا۔ مختلف خیالات کے اشخاص میں سیاسی اختلافات کے ہونے کی وجہ سے یہ ممکن تھا کہ اعلی افسروں میں ایک دوسرے پر اعتبار نہ ہو اور یہ بھی ممکن تھا کہ ان اثرات کی وجہ سے میدان جنگ میں آپس میں اتفاق نہ رہے۔

اہل روما کی ابتدائی شکستیں۔

(۶۶۴) سال مذکور میں حصہ جنوبی میں جو معرکہ آرائیاں ہوئیں وہ روما کے لیئے باعث مسرت نہ تھیں۔ کانسل سیزر ایسرنیا کا محاصرہ اٹھانے کی غرض سے گیا تھا مگر شکست کھا کر اسی شہر میں جا گھسا لیکن بہت جلد اس شہر کو اپنی قسمت پر چھوڑ کر وہاں سے نکلا اور پھر شکست کھائی۔ محاصرہ حسب سابق جاری رہا اور ختم سال کے قبل ہی غذا کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے محصورین کو ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ اسی زمانے میں لوکانیا میں ایک رومن فوج کو سخت ہزیمت ہوئی اور باغیوں نے ایپولیا پر حملہ کر کے بہت سے مقامات کو اپنا کر لیا اور اکثر یہ اتفاق ہوا کہ ان کو لڑنے کی بھی ضرورت نہ ہوئی بقول اپین[1] ان مقامات میں اہم ترین وینوسیا کی لاطینی نوآبادی تھی کم از کم اس مقام کے روما کے ہاتھ سے نکل جانے میں کوئی شک نہیں۔ باغیوں کے سرغنہ پاپیس کے نائبین کو ہر طرف فتوحات حاصل ہو رہی تھیں مگر اہل روما کی قوت اور ذرائع کو سخت صدمہ اسی نے اپنی اصل فوج سے پہنچایا یعنی وہ کمپینیا میں گھس پڑا جہاں کوئی رومن فوج اسکے

[1] اپین یکم ۳۹ ، یکم ۴۲-۴۷ -

باب ۴۱

مقابلے کے لئے موجود نہ تھی اور بغاوت کے بہت سے حامی بھی تھے شہر نولا پر غداری سے قبضہ ہو گیا، وہاں کے رومن افسر قتل کر دیئے گئے اور فوج متحدین کے سلک ملازمت میں داخل ہو گئی پاپیس نے ساحل پر پہنچکر اسٹابی اے اور سالرنم پر قبضہ کر لیا۔ اہل نوکیریا[۱] روما کی طرفداری پر اڑے رہے اور باغیوں نے اس کی پاداش میں انکی اراضی کو ویران کر دیا۔ دوسرے شہر بھی ان کے شریک ہو گئے جس کی وجہ سے پاپیس کی فوج میں گیارہ ہزار غلاموں اور آزاد شدہ غلاموں کا اضافہ ہو گیا یہ غلام غالباً اُن امرا کی ملک تھے جو رومن تھے یا روما کے طرفدار تھے۔ اس کے بعد اس نے ایکیرے کے محاصرے کا قصد کیا اور سیزر جس کی فوج میں گالیوں اور نیومیڈیوں کی ایک زبردست جماعت کے آجانے سے اضافہ ہو گیا تھا اس کے مقابلے کے لیئے بڑھا۔ اس موقع پر اطالیہ میں روما کے طرز حکومت کی ایک جھلک ہمیں نظر آتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی شہنشاہی حکومت میں کس قسم کی پیچیدگیاں تھیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نیومیڈیا سے جگرتھا کے ایک بیٹے کو ہٹانے کی ضرورت تھی اسکو قید کر کے ونیوسیا کے حکام مقامی کے سپرد کر دیا تھا کیونکہ اسکی طرف سے روما کو کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا تھا مگر یہ شہر باغیوں کے قبضے میں آجانے سے وہ بھی ان کے قبضے میں آگیا اسکے بعد وہ پاپیس کے خیمہ گاہ میں پہنچا جس نے اس سے سیزر کی نیومیڈی فوج کے ورغلانے[۲] کا کام لیا کیونکہ دونوں افواج ایک دوسرے کے مقابل میں پڑی ہوئی تھیں اور جگرتھا کا اثر اپنے ہم قوموں میں ابھی باقی تھا رومن کانسل کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اس کی افریقی فوج کے سپاہی یکے بعد دیگرے غائب ہوتے جاتے ہیں اور اسلیئے اس نے باقی ماندہ افریقیوں کو ان کے ملک روانہ کر دیا سامینیوں کے سپہ سالار نے اس کے بعد رومنوں کے لشکر پر حملہ کر دیا مگر نقصان کے ساتھ

---

[۱] دیکھو نقشہ نقرہ ۱۰۷ا ۳ میں۔

[۲] اپین بکم ۴۲ -

پسپا ہونا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کامیابی سے روما کی ساکھ کچھ بڑھ گئی مگر غالباً اس سے کوئی نفع نہیں اُٹھایا گیا۔ سیزر غالباً شمال کی طرف ہٹ گیا اور ایکیرے کا محاصرہ جاری رہا۔ کیمپینا کے زرخیز میدانوں[۱] کا راستہ باغیوں کے لئے کھلا ہوا تھا اور اگر اس کے ذرائع آمدنی روما کے دست قدرت سے نکل جاتے جو اس کے قبل ہی سے مالی مشکلات میں پھنسا ہوا تھا تو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا اس کے علاوہ ایسرینا کے سقوط کی وجہ سے وینافرم بھی غداری سے باغیوں کے قبضے میں آگیا۔ سال کے ختم ہوتے ہوتے یہ معلوم ہونے لگا تھا کہ جنوبی اطالیہ میں روما کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ لیکن تذکروں کے کٹ شمنہ ہونے کی وجہ سے شک کی بہت گنجائش ہے۔ ممکن ہے کہ اس سال کی ناکامیوں کو مبالغے کے ساتھ بیان کرکے سال آئندہ کی کامیابیوں کو چمکانا مقصود ہو بہرکیف تفصیلی حالات کا حصہ کثیر ضائع ہوگیا ہے اور جو کچھ باقی ہے وہ واقعات کا محض ایک دھندلا سا خاکہ ہے؛

شمالی اطالیہ کی معرکہ آرائیاں

(۸۴۸) حصہ شمالی میں بھی رومنوں کو سخت ہزیمتیں ہوئیں مگر فی الجملہ اس حصے میں ان کی حالت بمقابلہ جنوب کے بہتر تھی روٹلیس کا مدمقابل پامپیائی ڈیس سیلو تھا اس لئے ضروری تھا کہ روٹلیس کی فوج اور افسر ہر طرح سے قابل کار اور ضابطۂ فوجی کے پابند ہوں مگر بدقسمتی سے اس کے افسروں[۲] میں چند ایسے افسر تھے جن پر سیاسی اختلافات کی وجہ سے اس کو شبہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل مارسی کے سپہ سالار کو رومن فوج کی نقل و حرکت کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ آخر میں جا کر یہ معلوم ہوئی کہ رومن فوج میں اہل مارسی کے جاسوس موجود ہیں اس واقعے سے فوج میں کھلبلی مچ گئی کاسل

---

[۱] سسرو (deleg agr دوم ۸۰) میں بیان کرتا ہے کہ دیگر ذرائع آمدنی کے میسر نہ آنے کی صورت میں کیمپینا کی مالگزاری سے سلطنت روما بڑی بڑی افواج میدان جنگ میں رکھ سکتی تھی۔

[۲] ڈایون کیاسیس ۹۸-۱۔

کے نائبین کو سخت شکستیں ہوئیں پر پلینا کی فوج کا زیادہ حصہ ضائع ہو گیا اس لئے کانسل نے اس کو برطرف کر دیا اور اُس کے باقی ماندہ سپاہیوں کو میریس کے جزو فوج میں شریک کر دیا۔ مگر پختہ کار سپاہی (میریس) نے جب اس کو انتظار کرنے کا مشورہ دیا تو اُس نے نہ مانا اور کمین گاہ میں جا پھنسا جو اہل مارسی کے ایک سپہ سالار بی ڈٹیس اسکیٹو (یا کیٹو) نے اس کے لئے تیار کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رومنوں کو سخت شکست ہوئی اور خود کانسل بھی مارا گیا مگر میریس نے جو قریب ہی تھا دشمن کی خیمہ گاہ پر جس کی کافی حفاظت کا انتظام نہیں کیا تھا موقع سے حملہ کر کے ان کے ذخائر پر قبضہ کر لیا اور موقع جنگ سے ان کو نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ جدید کانسل کا انتخاب نہ ہو سکتا تھا کیونکہ سیزر جنوب میں سخت مشغول تھا اور اس کے علاوہ کوئی سپہ سالار موجود سینٹ (سینات) کے حکم سے حصۂ شمالی کی کمان میریس اور کائی پیو کے سپرد ہوئی جس نے ڈروسس کی مخالفت کی تھی۔ کائی پیو کے کمان میں شریک کئے جانے سے ظاہر ہے کہ سینٹ (سینات) میریس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتی تھی کیونکہ نہ تو سر حکومت جماعت اس کو پسند کرتی تھی کیونکہ وہ میریس کو حلفا کا ہمدرد خیال کرتی تھی اور نہ امراد آپ ٹی میٹ (جن کا رجحان سولا کی طرف تھا۔ مگر کائی پیو کسی صورت سے پامپیا ائی ڈٹلیس کا مدمقابل نہ تھا جس نے اس کو دھوکھا دیکر اپنے دام میں پھانس لیا اور اس کو اور اس کی فوج کے ایک حصۂ کثیر کو تہ تیغ کر دیا۔ اس کے باقی ماندہ سپاہیوں کو میریس نے لے لیا اور بہت جلد مارسی اور دوسرے باغیوں کی فوج پر فتح حاصل کی یہ غالباً وہی جنگ ہے جس میں بقول اپین (کیم ۴۶) سولا بھی ایک دستہ فوج کے ساتھ موجود اور سرگرمی کے ساتھ اس میں شریک تھا۔ مگر معلوم نہیں کہ آیا سولا کسی وجہ سے جنوبی حصے سے شمالی حصے کو منتقل کر دیا گیا تھا (غالباً میریس کی نگرانی کے لیئے) یا کانسل سیزر کے اس سے اتفاقی ہو گئی تھی یا یہ تمام قصہ محض فرضی ہے اور سولا کی عظمت کو بڑھانے کے لیئے تراشا گیا ہے اور اپین نے بے سمجھے بوجھے اس کو نقل کر دیا ہے۔ دوسرے حصوں میں جنگ کی حالت

باب ۱۳

یکساں نہ تھی۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رومن سپہ سالار نے پیلگنی کو شکست دی مگر یہ لڑائی غالباً ان کے ملک میں نہ ہوئی ہوگی کیونکہ باغیوں کے دارالسلطنت کارفی نیم پر ان کی لشکر کشی کرنے کا کہیں ذکر نہیں۔ دوسری جانب پامپیس کے مقابلے پر جو پیکینم میں تھا متحدین کے تین سپہ سالار آ گئے اور اس کو فرمم کی لاطینی نوآبادی کی طرف پسپا ہونا پڑا۔ یہاں آکر وہ رک گیا مگر سروس سلپی کیس جس نے پیلگنی کو ہزیمت دی تھی اسکی امداد کو پہنچ گیا۔ دشمنوں کو شکست فاحش ہوئی اور اُنھوں نے ایسکولم میں جاکر پناہ لی جس پر قبضہ کرنا پامپیس کا مقصد تھا۔ اس شہر کو سزا دینے کا رومنوں نے تہیہ کرلیا اور محاصرہ فوراً شروع کردیا گیا مگر شمالی حصے میں رومنوں کی قطعی کامیابی مشتبہ تھی اور میریس کی حکمت عملی یہ تھی کہ حد درجہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ پلوٹارک (میریس ۳۳) نے جو واقعہ نقل کیا ہے اس کا تعلق غالباً اسی زمانے سے ہے۔ اس نے بیان کیا ہے کہ پامپی ایڈیس نے میریس کے پاس طنزاً کہلا بھیجا کہ "اگر تم بڑے سپہ سالار ہو تو بڑھو اور مجھ سے آکر لڑو" میریس نے جواب دیا کہ اگر تم بڑے سپہ سالار ہو تو مجھے ایسی صورت میں لڑنے پر مجبور کرو جب کہ میں نہیں لڑنا چاہتا۔ یہ نقل صورت حال کے مناسب ہے اور ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو۔ اسکے بعد مارسی کے ساتھ ایک دوسری لڑائی کے ہونے کا ذکر ہے مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا مگر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ایسکولم کے محاصرے کے لئے دشمن کی اصل فوج کو روکنے کی ضرورت رہی ہوگی اور یہ کہ حصہ شمالی میں اہل امبریا اور اٹروریا کی بغاوت کی خبروں کے مشہور ہونے سے انتشار پھیل رہا تھا۔ باوجود تذکروں کے تشنہ ہونے کے ہم ان سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ میریس کی خدمات قابل قدر تھیں اور ختم سال پر کمان سے سبکدوش ہونے کی وجہ یہ نہ تھیں کہ اس کی قابلیت اور سرگرمی میں کمی آگئی تھی بلکہ اور وجوہ تھیں۔

قانون جولیا

(۸۴۹) میدان جنگ سے ناموافق خبروں کے متواتر آنے سے اہل روما سخت متوحش ہو رہے تھے۔ کانسل روٹلیس اور دیگر سربرآوردہ اشخاص کی تجہیز و تکفین سے اس قدر مایوسی پھیل گئی تھی کہ سینٹ (سینٹس ۲) نے حکم دیدیا

جو شخص جہاں مرے وہیں تہ خاک کر دیا جائے۔ بہ حیثیت مجموعی اس مجلس عظمیٰ نے اس نازک موقع پر عقل سلیم کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہ دیا اور امراے روما نے بھی اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ ان میں اپنے آبا و اجداد کا جوہر عالی باقی ہے۔ اسی زمانہ یعنی غالباً سنہ ۹۰-۹۱ء کے موسم سرما میں روما میں یہ خبر پہنچی کہ امبریا اور اٹروریا کے حلفا نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا ہے جس کا عرصہ سے خوف تھا۔ اضلاع مذکور اس وقت تک روما کی امداد کے لئے فوجیں بھیجتے تھے یا نہیں یا انھوں نے صراحتہً یا کنایتہً انکار کر دیا تھا اس کا کہیں ذکر نہیں ان کی بغاوت کی وجہ سے سینٹ (سینات) یہ اندازہ کر سکتی تھی کہ وقت واحد میں شمال میں دشمن کا مقابلہ کرنا جو اٹروریا اور امبریا کی بغاوت کی وجہ سے قوی ہو گیا تھا اور پھر جنوب میں سابقہ نقصانات کی تلافی کرنا سخت دشوار ہے۔ بلکہ شہر روما خود معرض خطر میں پڑ جائے گا اور شمالی افواج کو روما کی حفاظت کے لئے واپس بلانا مصلحت فوجی کی نظر سے ناقابل عمل ہوگا اس کے علاوہ نہ صرف ایسکولم کا محاصرہ اٹھا دینا پڑتا بلکہ حملہ آوری سے جو اخلاقی اور مادی منافع حاصل ہوئے تھے سب دشمنوں کی طرف منتقل ہو جاتے اور روما کی بربادی میں زیادہ عرصہ نہ لگتا اب مراعات کا وقت آگیا تھا او سنہ ۹۰ء کے اواخر میں اس مسئلے کی طرف کافی توجہ ہوئی کانسل سیزر سنہ ۸۹ء کے انتخابات کے انتظام کے لئے روما واپس آگیا تھا۔ امبریا اور اٹروریا میں بغاوت صرف متحدین کی کامیابیوں کی دیکھا دیکھی ہو گئی تھی اور کوئی ایسی تحریک نہ تھی جو عرصہ دراز سے زیر غور رہی ہو یا جس کا نظام مکمل ہو اور ابھی تک ابتدائی حالت میں تھی۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے افواج فوراً روانہ کی گئیں اور رومن روایات میں مذکور ہے کہ دونوں اضلاع میں اہل روما کو فتح ہوئی۔ مگر فتوحات مذکور سے غالباً کوئی نفع نہیں ہوا اور آخرکار اس جدید خطرے کے رفع کرنے کا بہترین طریقہ یہ خیال کیا گیا کہ بجائے تلوار کے وضع قوانین سے کام لیا جائے۔ اس لئے کانسل نے ایک قانون موسوم قانون "جولیا" پیش کر کے

باب ۲

نافذ کرادیا جس کی رو سے شہریت روما کے حقدار حلفا کی وہ تمام بستیاں قرار دی گئیں جنھوں نے ابتک بغاوت نہیں کی تھی یا فوراً ہتھیار ڈالدینے پر تیار تھیں اہل آئٹروریا نے اس رعایت کو غنیمت سمجھا اور شمال میں فوراً سکون ہو گیا، مگر نہ صرف شمال میں بلکہ تمام اطالیہ میں اس جدید قانون کا اثر محسوس ہونے لگا کیونکہ ہر ایک لاطینی نو آبادی اور حلیف سلطنت کو جو وفاداری پر قائم تھی موقع مل گیا کہ فوراً باضابطہ طور پر اس رعایت کو قبول کر کے رومن ہو جائے اگر کسی یونانی شہر مثلاً نیو پولیس نے اس پر عمل نہیں کیا اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کو متحد باغیوں سے ہمدردی تھی بلکہ مقامی قوانین اور ساتھیوں کی محبت کی وجہ سے۔ اس رعایت سے نہ صرف روما کے دوستوں کی ہمتیں بڑھ گئیں اور ڈھل مل یقین سنبھل گئے بلکہ دشمنوں میں بھی ایسی امیدیں پیدا ہو گئیں جو ان کی آتش غضب کو ٹھنڈی کرنے والی تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ حق شہریت ملنے کے یہ معنی لیئے گئے ہوں گے کہ روما کے شہریوں کے ساتھ مساوات حاصل ہو جائے گی اور جدید شہری ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ مگر یہ کام سال آئندہ کے سینسروں کا تھا اور جنگ کے جاری رہنے کے سبب سے ان جزویات پر باوجود اہم ہونے کے غور نہیں کیا گیا۔ شہریوں کے درج رجسٹر کرنے کا مسئلہ کس طرح پر طے ہوا اس کا ذکر آگے آئے گا۔

جنگ کا رخ بدلتا ہے

(۵۰) اب ۸۹ء کا شروع ہوتا ہے۔ جدید کانسل نے اس پامپیس اسٹرابو اور اہل یورکیس کیٹو تھے۔ پامپیس السیکولم کے محاصرے میں مشغول تھا اور کیٹو اس فوج کا سپہ سالار تھا جو اہل آئٹروریا کی سرکوبی کے لیے بھیجی گئی تھی۔ دونوں کانسل حصہ شمالی ہی میں تھے ممکن ہے کہ دونوں انھیں اضلاع میں رہے ہوں اور اپنے غیاب میں کانسل منتخب ہوئے ہوں۔ جنوبی حصے میں اور کم از کم ضلع کیمپینیا میں سولا بہ حیثیت کیٹو کے نائب کے سرعسکر تھا۔ ساحل کی حفاظت کے لیے سینیٹ (سینیات) نے آسٹیا سے لیکر کیومے تک تمام شہروں میں آزاد شدہ غلاموں کی محافظ فوجیں[1]

[1] یہ رائے کین (صفحہ ۲۰۳) کی ہے اور غالباً صحیح ہے۔ مگر ایپین کی عبارت (دیکھو ۹۹) سے بھی

باب ۴

چھوڑ دی تھیں اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جنوب کے ساتھ جو وسائل آمدورفت سڑک اپیین کے ذریعے سے تھے وہ معرض خطر میں تھے اور اسی لیے بحری راستے کو محفوظ رکھنا مقصود تھا۔ شمال میں باغیوں کے سرغنے امبریا اور اٹیروریا کی بغاوت سے واقف اور وہاں کے باغیوں کو امداد پہنچانے پر تیار رہتے۔ مگر بغاوت کے فرو ہونے کی ان کو اطلاع نہیں پہنچی تھی اور اس لیے اُنھوں نے ایک زبردست فوج موسم سرما کے وسط میں ویران پہاڑی ملک میں سے گذرتی ہوئی باغیوں کی امداد کے لیے بھیجی۔ لیکن اس ملک میں سے گزرنا دشوار تھا اور پامپیس نے ان کا تعاقب کر کے لڑنے پر مجبور کیا اور سخت شکست دی جس میں بہت سے مارے گئے اور باقی ماندہ میں سے بہت سے واپسی میں بھوک اور سردی سے مر گئے۔ کیٹو کے حشر کے متعلق متضاد روایات ہیں۔ اس کے سپاہیوں نے غالباً بغاوت[1] کر دی تھی اور مارسی سے لڑتا ہوا غالباً وہ مارا گیا۔ ایک دوسرا سپہ سالار سیکسٹس جولیس سیزر بھی جو ایسکولم کا محاصرہ کر رہا تھا وہیں مر گیا۔ میریس بھی میدان جنگ سے غائب ہو گیا۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ اس نے علالت کی وجہ سے استعفا دے دیا مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی خصوصاً اس وجہ سے کہ اس کے دشمن اس کو از کار رفتہ ثابت کرنا چاہتے تھے ممکن ہے کہ یہ اُن کی سن گھڑت ہو لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اس کی عمر اب ۶۷ سال کی تھی۔ میدان کارزار سے اس کے غائب ہو جانے کی ایک اغلب توضیح یہ ہو سکتی ہے کہ اپنی خدمات کی قدر نہ کیے جانے کی وجہ سے وہ ناراض ہو گیا ہو کیونکہ جنگ سمبری کے زمانے کی طرح اب بھی اس کا یہی خیال ہو کہ بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا اور بڑھاپے سے اس کے مزاج میں بھی کوئی اصلاح نہ ہوئی ہو گی۔ لیکن بغیر اشد ضرورت کے روما کے امرا اس کو اس کے منصب عالی پر دوبارہ برقرار

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ مترشح ہوتا ہے کہ جہاز بحری راستے کی حفاظت پر متعین تھے۔

[1] ڈایون کیسیس ۱۰۰ ج

باب ۲۲ب

کرنا پسند نہ کرتے ہوں گے اور عوام پسندوں کو بھی سیٹرنِنس کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا تھا یاد رہا ہوگا۔ اگر ۹۰ئہ میں شمال میں روما کو ہزیمت ہوتی تو ممکن تھا کہ میریس کو سرعسکر کیا جاتا مگر اب وہاں حالت بہتر تھی۔ امبریا اور ایٹروریا میں سکون ہو جانے سے نہ صرف وہ افواج آزاد ہو گئیں جو ان کی سرکوبی کے لیے روانہ کی گئی تھیں بلکہ وہاں کے باشندے خود رومن ہو گئے اور حقوق شہریت حاصل کرنے کا پہلا صلہ یہ دیا ہوگا کہ وہ رومن لیجنوں میں بھرتی کر لیے جائیں اس لیے سلطنت کو خطرے سے بچانے کے واسطے میریس کو بلانے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی تھی خصوصاً اس وجہ سے کہ کانسل پامپیس اپنا کام بخوبی انجام دے رہا تھا۔ یہ شخص قابل لحاظ ہے کیونکہ اس کے طرزِ عمل سے شمالی حصے میں عجیب نتائج پیدا ہوئے۔ سسرو جس کی عمر اس وقت صرف ۱۸ سال تھی اس کی فوج میں ملازم تھا اور اس نے پامپیس اور اہل مارسی کے سپہ سالار کی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ قصے کا لب لباب[۱] یہ ہے کہ دونوں سرغنوں میں خصوصاً روما کے سپہ سالار میں کسی قسم کی عداوت نہ تھی ڈایوڈورس[۲] نے سال گزشتہ کے ایک اور عجیب واقعے کا ذکر کیا ہے یعنی میریس اور پاپیا ایڈیس کی افواج برادرانہ طور پر ملیں اور دونوں سپہ سالاروں نے عزیزوں کی طرح گفتگو کی۔ مگر یہ روایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی ہے اور واقعات کو غالباً یہ ثابت کرنے کے لیے کہ قصداً مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ میریس میں رومنوں کی نخوت نہ تھی۔ بہرکیف پامپیس کا تالیف قلوب کی کوشش کرنا جس پر سلطنت روما کو پورا اعتماد تھا نہ یا وہ قابل لحاظ ہے اس کے اس رجحان کے ساتھ کہ قانون جولیا کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس امر کا بھی کہ سیکینٹم کی بغاوت کو فرو کرنے میں اس نے مفتوحین کی تالیف قلوب کی۔ اس شخص میں تدبیر مملکت کا مادہ تھا جس سے میریس عاری تھا اس کے اس رجحان کا عام حکمت عملی کا ایک جزو ہونے کا ثبوت یہ بھی

---

[۱] سسرو فلپک دوازدہم ۲۷۔
[۲] ڈایوڈورس ۳۷-۱۵۔

باب ۱۳

ہے کہ شمالی اضلاع میں بغاوت کے دفع کرنے کے لیے ۸۷ء میں بھی وہ بطور پیرو کانسل اپنے عہدے پر قائم رکھا گیا۔ اس جنگ میں اس کے ساتھ اُس کا بیٹا نے ایس بھی تھا جس کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی اور جو فن حرب سیکھ رہا تھا۔ اس لڑکے کی قسمت میں یہ لکھا تھا کہ پکینم میں اپنے باپ کی ہردلعزیزی سے نفع اُٹھائے[۵۱] اور ایک مشہور سپہ سالار ہو کر زمانہ مابعد میں "پامپی اعظم" کے نام سے موسوم ہو۔

شمالی بغاوت کا انسداد

(۸۵۱) ایسکولم کے محاصرے کا زیادہ ذکر نہیں آتا مگر بلا شک و شبہ شمالی معرکہ آرائیوں کا یہ جزو اعظم تھا[۵۲] اور اگر اس پر قبضہ ہو جاتا تو متحد اقوام زیر سرکردگی مارسی کی ہمت پست ہو جاتی۔ ویلیس نے ایک لڑائی کا ذکر کیا ہے جس میں ۷۵۰۰۰ رومن ۶۰۰۰۰ اطالیوں سے لڑے تھے اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اسی زمانے میں دوسری افواج بھی ملک کے دوسرے حصوں میں مصروف پیکار تھیں۔ غالباً اسی زمانے میں اس شہر کے ایک باشندے مسمی جوڈیلس[۵۳] نے جو اپیولیا میں باغیوں کی ایک فوج کا افسر اعلیٰ تھا محاصرہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ محاصرہ اُٹھانے میں تو اسے ناکامی ہوئی مگر یہ دشمنوں کی صفوں کو چیر کر وہ شہر میں گھس گیا۔ شہر کی حالت سخت مخدوش تھی اس لیے اس نے ان اشخاص کو قتل کر کے جن کا اطاعت قبول کر لینے کا خیال تھا اپنا بھی کام تمام کر لیا۔ ختم سال کے قریب ایسکولم پر قبضہ ہو گیا اور باغیوں کو عبرت دلانے کے لیے[۵۴] یہاں کے باشندوں کو سخت سزا دی گئی۔ اس واقعے کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا اور

---

[۵۱] ویلیس دوم ۲۹، ۳۱۔

[۵۲] ایسکولم کے گرد و نواح میں بہت سی گوپھن کی گولیاں برآمد ہوئی ہیں ان پر جو کتبات منقوش تھے مجموعہ کتبات لاطینی اول ۶۴۴ تا ۶۸۰ میں درج ہیں۔

[۵۳] اپین اکیم ۴۸۔

[۵۴] سسرو پرو کلوانیئر ۲۱-۴۲۔ ایک نوجوان کا ذکر کرتا ہے جو ایسکولم میں گرفتار ہو کر غلام بنا لیا گیا تھا۔

باب سہ

کانسل کو تاریخ ۲۷۔ دسمبر جلوس فتح نکالنے کی اجازت دی گئی۔ اس اثناء میں اسکے نائبین مارسی اور ان کے ہمسایوں کے ملک میں معرکہ آرائیوں اور تاخت و تاراج میں مصروف تھے۔ اقوام متحدہ نے یکے بعد دیگرے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کے خواستگار ہوئے مگر یہ اطاعت مختلف اقوام نے کس سلسلے میں قبول کی اور ایسکولم کے سقوط کے قبل یا بعد اس کا ہمیں علم نہیں لیکن ان جنگجو اقوام کی بغاوت کُلّی طرف بزور شمشیر فرو نہیں ہوئی اس کے یقین کرنے کی معقول وجوہ ہیں جن کا آگے چل کر ذکر آئے گا۔ شورش گو ابھی باقی تھی اور شمال میں رومنوں کی ایک فوج دیکھ بھال کے لیئے موجود تھی مگر در حقیقت روما کی سیادت اضلاع شمالی میں بے چون و چرا تسلیم کر لی گئی تھی متحدین کا دارالسلطنت ایسرنیا[۵۱] کو منتقل کر دیا گیا اور پامپادی ڈلیس سیلو کے ایسے نڈر باغی جنوب کی طرف سامینیوں کے شریک ہونے کے لیئے چلے گئے ٭

سولا جنوبی بغاوت کو فرو کرتا ہے

(۸۵۲) مورخوں نے بیان نہیں کیا ہے کہ حکومت روما نے کن کوششوں سے ۸۹ء میں جنوبی معرکہ آرائیوں کے لیئے افواج کو تیار کیا۔ مگر کسی نہ کسی طرح تین چار فوجیں میدانِ جنگ کو روانہ کی گئیں اور یہ بھی مذکور ہے کہ ایک بحری بیڑہ خلیج نیپلز میں موجود تھا۔ مگر سپاہیوں کے تیور کچھ اچھے نہ تھے پامپی پالی پر حملہ میں امداد دینے کے لیئے جو بیڑہ بھیجا گیا تھا اس کے افسر اعلیٰ کو اس کے آدمیوں نے قتل کر دیا اور سولا سے سوائے اس کے کچھ نہ بن پڑی کہ باغیوں کو یہ نصیحت کرے کہ جنگ میں اپنی بہادری دکھا کے غداری کے داغ کو مٹائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سولا[۵۲] سامینیوں کو شکست دیکر ان ساحلی مقامات کو واپس لینے کا انتظام کرنے چلا گیا جو سال گزشتہ روما کے قبضے سے نکل گئے تھے۔ لیکن اس اثناء میں اس کے نائبین نے اندرون ملک میں سامینیوں کا مقابلہ کر کے ایک زبردست فتح حاصل کی۔ باغیوں نے

---

[۵۱] ڈایوڈورس ۷، ۳، ۲، ۹۔ آدروسیس پنجم ۱۸-۲۲ ویلیس دوم ۱۶-۲۔

[۵۲] ویلیریس میکسیمس نہم ۸، ۳، پلوٹارک سولا ۶۔ اپین اکیم ۵۰۔ ہم لیوی خلاصہ ۷۵۔

ایک دوسری فوج سولا کو پامپی پائی کا محاصرہ اُٹھادینے پر مجبور کرنے کے لیے بھیجی سولا نے ان کو پسپا کر دیا مگر گالیوں کی ایک جماعت کو لیکر اُنھوں نے پھر حملہ کر دیا۔ اس واقعے کے متعلق ایک قصہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی اجیر سپاہیوں سے اس جنگ میں کام لیا جاتا تھا۔ ایک نوکا سیکل گالی اپنی صفوں سے نکل آیا اور اپنی قوم کے رواج کے مطابق رومنوں کو للکارا کہ اگر تم میں کوئی بہادر ہے تو آکر مجھ سے مقابلہ کرے۔ سولا کے بوکس شاہ مارٹیانیا سے گہرے تعلقات تھے جس کی وجہ سے اس ملک سے امداد آئی تھی ماری ٹانیا کا ایک پست قد سپاہی اس کے مقابلے پر تیار ہو گیا اور بے ہنگم گال کو قتل کر کے دوسروں کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ اس کے بعد ایک برمحل حملے سے اس نے باغی فوج کو سخت نقصان کے ساتھ نولا کی طرف ہٹا دیا اور اس وقت سے کامیابیوں کی ہمت افزائی اور سپاہیوں کا اپنے افسر اعلیٰ پر پورا اعتماد ہونے سے جنگ کا رخ بالکل روما کے موافق ہو گیا سولا کے سپاہیوں نے اس کو "امپراطور" کا خطاب دیا اور وہ ہرپنی کے ملک کی طرف بڑھا۔ کوپیسا اور ایکلانم فتح ہو گئے۔ اور تمام ملک کو تاخت و تاراج کر کے اس نے ہرپنی کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس عاجلانہ لشکر کشی سے اس نے لوکانیا سے متحدین کی فوج کے آنے کو بھی روک دیا۔ اتحاد کے باقی ماندہ حصے کو اس نے دو منفرد ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جس کی وجہ سے جنگ کی صورت بالکل اس کے موافق ہو گئی۔ لوکانیا میں ایک رومن فوج زیر کمان اسے گیا بنس برابر کا مقابلہ کر رہی تھی اپولیا میں سی۔ کاسکونیس اس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے ایک سامنی سپہ سالار کا مقابلہ کر رہا تھا اور بالآخر اس نے اس ملک کے بیشتر حصے پر روما کا دوبارہ قبضہ کرا دیا۔ سولا اب شمال کا رخ کرنے کے لیے بالکل آزاد تھا۔ ایک نامعلوم راستہ اختیار کر کے وہ سامنیم میں گھس پڑا اور

لے اپیین ایلم۔ ۵۰ ۔ ۵۱۔
۲ پلوٹارک میرئیس ۳۲ سولا ۶ میں مذکور ہے کہ بوکس نے جگرتھا کو سولا کے حوالے کرنیکی یادگار میں حال ہی میں ایک مجسمہ روما میں نصب کرایا تھا جس سے سولا اور میرئیس میں پھر مخاصمت تازہ ہو گئی

باب ۲۳

بلاے تاگرماں کی طرح پابیس کی فوج پر گرگئے اس نے اس کا قلع قمع کردیا جو پابیس ایسرنیا کی طرف بھاگ کھڑا ہوا اور سولا نے لشکر کشی کرکے بو دیانم پر دھاوا کرکے قبضہ کرلیا جو باغیوں کا ایک اہم مرکز تھا۔ اب کسی کو شک وشبہ نہ رہا ہوگا کہ میدان جنگ میں ایک ایسا سپہ سالار آگیا ہے جو بغاوت کو بغیر کسی تعویق کے فرو کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور جس پر اطالی باغیوں کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کا بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ جنگ کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا تھا مگر اتحاد سامنی کی کوششوں سے جو مسلسل ہزیمتوں سے بالکل مایوس ورازکار رفتہ ہوگئے تھے روما کو بحیثیت ایک اطالوی قوت کے کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا تھا اسی زمانے میں مشرق سے ایسی اندیشہ ناک خبر آگئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نواح میں روما کا اقتدار شہنشاہی معرض خطر میں آگیا ہے۔ سولا نے فوراً محسوس کرلیا کہ فتح ونصرت حاصل کرنے کا یہی موقع ہے! اسلئے کانسلی اور اس کے ساتھ متھرڈاٹیس کے مقابلے میں سپہ سالار مقرر کئے جانے کے لیے وہ روما کی طرف روانہ ہوا۔

توسیع حقوق شہریت

(۳۸۵) ان بیرا نہ واقعات سالیون کے واقعات کا باہمی تعلق واضح کرنے کے لئے ہم نے ان کا ذکر بہ ترتیب سنین کیا ہے لیکن حقیقی تاریخیں معلوم نہیں ہوسکتیں۔ اب ہم روما کے اندرونی واقعات کا ذکر کریں گے یعنی وضع قوانین اور دیگر امور جن کا شہر سے تعلق ہے سب سے پہلے وہ تین قوانین ہیں جن کا تعلق توسیع حقوق شہریت سے ہے۔ اہل کیا لیرنیس پیسو کے قانون کیا سپرنیا[51] کی رو سے سپہ سالار اس امر کے مقتدر کئے گئے کہ اپنے ماتحت سپاہیوں کو حق شہریت (کیوٹاس) عطا کریں۔ چونکہ مراعات کا سلسلہ قانون جولیا سے شروع ہوچکا تھا اسلئے جو حلفاء روما کی افواج میں شریک تھے۔ مراعات مذکور کے یقیناً مستحق تھے۔ ایم پلاٹیس سلوانس اور سی پاپیرس کاربو کے قانون پلاٹیا پاپیریا کی رو سے حقوق شہریت روما کا تمام اہل اطالیہ کو ملنے کا امکان تھا۔ ہر شخص روما کا شہری ہوسکتا تھا بشرطیکہ (الف) اسکے قبل ہی سے اسکا نام کسی ایسی سلطنت کے باشندوں کے رجسٹر میں درج ہے جو کسی معاہدے کی رو سے روما سے متحد ہے۔ (ب) اس کی باقاعدہ

---

[51] سپنیا۔ ایڈ۔ نام سین اسٹائس رنجیت سوم ۱۳۵ نیز صفحات ۶-۲۲۴-

[52] سسرو پروآرچیاے۔ نام سین اسٹائس رنجیٹ سوم ۱۳۲-۱۷۹-

سکونت (ڈامی کیلیم) اطالیہ میں ہے اور درج اس نے اپنی خواہش کا اظہار کسی پریٹر کے روبرو ساٹھ دن کے اندر کیا ہے۔ یہ سسرو کا بیان ہے۔ اس قانون کی کوئی نقل موجود نہیں ہے اور زمانہ مابعد میں اطالیوں کو حق شہریت دیئے جانے کا جو مختلف مقامات میں جو ذکر آیا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ اس موقع پر تمام اطالیوں کو یہ حق نہیں عطا کیا گیا۔ یہ بھی خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ سامنی اور لیبوکانی اس حق سے محروم رکھے گئے غالباً باقی سلطنتیں مستثنےٰ کردی گئی ہوں کیونکہ جو سلطنت روما سے برسر پرخاش ہو اس کو سلطنت متحدہ (کیوٹیاس فیڈراٹا) کہنا بیجا ہوگا۔ مگر دوستانہ تعلقات کے قائم ہو جانے کے بعد ایسی سلطنتوں کا ہر شخص اس قانون سے نفع اُٹھا سکتا تھا۔ زمانہ سابق میں بغاوت کی پاداش میں عہدنامہ منسوخ ہو جاتا اور جدید عہدنامہ کیا جاتا جس کی شرائط سخت تر ہوتے مگر اب عہدنامے کی تجدید کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ حق شہریت روما کے حصول کی راہ حلفا کے لیئے کھل گئی تھی۔ مگر روما کے اہل تدبر ابھی تک جدید حکمت عملی پر عمل کرنے پر تیار نہ تھے۔ باغیوں کے باہمی اتحاد کو توڑ کر ان کو کمزور کر دینا قرین مصلحت ضرور تھا۔ اگر اس قانون کے نفاذ اور باغی حلفا کے پہلے پہل اطاعت قبول کرنے کی تاریخیں معلوم ہوتیں تو دونوں کا باہمی تعلق معلوم ہو سکتا اور خصوصاً ساٹھ دن کے وقفے کی کوئی توضیح ہو سکتی۔ اہل مارسی کا اندرونی مناقشات کی وجہ سے اطاعت قبول کر لینے کا امکان ہے اور اس امر کو محض اتفاقی نہ خیال کرنا چاہیئے کہ روما کی پیش کردہ مراعات کی خبر کو اطالیہ کے ہر گوشے میں پہنچنے اور ان مراعات کو ان لوگوں کے قبول کرنے کے لیئے کافی وقت تھا جو جنگ سے اُکتا گئے تھے۔ اگر ہم ان اقوام کی تعداد میں جو ختم سال تک برسر پرخاش تھے۔ ان اقوام کو بھی شریک کر دیں جنھوں نے اطاعت قبول کر لی تھی مگر ساٹھ دن کی میعاد کے بعد جس کی وجہ سے ان کے افراد قانون پلاٹیا، پاپیریا سے نفع نہیں

اہ اسپین بکم ۵۳ - ۲ -

اُٹھا سکتے تھے تو یہ جنگ اطالیہ کے ختم ہو جانے کے بعد بھی حصول حقوق شہریت کی
جدوجہد کے جاری رہنے کی کافی وجہ ہے۔ مگر یہ ممکن نہ تھا کہ جن لوگوں نے اطاعت
دیرین قبول کی تھی وہ حقوق مذکور سے محروم رہنے پر ساکت رہتے۔ علاوہ ازیں
ساٹھ دن کی میعاد رومنوں کی رائے میں بھی قابل اطمینان نہ تھی۔ لیکن
اس قانون سے فوری ضروریات پوری ہوتی تھیں اس حد تک تو ہم نے اطالیہ ہی کا
ذکر کیا ہے۔ لیکن اطالیۂ خاص میں جو واقعات گزر رہے تھے ان کے لحاظ سے گال
ماورائے آلپس کے معاملات کا بھی تصفیہ ضروری تھا جس کے لئے کانسل پامپیئس
نے قانون پامپیا نافذ کرایا۔ اس ملک کے قدرتاً دو حصے تھے۔ پو ندی کے جنوب
میں جو حصہ تھا اس میں بونونیا اور پلاسینیا کی لاطینی اور پارما اور میوٹی نا
کی شہری نوآبادیوں کے علاوہ اضلاع تھے جو رومن مستعمرین کے حوالے کر دیئے گئے
تھے اور بازار (فورا) اور مقامی مرکز (کون کیلیا بولا) تھے جو ان کی سہولت
کے لیے قائم کیے گئے تھے۔ یہ ضلع بہ لحاظ تمدن بالکل رومن ہو گیا تھا۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے جو باشندے رومن نہیں تھے ان کو اسی زمانے
میں حق شہریت روما مل گیا اور یہ ضلع جو سس پاڈین گال کے نام سے
مشہور تھا اطالیہ کا ایک جزو ہو گیا۔ گال ماورائے پو میں کریمونا اور
ایکویلیا کی نوآبادیاں تھیں جن کو حق شہریت دوسری نوآبادیوں کے ساتھ مل گیا ہوگا
لیکن اس ضلع کے حصۂ کثیر پر گال آباد تھے۔ اس لئے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ
اس قوم کو اطالوی نظام کے تحت کر دیا جائے تاکہ یہ زرخیز خطہ جلد تر بلحاظ تمدن رومن
ہو جائے۔ اس کے لئے یہ تدبیر عمل میں لائی گئی کہ شہری مرکز قائم کیے جائیں، ہر شہر
کے ساتھ وسیع علاقہ ہو اور ہر ایک کو لاطینی نوآبادیوں کے دستور اور حقوق عطا

؎۱- مارکوارٹ اسٹاٹس ورو الٹنگ یکم ۱۴-۶۲-

؎۲ قانون جولیا سے یا اس کے منشاء کی توسیع سے اگر قانون مذکور صرف
اطالیۂ خاص میں نافذ تھا۔ گاربٹا واقع ہسپانیہ میں بھی ایک لاطینی نوآبادی تھی مگر
اس کو شریک نہیں کیا گیا۔

باب ۴۲

کئے جائیں۔ جدید مستعمرین کے روانہ کرنے کی بھی ضرورت نہ ہولی کیونکہ گال تمدن سے اس قدر آشنا ہو گئے تھے کہ حکومت مقامی کے اختیارات کو ایک مناسب حد تک استعمال میں لا سکتے تھے اور پھر ایسے وقت میں جب کہ ہر قابل کار آدمی کی اطالیہ اور مشرق میں ضرورت تھی مستعمرین کا ملنا بھی دشوار تھا۔ غیر متمدن گال اور کوہ آلپس کی وادیوں کے باشندے حلقوں میں تقسیم کر کے ان شہروں کے ماتحت اور باجگذار قرار دیے گئے جن کے قرب وجوار میں وہ آباد تھے۔ اس طور پر بروقت گال ماسوائے آلپس کا یہ انتظام کر دیا گیا۔ اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہ گیا ہے کہ مجلس عامہ کی خاص رائے سے ایسے اشخاص کو حقوق شہریت عطا کرنا جنھوں نے روما کے لیئے مفید خدمات انجام دی تھیں اس کا ان عام قوانین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ کوئی نئی بات تھی ؎

عطائے حقوق شہریت پر کس طرح عمل ہوا

(۸۵۴) لیکن قوانین وضع کر کے حق شہریت عطا کرنے اور اس عطیے کو سیاسی حیثیت سے بکار آمد بنانے میں بہت فرق ہے مجالس عامہ میں رائے دینے کے لیئے جدید شہریوں کا منادرج رجسٹر ہو جانا اشد ضروری تھا۔ اور ان کو اس مسئلے میں حد درجہ دلچسپی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ دور دراز مقامات میں سکونت رکھنے کی وجہ سے روما میں آکر وہ اکثر رائے نہیں دے سکتے تھے لیکن گذشتہ چند سال کے واقعات سے اظہر من الشمس تھا کہ جب عوام کے جذبات برانگیختہ ہو جائیں تو ایسی صورتوں میں دور افتادہ رائے دہندوں کا بھی اثر پڑ سکتا ہے اور جن حلفا نے اطاعت قبول کر لی تھی وہ اہل روما کے حقوق حاصل کیئے بغیر اپنی مقامی آزادی سے دست بردار ہونے کے لیئے ہر گز تیار نہ تھے۔ روما کے نظام سیاسی میں کسی فرد واحد کی رائے کا شمار صرف اس جماعت قبیلہ یا سنتوری میں ہوتا تھا جس میں وہ شامل ہو

؎ ایکوسینس صفحہ (۲۱۱)۔

باب ۱۲

اور قبیلہ یا سنتوری میں کسی شخص کو شامل کرنا سنسروں کا کام تھا۔ پرانے شہری جو کسی وجہ سے مردم شماری کے وقت اتفاقاً غیر حاضر ہوں مگر جن کا کسی نہ کسی جماعت سے تعلق رکھنا مسلم ہو ان کا خواہ کچھ ہی حشر ہوا ہو مگر جدید شہریوں کی حالت محض بے بسی کی تھی جب تک کہ ان کے لیے کسی مسلمہ تقسیم میں جگہ نہ نکل آئے لیکن گو جدید شہری یہ جاننا چاہتے تھے کہ کس جماعت میں وہ رائے دے سکتے ہیں مگر پرانے شہری ہرگز یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ جدید شہریوں کی رائیں ان کی آرا سے تعداد میں بڑھ جائیں ان کا یہ اندیشہ محض فرضی نہ تھا گو مبالغہ آمیز ضرور تھا اور علاوہ ازیں ان لوگوں کے خیال میں جنھوں نے اطالیوں کے واجبی دعووں کو بحالت حلیف ہونے کے رد کر دیا تھا۔ اطالیوں کا ان کا ہم رتبہ شہری ہو جانا ضرور ناگوار رہا ہوگا۔ حلفا کی تعداد کثیر کو جنھیں حقوق شہریت عطا کیے گئے تھے ان کو عملاً یہ حقوق دینے کے مسئلے پر ۲۰۹ ق م میں زور و شور سے بحث رہی ہوگی مگر کمبخت مورخین سلف کی تصانیف میں اس کا کچھ ذکر نہیں کہ لوگوں کا دراصل کیا خیال تھا۔ اس سال کے دونوں سنسروں میں ایک تو ایل جولیس سیزر تھا جو سنہ ۹۰ میں کانسل تھا اور پی لیسی نیس کراسس جو اس سال کی معرکہ آرائی میں اس کا نائب تھا۔ ان دونوں کا بیکار نہ رہنا ان کی مختلف کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ انھوں نے ارکان سینٹ کی فہرست کی نظرثانی کی، خانگی اخراجات کے کم کرنے کے لیے چند احکام نافذ کیے اور اپنی پنج سالہ میعاد (لسٹرم) کو حسب رواج ختم کیا اور سلطنت کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے کوہ کیپی ٹولین کی اراضی کے چند قیمتی قطعات جو اس وقت مذہبی جماعتوں کے قبضے میں تھے فروخت کر دیے۔ مگر انھوں نے مردم شماری کے اصل جزو کو ترک کر دیا یعنی شہریوں کی جملہ تعداد کو درج رجسٹر نہیں کیا۔[۵۲] ان کا قصد یقیناً قانون جولیا کو عمل میں لانے کی غرض سے ہوا ہوگا کیونکہ ابھی سنہ ۹۲ کی مردم شماری

۵۱؎ لینگ کی تاریخ روما جلد سوم ۱۱۳ میں حوالے موجود ہیں۔
۵۲؎ سسرو پرو آرچیا دوم۔

باب ۱۲ کو پانچ سال نہیں ہوئے مگر سیسرو صاف صاف کہتا ہے کہ شہریوں کا اندراج رجسٹر میں نہیں ہوا ۔

(۵۵، ۸۵) ولیس[۱] کا بیان ہے کہ اہل اطالیہ کو حقوق شہریت اس شرط پر عطا کیے گئے تھے کہ جدید شہری آٹھ قبائل میں بہ حیثیت ارکان قبیلہ (کانٹری بیوشیوٹر) تقسیم کر دیئے جائیں جس سے منشا یہ تھا کہ اُن کی آرا کی تعداد پرانے شہریوں کی آرا سے زیادہ نہونے پائے جن کو اس ذلت سے بچانا بھی مقصود تھا۔ اُس کے اس بیان سے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ہے یہ آٹھ قبائل سابقہ ۳۵ قبائل میں سے تھے۔ ایپین کا بیان ہے کہ جدید شہری ۱۰ جدید قبائل میں شریک کیے گئے جو خاص اسی غرض سے وجود میں لائے گئے تھے یہ جدید قبائل اُن ۳۵ قبائل کے بعد رائے دیا کرتے تھے اور ان کی رائیں اکثر بیکار جاتی تھیں کیونکہ ۳۵ قبائل جو پہلے رائے دیا کرتے تھے ان کی تعداد نصف سے زیادہ تھی۔ ولیس نہیں کہتا کہ یہ انتظام قانون جولیا کی رو سے کیا گیا تھا نہ لفظ "شرط" جو اس نے استعمال کیا ہے اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں جو بالکل خلاف قیاس ہے۔ دونوں مصنفوں میں سے کوئی سیسرو کا ذکر نہیں کرتا ممکن ہے کہ دونوں نے فرض کر لیا ہو کہ عہدہ داران مذکور کو اس امر سے ضرور تعلق ہوگا۔ سسنیا کی تاریخ کے ایک ٹکڑے میں جو غالباً ۹ ق م سے متعلق ہے دو جدید قبیلوں کا ذکر ہے مگر یہیں اس کا اختتام ہو گیا ہے اور کچھ پتا نہیں چلتا کہ یہ تجویز کبھی عمل میں لائی بھی گئی یا نہیں۔ مبصرین ان ناقص شہادتوں سے کوئی معقول نتیجہ نکالنے سے عاجز رہ گئے ہیں اور اب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ ذیل میں اس کے حل کی کچھ کوشش کی جائے گی۔ مگر اولاً یہ واضح رہے کہ اس وقت جو کچھ کیا گیا

متضاد شہادتیں اور ان کا اجماع

---

[۱] ولیس دوم - ۲ - ۲ -

باب ۳۲

اس پر عرصے تک عمل نہیں رہا اور یہ بھی کہ جو لاطینی روما میں موجود رہتے تھے ان کو ایک قبیلے میں رائے دینے کی اجازت دی جاتی تھی جن کا انتخاب قرعہ اندازی[۵] سے ہوا کرتا اور جملہ قبائل ایک ساتھ ہی رائے دیتے تھے مگر ان کی آراء کے اظہار کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے ہوتا اگر ۱۸ قبائل متفق الرائے ہوتے تو اظہار آراء بند کر دیا جاتا اس لیے ۱۸ کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ عرصے سے کثرت آراء کی تعداد ۱۸ تھی۔ فرض کرو کہ قبائل کے اظہار آراء کا تعین ہو چکا ہے اور جدید شہریوں کے متعلق جن کا نام کسی قبیلے کے رجسٹر میں درج نہیں ہوا ہے یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ آٹھ قبائل میں رائے دیں جن کا شمار سب سے آخر میں ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر قدیم شہریوں کے ۱۸ قبائل ایک ہی رائے دیں تو آٹھ مخلوط قبائل کی آراء بیکار ہوں گی کیونکہ ان کے اظہار کا موقع نہ آئے گا اور اگر قدیم شہری چاہیں تو ہر امر کا اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی جب کہ اختلاف آراء نہایت سخت ہو اور آخری قبیلے کی رائے فیصلہ کن ہو تو زیادہ سے زیادہ ۱۷ قدیم قبائل ایک طرف ہوں گے اور دس قدیم اور ۸ مخلوط قبائل دوسری طرف۔ اگر ۸ مخلوط قبائل سب کے سب غلبۂ آراء کی طرف رائے دیں تو فریق غالب میں بھی ان کی تعداد قلیل ہوگی یعنی ۱۸ میں ۸ اور قدیم شہریوں کے قبائل نصف سے زیادہ ہی رہیں گے۔ اب فرض کرو کہ ۳۵ میں اب ۲ جدید قبائل کا اضافہ ہوتا ہے اس سے صورت حال میں صرف یہی تغیر ہوگا کہ غلبۂ آراء کی تعداد اب حسب سابق ۱۸ نہ رہے گی۔ اگر ۱۸ پرانے قبائل ایک طرف ہوں اور ۹ قدیم ۸ مخلوط اور ۲ جدید (جملہ ۱۹) قبائل دوسری طرف ہوں تو وہ نہ صرف ۱۹ کی تعداد غالب میں شامل ہوں گے مگر اس تعداد غالب میں بھی ان کی تعداد غالب ہوگی۔ دونوں صورتوں میں اولاً فرق بہت کم نظر آئے گا مگر یہ واضح رہے کہ

---

[۵] لیوی ۲۵، ۳، ۱۶ - ۵ ۔ سنہ ۱۵، ۵ میں آزاد شدہ غلاموں کے متعلق جس انتظام کا ذکر ہے وہ مستقل ہے۔

باب ۱۳

چند مسائل ایسے درپیش تھے جن کی اہمیت کم نہ تھی مثلاً یوجاریوں کا انتخاب[۱] جس کا تصفیہ صرف اقبائل سے متعلق تھا۔ ۳۵ میں ۷ تعداد قلیل ہے اور اسی طرح ۱۷ میں ۸ تعداد قلیل ہے۔ اگر ۳۵ میں ۲ کا اضافہ کردیا جائے تو تعداد قلیل اس میں ۱۸ ہوگی یہ بالکل ممکن ہے کہ دونوں جدید قبیلے ان ۱۸ اقبائل میں شامل ہوں جن کا انتخاب قرعہ اندازی سے کیا گیا ہو اور جو نئے شہری ان دونوں قبیلوں میں شامل نہ ہوسکے ہوں قرعہ اندازی کے ذریعے سے دوسرے ۸ قبائل میں شامل کردیے گئے ہوں اسطرح۔ اقبائل کی آرا ان کے زیر اثر ہوجائیں گی اور یہ ۱۰ قبائل ۱۸ اکی تعداد مجموعی میں تعداد غالب تھی یہ دعویٰ کرنا کہ اس زمانے کے مدبرین نے یہ انتظام یوجاریوں کے انتخاب کے لحاظ سے کیا تھا ذرا بعید از قیاس ہوگا مگر یہ کہنا کہ رومن اس قسم کے امور کا لحاظ رکھتے تھے بالکل صحیح ہوگا۔ اس مسئلے کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ چونکہ سنسرون نے جدید رائے دہندگان کے نام درج رجسٹر نہیں کیئے تھے اس لیئے حکام جن کے سپرد یہ انتظام تھا انھوں نے جدید شہریوں کو چند قبائل میں رائے دینے کی اجازت دی جن کی بلحاظ وجوہ مذکورۂ بالا تعداد ۸ تھی علاوہ ازیں دو جدید قبیلے وجود میں لائے گئے غالباً چند خاص شہریوں کی جماعت کو شامل کرنے کے لیئے جو ممکن ہے کہ وہ سپاہی ہوں جن کو قانون کیالرنی کی رو سے حقوق شہریت عطا ہوئے تھے۔ اور بالآخر ہمارا یہ خیال ہے کہ اپیین نے جدید شہریوں کے ان ۱۰ اقبائل کو غلطی سے ۱۰ جدید قبائل لکھدیا ہے حالانکہ جدید قبائل کی تعداد صرف ۲ تھی۔ اسی قسم کی غلطی اس نے دوسرے مقامات میں بھی کی ہے کیونکہ جمہوریۂ روما کے سیاسیات کا اسے کافی علم نہ تھا۔ اور یہ انتظام صرف چند روزہ تھا اسلیئے غلطی کا ہونا بھی ناگزیر تھا؛

حق رائے دہی

(۸۵۶) اس وقت تک میں نے صرف مجلس قبائل کے حق

---

[۱] دیکھو فقرۂ ۶۹۲ ماسبق۔

باب ۳۱

رائے دہی کا ذکر کیا ہے۔ جماعتوں اور سنتوریوں کا نظام جس میں مجلس عامہ میں رائے بہ لحاظ سنتوریوں کے دی جاتی بالکل سنسروں کے اقتدار خاص میں تھا[1] حاکم صدر نشین کسی شخص کو ایک قبیلے یا دوسرے میں رائے دینے کی اجازت دے سکتا تھا مگر اس کی جماعت یا سنتوری کا تعین نہیں کر سکتا تھا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہوگا کہ جبتک سنسران جدید شہریوں کے معاملے کا تصفیہ نہ کر دیں یہ لوگ مجلس سنتوری میں رائے نہ دے سکتے تھے۔ وضع قوانین کی حد تک تو اس عدم شمول کی کوئی اہمیت نہ تھی کیونکہ یہ کام مجلس قبائل سے متعلق تھا۔ مگر کانسلوں اور پریٹروں کا انتخاب بھی ایک اہم معاملہ تھا۔ خدمات مذکورہ کے حصول کا جدید شہریوں کو بھی اسی قدر حق تھا جتنا کہ قدیم شہریوں کو اور اس کا انکو موقع اس وقت تک نہ مل سکتا تھا جب تک کہ جدید اور قدیم شہری ایک ساتھ رائے نہ دیں۔ اس کے بعد جو شورش پیدا ہوئی وہ اسی حق کے نہ ملنے کی وجہ سے تھی جو جدید شہریوں کی جماعت کے اولوالعزم اور سرگرم اشخاص کو بالخصوص ناگوار تھی۔

(۸۵۷) اسی سال میں ٹری بیون پلاٹیس نے قانون پلاٹیا جوڈیشیاریا[2] جاری کیا

جدید قا... جوری ... اور سختی

---

[1] سنسر جملہ افراد قوم کو ان کی جائداد کے لحاظ سے جماعتوں میں تقسیم کرنا اور ہر قبیلے کی جماعتوں میں پھر ایک دوسری تقسیم (دیکھو فقرات ۸-۲۵۷) بہ لحاظ عمر سنتوریوں میں کی جاتی۔ تقسیم کا یہ اصول فوجی روایات پر مبنی تھا۔ سنسر کسی شخص کو حق رائے دہی عطا نہیں کرتا تھا مگر کسی سنتوری میں جگہ مل جانے سے کمیٹیا سینچوریاٹا میں رائے دینے کا حق خود بخود مل جاتا۔ جماعتوں اور سنتوریوں کے بنانے میں عرصہ لگتا تھا اور بغیر تحقیقات کے فوراً یہ کام نہیں ہو سکتا تھا اور یہ انتظام آیندہ مردم شماری تک قائم رہتا۔ دیکھو مامسین اسٹاٹس ریخٹ دوم ۳۹۹ ۴۰۰ سوم ۲۶۸۔

[2] سسرو اپرو کارنیلیو ۲۹-ایسکونیس ۷۹۔ دیکھو ماڈوگ ورفاسنگ اند ورواٹنگ دوم ۲۲۲ گرینج رومن پبلک لائف ۹-۳۸۵ ینگ تاریخ روما سوم ۱۱۵۔

باب ۲۲

پیش کر گئے طبقۂ ایکوائٹ کے پنجے سے عدالت ہائے جوری کے بچانے کی کوشش کی۔ امراء اس کے طرفدار تھے کیونکہ وِیریس کے کمیشن کی کارروائیاں ان کو ناگوار تھیں ایسی زمانے میں کسی دوسری عدالت فوجداری کا اجلاس نہیں ہو رہا تھا اور اس لیئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قانون کا اطلاق صرف مَیجسٹاس (غداری) کے مقدمات پر تھا۔ اہل جوری کے تقرر کا ایک نیا طریقہ اس قانون کی رو سے نافذ ہوا۔ ہر قبیلہ اپنی جماعت میں سے ۱۵ اشخاص کا انتخاب کرتا بلا لحاظ طبقہ یا حیثیت اور جن ۵۲۵ (۱۵ × ۳۵) کا اس طرح انتخاب ہوتا وہ گویا اہل جوری ہوتے اور اس سال کی جوریوں کے لیئے انھیں میں سے انتخاب ہوتا۔ اراکین سینٹ بھی اس فہرست میں شامل ہو سکتے تھے اور شامل تھے معمولی شہری بھی جن کا امتیازی طبقات سے کوئی تعلق نہ تھا اس جوری میں شامل تھے مگر تعداد غالب طبقۂ ایکوائٹ کی تھی۔ مگر یہ قانون عرصے تک نافذ نہیں رہا گو اس کے نفاذ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس جماعت نے ڈروسس کو تباہ کیا اور خانہ جنگی کرا دی لوگ اس سے بیزار ہو رہے تھے۔ ویریس پر خود اس کے ایجاد کردہ قانون کی رو سے مقدمہ قائم ہوا اور سزا ہو گئی مگر اس کے کمیشن کا اس کے ساتھ خاتمہ نہیں ہوا کیونکہ نے ایس بامبی ایس پر اس کی میعاد کے اختتام پر مقدمہ قائم کیا گیا مگر وہ بری ہو گیا اسی سال میں قانون پاپی ریا اُوبا ریا[۱] کی رو سے سکہ آس میں تانبے کا وزن گھٹا کر صرف نصف اونس کر دیا گیا مگر یہ سکہ مستعمل نہ تھا اور نہ ہو رومہ کے لیئے اطالیہ میں سمینکیا کا رواج تھا اس زمانے میں سلطنت سخت تنگدستی میں مبتلا تھی اور لین دین کے لیئے روپے کی کمیابی کی وجہ سے سخت مشکل پیدا ہو گئی تھی۔ بہت سے لوگ مدیون تھے مگر جنگ کے سبب سے کاروبار کے مندے پڑ جانے کی وجہ سے قرض ادا نہیں کر سکتے تھے قرضخواہ عدالتہائے دیوانی کی طرف رجوع ہوئے مگر ان کے خلاف میں قرضداروں

---

[۱] مارکوارٹ اسٹاٹس ور والٹنگ دوم ۱۶۔

باب ۴۳

کی ایک پریٹر مسمی ایسیلیو[۱] نے حمایت شروع کردی اور سود خوری کے خلاف میں پرانے اور غیر نافذ قوانین کو از سر نو تازہ کرکے ادائی قرض میں مانع ہوا۔ برافروختہ ساہوکاروں نے بگڑ کر اس کو علانیہ قتل کرا دیا حالانکہ وہ اپنا سرکاری لباس پہنے ہوئے مذہبی خدمات میں مصروف تھا۔ اور لطف یہ ہے کہ اس قتل کی پاداش میں کسی کو سزا نہیں ہوئی۔ امن و امان کا روما میں اب یہ حال ہو گیا تھا کہ اس سے بھی بدتر زمانہ آرہا تھا۔

سولا کی کانسلی سلیسی نہیں

(۸۵۸) میں بیان کرچکا ہوں کہ سولا کانسلی کا امیدوار ہونے کے لیئے روما واپس آیا۔ اس خدمت اور متھریڈٹیس کے مقابلے کے لیئے جو افواج بھیجی جانے والی تھیں ان کی سپہ سالاری کے لیئے اس کی شاندار فتوحات نے اس کے حقوق کو دوبالا کردیا تھا مگر میریس کو بھی یہی آرزو تھی اور وہ روما میں کئی مہینے سے موجود تھا اور غالباً بیکار نہ رہا ہوگا۔ مگر مورخین نے اس کے حرکات و سکنات کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے البتہ پلوٹارک نے کچھ سماعی واقعات بیان کردیے ہیں جو ایسے مورخین سے نقل کیئے گئے ہیں جو میریس کے مخالف تھے۔ پلوٹارک سے روایت ہے کہ میریس کیمپس مارٹیس میں ورزش کیا کرتا تھا تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اس پر ابھی پیرانہ سالی کا اثر نہیں ہوا ہے اور اس لیئے وہ سپہ سالاری کی خدمات انجام دے سکتا ہے۔ مگر راوی کہتا ہے کہ پیرانہ سالی اور فربھی اور درد مفاصل کے عارضے کی وجہ سے اس کی یہ کوششیں مضحکہ انگیز تھیں جن امرا نے جنگ اطالیہ میں اسکی خدمات کو حقیر قرار دیا تھا ان سے تعجب نہیں اگر وہ اس وقت بھی اس کے متعلق بدگوئی سے کام لیتے ہوں اور پھر سولا نے اپنی سوانح میں میریس کے متعلق جس قدر فضیحت انگیز روایات تھیں ان کو نہایت زہر آلود طریقے پر درج کیا تھا۔ اس میں شک نہیں

---

[۱] لیوی خلاصہ ۷۴۔ اپین بکم ۵۴ ویلیریس میکسی مس نہم ۷، ۴۔

باب ۴۳

کہ میریس کانسلی کا خواہشمند ضرور تھا مگر اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ ۹۸۱ء میں امیدوار ہوا تھا اور منتخب نہیں ہوا۔ ۹۰ء کے اختتام پر روما کے سیاسیات کی جو پرآشوب حالت تھی اس کا صرف ایک دھندلا سا خاکہ ہمارے پیش نظر ہے مگر غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تین حریف سیاسی جماعتیں تھیں یعنی (۱) ایکوائٹ ساہوکار (۲) اعتدال پسند امراء اور (۳) وہ امراء جو دوسروں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت پسند نہ کرتے تھے۔ ایکوائٹ تو اس وجہ سے برافروختہ تھے کہ قانون پلاٹیا کے نفاذ سے عدالتیں ان کے قابو سے نکل گئی تھیں دوسری جماعت اپنے بہترین افراد کے ماتم میں مبتلا تھی جو جلاوطن ہوگئی تھی البتہ تیسری جماعت کو پہلی دونوں جماعتوں کے نقصانات کی وجہ سے تقویت ہوگئی تھی جماعت ادنی کی طرح وریس کے کمیشن سے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا تھا اور جنگ اطالیہ کے کامیاب اختتام سے رعایت پسند امرا کمزور ہوگئے تھے اور ان کی قوت بڑھ گئی تھی۔ کانسلوں کے انتخاب سے بھی سیاسی حالت پر روشنی پڑتی ہے۔ سولا کانسل منتخب ہوا اور اس کے ساتھ کیو پاپیے ایس روفس جو اس کا ہم خیال تھا۔ مگر ان کی کامیابی کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ دوسری جماعتیں باہم متحد نہ تھیں اور اس کے علاوہ پی سلپیکیس روفس کے ٹربیون منتخب ہونے سے سیاسی معاملات میں ایک جدید ناگوار عنصر داخل ہوگیا۔ یہ شخص جو ایک زبردست مقرر تھا ڈروسس کا دوست اور طرفدار تھا نے اس پاپیے اس کی طرح جس کی ماتحتی میں اس نے ۹۰ء کی معرکہ آرائی میں نام آوری حاصل کی تھی اس کا بھی تعلق رعایت پسند امرا کی جماعت سے تھا۔ وریس کے کمیشن کی کارروائیوں سے غالباً وہ میدان جنگ میں ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اب وہ اپنی جماعت کا ایک سربرآوردہ رکن تھا اور جدید کانسلوں کے خیالات کا یعنی اطالیوں کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہونی چاہیئے اس کا سخت مخالف تھا کیو پاپیے ایس اس کا گہرا دوست تھا[۹۲] مگر اب بجائے دوستی کے دونوں ایک دوسرے کے

۹۱ سسرو بردٹس صفحہ ۳۰-۱۸۲-۲۰۳ دلکنس دیباچہ ڈی آراٹور-

۹۲ سسرو لا ایلیس ۲۰-

باب ۴۳

جانی دشمن ہوگئے۔ سلپی کیس ایک قدیم پٹریشین خاندان کا رکن تھا۔ مگر تعجب نہیں کہ خدمت ٹربی بیونل کا مستحق ہونے کے لیے وہ پلی بین ہوگیا ہو۔ ابتدا ہی سے وہ اطالیوں کے ساتھ رعایت کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس کے پرانے سپہ سالار نے الیس پاپیے الیس پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے غالباً سلپی کیس کو امرا کی حکمراں جماعت سے اور بھی عناد پیدا ہوگیا ہو۔ اس کے لیے اپنی تدابیر کو کارگر بنانے کا کوئی اور ذریعہ سوائے اس کے نہ تھا کہ ایکوائٹ ساہوکاروں سے مل جائے جو کہ امرا کی انتہا پسند جماعت سے مخالف اور ناراض ہونے کی وجہ سے اختلافات کو دور کرنے پر تیار تھے۔ ان مختلف جماعتوں کو جن میں بے شمار باہمی اختلافات تھے مجتمع کرنے کے لیے صرف ایک مناسب سرغنہ کی ضرورت تھی جس کو میریس کے وجود نے پورا کر دیا؛

انقلابی قوانین

(۸۵۹) ڈروسس کے پیروؤں اور پھر وپریس اور دیگر اشخاص کی حال میں جلا وطنی کی وجہ سے ان دونوں جماعتوں کے افراد میں یہ فکر پیدا ہو گئی تھی کہ اپنے شرکاء کو کسی طرح واپس بلا لیا جائے۔ ۸۹ء کے اواخر میں ایک نئے ٹربی بیون نے ایک قانون پیش کیا کہ وہ جلا وطن جن کے الزامات کی باقاعدہ سماعت نہیں ہوئی تھی واپس بلائے جائیں غالباً اس سے منشا وپریس اور اس کی جماعت کے اشخاص سے تھا سلپی کیس نے فوراً اس قانون کے نفاذ کو روک دیا۔ مگر میریس سے جو نامہ و پیام وہ کر رہا تھا اس کی وجہ سے اس کی روش بالکل بدل گئی۔ اس نامہ و پیام کی وجہ سے جو اجتماع وجود میں آیا اس کی اغراض غالباً یہ تھیں کہ دونوں جماعتوں کے جلا وطنوں کو واپس بلا لیا جائے جدید اور قدیم شہریوں میں مساوات قائم ہو اور مشرق

سلہ ایٹرک ایڈ ہیرین دوم ۵ م ۔لیوی خلاصہ ۷۷۔ پلوٹارک میریس ۳۵ ۸ ویلیس دوم ۱۸-۲-

باب ۴۳

کی سپہ سالاری میریس کے سپرد ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلپی کیس کا یہ فعل بالکل خلاف اصول تھا۔ لیکن پھر ایک اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو اپنے اصول سے ایک حد تک منحرف ہونا پڑتا ہے۔ اس جدید طرز عمل سے سلپی کیس سے امرا کی تعداد کثیر سے سخت مخالفت ہو گئی جن کی ہمتیں اس وقت سولا کی فوجی کامیابیوں سے بڑھ رہی تھیں۔ زمانہ حال کی جملہ جمہوری تحریکوں کا مخالف ہونے کی وجہ سے سولا ان کا چہیتا سرغنہ تھا اور پھر اس کی وجہ سے انکو میریس کا دست نگر ہونے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے اُنھوں نے سولا کی فتوحات سے پورا نفع اُٹھایا اور میریس کو مشورہ دیا کہ پیرانہ سالی کے عوارض کے دفع کرنے کے لئے بائی ای اے کے حماموں کی طرف رجوع ہو۔ مشرق کی سپہ سالاری کا قرعہ سولا کے نام نکلا تھا جو اس کی خوش قسمتی کی ایک مزید دلیل تھی اس کی فوج جس کو جنگ اطالیہ میں کافی تجربہ ہو گیا تھا اور جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی نولا کے محاصرے میں مصروف تھی جب سلپی کیس نے میریس کے ایما سے روما میں اپنی انقلابی کارروائیاں شروع کیں سولا اُس وقت وہاں موجود تھا۔ سلپی کیس کے قوانین جن کا منشا یہ تھا کہ جلا وطن واپس بلا لئے جائیں اور جدید شہری اور آزاد شدہ غلام ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیے جائیں، گذشتہ دو سالوں کے طرز عمل کے بالکل خلاف تھے اور ان کے نفاذ سے گویا اس بغاوت کو کامیابی ہوئی جس کا حال ہی میں انسداد ہوا تھا۔ قوانین مذکور کی مخالفت نہایت سختی کے ساتھ ہوئی مجالس عامہ میں دھاندلی کا ہونا تو کوئی نئی بات نہ تھی اور سلپی کیس نے اپنی تجاویز کو جبریہ نافذ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اپنی ذات کی حفاظت کے لیے طبقہ ایکوائٹ کے ۶۰۰ نوجوانوں کا اس نے ایک دستہ تیار کر لیا اور ان کی اور دوسرے مسلح بدمعاشوں کی مدد سے اس نے مخالفت کو دبا دیا۔ دونوں کانسل فورم میں تقریر کر رہے تھے۔ ٹری بیون اور اس کے بدمعاشوں نے مجلس کو درہم برہم کر دیا اور کانسل اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ کھڑے ہوئے کیو یا پمپے ایس تو بچ گیا مگر اس کا بیٹا مارا گیا۔

باب ۴۲

سولا[۱] نے میریس کے مکان میں پناہ لی جہاں اس کے موجود ہونے کا کسی کو
شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ روما میں قوانین کے نفاذ کا اب یہی طریقہ رہ گیا تھا۔
تجاویز مذکورہ پر رائے لینے کو روکنے کے لیے کانسلوں نے سلطنت کے جملہ
کاروبار کو روک دینے کا (جسٹی ٹیم) اعلان کر دیا۔ اس قانونی مگر پریشان کن
رکاوٹ کو رفع کرنا ضروری تھا سولا۔ کیمپنیا کی طرف اپنی فوج میں چلا گیا اور
سلپی کیس نے اپنے قوانین کو نافذ کرا کے مجلس عامہ کی رائے سے مشرق
کی سپہ سالاری سولا سے میریس کو منتقل کر دی۔ یہ تمام کارروائی انقلابی
تھی کیونکہ ہم ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے کہ اگر روما کے جملہ قبائل کی کسی دباؤ کے بغیر رائے
لی جاتی تو وہ سولا کے تقرر کو منسوخ کر دیتے اس لیے کہ وہ کانسل تھا اور جو کچھ
ہوا تھا سب باضابطہ تھا۔ اس کے مخالفین نے اپنی اس حرکت سے اسے
نفع پہنچایا۔ سلپی کیس ممکن ہے کہ شوریدہ سر ہو اور واقعات مذکورہ کی وجہ سے
جو اسے کرنا چاہیے تھا اس سے زیادہ کر گذرے۔ مگر میریس جدید افواج کی
ماہیت سے خوب واقف تھا جن کو وہ خود وجود میں لایا تھا۔ اگر اس کا یہ خیال
تھا کہ سولا سا آدمی روما کے چند بلوائیوں کے حکم سے اپنی امیدوں اور
اپنی افواج کی خواہشوں سے دست کش ہو جائے گا تو یہ محض خواب و خیال
تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ فوج سلطنت کے ماتحت نہ تھی بلکہ اپنے سپہ سالار کے میریس
نے سیاسیات کی پیچیدگیوں پر کبھی عبور حاصل نہیں کیا تھا۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا
کہ اب سیاسیات میں اصل قوت فوج کی ہے اور یہ کہ روما کی قوت کا اصل مرکز
اس وقت سولا کے خیمہ گاہ میں ہے۔ اس کا غالباً یہ خیال تھا کہ روما سے
جو بے ضابطہ حکم تقرر اسے ملا تھا اس کی وجہ سے وہ ایسی فوج کا سپہ سالار
ہو جائے گا جو اس کی نہ تھی گویا اس نے اس احترام پر تکیہ کیا تھا جو لوگوں کے
دلوں میں روما کا بہ حیثیت شہریت اور حکومت کے مرکز ہونے کے تھا مگر

[۱] پلوٹارک میریس ۳۵ سے مترشح ہوتا ہے کہ سولا نے اس واقعے کی اہمیت
کو گھٹانے کی کوشش کی تھی۔

باب ۲۳

اس احترام کا خاتمہ اس نے خود اپنے افعال سے کر دیا تھا۔

(۸۶۰) آیندہ پر آشوب زمانے کے آغاز سے قبل جو خفیف وقفہ تھا اس میں سلیئی وکیسیس نے چند اور تجاویز بھی نافذ کرائیں شمالی اطالیہ کی افواج کی سپہ سالاری جہاں اب تک سکون نہیں ہوا تھا سے الیس پاسے الیس روبلے کے سپرد ہوئی اور جدید کانسل کیوپاسے الیس جو سولا کا طرفدار تھا اسی طرح خارج کر دیا گیا جن ارکین سینٹ کی مالی حالت قابل اطمینان نہ تھی ان کے اس مجلس سے خارج کرنے کا بھی ایک قانون غالباً اس زمانے میں نافذ ہوا۔ مگر اس موقع کی اہمیت صرف یہ ہے۔ جو رائیں اس وقت لی گئیں وہ آخری تھیں جن میں جمہوریت روما نے بحیثیت ایک جماعت سیاسی اپنی رائے کا اظہار کیا اور یہ رائے خواہ سختی یا بے ایمانی پر مبنی ہو مگر فوجی دباؤ سے خواہ وہ ظاہری ہو یا مخفی بالکل آزاد تھی۔ اس زمانے کے بعد مدبرین خواہ بنائیں یا بگاڑیں، عوام بلوے کریں، مجالس رائے دیں اور ساہوکار اور امرا سازشیں کریں مگر اصلی اقتدار لیجیونوں کے سپہ سالاروں کا تھا جب کبھی وہ اس کو استعمال میں لانا چاہیں۔ نیک دل اور برگزیدہ شہریوں کی قابلیتوں اور نیکوکاری سے یہ دکھاوے کا تماشا کبھی کبھی منور ہو جائے اور سیاسی زندگی کی سخت مخالفتوں سے علمی سرگرمی پیدا ہو اور اہل اطالیہ اپنا علمی رجحان معلوم کر لیں مگر اصلی حقیقت خواہ لوگوں کو معلوم ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ اس کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اصل واقعہ یہ تھا کہ روما اب ایک آزاد جمہوریت کا زندہ مرکز نہ تھا بلکہ ایک شہنشاہیت کا دارالسلطنت جو شہنشاہ کے ورود کا منتظر تھا۔

سولا کا روما پر دھاوا

(۸۶۱) ہیرپس نے تو سولا اور اس کی فوج کے دم خم سمجھنے میں غلطی کی تھی مگر سولا نے سیرپس اور اس کی افواج کی قوت کا کافی

۱؎ پلوٹارک سولا (۸) مگر وبھو ہولڈیت کی تنقید ہے۔

اندازہ کر لیا تھا۔ جب کیان سے معزولی کی خبر اس کو پہنچی اس نے اپنی فوج کو جمع کر کے ان کو اس واقعے کی اطلاع دی تاکہ وہ خود اس سے اپنے حسب دلخواہ نتائج نکال لیں۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے کہ میریس دوسرے سپاہیوں کو اپنے ساتھ مشرق میں لوٹ مار کرنے کے لیے لے جائے۔ سنتوریوں کے افسروں کو بھی یہ اندیشہ ہوا کہ سولا کی ماتحتی میں جو خدمات انھوں نے انجام دی تھیں ان کے صلے سے ان کو ہاتھ دھونا ہوگا۔ سولا کی خواہشوں کو معلوم کر کے اس کی متحد فوج نے اس سے درخواست کی کہ فوراً روما پر دھاوا کر دیا جائے۔ اسی وقت دو فوجی ٹربیون سینٹ کا یہ حکم لے آئے کہ فوج کو لیکر میریس کے پاس پہنچا دیں۔ سپاہیوں نے ان کو سنگسار کر دیا۔ سولا نے نولا کا محاصرہ چھوڑ کر چھ لیجن یعنی قریب ۳۵۰۰۰ سپاہی لیکر روما کی راہ لی۔ شہر کے حکام سولا کے شرکاء کو قتل کرنے اور ان کی جائداد پر قبضہ کرنے میں مصروف تھے سولا جب قریب آگیا تو انھوں نے اس کے پاس سفارت بھیجی کہ شہر کے پانچ میل سے آگے نہ آئے۔ سپاہیوں نے سفیروں کی بری گت بنائی لیکن سولا احکام کو تسلیم کرنے کا بہانہ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس کے بڑے افسروں میں سے اکثر نے اس کی اس حرکت سے ڈر کر اس کا ساتھ چھوڑ دیا مگر دوسرے لوگ روما سے آکر اس سے مل گئے جس میں اس کا ہم عہدہ کیو پا سپے ایس بھی تھا اور دونوں رومن کانسل ایک نامہنا د رومن لشکر لیکر روما میں داخل ہوئے جس کی حفاظت کا کوئی سامان نہ تھا۔ مکانوں کی چھتوں سے پتھر اور ٹھیکرے اُن پر پھینکے گئے جس کے جواب میں اُنھوں نے مکانوں میں آگ لگادی۔ میریس اور بلطی کیس نے اپنے سپاہیوں سے کچھ ان کا مقابلہ کیا اور بالآخر غلاموں کو بغاوت پر آمادہ کرنا چاہا مگر کچھ پیش نہ گئی اور آخر کار شکست کھا کر مع اپنے سربرآوردہ شرکاء کے جان بچانے کے لیے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شام ہوتے ہوتے روما پر سولا کا قبضہ ہو گیا

باب ۴۳

اور امن و امان قائم کرنے میں بھی اسے کچھ کامیابی ہوئی ہو۔

(۶۶۲) تین صورتیں سولاؔ کے پیش نظر تھیں۔ یا تو وہ روما میں مقیم ہو کر سلطنت کا صدر علانیہ یا فی نفسہ ہو جائے مگر اس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ کیونکہ یہ نہایت نازک معاملہ تھا اور اس میں ناکامیابی اس کی تباہی کا باعث ہوتی۔ اس کی فوج مشرق میں لوٹ مار کرنے کے لئے بیتاب تھی اور یہ امید نہ ہو سکتی تھی کہ سپاہی روما اور اطالیہ میں اس کی سیادت کے قیام کا انتظار کر سکیں گے علاوہ ازیں روما کے مشرقی مقبوضات کو متھریڈائیس کے دست برد کے لئے چھوڑ دینے سے اطالیہ میں بھی اس کی قوت مستحکم نہ ہو سکتی تھی۔ اس کا اصل فریضہ جو اس کے سپرد ہو چکا تھا یہ تھا کہ بیرونجات میں اپنے ملک کے مفاد کی حفاظت کرے اور اگر وہ اس فریضے کی انجام دہی سے پہلو تہی کرے تو وہ محض ایک ڈاکو قرار دیا جاتا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ وہ روما میں رہ جائے اور دوسرے سپہ سالار کو بھیجدے۔ لیکن اس میں اگر ناکامیابی ہوتی تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہوتا اور اگر کامیابی ہوتی تو ایک نیا رقیب پیدا ہو کر اس کی بیخ کنی کر دیتا جیسے کہ اس نے میریس کی بیخ کنی کی تھی۔ تیسری صورت یہ تھی کہ روما کے معاملات کو کسی صورت سے طے کر کے اپنے شرکاء کو برسرکار کر کے غیر ملکی دشمن کے خلاف ہی روما کے اقتدار کو قائم کرے۔ اس میں جوکھم ضرور تھی کیونکہ جنگ اطالیہ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی اور اس کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اس کے شرکاء ان جدیدیوں پر غالب نہ آسکیں گے جو روما میں پیدا ہوئے۔ مگر سولا نے جو اپنی خوش قسمتی کا معتقد تھا شگونوں اور خوابوں کی تعبیر سے ڈھارس باندھ کر ان امور کو اپنی خوبی تقدیر پر چھوڑ دیا اور روانگی کا تہیہ کر کے روما میں فوراً تیاریاں شروع کر دیں۔

رجعت پسندی

(۶۶۳) سولا نے ایک مجمع عام میں تقریر کی اور بیان کیا کہ اس نے جو کچھ کیا تھا شدید ضروریات کی وجہ سے تھا۔ اس کے بعد اس نے اُن تدابیر

باب ۴۳

شخصی دستوری کو عمل میں لانا شروع کیا جن کے ذریعے سے اس کو امید تھی کہ اس کے غیاب میں سکون رہے گا۔ سب سے پہلے سپلپی کیسش اور میریس اور میریس کا بیٹا اور نو دیگر اشخاص سینٹ کے حکم سے سلطنت کے دشمن قرار دیئے گئے اور حسب رواج قانون کی حفاظت سے بھی خارج کردیئے گئے یعنی ہر شخص چاہے ان کو بلا مواخذہ قتل کر سکتا تھا۔ ان لوگوں کی جب تلاش ہونے لگی تو سپلپی کیسش کے ایک بے وفا غلام نے اس کا پتا بتا دیا اور فوراً قتل ہو گیا۔ اہل روما کے اخلاقی اصول کے اثبات کے لیئے غلام کو آزاد کر کے قتل کر دیا گیا۔ ان حرکات سے اکثر لوگ بیزار اور خائف ہو گئے۔ یہاں تک کہ سینٹ میں بھی پیرانہ سال آگسٹس سکیوولا نے میریس کے قانون کی حفاظت سے خارج کیئے جانے کی سخت مخالفت کی پلوٹارک کا بیان ہے کہ سولا کا میریس کے قتل کے لیئے جس نے اس کی جان بچائی تھی انعام مقرر کر دینا عامہ قوم اور سینٹ دونوں کی رائے میں سخت احسان فراموشی کا کام تھا۔ مگر سولا کو توہمات اور امور اخلاقی کا بہت کم پاس تھا اس وقت اس کے پیش نظر یہ تھا کہ جلد رکاوٹوں کو رفع کرے اور اس نے غالباً یہ بھی خیال کر لیا تھا کہ آیندہ چل کر میریس اس کے ساتھ ترحم کا برتاؤ نہ کریگا اس کا دوسرا کام یہ تھا کہ دستور جمہوریہ میں کچھ ایسی ترمیمات کرے جس کی وجہ سے اس کی شکستہ حال عمارت کچھ روز تک اپنی اکھڑی ہوئی بنیاد پر قائم رہ سکے اولاً اس نے سپلپی کیسش کے قوانین کو منسوخ کر دیا جو بے ضابطہ طور پر نافذ ہونیکی وجہ سے واجب التعمیل بھی نہ تھے۔ تین امر تھے جن کی طرف توجہ ضروری تھی یعنی (۱) عہدہ ٹری بیونی و مجلس قبائل (۲) حکام جمہوری (مجسٹریٹ) اور (۳) سینیٹ۔ اس بارے میں ہماری معلومات کا ذریعہ صرف مصنف ایپین (کیم ۵۹) ہے مگر جن تجاویز کو اس کے ماخذ میں بیان کیا گیا ہے ان کو وہ خود اچھی طرح نہیں سمجھا ہے۔ سطور ذیل میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کے پراگندہ بیان سے حقیقی واقعات کا انکشاف ہو۔ پہلی تجویز یہ تھی کہ آئندہ سے کوئی تجویز مجلس قبائل میں بغیر سینیٹ کی منظوری سابق کے پیش نہ ہو۔ یہ درحقیقت احیا تھا ایک دستوری قانون کا جو ۲۸۷ ق م تک نافذ تھا اور گراکی کے زمانے تک بھی

باب ۱۳

اس پر رواجاً عمل ہوتا رہا گو حال ہی سرابنوہ ٹری بیونوں نے اس کی خلاف ورزی کی تھی) اور اب بذریعہ قانون کے دوبارہ نافذ ہوا۔ اگر مجلس سینٹ میں اپنے اقتدارات کو استعمال میں لانے کی قوت ہو تو اس تجویز سے مفسدہ گروہوں پر ایک زبردست روک تھی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خدمت ٹری بیونی دوسرے طریقوں سے بھی ضعیف کردی گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ کس طرح۔ دوسرے قانون کا تعلق مجالس سنتوریہ سے تھا جس کی رو سے اقتدار دولتمندوں کے ہاتھوں میں آگیا مگر باریک بیں مبصرین بھی یہ نہیں بتا سکتے ہیں کہ کن تفصیلی تغیرات سے یہ نتیجہ برآمد ہوا اور آیا قبائل اور سنتوریوں کے موجودہ تعلقات میں کسی طرح دخل دیا گیا یا نہیں۔ ان تجاویز سے انقلاب پسند اشخاص کو خدمات کانسلی، پریٹری و سینسری کے ملنے کے مواقع بہت کم ہو گئے ثالثاً صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ مجلس سینٹ کی تعداد جو نہ بہت گھٹ گئی تھی۔۔ ۳ جدید اراکین جن کا انتخاب "بہترین اشخاص" (امرا) سے ہوا تھا وقت واحد میں اضافہ کیا گیا۔ اور ایک دوسرے قانون کی رو سے اس کارروائی کو باضابطہ قرار دیا گیا۔ اس امر سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اس موقع پر سولا چند اسی قماش کے دوسرے تغیرات بھی عمل میں لایا جن میں رجعت پسندی کی جھلک تھی کیونکہ ہم اپپین کے ان کو بالکل ناقابل وثوق نہیں قرار دے سکتے۔ ان تغیرات کا چند سال کے بعد سولا کی سیادت کے زمانے میں وسعت کے ساتھ عمل میں لایا جانا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ اس وقت بھی وہ عمل میں لائے گئے تھے مگر یہ تغیرات اسی وقت کارگر ہو سکتے تھے اگر روما کے امرا میں اخلاقی قوت اور سرگرمی ہوتی جو اب ان میں بالکل ناپید تھیں اس لئے نہ تو ۸۸ کی جزوی ترمیمات اور نہ ۸۱ کی وسیع اصلاحات کارآمد ہو سکتی تھیں۔

سولا روما سے روانہ ہوتا ہے

(۴۸) سلپی کیس کا انقلاب غالباً جدید شہریوں کی تعداد کثیر کی امداد سے عمل میں آیا تھا جنھوں نے اطالیہ کی بربادی اور امرا کی شورش کی وجہ

باب ۱۳

سے روما کا رخ کیا تھا۔ سولا کی ضرور یہ خواہش رہی ہوگی کہ اس عنصر کو دفع کردے۔ لیوی[1] نے اس کی نوآبادیوں کے قیام کی طرف اشارہ کیا ہے ممکن ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ سولا نے ان لوگوں کو اپنے وطنوں کو واپس جانے پر مجبور کیا ہو۔ اس نے اپنی فوج کو کیمپینا روانہ کردیا اور خود امور سلطنت کے انصرام کی غرض سے روما میں مقیم رہا۔ مگر صرف حاکم اعلیٰ کی حیثیت سے عامۂ خلائق پر اسکی وہ دھاک قائم نہ رہی۔ دولتمند جلا وطنوں کے طرفداران کی واپسی کے لیئے شور کر رہے تھے، اراکین سینٹ بھی خوش نہ تھے اور عوام نے جن کو بجائے خوش کیئے جانے اور رشوت ملنے کے اب فوج کی سنگینوں کے نیچے رائے دینا پڑتا تھا علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار شروع کردیا۔ کانسلوں کے انتخاب میں بھی سولا کے نامزد کردہ اشخاص کو کامیابی نہیں ہوئی اور اس کو صرف اس امر پر قانع ہونا پڑا کہ وہ ایک امیر سی نیئس آکٹیوس کو ایل کارنیلیس کنا کا ہم عہدہ مقرر کرادے جس کا تعلق مخالف جماعت سے تھا۔ سولا کو اس کے انتخاب پر سکوت اختیار کرنا پڑا اور بات بنانے کے لیئے یہ کہنا پڑا کہ عوام اسی آزادی کے اعتراف کا اظہار کر رہے ہیں جو اس نے انھیں دلائی تھی۔ سولا کو اب معلوم ہو گیا کہ روما سے چلا جانا قرین مصلحت ہے اس لیئے اس نے کنا سے اپنے انتظامات پر کاربند ہونے کا حلف واثق لیا[2] گو اس کا یہ فعل محض مہمل تھا اور اپنی فوج کی کمان لینے کے لیئے چلا گیا اور اپنے شریک کونٹس پامپے ایس کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ سلپی کیس کے احکام کی تنسیخ سے وہ بھی مثل سولا کے اپنے فوجی منصب پر بحال ہو گیا تھا اور روما سے شمالی

---

[1] لیوی خلاصہ ۷۷۔ کیمبن نے بھی اس سے یہی مطلب اخذ کیا ہے صفحات ۹۰-۲۸۹۔

[2] سولا کو اطالیہ سے نکالنے کے لیئے بیان کیا جاتا ہے کہ کنا نے ایک ٹری بیون کو اس پر مقدمہ چلانے پر آمادہ کیا تھا۔ اس حملے کی سولا نے کچھ پروا نہیں کی مگر یہ خود سولا کا بیان ہے۔ دیکھو پلوٹارک سولا ۱۰-۴ ڈائون کیسیس ۱۰۲، ۱۰۴ سسرو بروٹس ۱۷۹۔

باب ۳۲

فوج کی کمان پرو کانسل ایلبس پاپیئے ایلس سے لینے کی غرض سے روانہ ہوا مگر سپاہیوں نے بغاوت کر کے اس کو قتل کر دیا اور پرو کانسل حسب سابق سپہ سالار ہو گیا؛

بغاوت کا خاتمہ

(۸۶۵) ۸۹ ق م کے آغاز میں سولا کی فوج کے علاوہ جو عازم یونان تھی اطالیہ میں تین فوجیں مصروف پیکار تھیں۔ ان میں سے ایک تو پیکینم میں سے ایلبس پاپیئے ایلس کی فوج تھی جو شمال میں امن و امان کے قیام میں مصروف تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ قبائل ویسیٹنی و پیلگنی میں شورش اب تک باقی تھی اور ان کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کرنا ضروری تھا۔ کیمپینیا کی فوج کا جس کا صدر مقام کیپوا تھا سپہ سالار اپیلیس کلاڈیس تھا مگر نولا کے محاصرے میں بھی ایک زبردست فوج مصروف تھی۔ یہ معلوم نہیں کہ اس شہر کا محاصرہ کب ختم ہوا اپولیا میں امیلیس ماميرکس اور اس کے بعد کوئنٹس میٹی لس سرگرمی کے ساتھ معرکہ آرائی میں مصروف تھے۔ مگر اس امر میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ خاص رومن افواج کے بہترین سپاہی سولا کے ساتھ یونان چلے گئے تھے اور جو سپاہی اطالیہ کی فوجوں میں تھے وہ مختلف اقوام کے تھے۔ یہ بھی واضح ہے کہ روما کی موجودہ متزلزل حکومت کے ساتھ ان کے وفا شعار ہونے کی وجہ نہ تھی اور کوئی ایسا ہر دلعزیز سپہ سالار بھی نہ تھا جس کے سب زیر اثر ہوں۔ یہ سخت خطرناک امر تھا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ روما میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ جدید شہریوں کو جملہ قبائل میں شریک کرنا چاہیئے یا نہیں۔ سیاسی گروہ بندیوں کا اثر افواج کی خیمہ گاہوں تک پہنچ گیا اور سولا نے حال ہی میں روما پر قبضہ کر کے

سلہ لیوی خلاصہ ۷۵ ویلیس دوم ۲۰ ۔ اپین یکم ۳۶۔ یہ کتاب ناقابل وثوق ہے

سلہ دیکھو کین صفحات ۵۹۵ ۶۹۴ ۔ اس کا یہ خیال صحیح ہے کہ لیوی نے ۸۷ ق م کے اوائل کے واقعات ۸۸ ق م میں شریک کر لیئے ہیں۔

باب ۱۱

رومن افواج کے لیے خانہ جنگی کی ایک نظیر قائم کر دی تھی۔ مگر حلفا کی جنگ یعنی اہل اطالیہ کی بغاوت ختم ہو رہی تھی لیے سامینوں اور لوکانیوں نے ابھی تک اطاعت قبول نہیں کی تھی۔ سامینم سے ۸۹ھ میں سولا کی واپسی کے بعد باغیوں کے نظام میں ترمیم ہو گئی تھی۔ پامپیا ای ڈیس ماریسی نے اپنی قوم کے ساتھ روما کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب وہ سامینوں کی افواج کا سپہ سالار مقرر کیا گیا اور اس کی سرکردگی میں باغیوں کو کچھ کامیابی بھی ہوئی۔ بیرونی امداد کی ضرورت شدید تھی اس لیے متھرا ڈاٹیس کو اطالیہ بلانے کے لیے ایک سفارت روانہ کی گئی مگر یہ حماقت ان کی انتہائی مایوسی کے باعث تھی۔ شہنشاہ پانٹس کے حلیف بن کر ان کو وہ آزادی حاصل ہو سکتی تھی جس کی انھیں آرزو تھی اور فتح بھی شکست کی طرح ایک مصیبت ہو جاتی۔ مگر ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا متھرا ڈاٹیس نے اپنا وقار قائم رکھنے کے لیے جواب دیا کہ اس وقت تو میں ایشیا کے معاملات کے تصفیے میں مصروف ہوں مگر فرصت ملتے ہی اطالیہ پر حملہ آور ہوں گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ امداد وقت پر نہ پہنچ سکے گی اور چونکہ ایپولیا میں رومن افواج کو برابر کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس لیے سامینوں کی ہمت سرد ہونے لگی۔ ایک جنگ کا ذکر آیا ہے جس میں میٹامیرکس نے پامپیا ای ڈیس کو شکست دی اور رِٹی لس سے بھی ایک جنگ ہوئی جس میں اطالیہ کی آزادی کا یہ زبردست طرفدار (پامپیا ای ڈیس) خود مارا گیا اور اس کی موت کے ساتھ اس تحریک کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ چند اطالی سرغنوں نے ہر وٹیم پر حملہ کیا اور سسلی پر بھی قبضہ کرنے کا قصد کیا تھا۔ مگر روما کی قوت کے آگے کچھ نہ پیش گئی۔ سسلی کے صوبہ دار نے کچھ فوج جمع کر کے جب کہ وہ ریجینیم کے محاصرے میں مصروف تھے ان کو ہزیمت دی۔ اطالی افواج اس وقت سے صفحۂ ہستی سے غائب ہو گئیں۔ آئندہ سے سلطنت روما جن خطرات میں

سلہ ڈایوڈورس ۳۷-۲-۹-۱۴-

باب ۳۲

مبتلا تھی وہ خود اس کے سیاسی معاملات کی تخریب اور بدنظمی کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اہل اطالیہ امن و امان و سکون کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہ تھے۔ روما کی مختلف سیاسی جماعتوں کے مناقشات سے عداوت کے جو شعلے نکلتے تھے انکی وجہ سے اس تباہ شدہ ملک کے باقی اشخاص کی آتش غیظ و غضب اور بھی مشتعل ہوتی تھی؛

باب چہل و چہارم

میریس اور سِنّا[۱]

۸۸ تا ۸۷ ق م

(۸۶۶) روما کے مورخین اور خصوصاً وہ جن کی تصانیف ہم تک پہنچی ہیں ان کا رجحان اب یہ ہوتا جاتا ہے کہ ایسے واقعات کو شد و مد سے بیان کریں جن کا تعلق کسی ممتاز شخص کے کارناموں سے ہو یا جن میں ناٹک کا چٹخارا ہو۔ اس رجحان کی جھلک میریس کے کارناموں کے بیان میں بالخصوص نمایاں ہوتی ہے۔ سولا کے برسر اقتدار ہونے کے بعد جو اشخاص روما سے بھاگ نکلے ان میں سے اکثر کو انہیں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا جو میریس پر پڑیں اور سلپی کیس کا سر بھی ایک فورم میں مقررون کے چبوترے پر لٹکتا رہا۔ مگر ان واقعات میں دلچسپ ترین کہانی بال بال بچ کر نکلنا اس شخص کا ہے جو ایک زمانے میں

---

[۱] اس باب کے لئے عام مآخذ حسب ذیل ہیں۔ لیوی خلاصہ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۳ ولیس دوم ۱۹ ۔ ۲۳ ۔ اپپین کیم ۔ ۶۰ ۔ ۶۲ ۔ ۷۰ ایضاً متھراڈاٹیس ۵۱ ۔ پلوٹارک میریس ۳۵ ۔ ۴۶ سرٹوریس ۴ ۔ ۵ ایضاً سلا ۲ ۔ ۵ کراسس ۴ ۔ فلورس دوم ۹ ۔ ۳ ۔ ۱۷ ۔ ۱۰ آروسیس پنجم ۱۹ ۔ ۲۰ یوٹروپیس پنجم ۷ آبی کونیس ۵ ۔ ۶ وکٹر (devir illuster) ۶۷ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ڈائوڈورس ۳۸ ۔ ۵۱ ۔ ڈایون کیسیس ۱۰۲ ۔ ۵ ۔ ۱۲ لیکی نیانس مطبوعہ بان صفحات ۲۳ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۹ سیسرو اور ولیریس میکسی مس کے حوالے حواشی میں دئے گئے ہیں مگر دیکھو فلپک ہشتم Do nat. Deor' سوم ۸۰ ۔ ۸۱ ۔

باب ۷ روما کا نجات دہندہ تصور کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ واقعات ایک حد تک صحیح ہوں مگر زمانہ مابعد کے مصنفین نے ان واقعات کو سبق آموز بنانے اور طرز بیان کو فصیح و بلیغ کرنے کی غرض سے ان میں رنگ آمیزی کر دی ہو جس کی وجہ سے ان کے بیانات حقیقت سے دور پڑ گئے ہوں۔ روما کے مورخین اور شعرا دونوں بلاغت کے دلدادہ تھے اور میریس کی زندگی کے مختلف دور اور ان کا نمایاں فرق ان کی طبع آزمائی کے لیے نہایت موزوں تھا۔ میریس کی زندگی کے اس دور کے چند دلچسپ واقعات حسب ذیل ہیں لاٹیم اور کیمپینیا کے سواحل کا اس نے بحری سفر کیا حالانکہ ہر طرف سے وہ خطروں سے گھرا ہوا تھا، منٹرنے کی دلدلوں میں پناہ لی جہاں کی آب و ہوا نہایت خراب تھی، ان لوگوں کی متزلزل حالت جن کے ید قدرت میں وہ تھا، نہ اس کو چھوڑ سکتے تھے اور نہ اس کے دشمنوں کے حوالے کر سکتے تھے، ایک جرمن یا گالی غلام کا بھی قصہ ہے جس کی میریس کو قتل کرنے کی ہمت نہ ہو سکی اور آخر کار وہ بھاگ کر افریقہ چلا گیا اور قرطاجنہ کے کھنڈروں میں جا کر بیٹھا یہ بھی کہ اس کو یقین کامل تھا کہ ساتویں مرتبہ پھر کانسل ہوگا۔ یہی واقعات ہیں جن سے ایک افسانہ بن گیا ہے۔ اور جو روما کے ادبیات کا ایک جزو ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے یہاں اس کا ذکر کیا ہے؛

کنا کی جمع کرنا ہے (۸۷) سولا کے روانہ ہوتے ہی کنا نے ان انتظامات کو تہ و بالا کرنا شروع کیا جن کو برقرار رکھنے کی اس نے قسم کھائی تھی۔ جدید شہریوں اور آزاد غلاموں کو جملہ (۳۵) قبائل میں تقسیم کیے جانے اور ان لوگوں کو واپس بلانے کے لیے جن کو سولا نے جلا وطن کر دیا تھا مجلس عامہ میں تجاویز پیش کی گئیں۔ دوسرے کانسل آکٹیوس نے چند ٹریبیونوں کی امداد سے ان تجاویز کی سخت مخالفت کی اس لیے کنا نے تہیہ کر لیا کہ حسب رواج ان قوانین کو جبراً نافذ کرا دے۔ جدید شہریوں سے وہ ساز و باز رکھتا تھا بلکہ یہ بھی مشہور تھا کہ ان کی حمایت کے لیے اس نے بہت بڑی رشوت لی تھی اس لیے جدید شہریوں کی تعداد کثیر اس کے بدمعاشوں کے انبوہ میں شریک ہو گئی۔

باب ۲۴

پرانے شہری تمام آکیٹولیس کے ساتھ ہو گئے اور اس کے بعد جو لڑائی ہوئی اس میں آکیٹولیس نے ہوشیاری کی دشمن کو ہزیمت دیکر ان کو شہر سے نکالدیا دونوں فریق خنجروں سے مسلح تھے اور خوب خونریزی ہوئی کنّا اور اس کے شرکا بھاگ نکلے۔ سینٹ نے اس کو دشمن قوم قرار دیکر شہریت سے خارج کر دیا اس لیئے وہ خدمت کانسلی سے بھی الگ ہو گیا اور اس کی جگہ پر ال کارنیلیس میرولا جو عطارد کا پجاری تھا منتخب ہوا۔ مگر کنّا کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا تھا اسے خوب معلوم تھا کہ اطالیہ میں جو سپاہی باقی رہ گئے ہیں وہ زیادہ تر جدید شہری ہیں۔ اور اس کی تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں اس امید سے وہ فوج کی تلاش میں نکلا اور پہلے اپی الیس کلاڈیس کی فوج پر ڈورے ڈالنے کا قصد کیا جو بقول ایپین شہر کیپوا میں خیمہ زن تھی مگر ڈلییس کا بیان ہے کہ اس کا مستقر نولا میں تھا۔ اس سپہ سالار پر خود شبہات تھے کیونکہ اس کو کمان سے سبکدوش کرنے کے لیئے مجالس[۱] عامہ کی رائے لی گئی تھی اور سپاہی بھی سولا کے ساتھ مشرقی جنگ میں شریک ہونے کے لیئے نہ بھیجے جانے کے سبب سے خفا تھے کنّا کو خوب معلوم تھا کہ ان لوگوں پر کس طرح سے اثر قائم ہو سکتا ہے۔ انھوں نے فوراً اس کو کانسل تسلیم کر کے فوجی اطاعت کی قسم کھائی۔ اس کے بعد اس نے متعدد حلیف شہروں کا دورہ کیا۔ جہاں جدید شہریوں نے اس کا نہایت جوش سے خیر مقدم کیا کیونکہ اس نے ان کی خدمت میں تکلیفیں اٹھائی تھیں۔ اس دورے میں اس کو اس قدر روپیہ اور سپاہ مل گئی کہ اس نے روما پر تیس[۲] لیجیونوں کی سرکردگی میں دھاوا کر دیا اور بہت سے انقلاب جو شہر سے بھی آکر اس سے مل گئے۔

(۸۶۸) اس امر کے تعین کی ہمیں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں کہ جنگ حلفا کس موقع پر ختم ہوتی ہے اور خانہ جنگی کب شروع ہوئی کیونکہ خانہ جنگی

---

[۱] مسٹر ڈی ڈوموہ ۸۔
[۲] یہ تعداد قرین قیاس نہیں۔

جنگ حلفا کے سلسلے میں شروع ہوئی۔ کِنّا کے قوت پکڑنے کا سبب یہ تھا کہ وہ جدید شہریوں کا جو سابق میں حلیف تھے نمایندہ تھا اور یہ لوگ تلے ہوئے تھے کہ بغیر پورے حقوق حاصل کرنے کے چین نہ لیں۔ اس لئے قدیم شہریوں کی اپنے خاص حقوق کے محفوظ رکھنے کی کوشش محض بے سود تھی جب تک کہ ان کا کوئی زبردست سرغنہ ہو اور ان کے جتھے کا سرگروہ یعنی سولا اس وقت بہت دور تھا۔ آکٹیوِیس اور میرولا نے روما کی فصیلوں اور دیگر ذرائع محافظت کو مستحکم کیا مگر ان کو اصل میں ضرورت تھی باقاعدہ فوج کی اس لئے انھوں نے کوشش کی کہ گال این روئے آلپس اور ان اطالوی بستیوں میں جنھوں نے ابتک کِنّا کی شرکت نہیں کی تھی سپاہی بھرتی کریں۔ مگر کِنّا اور اس کے لشکر جرّار کے مقابلے کے لیئے یہ تدابیر بھی کارگر نہ ہو سکتی تھیں اس لیئے وہ مجبور ہوئے الیس پامپے ایس سے مددگار کے طالب ہوئے جو شمال کی زبردست فوج کا سپہ سالار تھا۔ مگر اس شخص کا طرز عمل مشتبہ تھا کیونکہ اس نے نہ صرف اپنے نامزد شدہ جانشین کے قتل سے چشم پوشی کی تھی بلکہ ممکن ہے کہ یہ قتل اس کے ایما سے ہوا ہو۔ امرا اور قدیم شہریوں سے جو شہر پر قابض تھے اسے زیادہ ہمدردی نہ تھی اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کا طرز عمل بالکل خود غرضانہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا اصل منشا یہ تھا کہ ۸۶ ق م کی کانسلی حاصل کرے اور چونکہ اس وقت اطالیہ میں ایک ہی باقاعدہ فوج تھی اور وہ اس کے زیر کمان تھی اس لیئے وہ ارباب حکومت سے من مانے شرائط کر سکتا تھا۔ اس کی موجودہ حالت بھی بہت نازک تھی کیونکہ سولا کے طرفدار اس سے متنفر تھے جس کے کافی وجوہ موجود تھیں اور کِنّا بھی اس کو اپنا رقیب خیال کرتا تھا کیونکہ ممکن تھا کہ جدید شہریوں پر اپنا اثر قائم کرے۔ روما کی طرف پیش قدمی کرنے میں اس نے جو دیر کی اس کے نتائج اندوہناک ہوئے کیونکہ کِنّا کو اپنے نوآموز سپاہیوں کو قابل کار بنانے اور میریس سے سازو باز کرنے کا موقع مل گیا جو اسی زمانے میں اطالیہ واپس آگیا۔

میریس کی واپسی

(۸۶۹) سولا کی روانگی اور کِنّا کی بغاوت کی خبریں سن کر میریس

باب ۲۲

نے چند سپاہیوں کو لیکر جنھیں اس نے افریقہ میں بھرتی کیا تھا عازم اطالیہ ہوا۔ اس کے ساتھ چند اور جلا وطن اشخاص بھی تھے۔ ایٹروریا کے ساحل پر پہنچکر اس نے جدید شہریوں کے حقوق کا حامی ہونے کا اعلان کیا۔ بہت لوگ اس کے شریک ہوگئے اور مزارع کے غلاموں کو بھرتی کرکے اس نے بہت جلد ایک خاصی فوج جمع کرلی کنا سے بھی معاملات طے کرنے میں دیر نہ ہوئی کنا کے طرفداروں میں شوریدہ سر نے الیس پاپیرلیس کاربو تھا اور کوئنٹس سرٹوریس جو ایک لائق اور تجربہ کار فوجی افسر تھا۔ ان کے اتحاد میں تنزلزل یا باہمی مخالفت کی گنجائش نہ تھی مگر سرٹوریس گو سولا کی جماعت کا سخت مخالف تھا لیکن میریس سے اتحاد پیدا کرنا خلاف مصلحت خیال کرتا تھا۔ پیرانہ سال میریس پر اس کو شبہ تھا جو بالکل میلا کچیلا رہتا تھا اور جس کے چین جبین سے ظاہر تھا کہ وہ سخت بدلا لینے پر تلا ہوا ہے۔ مگر کنا میریس کو علیحدہ نہ کرسکتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت وہ کانسل تھا اور میریس ایک معمولی شہری مگر شمالی وحشیوں کا مغلوب کرنے والا بہ لحاظ وقعت ذاتی ان کی جماعت کا صدر تھا اور اسی کے سبب سے اس انقلابی تحریک کو اہمیت حاصل ہوئی تھی چاروں سرغنوں نے اب روما پر دھاوا کیا۔ کنا اور کاربو شہر کے مقابل میں تھے سرٹوریس نے شمال کی طرف سے پیش قدمی کی اور میریس نے جس کے پاس کچھ جہاز تھے آسٹیا پر حملہ کردیا۔ نے الیس پاپیے الیس نے جو دروازہ کالن کے پاس خیمہ زن تھا بہ سرگرمی سے آکٹیویس کی مدد کا قصد کیا مگر اب وقت نکل چکا تھا اس کے سپاہیوں کو قدیم شہریوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی اس لیئے اس کے لشکر میں شورش پھیل گئی۔ اس اثنا میں میریس نے آسٹیا پر قبضہ کرکے لوٹ لیا جس کی وجہ سے روما میں غلے کا آنا بند ہوگیا۔ شہر میں جو فوج تھی ان لوگوں کے مقابلے کے لیئے بالکل ناکافی تھی سینٹ نے ناامید ہوکر ان اطالیوں کو بھی حق شہریت دینے کا اعلان کیا جو جنگ میں مغلوب ہوئے تھے اور جن کو اب تک توسیع حق شہریت سے[1] نفع اٹھانے کا

[1] دیکھو لیوی خلاصہ ۸۰۔ لیکی نیانس صفحہ ۲۷۔

موقع نہیں ملا تھا۔ مگر اس طبقے سے بھی کافی امداد ملنے سے مایوسی ہوگئی۔ میٹی لس سانیوں کی نقل و حرکت پر نگرانی کرنے کے لئے مامور تھا۔ جب اس کو ان احکام پر تعجیل کرنے اور سانیوں سے ان شرائط پر صلح کرکے روما کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا گیا تو سانیوں نے پوری مساوات کا دعوی کیا جس کو وہ قبول نہ کرسکتا تھا۔ مگر میرس کے شرکاء کے دماغ میں یہ خلل نہ تھا اور اس لئے سانینی ان کے شریک ہوگئے میٹی لس سے کچھ بن نہ پڑا اور وہ اپنی فوج کا ایک دستہ لیکر روما کی طرف روانہ ہوا اور فوج کے بقیہ حصے کو اپنے ایک نائب کی ماتحتی میں چھوڑ دیا جس کا سانیوں نے خاتمہ کردیا۔ اطالیوں سے سینٹ کو صرف آٹھ ہزار سپاہی ملے۔ گال این ہوئے آلپس سے جو امدادی فوج آرہی تھی اس کو کنا کی ایک سپاہ نے روک دیا اور پلاسینیا جس پر اکٹیوئیس کا ایک افسر قابض تھا اس پر بھی محاصرہ کرکے قبضہ کرلیا گیا۔ (۸۷۰) واقعات مابعد کے سلسلے اور ان کے تفصیلی حالات پر بالکل پردہ پڑا ہوا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرس غداروں کی امداد سے روما کے اس محلے میں گھس گیا جو ٹائبر کے اس طرف واقع تھا مگر وہاں سے اکٹیوئیس اور پاپیے الیس نے اسے بھگا دیا۔ مگر روما کے محافظین نے پاپیے الیس کی انتہائی احتیاط کی وجہ سے اس کامیابی سے نفع نہیں اٹھایا۔ اس شخص کا مشورہ ان کی تخریب کا باعث ہوا کیونکہ اسی کے ایما سے کنا سے نامہ و پیام شروع ہوا جس کی بدعہدی کا عام شہرہ تھا اور جو غلاموں کو اپنی امداد کے لئے آمادہ کر رہا تھا۔ تعویق سے میرس کے طرفداروں کو نفع تھا کیونکہ شہر میں غلے کا ذخیرہ روز بروز گھٹتا جاتا تھا اور سپاہیوں کے فرار ہونے سے محافظ فوج کمزور ہوتی جاتی تھی۔ خود پاپیے الیس کے چند سپاہیوں نے اس کو قتل کردینے کی سازش کی مگر اپنے بیٹے کی فراست سے وہ بچ گیا اس کے کچھ سپاہی دشمن سے بھی جا کر مل گئے۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ اس کے لشکر میں کوئی وبا پھوٹ پڑی جس کا غالباً وہ خود بھی شکار ہوا۔ اعلان یہ کیا گیا کہ اس پر بجلی گری ہے مگر اس اعلان سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کردیا گیا۔ ہر شخص کو اس سے نفرت

تھی اور عوام نے اس کے جنازے کے ساتھ بے ادبی بھی کی لیکن سینٹ کے
سپہ سالاروں میں وہ سب سے بہتر تھا اور اس نقصان کی کوئی تلافی نہ ہوسکتی تھی۔
آکٹیویس پر سپاہیوں کو اعتماد نہ تھا۔ اور ایک عالی دماغ محب وطن تھا اور
اپنی حد درجہ احتیاط، باریک بینی اور شائستگی کی وجہ سے ایسے نازک موقع پر
اپنی جماعت کو قابو میں نہ رکھ سکتا تھا جبکہ افسر میں بالکل مختلف قسم کے خواص کی ضرورت
ہے۔ اس نے غلاموں کو آزاد کرنے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ وہ کنا کے
دام فریب میں آکر اس کے شریک ہو گئے لیکن قانوناً وہ کانسل تھا۔ سپاہیوں
نے جب میٹلس سے کمان لینے کی استدعا کی تو اس نے زجر و توبیخ کر کے
انھیں حکم دیا کہ کانسل کے احکام کی تعمیل کریں۔ سپاہی برافروختہ ہو کر دشمن سے
جا ملے۔ سپاہیوں کے فرار ہونے اور قحط کے خوف سے شہر کی مزید محافظت بھی
ناممکن ہو گئی۔ کنا کا اصرار تھا کہ جب تک مجھے کانسل نہ تسلیم کیا جائے میں سینٹ
سے گفت و شنید نہیں کر سکتا اس لیے میرولا کو خدمت کانسلی سے معزول کرنا پڑا۔
کنا نے یہ بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا کہ وہ کسی کو قتل نہ کرے گا اس لیے
اس کو صرف اس امر کا یقین دلانے پر روما میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی
کہ وہ رحم کے ساتھ پیش آئے گا۔ ان شرائط کے ساتھ وہ شہر میں داخل ہوا اور فی الفور
مجلس عامہ سے ان لوگوں کو واپس بلانے کا حکم حاصل کیا جن کو سولا نے خارج البلد
کیا تھا۔ میریس نے بھی جب تک کہ اس کو باضابطہ طور سے بلایا نہ جائے واپس
آنے سے انکار کر دیا اب وہ شہر میں داخل ہوا۔ آکٹیویس کو مشورہ دیا گیا تھا کہ فرار
ہو جائے مگر وہ اپنے مقام سے ہلا نہیں اور بصد شان مع اپنے نقیبوں کے قاتلوں
کا انتظار کرتا رہا۔ میٹلس[۱] نے کنا سے جو نامہ و پیام ہوتے تھے اس میں زیادہ
حصہ لیا تھا اس لیے آکٹیویس اس کو غدار خیال کرتا تھا۔ بہرکیف وہ بچ کر
افریقہ پہنچ گیا اور کچھ عرصے کے بعد سولا کا طرفدار بن کر واپس آیا اور کانسل

---

[۱] ڈاڈورس ۳۸-۲ یہ میٹلس پائس کے نام سے مشہور تھا اور میٹلس نیومی ڈکس کا بیٹا تھا۔

باب ۱۲

قتل عام

کی طرح حماقت سے جان نہ دی ہو؛

(۸۷ ق م) اس کے بعد وہ قتل عام شروع ہوا جس کا پریشان حال شہریوں کو میریس کے چین جبین سے اندیشہ تھا۔ پیرمرد کے عرصے سے دبے ہوئے غصے کو روکنے کی کوئی صورت نہ تھی اور منٹرنے کی دلدلوں اور دیگر مقامات میں اس نے جو مصائب برداشت کیے تھے ان کا بدلہ اس نے ایسا سخت لیا کہ کبھی فراموش نہ ہو سکتا تھا۔ اس کا قدیم ہم عہدہ کیٹلس اور معزول شدہ میرولا دونوں مجلس عامہ کے اجلاس میں بازپرس کے لیئے بلائے گئے۔ مگر قانون کی حفاظت سے خارج ہو کر قتل ہو جانے کے خوف سے اُنھوں نے خودکشی کر لی۔ میریس اپنے آزاد غلاموں کو لیکر شہر میں چکر لگایا کرتا تھا۔ ذرا سے اشارے پر یا محض سلام نہ کرنے پر ان بدمعاشوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ کسی راہرو کو قتل کر دیں خصوصاً ایسے لوگوں کو جنھیں ان کا آقا پسند نہ کرتا تھا۔ سر بُریدہ لاشیں سڑکوں پر پڑی رہتی تھیں اور کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ انھیں دفن کر دے۔ جن لوگوں کو قتل کرنا مقصود تھا ان کی تلاش ہوتی تھی اور پناہ گیروں کو خود انکے دوست یا مخبر حوالے کر دیتے تھے جس کی وجہ سے کسی شخص کو دوسرے پر اعتماد باقی نہ رہا تھا۔ پانچ دن تک یہ قتل عام جاری رہا سیلپی کیس کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا اس کے جواب میں اراکین سینٹ کے سر روسٹرا پر ٹانگ دیئے گئے تھے۔ سربرآوردہ مقتولین میں سے خاندان ہائے سیزر، ڈگراسس کے دو دو رکن تھے اور اہل روما کو سب سے زیادہ عبرت پیرانہ سال مقرر ایم اینٹونیس کے قتل سے ہوئی جو اس زمانے کے سربرآوردہ افراد میں سے تھا اور جس کو مخبر نے میریس کے پنجۂ ستم میں پھنسا دیا تھا لیکن اس خوفناک تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روما میں ابھی تک کسی شخص کو اس کی جائداد کے لالچ سے قتل کرا دینے کا رواج نہیں ہوا تھا اور عوام نے بھی مقتولین

۱؎ ولیس دوم ۲۲-۴ ڈیلبریس میکسی مس چہارم ۳-۱۱- ایپین نے یکم ۷۳-۴ میں جو لکھا ہے اسکو ان کے مقابلے میں ترجیح نہیں ہو سکتی۔

باب ۴

کے مکانوں کو لوٹنے سے احتراز کیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بعض اوقات غلام اپنے مالکوں کے ساتھ غداری[1] نہیں بھی کرتے تھے چنانچہ ایک شخص کی جان اس کے غلاموں کی وفاداری اور ہوشیاری سے بچ گئی۔ مگر معلوم ہوتا تھا کہ میریس کے شیاطین کی لوٹ مار اور سخت گیری کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا۔ سرٹوریس کو ان سے نفرت تھی اور کنا بھی بے ضرورت لوگوں کا قتل کیا جانا ناپسند نہیں کرتا تھا۔ اس سیئے ان دونوں نے گالیوں کے ایک دستے کو لیکر ان شیاطین کا جب کہ وہ سو رہے تھے خاتمہ کر دیا اور اس طرح شہر کو ان کی دارو گیر سے نجات مل گئی ؟

میریس کی موت

(۸۷۲) سیاسی انقلابات کی طرف بھی فاتحین کی توجہ تھی سینیٹ یعنی اس کے باقی ماندہ اراکین نے جو قتل سے بچ گئے تھے حسب الحکم سولا کو دشمن قوم قرار دیا اور اس کے بعد اس کی جائداد ضبط کر لی گئی، اس کا مکان منہدم کر دیا گیا اور اس کے قوانین منسوخ کر دیے گئے مگر ۸۷ء غالباً اب ختم ہو رہے گا اس لیے سال آئندہ کے لیے حکام کا انتخاب ضروری تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کنا نے اپنے اور میریس کے کانسل منتخب ہونے کا صرف اعلان کر دیا۔ یہ غالباً مبالغہ ہے اصل واقعہ یہ ہوگا کہ سرسری طور پر انتخاب ہو گیا ہوگا۔ میریس اب اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا یعنی ساتویں مرتبہ کانسل ہو چکا تھا۔ اس کے لڑکپن میں ایک عجیب واقعہ ہوا تھا جس کی ایک نجومی نے تعبیر[2] کی تھی اور اسی تعبیر سے یہ ہوس اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی۔ نجومیوں کا اقتدار اب تک باقی تھا کیونکہ قومی مذہب کے زوال سے اوہام پرستی میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی تھی بلکہ دیوتاؤں کے ساتھ بے اعتقادی پیدا ہو جانے سے خوش قسمتی کی پرستش زیادہ ہونے لگی تھی۔ لیکن لوگوں کو یہ بھی معلوم تھا[3]

---

[1] پلوٹارک میریس ۴۳ اپین ایکم ۷۳۔

[2] پلوٹارک میریس ۳۶ اپین ایکم ۷۵۔

[3] پلوٹارک میریس ۴۲۔ سولا ۷۔ ڈائوڈورس ۳۸۔۵۔

کہ نجومیوں کی پیشین گوئی پر احمقانہ بھروسہ کرنے سے آکٹیویس نے جان کھوئی تھی اور سولا کا اپنی خوش قسمتی پر بھروسہ کرنا میریس کی خوش قسمتی کے لحاظ سے قابل تعجب ہے۔ پیشین گوئیوں کے صحیح اور غلط ٹھیرنے سے متعلق غالباً ایٹروریا کے ہوشیار نجومی ابلہ فریبی کی کچھ باتیں کرتے ہوں گے۔ یہ توجملہ معترضہ تھا۔ میریس کی آتش غضب ابھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی مگر خود اس کا انجام قریب تھا۔ ۱۳ جنوری کو اس نے انتقال کیا تھا۔ اس کی زندگی کے آخری ایام اور جانکنی کے متعلق بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ سولا کی طرفداروں کی روایت یہ ہے کہ اس کے آخری دن بے ہوشی اور ہذیان میں گذرے جس میں کبھی تو وہ سولا کی واپسی سے ڈر جاتا اور کبھی متھریڈیٹیس کے ساتھ جنگ میں اپنے کو مصروف خیال کرتا جس کی اسے بہت آرزو تھی۔ مگر ایک دوسری روایت بھی ہے جو اس کے بالکل مخالف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطرناک اور مستقل مزاج بڈھا جو لڑکپن سے سختیوں کی برداشت کرنے کا عادی تھا مگر زمانۂ حال کی تکلیفات اور اپنے غیظ و غضب سے بالکل خستہ ہو گیا تھا ذات الصدر کے عارضے کا شکار ہوا۔ اس کے پیرووں میں سے ایک بدمعاش سپاہی سی فلیوس فمبریا نے اس کے جنازہ اُٹھنے کی یادگار میں سردار پجاری اسکیوولا کو قتل کرنے کی کوشش[۵۱] کی جو وہ زخمی ہو کر بچ نکلا مگر آخر کار کچھ دنوں بعد مارا گیا۔

حال کے مشکلات

(۸۷ ۔ ۳) میریس کے انتقال سے قتل عام تو کچھ روز کے لئے بند ہو گیا۔ کنا کی خوبیاں گو زیادہ نہ تھیں مگر خود پسندی اور اولوالعزمی کی وجہ سے بہ نسبت گزشتہ معاملات کا بدلہ لینے کے آئندہ کی ترقی کا اسے زیادہ خیال تھا۔ ایل ویلیریس فلاکس کو اپنا ہم عہدہ بنا کر اس نے سیاسی معاملات میں انقلاب پیدا کرنے کی طرف کچھ توجہ کی۔ اس کا رجحان یہ تھا کہ سلطنت پچھلی کسی کے طرز عمل کی کچھ تغیر کے ساتھ پابندی کرے۔ سولا کے قوانین چونکہ منسوخ ہو چکے

۵۱ سسرو، پیدا او سکیوا سپرنو ۳۳۔ میئر و سسر ویٹی ڈیو ورم بیئوٹر ا سسرو البم ۸۰۔

باب ۴۴

تھے اور جدید حکومت سینٹ کی مخالف تھی اس لیے غالباً طبقۂ ایکوائٹ نے[۱] قانون پلاٹیا کو منسوخ کرا کے عدالتوں کو پھر اپنے قبضے میں[۱] کر لیا جس سے کچھ روز کے بعد سولا نے انھیں پھر بیدخل کر دیا۔ زمانۂ حال کی مشکلات میں مالی مشکلات نہایت اہم تھیں۔ حال کے واقعات نے روما کے ساہوکاروں میں ابتری ڈال دی تھی، کسی ساہوکار کی ساکھ باقی نہ رہی تھی کیونکہ ہر شخص کو فکر تھی کہ ساہوکار جدبل کے پاس جو رقم ہو کسی نہ کسی طرح سے وصول کرے۔ زر نقد کی بہت مانگ تھی کیونکہ اس کو آسانی سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجا سکتے تھے اور چھپا سکتے تھے اس پر طرہ یہ ہوا کہ متھراڈاٹیس سے جنگ چھڑ جاتے اور صوبۂ ایشیا سے رقوم کے بروقت نہ آنے سے ساہوکاروں کے رہے سہے جو اس[۲] اڑ گئے۔ اس مشکل کو رفع کرنے کے لیے کانسل فلاکس نے ایک قانون[۳] نافذ کرایا جس کا منشا یہ تھا کہ رقم واجب الادا کا صرف ایک ربع ادا کر دینے سے قرضہ پاک ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ اس قانون سے نفع اٹھا کر کچھ لوگ دیوالیے ہونے سے بچ گئے ہوں مگر ایک ایسے علاج سے جو مرض کے مماثل ہو۔ عامۂ خلائق کو اعتماد نہ ہو سکتا تھا اور ساہوکارے میں حسب سابق زر نقد کی کمی باقی رہی جس کی وجہ سے اس زمانے میں اہل ملک کی پریشانیاں اور تکالیف اور بھی بڑھ گئیں۔ زر نقد کی ضرورت نہ صرف افراد قوم کو تھی بلکہ سلطنت کو بھی اور غالباً اسی کی احتیاج سے نوجوان کنیس پامپیئس پر[۴] مقدمہ چلایا گیا۔ الزام یہ تھا کہ اس کے والد نے ایسکولم پر قبضہ کر کے مال غنیمت کا حصہ کثیر خود لے لیا تھا اور خزانۂ سلطنت میں کبھی اس کا حساب نہیں پیش کیا اور بیٹے کو مجبور کیا جا رہا تھا کہ اس کے باپ نے جو کچھ روپیہ ہضم

---

[۱] سسرو ان ورّیم یکم ۳۸۰۳۸ و ویلیس دوم ۳ ۳ ۲۔

[۲] سسرو پرو لگے مینی لیا ۱۹۔ پرو کالی گیتا دوم۔

[۳] سسرو پرو کوئنک ٹیو ویلسٹ ٹیٹلس ۲۳ ویلیس دوم ۲۲ ۲۔

[۴] پلوٹارک پامپے الیس ۴ آرسیس مخیم ۱۸، ۲۶۔

باب ۱۴

کر لیا تھا۔ اس کی تلافی کرے۔ اس نے اپنی صفائی میں یہ بیان کیا کہ یہ مال غنیمت اس کے مکان میں تھا مگر کِنّا کے سپاہی اس کو وہاں سے نکال لے گئے تھے۔ مگر اس کے حق میں زیادہ مفید یہ ہوا کہ اس نے اس پریٹر کو ہموار کر لیا جو عدالت کا صدر تھا اور اس کے وکلا میں نہ صرف مقرر کیو ہارٹین سیس تھا بلکہ لیِ الیسُ پاپی الیسُ کاربو بھی تھا جو سِبیس کا طرفدار تھا۔[۵۱] اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اور چند روز کے بعد پریٹر مذکور کی بیٹی سے اس کی شادی ہو گئی۔ ان مشکلات کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سکۂ رائجہ کی حالت بہت خراب تھی۔ جب سے ڈروسس نے سکوں میں آمیزش شروع کی تھی کھوٹے دینار بہت چلنے لگے تھے۔ کھوٹے سکوں کے چلن سے اچھے سکے معدوم ہو جاتے ہیں اس لیے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے کس قدر پریشانی اور زحمت ہوئی ہو گی اور ہوشیار صرافوں اور ساہوکاروں نے اس سے کس قدر نفع اٹھایا ہو گا۔ سسرو[۵۲] کا بیان ہے کہ یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے پاس درحقیقت کس قدر روپیہ ہے۔ ان خرابیوں کو رفع کرنا ضروری تھا اس لیے ٹریبونوں نے پریٹروں سے مشورہ کر کے ان کی اصلاح کے لیے ایک مشترک اعلان شائع کرایا جس کی تفصیل سے ہم ناواقف ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا منشاء یہ تھا کہ سکوں کو پرکھنے کا انتظام کیا جائے اور کھوٹے سکوں کا چلن بند کر لیا جائے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ اس اصلاح کا بار کس پر پڑا جس پریٹر نے اپنے دیگر شرکاء کے قبل اس تصفیے کا اعلان کیا ہر دلعزیز ہو گیا۔ اس واقعے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اصلاح مذکور کا بار خزانۂ سلطنت پر پڑا اگر یہ خیال صحیح ہے تو روما کی حکمراں جماعت کو زرِ نقد کی قلت سے اور بھی زحمت ہوئی ہو گی۔ بہرکیف سکوں کے پرکھنے سے سکہ ہائے قلب کا رواج موقوف ہو گیا اور

---

[۵۱] سسرو برٹس ۲۳۰۔ ویلیس میکسی مس پنجم ۳۔ ۵۔

[۵۲] سسرو ڈی آفی کیس سوم۔ پلینی تاریخ ۳۳۔ ۱۳۲۔

باب ۴۴

مردم شماری اور جدید شہری

بقول پلینی کھوٹے دینار قریب قریب معدوم ہو گئے ہے

(۴۷) جدید شہریوں کا درج رجسٹر کرنا ایک ایسا امر تھا جس میں تساہل نہ کیا جا سکتا تھا۔ ۸۶ھ ق م میں سنسر موجود تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو تفریح سالہ کے ختم ہونے کے قبل ہی ان کا تقرر ہو گیا تھا۔ دونوں سنسروں ایل مارکیس فلپس (ڈروسس کا سابق مخالف) اور ایم پرپرنا نے رجسٹروں کی تکمیل کی مگر یہ معلوم نہیں کہ کس طریقے پر۔ غالباً کنا کے عہد کے مطابق جملہ ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیے گئے مگر ہم یہ قیاس نہیں کر سکتے کہ ہر قبیلے میں قریب قریب مساوی تعداد شریک کی گئی۔ غالباً بمقابلہ مساوات تعداد کے مقامی امور اور شخصی اثر کا زیادہ خیال کیا گیا ہو۔ لیکن تعداد مندرجہ[۵۱] اگر صحیح ہے تو یہ مردم شماری ناکمل تھی۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے شہری اطالیہ سے باہر تھے مثلاً سولا کے سپاہی اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں نے جدید حقوق شہریت سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ سسرو کا بیان ہے کہ بعض پریٹروں نے جو ۸۹ھ میں درخواستوں کے لینے کے مجاز تھے اپنی فہرستوں کو نہایت بے ترتیبی[۵۲] کے ساتھ رکھا تھا لیکن یہ کام کسی نہ کسی طرح سے ختم ہو گیا۔ سسرو ایک دوسرے[۵۳] مقام پر بیان کرتا ہے کہ بہت سے سربرآوردہ اشخاص اس زمانے میں کنا کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ یہ واقعہ اس لیے قابل بیان ہے کہ بہت سے امرائے سینٹ بھاگ کر[۵۴] سولا کے

---

[۵۱] ۸۶ھ میں شہریوں کی تعداد صرف ۴۶۳۰۰۰ تھی یعنی ۱۱۴ھ ق م کی آبادی یعنی ۳۹۴۳۳۶ پر اضافہ بہت کم ہوا۔ بیلوخ ہیفو کیرننگ صفحہ ۶-۱۲۵ میں ۸۶ھ کی مردم شماری کے اعداد کو قابل اصلاح خیال کرتا ہے۔ لینگ بھی اس مردم شماری کو ناکمل خیال کرتا ہے تاریخ روما سوم صفحہ ۶-۱۳۵۔

[۵۲] سسرو پرو آرچیا ۹-۱۱۔

[۵۳] سسرو ایڈ اٹیکم ہشتم ۳-۶۔

[۵۴] دیلیس دوم ۳،۲،۲۔

باب ۴۴

پاس چلے گئے تھے تاکہ ان کی جان بچ جائے اور پھر سلامتی کے ساتھ واپس آجائیں۔ سولا کی فتوحات کی خبریں رفتہ رفتہ روما پہنچنے لگیں اور اس کی واپسی کے خوف سے حکمراں جماعت ہراساں ہونے لگی کیونکہ ان میں سے کسی میں اس قدر اہلیت نہ تھی کہ سولا کا مقابلہ کر سکتا سرٹوریس بھی اس کا مد مقابل نہ تھا اور پھر کنا اور کاربو جو اپنے مشکل فرائض کو انجام دینے کی بالکل اہلیت نہ رکھتے تھے اس کو پشتی پر رکھنا چاہتے تھے۔ اراکین سینیٹ مقیم روما میں خواہ کیسی ہی قابلیت ہو مگر زمانہ ان مشترکہ تدابیر کے موافق نہ تھا جو بحث و مباحثہ سے پیدا ہوں۔ اصل ضرورت تھی ایک مرد میدان کی اور کوئی مرد میدان اس جماعت میں نہ تھا۔ فلاکس سے اس کام کے لینے کی تجویز کی گئی مگر وہ جوہر سپہگری نہ رکھتا تھا اور بد اطوار بھی تھا۔ کنّا نے یہ بڑی غلطی کی کہ اس کو ایک فوج کے ساتھ اس غرض سے روانہ کیا کہ متھریڈاٹیس کے مقابلے کے لیئے جو افواج بھیجی گئی تھیں ان کی کمان سولا سے لے لے فلاکس کی ذاتی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لیئے اس کے ہمرکاب فمبریا بطور نائب کے بھیجا گیا جو آزمودہ کار سپاہی بھی تھا مگر یہ محض خواب و خیال تھا کہ یہ نالائق اور ناعاقبت اندیش نائب نااہل بد اطوار کانسل (فلاکس) کو اس زمانے کے بہترین سپہ سالار سے اس کے وفاشعار سپاہیوں کو علیحدہ کر دینے کا باعث ہو سکے گا۔ اس احمقانہ تدبیر سے جس میں کسی اہم امر کا لحاظ نہیں کیا گیا تھا۔ کنّا کی نااہلیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ فمبریا نے پہلے فلاکس کا خاتمہ کیا اور پھر اپنا بھی کام تمام کر لیا مگر اس کا ذکر آگے آئے گا۔ اس اثناء میں ماریس کے طرفداروں یعنی جدید شہریوں کی اطالیہ میں حکومت تھی اور انھوں نے اپنے ہم خیال اشخاص کو مختلف صوبوں کا حاکم مقرر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ[1] کنّا اور کاربو نے دو سال کے لیئے اپنے کانسل ہونے کا اعلان کر دیا تھا جو بہ حیثیت

---

[1] اسٹراخاں۔ ڈیوڈسن نے اسپین (یکم ۷، ۷، ۴۸) کی تشریح کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ انتخاب کسی صورت سے ہوا مگر مجھے شک ہے۔ جملہ کارروائی انقلابی تھی۔

باب ۶

ایک جمہوری تحریک کے سرخیل ہونے کے ان کے مناسب نہیں تھا اس خلاف ضابطہ طرز کارروائی پر عمل کرنے کی غالباً یہ وجہ رہی ہو گی کہ وہ مجلس دستوریہ پر بھروسہ نہ کر سکتے تھے۔ اگر سنہ ۸۶ء کے اختتام تک جماعتوں اور دستوریوں میں جدید شہریوں کی تعداد کثیر کو شریک نہ کر سکے ہوں تو دستوریوں میں قدیم شہریوں کی تعداد غالب رہی ہو گی انتخاب عمل میں لانے اور دستوریوں کو بزور شمشیر حسب خواہش رائے دینے پر مجبور کرانے میں بھی جبر کا عنصر اتنا ہی تھا جتنا کہ اس طرز عمل میں جسکو کہ انھوں نے اختیار کیا تھا اور پھر اس میں خانہ جنگی کے پیدا ہونے کا زیادہ اندیشہ تھا جو انکے مفاد کے لیے مضر تھی سیسرو[۵۱] کا یہ بیان کہ سولا کی روانگی اور واپسی کے درمیان جو وقفہ ہے اسمیں دستوری حکومت معرض تعطل میں تھی صحت سے دور نہیں کیونکہ بہتری کی امید اس وقت تک نہ ہو سکتی تھی جبتک کہ جمہوریہ ایسے اشخاص کے پنجۂ ستم میں تھی جنھیں سوا ذاتی نفع کے اور کسی چیز کا خیال نہ تھا اور جن میں نہ عاقبت اندیشی تھی نہ فراست نہ سرگرمی۔ سولا کی واپسی سے ہراساں ہو کر انھوں نے اس سے نامہ و پیام شروع کیئے اور پھر اس سے مقابلے کی بے سود تیاری کرنے لگے اس کے بعد کِنا قتل کیا گیا اور کاربو اور میریس ثانی برسر حکومت ہوئے لیکن کچھ روز کے بعد میریس کی جماعت زیر و زبر ہو گئی لیکن ان سب معاملات کا ذکر سولا کے حالات کے ضمن میں ہو گا جو چند سال کے لیے روما کی سیاسی زندگی کا مرکز ہو گا۔

---

۵۱ سسرو بردٹس ۷ ۲۲۔

باب ۴۵

باب چہل و پنجم

سولا دیار مشرق میں[1]

۸۷ تا ۸۴ ق م

(۸۷۵) باب چہل و یکم (فقرہ ۸۰۸) میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ روما سے جو احکام سولا کے توسط سے بھیجے گئے تھے ان کو متھراڈاٹیس نے تسلیم کر لیا اور آریوبارزانس کے ملک کاپاڈوشیا میں اپنی حکومت دوبارہ قائم کرنے میں مزاحم نہ ہوا۔ یہ واقعہ ۹۲ق م کا ہے مگر وہ اپنے موقع کا منتظر تھا۔ روما کے اطالی حلفا کی شورش کا حال غالباً اسے خوب معلوم تھا اور چونکہ اس شورش

---

[1] اس باب کے ماخذ بہت سے ہیں جن میں تفصیلی حالات درج ہیں۔ اہم ماخذ کے نام حسب ذیل ہیں۔ ایپین متھراڈاٹیس ۱۰-۶۳ پلوٹارک سولا دوم ۲۷ لیوکلس ۱-۴ - لیوی خلاصہ ۷۴-۷۶ تا ۸۱،۷۸ تا ۸۴ میمنن کے اوراق (قطعات تاریخ یونان سوم صفحات ۴۰-۴۵) پوسی ڈونیس (ق.ت.ی سوم صفحات ۲۶۵) لیکی ٹیاکس (مطبوعہ بان) صفحات ۳۲-۳۵-۳۷ ان کے علاوہ دیکھو ویلیس دوم ۲۳-۲۴-ڈایوڈورس ۳۷ ,۲۲،۲۶-۸ ۳۰،۴،۲۹،۸ ڈایون کیسیس ۹۹-۱۰۱-۱۰۳ تا ۱۰۵ ویلیرس میکسی مس پنجم ۲۰۲ جسٹن ۳۸،۳۹-۷ فلورس یکم ۴۰،۲-۴ ا نے آروسیس ششم ۲،۱-۱۲ یوٹروپیس پنجم ۵-۷ آپسی کوئیس ۵،۶ دکٹرڈ Devir Mustr ۷۰،۷۴-۷۶ زوناراس دہم ایسیلیٹ تاریخ چہارم ۶۹-۲-۱۲ (ادام) ایپین یکم ۷۵-۷۸ اور سسرو، اسٹرابو اور پاسانیس کی فہرستیں۔

سے اہل روما کے ہاتھ بندھ گئے تھے اس لیئے اس کو دوبارہ جارحانہ کارروائی کا بھی خوب موقع مل گیا مشرق میں بھی کوئی سلطنت ایسی نہ تھی جو اس کے مقابلے کی تاب لا سکتی۔ مصر، شام کا تو اپنی حدود کے باہر کوئی اثر نہ تھا کیونکہ مصر کا خاندان لاگیڈ بالکل ضعیف ہو چلا تھا اور شام میں خاندان سیلیوکس کے افراد اس عظیم الشان سلطنت کے باقی حصوں کے لیئے آپس میں لڑ رہے تھے۔ آرمینیا میں ٹیگرانیس اپنی قوت کو مستحکم کرنے میں مصروف تھا اور اس کے علاوہ شاہ پانٹس کا وہ حلیف بھی تھا۔ کاپاڈوشیا کا شیرازہ بالکل بکھرا ہوا تھا اس لیئے جو قوت کہ ایشیائے کوچک میں زور پکڑتی اسکے زیر نگیں اس ملک کا آجانا لازمی تھا۔ جنگجو گلاٹی قبائل اور اضلاع میں منقسم تھے اور ان میں کسی زبردست مرکزی قوت کے نہ ہونے اور خود ان کے متلون المزاج ہونے کی وجہ سے اپنی حکومت قائم نہ رکھ سکتے تھے بلکہ اپنے ہمسایوں کی افواج میں شریک ہو کے ان کو قوی کر سکتے تھے۔ بتھینیا کا بادشاہ نیکومیڈیس ثالث سخت کمینہ اور ظالم تھا، اس کا ایک بھائی مسمی سقراط جو کچھ روز تک پافلاگونیا کا حاکم رہ چکا تھا بتھینیا کے تخت کی فکر میں تھا۔ جس پر نیکومیڈیس صرف روما کی امداد سے قائم تھا۔ ایشیا کے مغربی حصے یا تو روما کے زیر حفاظت تھے مثلاً فریجیا اور دیگر اضلاع اور شہر یا روما کے صوبۂ ایشیا میں شامل تھے۔ اس صوبے میں رومن اور اطالی بھرے ہوئے تھے جن میں سے بعض محاصل وصول کرتے تھے۔ بعض ساہوکار تھے جنھوں نے لوگوں کو روپیہ قرض دیا تھا اور اپنے مفاد کی نگرانی کرتے تھے اور بعض تاجر تھے جو نفع کی غرض سے مقیم تھے۔ ان کے علاوہ ان کے غلام اور موالی بھی تھے۔ مگر ان جملہ تجارتی الوالعزمیوں کا مرکز روما تھا۔ صوبے کے حکام یہانتک کہ صوبہ دار بھی محصلوں کی زیادتیوں اور ان کے استحصال بالجبر کو روکنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے اگر وہ کبھی صوبے کے مظلوم باشندوں کو رومن ساہوکاروں کے مظالم سے بچانے کی جرأت بھی کرتے تو ان کا بھی وہی حشر ہوتا جو رٹی لیس کا ہوا تھا جو اس وقت سمرنا میں جلاوطن

باب ۱۲

تھا (فقرہ ۸۲۵) اور ان کو معلوم ہو جاتا کہ ایشیا میں ایمانداری برتنے پر روما کی تجارتی کمپنیوں کے منافع گھٹانے کی کیا پاداش ہے۔ اس طرح پر استحصال بالجبر سود خوری اور فریب سے مقامی صنعتوں کو مضرت پہنچائی جاتی تھی اور وہ معدوم ہو رہی تھیں۔ صوبۂ مذکور کے بدنصیب باشندے چونکہ بذات خود ان مظالم سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکتے تھے اس لیئے وہ ایک نجات دہندہ کے منتظر تھے کیونکہ اگر ایک فرد واحد ان پر حکمران ہو جاتا تو اس کی حکومت بمقابلہ اس تکلیف دہ نظام کے ان کے لیئے بہتر تھی۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ انکو تباہ و برباد کر کے روما کا نظام تمدن قائم تھا۔

ممالک شرق کے حالات

(۸۷۶) پانٹس کی سلطنت میں متھرا ڈاٹیس نے اپنے قدم خوب جما لیئے تھے اس کے علاوہ اس نے آرمینیا کوچک اور پافلاگونیا کے مشرقی اضلاع کو اپنی سلطنت سے ملحق کر لیا تھا۔ کالکیس کے قبائل اس کو اپنا سردار تسلیم کرتے تھے اور گلاٹیا میں بھی اس کا خاص اثر تھا۔ ٹارک گرسونیز (کریمیا) کے یونانیوں نے تو اسے اپنا نجات دہندہ تصور کر کے اس کا خیر مقدم کیا۔ اس کا خزانہ معمور تھا، سپاہ تربیت یافتہ تھی اور بیڑہ بھی زبردست تھا۔ فوجی اور ملکی عہدوں پر قابل یونانی مامور تھے اور جب اطالیہ کی جنگ کی خبر اس کو ملی تو وہ روما کی قوت کے ٹوٹ جانے سے نفع اٹھانے کے لیئے بالکل تیار تھا۔ اس کا فوری مقصد یہ تھا بتھینیا اور رومن صوبے پر قبضہ کرے۔ اس لیئے ایک فوج تو اس نے سقراطز کے سپرد کی جو نیکومیڈیس کو بھگا کر بتھینیا کا بادشاہ بن گیا۔ دوسری فوج اس نے کاپاڈوشیا بھیجی۔ آریوبارزانس کو پھر بھاگنا پڑا اور متھراڈاٹیس کا بیٹا ایریاتھیس اس کی جگہ پھر بادشاہ ہو گیا۔ خارج شدہ بادشاہ روما سے فریادی ہوئے اور سینیٹ نے ان کی بحالی کا حکم دیا۔ اس حکم کی تعمیل کے لیئے انھوں نے ایشیا کو ایک سفارت روانہ کی اور صوبۂ مذکور کے حاکم کو جس کے پاس ایک چھوٹی سی فوج تھی حکم دیا کہ وہ سفرا کی امداد کرے۔ یہ معاملہ نہایت نازک تھا کیونکہ اہل روما اپنے احکام کی تعمیل کے لیئے زبردست فوج اطالیہ سے نہیں بھیج سکتے تھے اس لیئے

حالانکہ وہ جو جانتے تھے کہ ان سب کارروائیوں کا بانی متھراڈاٹس ہے مگر انھوں نے اس سے بھی درخواست کی کہ غاصبوں کو خارج کرنے میں مدد دے۔ امداد سے تو اس نے انکار کر دیا مگر چونکہ وہ علانیہ جنگ سے ابھی گریز کرتا تھا اس لیے دونوں معزول بادشاہوں کو اس نے بحال کرا دیا۔ مگر روما کی سفارت کا صدر ایم ایک وی لیس ایک حریص آدمی تھا جیسا کہ اطالیہ میں اس کی حرکات سے ثابت ہوا تھا (فقرہ ۸۰۲) اور واقعات مابعد بھی غالباً اسی کی حرص کی وجہ سے وقوع میں آئے۔ سفرا اور سپہ سالاروں نے بحال شدہ بادشاہوں سے رقوم کثیر بطور نذرانہ حاصل کی تھیں جو انھوں نے مجبوراً رومن ساہو کاروں سے بہت زیادہ سود پر قرض لی تھیں۔ رومنوں نے انھیں اب یہ سمجھایا کہ اگر متھراڈاٹیس کے مقبوضات پر حملہ کر دیا جائے تو حکام روما کو ناگوار نہ ہوگا دونوں بادشاہوں کو متھراڈاٹیس کی قوت کا خوب اندازہ تھا اور وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ روما سے فوری امداد ملنی دشوار ہے اس لیے وہ اس مشورے پر عمل کرنے سے گریز کرتے رہے مگر نیکومیڈیس رومنوں کے پنجے میں تھا اور اپنے قرضخواہوں کو خوش رکھنے کے لیے پافلاگونیا کے اس حصے پر حملہ کر دیا جو شاہ پانٹس کے قبضے میں تھا اور خوب لوٹ مار کی متھراڈاٹیس نے مطلق مقابلہ نہ کیا مگر اس دست درازی سے اس کو اعلان جنگ کا موقع مل گیا جس کا وہ منتظر تھا۔ اس نے ایک یونانی سفیر رومنوں کے پاس اس طرز عمل کی شکایت کرنے کے لیے بھیجا۔ مگر اکیولیس اور اس کے ساتھیوں نے نیکومیڈیس کے ساتھ رہنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ متھراڈاٹیس نے کاپاڈوشیا پر قبضہ کر کے پھر اپنا سفیر روانہ کیا جس نے الزام بالکل رومن سفیروں پر ڈال دیا اور استدعا کی کہ اس نزاع کا تصفیہ روما میں کرایا جائے۔ رومن سفیروں نے اس سے انکار کر دیا اور اپنے احکام کے تسلیم کیے جانے پر مصر رہے۔ بالآخر کوئی باہمی تصفیہ نہ ہو سکا اور ۹۰ھ کے اواخر میں باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔

متھراڈاٹیس کی کامیابیاں

(۸۰۷) اکیولیس اور اس کے شرکا نے متھراڈاٹیس کی قوت کا صحیح اندازہ نہیں کیا تھا۔ علاوہ جہازوں کے بیڑے اور اس کی وحشی حلفا کی

باب ۵

جنگجو امدادی افواج کے اس کی فوج میں خود تین لاکھ تربیت یافتہ سپاہی تھے۔ رومنوں کے پاس اطالی سپاہی بہت کم تھے اس لیئے انھوں نے ایشیائیوں کی ایک فوج مرتب کی جس میں گلاڈی ایٹر بھی تھے اور اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ سلیسیا کا صوبہ دار ایک حصہ فوج کو لیکر کاپاڈوشیا کی طرف روانہ ہوا۔ دوسرے دونوں حصے اکویلیس اور صوبہ دار ایشیا کے زیر کمان نیکومیڈلیس کی فوج کے شریک ہوگئے۔ فوج کے تینوں حصوں میں سے کوئی بھی قابل کار نہ تھا اس کے علاوہ ان کے عقب میں صوبۂ ایشیا تھا جس کے باشندے ان سے خوش نہ تھے اور اگر شکست ہوتی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ تھا۔ شاہ پانٹس کے یونانی گرگے بھی صوبے کے مختلف شہروں میں ان کے خلاف سازش کر رہے تھے سمندر کے کنارے کی جمہوری سلطنتیں مثلاً روڈز بائی زین ٹیم سیزیکس اور ہیراکلیا پانٹکا البتہ روما کی طرفدار تھیں مگر رومنوں کا جو بیڑہ بحیرہ اسود کے دہانے کی حفاظت کے لیئے بائی زین ٹیم میں موجود تھا۔ متھرا ڈاٹیس کے بیڑے کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے اپنے دشمنوں کا جلد قلع قمع کردیا۔ اور ان کی فوجوں کو ہزیمت دیکر منتشر کردیا اور بتھینیا پر قبضہ کرلیا۔ ایشیا کے اکثر شہروں نے بھی روما کا ساتھ چھوڑ کر متھرا ڈاٹیس کی شرکت اختیار کرلی۔ اکویلیس اور آپیس (صوبہ دار اسلیشیا) قید ہوکر اس کے اسیر ہوگئے مگر کیسیس صوبہ دار ایشیا بھاگ کر روڈز چلا گیا۔ متھرا ڈاٹیس نے فاتحانہ تزک و احتشام کے ساتھ رومن مقبوضات کا دورہ کیا۔ بدنصیب اکویلیس بھی ایک گدھے پر بندھا ہوا اس کے ساتھ ساتھ رہتا۔ پرگامم پہنچکر اس نے اکویلیس کو گلایا ہوا سونا پلادیا اور اس طرح اس مشرقی بادشاہ کے ہاتھ اس حریص رومن مدبر کا خاتمہ ہوا۔ خشکی پر اس نے جو کامیابی حاصل کی تھی اس کا اثر بحری مقامات میں بھی پڑا۔ بہت سے جزائر اس کے شریک ہوگئے۔ باسفورس میں جو رومن بیڑہ

---

۱ بائی زینٹم کی خدمات کے لیئے دیکھو ٹیسی ٹس تاریخ دوازدہم ۶۲۔

تھا اس کے جہاز یا تو منتشر ہو گئے یا اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہوئے اور اس کی بحری فوج کا بحیرۂ یونان میں دور دورہ ہو گیا۔ ان واقعات کی اطلاع روما میں سنہ ۸۹ ق م میں پہنچی۔ متھراڈاٹیس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا مگر فوری کارروائی ممکن نہ تھی کیونکہ اول تو کوئی فوج ایسی نہ تھی جو کسی دوسری معرکہ آرائی میں مصروف نہ ہو اور پھر سپہ سالاری کا جھگڑا اٹھا جس کا ذکر کسی گزشتہ باب میں آچکا ہے۔

اطالیوں کا قتل عام روڈز

(۸۷۸) متھراڈاٹیس نے اس اثنا میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ اطالیوں کو ایشیا سے قطعاً خارج کر دینا اور سمندر پر پوری طور پر اقتدار حاصل کر لینا اسکے لئے ضروری ہے۔ پہلے مقصد کے حصول کے لیئے اس نے حکم دیا کہ تمام رومن اور اطالوی جو صوبے کے شہروں میں مقیم ہوں قتل کر دیئے جائیں۔ اس کے حکم سے قریب قریب اسی ہزار اطالی قتل کر دیئے گئے صرف ایک آدھ آدمی مثلاً روٹی لیس[1] بچ گیا اور اس طرح باشندگان صوبۂ مذکور اپنے اس فعل سے متھراڈاٹیس کی ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لیئے وابستہ ہو گئے اور اس کو اس امر کی ضرورت باقی نہ رہی کہ ہر امر میں ان سے مشورہ کرے۔ رومن حکومت سے جو مالی باران پر پڑتا تھا اس نے ان کو سبکدوش کر دیا تھا اور جو ایشیائی اس کے اسیر ہوتے ان کے ساتھ اس نے اچھا سلوک کیا۔ اسکی وجہ سے اس کی شہرت بھی ہوئی اور وہ ہر دلعزیز بھی ہو گیا۔ سمندر پر اقتدار حاصل کرنیکے لیے روڈز کی اطاعت گزینی ضروری تھی مگر اس جزیرے کے ہوشیار اور بہادر باشندوں نے باوجود اپنی قلت تعداد کے پھر اسے ہزیمت دیکر واپسی پر مجبور کیا کیونکہ نہ بحری جنگ سے نہ محاصرے سے وہ ان کی مقاومت کو توڑ سکا اور آخر کار دوسرے ضروری امور کے لحاظ سے وہ اپنا وقت اور روپیہ ضائع کر کے وہاں سے واپس ہوا۔ لیکن بحیرۂ یونان میں اب تک اس کا دور دورہ

[1] مسٹی لین سے اس کے بھاگ نکلنے کے متعلق دیکھو سسرو کی پرو ربیریو ۲۷ سم۔

تھا اور چونکہ اس سمندر میں کوئی رومن بیڑہ موجود نہ تھا اس لیئے اسے جرأت ہوئی
کہ یونان پر بھی دست درازی کرے۔ اہل انیھنز کے یہ انحطاط کا زمانہ تھا مگر ان کو اپنی
گزشتہ عظمت کا ابھی تک خیال تھا، فلسفہ کا بہت چرچا تھا اور اہل روما کا بھی
سلوک ان کے ساتھ اچھا تھا۔ بیکاری اور حکام کی قدر و منزلت کے سبب سے
اہل ایتھنز کو سوا اسکے کوئی مشغلہ باقی نہ تھا اور دنیا کے معاملات سے
انھیں کوئی تعلق نہ تھا مگر بے سود امنگیں ان میں اب تک باقی تھیں میتھراڈاٹیس
یونانیوں کا حامی تھا اور ایتھنز کے ساتھ عرصۂ دراز سے اس کے دوستانہ تعلقات
تھے اس کی کامیابیوں کی خبروں سے اہل ایتھنز میں نئی امنگیں پیدا ہونے لگیں
اور انھیں خیال پیدا ہوگیا کہ ان کا شہر محض ایک درسگاہ اور اساتذہ اور طلبہ
کا مسکن نہ رہے گا بلکہ اس کی گزشتہ عظمت عود کرے گی۔ ایک مخلوط النسل
شخص اریس ٹین [۱] جو ایتھنز کا شہری بھی تھا مدرسۂ ارسطاطالیسی میں مدرس تھا۔
اہل ایتھنز کے موجودہ جوش و خروش سے نفع اٹھا کر اس نے اپنے کو میتھراڈاٹیس
کے دربار میں ان کا سفیر مقرر کرا لیا۔ بادشاہ اس سے بہت اعزاز سے پیش آیا
اور اس نے اپنے خطوں میں ان کو بادشاہ کی داد و دہش اور وسیع سیاسی حقوق
کی امید دلائی جو ان کو جمہوریۂ ایتھنز کے اقبال کے زمانے میں حاصل تھے۔
ناعاقبت اندیش اہل ایتھنز نے خیال کر لیا کہ روما کی قوت کا خاتمہ ہوگیا ہے
اور بادشاہ کے دربار سے واپسی کے بعد اریسٹی ٹین کا فاتحانہ جلوس کے ساتھ
استقبال کیا گیا۔ اب وہ بالکل مالک اور مختار ہوگیا تھا۔ جمہوری حکومت کو
برائے نام زندہ کیا گیا مگر دراصل اریس ٹین بذات خود ایتھنز اور ایٹی کا کا
حاکم مطلق بن گیا اور اس نے دس سپہ سالاروں کی ایک مجلس بھی مقرر کر لی
جن کو اس نے خود نامزد کیا اور منتخب کرا دیا۔ اس قسم کے انقلاب یونان کے شہروں

[۱] یہ بیان پوسی ڈونیس (۱۴۱) کا ہے جس کی میں بہ اتفاق ہوم پیروی
کرتا ہوں۔ ایپین (میتھراڈاٹیس ۲۸) میں اس کو ایپی کیورین کہتا ہے اور
مامسین کو اس سے اتفاق ہے۔

باب ۴۵

میں اکثر ہوا کرتے تھے اور یہاں بھی وہی ہوا۔ پہلا کام اُس کا یہ تھا کہ اہل دولت کو لوٹ کر روپیہ جمع کرے۔ دوسرے مقامات کی طرح صاحبِ جائداد اشخاص کا رجحان روما کی طرف تھا۔ ایٹی کا بیں اس کے گرگے ہر طرف موجود تھے اور ان لوگوں کو گرفتار کر رہے تھے جو بھاگنے کی فکر میں تھے۔ قتل اور جبر وتشدد سے اس نے اپنا خزانہ بھر لیا۔ اس نے سکے بھی مسکوک کیے جن پر شاہ پانٹس کا نشان تھا۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ شاہ پانٹس ان کا معاون ہے اور رومنوں سے جو تعلقات تھے وہ منقطع ہو گئے ہیں۔ ڈیلوس کے مندر کے خزانوں پر بھی وہ تاک لگائے ہوئے تھا، لیکن خزانوں پر قبضہ کرنے کے لیے جو جمعیت روانہ کی گئی تھی اس کو کامیابی نہ ہوئی۔ اس مقام پر اطالی بردہ فروشوں تاجروں اور دیگر اشخاص کی ایک جماعت کثیر مقیم تھی اور ان کی حفاظت کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا۔ اسی اثنا میں متھراڈاٹیس کا بیڑہ زیر کمان آرخیلاؤس اتھینز جاتا ہوا ڈیلوس پہنچا۔ جزیرے پر فوراً قبضہ ہو گیا اور اطالی بالکل نیست و نابود کر دیے گئے۔ ان کے مرد سب مار ڈالے گئے اور عورتیں اور بچے فروخت کر دیے گئے۔ ڈیلوس اور دیگر جزائر میں جن پر اتھینز کا دعویٰ تھا قریب بیس ہزار آدمی قتل ہوئے۔ ڈیلوس کا خزانہ اتھینز روانہ کیا گیا اور پانٹس کی فوج کا ایک دستہ وہاں چھوڑ دیا گیا۔ پائریس (اتھینز کا بندرگاہ) میں بھی ایک فوج ڈال دی گئی۔ متھراڈاٹیس نے یونان میں جارحانہ کارروائی کرنے کا پورا قصد کر لیا تھا اور آرخیلاؤس نے یونان کی ریاستوں کو باستثنائے معدودے چند اپنے آقا کی معاونت پر آمادہ کر لیا؛

سولا یونان میں۔

(۸۷۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ۸۶۶ء میں جنگ اطالیہ ختم ہو رہی تھی مگر اندرونی مناقشات کی وجہ سے اہل روما اپنی سیادت کو روما میں دوبارہ قائم نہیں کر سکتے تھے اور یہ کہ ۸۶۷ء میں روما کے اندرونی معاملات کو طے کر کے سولا عازم یونان ہوا۔ وہاں جو صورت حال اس کے سامنے تھی قابل لحاظ ہے۔ آرکیلاؤس کا سمندر پر قبضہ تھا مگر اس کی فوج اپنے مرکز سے بہت دور تھی اور اس قدر قوی نہ تھی کہ بغیر کسی امداد کے

خشکی پر ٹھہر سکے۔ یونان قدیم کی سلطنتیں اپنے لئے بطور خود کچھ نہ کر سکتی تھیں بلکہ اتنا بھی نہیں جتنا کہ انطاکس کے زمانے میں۔ اسی وجہ سے متھراڈاٹیس نے ایک دوسرا بڑا بیڑہ فانیس کے زیر کمان روانہ کیا جس نے یوبےایا اور تھسلی کے ساحل میگنیشیا پر اتر کر خوب لوٹ مار کی لیکن ایک رومن افسر اتفاقاً اس کے مقابلے پر تیار ہو گیا۔ یہ شخص پروپریٹر سی سینٹیئس مقدونیہ کا رومن صوبہ دار تھا اور اس عہدے پر عرصے سے قائم تھا۔ اس کی اصل وجہ تو معلوم نہیں مگر چونکہ اس صوبہ داری سے مالی نفع زیادہ نہ تھا[1] اور فرائض منصبی سخت تھے اس لئے غالباً اس کا کوئی خواہاں نہ تھا۔ سینٹیئس دیانتدار اور قابل آدمی تھا۔ حال ہی میں اس نے مقدونیہ میں ایک بغاوت فرو کی تھی اور تھریسی حملہ آوروں کو پسپا کر دیا تھا۔ صوبہ مقدونیہ کے مشرقی اور شمالی سرحدوں پر جنگجو قبائل آباد تھے جن کی یورشوں کا ہمیشہ اندیشہ رہتا تھا۔ سینٹیئس نے اپنے نائب بروٹیس سورا کو ایک فوج کے ساتھ متھراڈاٹیس کے سپہ سالاروں کو روکنے کی غرض سے روانہ کیا۔ سورا نے بیڑہ فانیس کو ایک چھوٹی سی بحری لڑائی میں ہزیمت دی اور اس کے بعد پانٹس کی افواج کے مقابلے کے لئے بوشیا کی طرف بڑھا اور ان کو جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اس جنگ کے نتائج مختلف طور پر بیان کئے گئے ہیں مگر بہر کیف اس نے ان کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اسی اثناء میں سولا بھی مع اپنی فوج کے پہونچ گیا اور سورا غالباً اس کے حکم سے مقدونیہ واپس چلا گیا۔ دشمن کو بھی پسپا ہونا پڑا، آرکیلاؤس پائریس کی طرف اور اریسٹین ایتھنز کو۔ چونکہ مشہور فصیلیں اب باقی نہ تھیں اس لئے دونوں شہر گویا علیحدہ قلعے تھے۔ دونوں نہایت مضبوط تھے لیکن صرف پائریس کو بصورت محاصرہ سمندر کی راہ سے رسد پہنچ سکتی تھی۔ سولا نے اٹیکا کی طرف بڑھ کر دونوں شہروں کا محاصرہ شروع کر دیا۔ سولا کو بیڑے کی سخت ضرورت

[1] سسرو (ان ویریں دوم ۴۴ ۔ ۷۱ ۔ ۲) میں بیان کرتا ہے کہ اس شخص نے بھی جب غلہ گراں ہوا تو بجائے غلے کے روپیہ لیا تھا اور اس طرح کچھ روپیہ جمع کر لیا۔

تھی اس لیئے اس نے اپنے ہوشیار نائب ایل لیکی نیس لیوکلس[1] کو جہاز فراہم کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اس خاص ضرورت سے لیوکلس کو بحیرہ روما کے مشرقی سواحل کی سیرین سے روڈز تک خاک چھاننی پڑی۔ جہاز اس کو دشواری سے ملے کیونکہ مصر کے حکمراں بطلیموس نے خوف کھا کر جہاز نہ بھیجے اور لیوکلس ان شہروں سے بھی امداد کا خواستگار نہ ہو سکتا تھا جن پر بحری قزاق قابض تھے۔ سخت دشواریوں اور نقصانات کے بعد اسے ایک خاصا بیڑہ تیار کرنے میں کامیابی ہوئی مگر بحیرہ یونان میں سال آئندہ کے موسم سرما تک وہ کام شروع نہ کر سکا۔ متھراڈاٹیس اس اثناء میں پرگامم میں شہنشاہی کر رہا تھا کسی کو سزا دیتا کسی کو انعام اور اپنے صوبہ داروں کو ہدایتیں کرتا۔ اس نے ایک نوجوان یونانی عورت کو بھی اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا۔ ان مشاغل میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اس امر کا اندازہ نہ کر سکا کہ سولا کے یونان میں وارد ہونے کی وجہ سے صورت حال بالکل متغیر ہو گئی تھی۔ پیرکلیس کی بنائی ہوئی مضبوط فصیلوں پر اس نے ایک دفعہ حملہ کیا مگر اس میں ناکامی ہوئی اس لیئے دوسرے حملے کی تیاری کو پورا کرنے کے لیئے وہ کچھ روز کے لیئے ایلیوسس میں جا کر مقیم ہوا۔ ۸۷ ۶۸۶ کے موسم سرما میں اس نے باقاعدہ حملہ شروع کر دیا یعنی ٹھیک اسی زمانے میں جب کہ روما میرلیس کے طرفداروں کے قبضے میں تھا اور وہ سپہ سالاری سے معزول کیا جا رہا تھا۔ آرکیلائوس کو کمک پہنچ گئی تھی اور پائریس کو اس نے خوب محفوظ کر لیا تھا۔ پانٹس کی ایک دوسری اور زبردست فوج تھریس اور مقدونیہ ہو کر آ رہی تھی یہ امر بھی یقینی تھا کہ کِنا کی جماعت معزول شدہ پرو کانسل کو بلا مزاحمت اس جنگ

[1] اسٹرابو (۹) بیان کرتا ہے کہ لیوکلس کو خاص طور پر سیرین کی یہودی نوآبادی میں بھیجا گیا تھا۔ روما سے یہودیوں کے دوستانہ تعلقات خاندان مکابی کی بغاوت سے قائم تھے۔ جوزیفس (تاریخ یہود چہاردہم ۷-۲) اسٹرابو کے الفاظ کی نقل کرتا ہے۔

باب ۴۵

کو ختم نہ کر دے گی۔ مگر سولا نے عزم بالجزم کر لیا تھا اور نہایت سرگرمی
کے ساتھ اس نے دونوں شہروں کا محاصرہ ایک ساتھ شروع کر دیا۔ سولا
کا جو اپنی فوج کو پوری طور سے اپنے قابو میں رکھتا تھا بوقت واحد دشمن
اور حکام روما دونوں کے مقابلے کے لیے تیار ہو جانا اس کی زبردست
اخلاقی قوت اور فوجی قابلیت کا ثبوت تھا لیکن یہ قوت خود اس امر کی
دلیل تھی کہ جمہوریت روما کا زوال قریب ہی۔ اِسٹیلیس پالس کے
زمانے پر اگر غور کیا جائے تو تاریخ روما کے پڑھنے والے کو معلوم ہوگا
کہ اس زمانے اور سپہ سالار رنڈ کور کے زمانے میں بُعد عظیم ہے۔

ایتھنز اور پائرلیس کا سقوط جنگ کیرونیا

(۸۰) اہل ایتھنز کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کرنے کے لیے
اس شہر کی ناکہ بندی کر دی گئی تاکہ رسد نہ پہنچ سکے پائرلیس کے فتح کے لیے
سولا نے فن سپہگری کے جملہ ذرائع کو ختم کر دیا مگر محافظین نے بھی
حد درجہ دانشمندی اور استقلال سے اپنا فرض انجام دیا۔ لکڑی کے لیے
سولا نے ان مشہور باغوں کے درختوں کو کٹوا ڈالا جن کے زیر سایہ فلسفہ
کی تعلیم ہوتی تھی اور روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے اس نے مندروں
میں اپنے آدمیوں کو بھیجکر یونانی مندروں کے خزانوں پر قبضہ کر لیا
قحط نے آخرکار اہل ایتھنز کا بُرا حال کر دیا اور یکم مارچ کو فصیلوں میں رومنوں
کو ایک غیر مستحکم مقام مل گیا جس میں سے وہ شہر میں گھس پڑے۔ قتل و
غارتگری کا بازار گرم ہو گیا مگر روما کے اراکین سینٹ اور ایتھنز کے
جلا وطنوں کی منت سماجت سے قتل عام روک دیا گیا اور شہر جلایا
نہیں گیا۔ قلعہ شہر بھی فتح ہو گیا اور ایرسٹیین مع اپنی محافظ فوج کے
تہ تیغ کر دیا گیا۔ سولا کو اب موقع مل گیا کہ پائرلیس کے فتح پر اپنا پورا
زور لگا دے اور بالآخر اس کی بیرونی فصیلوں پر ان کا گزر ہو گیا لیکن
شہر مذکور کے قلعہ مُنیکیا پر آرکیلاؤس اب تک قابض تھا اور ایک چھوٹے سے
بندرگاہ کے ذریعے سے اپنے بیڑے کے ساتھ اس کے تعلقات قائم تھے۔
اس اثناء میں شمال سے جو فوج ٹیکسیلیس کے زیر کمان آرہی تھی اس نے

باب ۴۵

مقدونیہ کی کم تعداد رومن فوج کو پسپا کر دیا تھا اور ایشیائے کوچک سے جو مختلف اقوام اس میں شریک ہو کر آئی تھیں ان میں کثیر التعداد تھریسیون کا بھی اضافہ ہو چکا تھا۔ بقول ایپین اس فوج میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے۔ سولا ایل ہارٹنیسی^ا کے آنے کا منتظر تھا جو اطالیہ سے امدادی فوج لا رہا تھا۔ سولا کو خطرہ تھا کہ یہ مختصر فوج جس میں صرف چھ ہزار آدمی تھے کہیں دشمن کے پنجے میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اب موقع جنگ مغربی بے اوشیا کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ آرکیلائوس، ٹکسیلیس سے جا ملا۔ انھوں نے غالباً اپنی فوج میں سے ایک حصے کو علیحدہ کر کے یوبیہ پر قبضہ قائم رکھنے کے لیئے بھیج دیا جو شمنی کیا کو چھوڑ دینے کے بعد سواحل یونان پر ان کا بحری مرکز تھا اور اُنکا پران کے بیڑے کا قبضہ تھا۔ جب ان کی بڑی فوج کا سولا سے کیرونیا کے قریب مقابلہ ہوا اس کی تعداد سولا کی فوج سے بہت زیادہ تھی میمنن کا بیان ہے کہ ان کی فوج کی تعداد ساٹھ ہزار تھی مگر دوسرے مصنفین کا خیال ہے کہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ سولا کے ساتھ بقول پلوٹارک صرف ½ ۱۶ ہزار سپاہی تھے۔ اس فوج جرار کے خور دو نوش کے سامان کا انتظام کرنا نہایت دشوار تھا اور بالآخر رسد کی بہم رسانی کے لیئے ضبط فوجی میں ڈھیل دینا پڑا۔ جھیل کوپا اس کے مغرب کے مقابلۃً ہموار ملک میں خیمہ زن ہونے سے ان کو اپنے سواروں اور رتھوں سے کام لینے کا زیادہ موقع مل گیا مگر اب ان کے اپنے بیڑے سے تعلقات منقطع ہو گئے جس کے ذریعے سے المغنی پولیس کے بندرگاہ کے راستے سے ان کو مقدونیہ سے رسد ملتی تھی۔ برخلاف اس کے سولا کی فوج زیادہ نہ تھی اور ایٹی کا کے مفلس ملک سے بے اوشیا^{۵۲} کو

---

^{۵۱} غالباً یہ شخص مشہور مقرر کا بھائی تھا مگر یہ واضح نہیں ہے کہ اطالیہ کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے کس طرح اس نے اس فوج کو بھرتی کیا اور سولا کے پاس لے گیا۔ دیکھو پلوٹارک سولا ۱۵۔ ۳ ایپین متھرا ڈاٹس میمنن تخطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۲۔

^{۵۲} اہل بے اوشیا کی آزادی غیر متزلزل نہ تھی جیسا کہ انطاکس کی جنگ میں ہوا تھا اور

باب ۱۵

منتقل ہو جانے سے رسد کے متعلق جو کچھ مشکلات تھیں ان سے عافیت مل گئی مگر وہ لیست ولعل میں زیادہ وقت نہیں گزار سکتا تھا کیونکہ اس وقت تک اسے خوب اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کوئی دوسرا شخص اس کو معزول کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔ اس لئے اس کے لیے ضروری تھا کہ اپنے دشمن حریف کا مقابلہ کرنے کے قبل پانٹس کی فوج کا قلع قمع کر دے۔ اس کے بعد جو جنگ ہوئی اس کا تصفیہ رومنوں کے اس تفوق سے ہوا جو ان کو دشمن پر فوجی کامیابی کے ہر جزو میں حاصل تھا یعنی ان کا سپہ سالار مستقل مزاج اور اولوالعزم تھا، افسر ہر کام کے لیے تیار اور کسی مشکل سے گھبراتے نہ تھے، اور سپاہ میں اصلی فوجی ضبط موجود تھا۔ آرکیلائوس صرف دس ہزار آدمیوں کو لیکر میدان جنگ سے بھاگ نکلا اور کیالکس میں جا کر پناہ لی۔

کیوس

(۸۱) اس عظیم الشان ہزیمت کی خبر سن کر متھراڈائیس سخت غضبناک ہوا۔ ایشیا کے یونانی اس کی مطلق العنان حکومت کا مزا چکھ چکے تھے اس لیے ان میں اس کی ہر دلعزیزی باقی نہ رہی تھی۔ اسی وجہ سے یا بلا وجہ اس کے دل میں شبہ پیدا ہو گیا کہ اس کی جدید رعایا اس کے خلاف سر اٹھانا چاہتی ہے اور بغاوت کے انسداد کے لیے اس نے کسی کو قتل کر دیا، کسی کی جائداد ضبط کر لی، کسی پر جرمانہ کیا کچھ لوگوں کو غلام بنا لیا۔ گلاٹیا کے چند سرداروں کو اس نے غداری سے قتل کر دیا اور اس کے بعد کیوس کی طرف متوجہ ہوا۔ سال ماسبق میں روڈز کے قریب جو بحری جنگ ہوئی تھی اس میں کیوس کے بیڑے نے اپنے فرائض کو کماحقہ انجام نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے متھراڈائیس اس سے ناراض تھا۔ اس لیے اس نے قصد کر لیا کہ اس جزیرے کے باشندوں کو ایسی سزا دے کہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اس نے ان کو مجبور کیا کہ رعایت پر رعایت کریں یہاں تک کہ ان کے پاس نہ ہتھیار رہے نہ روپیہ اور وہ پانٹس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ اس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑا۔ سولا نے جو سختیاں ان پر کیں اس کے متعلق دیکھو اپین متھراڈائیس ۵۴ پاسانیس نہم، ۷، ۴-۶-

سپہ سالار کے ہاتھوں میں بالکل بے دست و پارہ گئے۔ اس کے بعد وہ قید کر لیے گئے اور جہازوں پر بٹھا کے کانٹکس کی طرف روانہ کر دیئے گئے۔ ایک روایت[1] یہ بھی ہے کہ انھیں کے غلام ان کی نگرانی کے لیے متقرر کیے گئے تھے لیکن پانٹک شہر اکلیا کا مورخ[2] بیان کرتا ہے کہ جب یہ بیڑا اس جمہوریہ کے سواحل کے قریب پہنچا تو وہاں کے ملاحوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اہل کیوس کو غلامی سے آزاد کرا کے کچھ روز کے بعد ان کے وطن کو پہنچا دیا۔ اہل کیوس کی سرکوبی کے لیے جو بیڑا آگیا تھا اس واقعے کے بعد ایفی سُس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس مقام کے باشندوں نے دیکھ لیا تھا کہ اہل کیوس نے اطاعت قبول کر کے کیا مزا چکھا تھا اس لیے اُنھوں نے کم ہمت چست کی، شاہ پانٹس کے سپہ سالار کو قتل کر دیا اور اپنے شہر کی فصیلوں کو مستحکم کر کے روما کے حلیف ہونے کا اعلان کر دیا۔ ٹرالیس اور چار دوسرے شہروں نے بھی یہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متھرداتیس کو ان باغیوں کی سرکوبی کے لیے اپنا لشکر روانہ کرنا پڑا۔ جہاں جہاں اسے کامیابی ہوئی اس نے باغیوں کو دہشت ناک و وحشت انگیز سزائیں دیں۔ مگر اس کی خواہش تھی کہ ہر شہر میں ایک زبردست جماعت کو اپنا ہوا خواہ بنالے اس غرض کے حصول کے لیے اس نے قرضوں کی منسوخی کا عام حکم جاری کر دیا جس کی وجہ سے مفلس اور قلاش لوگ اہل دولت کے دشمن ہو گئے جو روما کی حکومت کو ترجیح دیئے تھے۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے غیر ملکیوں کو جو مختلف شہروں میں آباد تھے حقوق شہریت عطا کیے جو یونانیوں کے قدیم تخیلات کے بالکل خلاف تھا اور غلاموں کو بھی آزاد کرا دیا جس کی غایت درحقیقت یہ نہ تھی کہ غلاموں کو آزادی حاصل ہو بلکہ احرار غلام بنجائیں۔ اہل دولت کے غیظ و غضب سے سازشیں ہونے لگیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مخبریاں ہونے لگیں، جاسوسی کا بازار گرم ہوا، جرائم کے اقبال کے لیے لوگوں کو سخت

---

[1] پوسی ڈونیس ۳۹ (قطعات تاریخ یونان سوم ۲۶۵)

[2] میمنن ۳۳ (قطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۳)

باب ۱۵

جسمانی ایذا پہنچائی گئی اور کچھ لوگ قتل بھی کیئے گئے۔ مگر متھراڈائٹس کے لیئے اب ضروری تھا کہ اہل روما کو یورپ میں مشغول رکھے کیونکہ اگر ایشیا میں ان کی افواج وارد ہوتیں تو اس جنگ میں جس کا رخ اب بھی اس کے خلاف تھا ہزیمت کا اندیشہ تھا۔ اس لیئے اس نے اسی ہزار سپاہیوں کی ایک فوج تیار کی اور اس کو اپنے سپہ سالار ڈوری لاؤس کی سرکردگی میں یونان روانہ کیا۔ (۸۶ق م) ڈوری لاؤس کے ورود کے قبل ہی فلاکس اور فمبریا یونان پہنچ گئے اور سولا ان کا مقابلہ کرنے کے لیئے شمال کی طرف بڑھا۔ ان کی فوج کی تعداد زیادہ نہ تھی اور سپاہیوں کو اس بے سود خانہ جنگی سے کچھ دلچسپی نہ تھی۔ فلاکس سے انھیں سخت نفرت تھی اور فمبریا بھی ان کو بہ مشکل قابو میں رکھ سکتا تھا۔ ان کی فوج کے اگلے دستے کے سپاہی سولا سے جا ملے اس لیئے انھوں نے باقی فوج کو شمالی مشرقی ساحل سے ایشیا کو لیجانے کی فکر کی۔ سولا کو ڈوری لاؤس کے آنے کی خبر مل گئی تھی اس لیئے اس نے ان کا تعاقب نہیں کیا کیونکہ پہلے دشمن سے نپٹ لینا ضروری تھا جو بالکل اس کے عقب میں تھا۔ دونوں فوجوں کا آرکومینوس میں مقابلہ ہوا جس کی ہموار زمین کے سبب سے پانٹس کے سواروں کو اپنا جوہر دکھانے کا کافی موقع تھا۔ مگر آرکیلائوس کا خیمہ گاہ جو اب بھی سپہ سالار تھا کوپائس جھیل کے دلدلوں کے قریب تھا۔ سولا نے سواروں کی نقل و حرکت کو روکنے کی غرض سے خندقیں کھودوادیں مگر باوجود انتہائی کوششوں کے بھی دشمن کی کثیر التعداد فوج کو ہزیمت دینا بہت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ تاہم اس نے ان کو پسپا کر کے اپنے خیمہ گاہ کی طرف بھگا دیا اور اس کے بعد خندقیں کھود کر محاصرہ کیا اور دشمن کے خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کے کثیر التعداد سپاہی یا تو قتل کر دیئے گئے یا دلدل میں پھنس کر مر گئے۔ مگر آرکیلائوس بھر بچ نکلا اور اس نے اپنے باقی سپاہیوں کو یکجا کر کے اس جگہ جمع کیا۔ یہ فتح غالباً ۸۵ق م کے اوائل میں حاصل ہوئی ہوگی کیونکہ اس کے بعد کی معرکہ آرائیوں میں سولا کو ایک وسیع خطہ ملک طے کرنا پڑا جس میں کئی مہینے صرف ہوئے ہوں گے اس اثنا میں فلاکس اور فمبریا بڑی مشکل سے اپنی راہ طے کر رہے تھے

جنگ آرکومینوس

باب ۴۵

ایشیائے کوچک میں جب وہ پہنچے تو دونوں میں ناچاقی ہو گئی فمبریا نے فلاکس کو قتل کر کے فوج کی کمان خود لے لی۔ فمبریا ایک جری سپاہی تھا اس نے متھراڈائیس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی اور پرگامم میں پناہ لینے پر مجبور کیا۔ مگر اس شہر میں بند رہنا متھراڈائیس نے خلاف مصلحت خیال کیا اور بھاگ کر پٹانے کی بندرگاہ کو چلا گیا مگر بحری راستے رومن جہازوں کی وجہ سے اب محفوظ نہ تھے۔ لیوکلس نے بہت کوشش کر کے ایک بیڑہ جمع کر لیا تھا اور اس وقت بحیرہ یونان میں موجود تھا۔ اس نے نیڈوس کوس، کولوفون اور کیوس جزیروں پر روما کا قبضہ قائم کرا دیا تھا۔ فمبریا کو جب یہ حالات معلوم ہوئے اس نے لیوکلس سے پٹانے کی ناکہ بندی کرنے کی درخواست کی تاکہ متھراڈائیس جو روما کا اصلی دشمن تھا گرفتار ہو جائے اور اس کی گرفتاری میں لیوکلس بھی شریک رہے۔ مگر غالباً سولا کے خیال سے یا فمبریا سے نفرت رکھنے کی وجہ سے یا کسی دوسرے سبب سے اس نے انکار کر دیا اور متھراڈائیس بچ کر میٹی لین چلا گیا۔ لیوکلس نے شمال کی راہ اختیار کی اور ٹینیڈوس کے قریب متھراڈائیس کے بڑے بیڑے پر فتح حاصل کی جو نیوپٹولیموس کے زیر کمان تھا۔ یونانیوں کو حسب سابق بحری امور میں تفوق حاصل تھا اور لیوکلس کو کامیابی زیادہ تر اہل روڈس کی مہارت فن سے حاصل ہوئی تھی۔

نامہ و پیام صلح۔

(۸۴ ق م) باوجود اس کے کہ اطالیہ میں نزاعات کا سلسلہ قائم تھا اور بیرونجات میں روما کی جو افواج تھیں ان میں یکجہتی نہ تھی مگر جنگ کا رخ اب روما کے موافق تھا۔ اسی زمانے میں سولا کی چوتھی بیوی میٹیلا ہمیلیس کے طرفداروں کے پنجے سے نکل کر یونان میں اس کے پاس پہنچی اور اس سے اطالیہ واپس جانے اور اپنے دوستوں کی مدد کرنے کے لیے اصرار کیا۔ مگر سولا کو ابھی دوسرا کام کرنا تھا۔ آرکیلاؤس نے غالباً اپنے شکستہ خاطر آقا (متھراڈائیس) کے حکم سے سولا کے پاس جانے کی جرأت کی اور صلح کی درخواست کی۔ سولا کے اطالی مخالفین کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کر کے

باب ۵۶

اس نے مناسب شرائط صلح طے کرنے کی کوشش کی سولا نے یہ جواب دیا کہ بہتر ہوگا کہ تم متھرا ڈاٹیس کا ساتھ چھوڑ دو اور مع اپنے بیڑے کے روما کے شریک ہو جاؤ۔ اس میں شک نہیں کہ اس روایت کا سوا سولا کی سوانح عمری کے کہیں ذکر نہیں آیا ہے مگر ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو کیونکہ ان دونوں کی حالت دو پہلوانوں کی تھی جو اپنے مخالف پر گرفت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مگر معاملہ جلد طے ہو گیا۔ سولا نے حسب ذیل شرائط پیش کیں۔ متھرا ڈاٹیس آرکیلاؤس کا بیڑہ روما کے سپرد کر دے جملہ رومن افسروں[۱]، اسیران جنگ، فرار شدہ سپاہیوں اور غلاموں کو حوالہ کر دے، جن اقوام کو اس نے اپنے مساکن سے علیحدہ کر دیا تھا ان کو واپس جانے کی اجازت دے، صوبجات ایشیا، بتھینیا، پاف لاگونیا، کلاٹیا اور کپاڈوشیا کا تخلیہ کر دے اور اپنی آبائی سلطنت پر قانع رہے اور بیس ہزار ٹیلینٹ مساوی ۴½ لاکھ پونڈ بطور تاوان ادا کرے۔ شرائط میں ان مقدونیوں کے متعلق بھی ایک دفعہ تھا جن کو روما کے ساتھ وفادار رہنے کی پاداش میں متھرا ڈاٹیس کے ملازمین نے قید کر دیا تھا۔ تاوان کی تعداد کا کم ہونا اس امر کی بین دلیل ہے کہ سولا اس جنگ کو بہ عجلت ختم کرنے کا خواہش مند تھا تاکہ وہ اطالیہ کی طرف متوجہ ہو سکے۔ مگر متھرا ڈاٹیس کو صلح کی اور بھی شدید ضرورت تھی۔ سولا نے اس سے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ اہل روما سے اس کی گزشتہ زیادتیوں کو معاف کرا دے گا اور حلفا میں اس کا پھر شمار ہو جائے گا۔ اگر قانوناً اس کو اس قسم کا وعدہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ متھرا ڈاٹیس نے شرائط فوراً منظور نہ کیں، پاف لاگونیا سے دست بردار ہونا اسے خصوصاً ناگوار تھا۔ سولا نے سکوت اختیار کیا تاکہ متھرا ڈاٹیس شرائط پر خوب غور و خوض کرے۔ سولا نے اس

۱؎ بقول لیکی نیانس صفحہ ۲۳۵ (طبع بان) آپیس اور اکیو بلیس کا نام بھی اس میں درج تھا مگر اکیو بلیس مر چکا تھا۔

۲؎ میمنن (قطعات تاریخ یونان سوم ۴۴۵) صلح کی سلسلہ جنبانی اولاً سولا کی طرف سے ہوئی۔

باب ۴۵

اثنا میں اپنی حالت کو اور مضبوط کرنا شروع کر دیا۔ ایشیا میں فمبریا کے حملوں سے اسے تقویت پہنچ رہی تھی۔ سولا نے شمال کی طرف رخ کیا اور آرکیلاؤس کو بھی اپنے ساتھ لے لیا جس نے اپنی فوجوں کو ہٹا لیا تھا اور جس کے ساتھ خاص مراعات ملحوظ تھیں۔ سولا نے اس کو اس قدر انعام و اکرام سے سرفراز کیا کہ اس پر شبہ ہونے لگا کہ اس نے یونان کی معرکہ آرائیوں میں اپنے آقا کے ساتھ نمکحرامی کی تھی مگر یہ شبہ غالباً بے بنیاد ہے۔ متھراڈاٹیس نے جب بالآخر شرائط کو سخت ہونے کی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آرکیلاؤس پھر بہ طیب خاطر سلسلہ گفت و شنید کی تجدید کے لیے گیا اور سولا مقدونیہ کی طرف روانہ ہو گیا جہاں اس نے شمالی قبائل پر حملہ کر کے سرحدی ممالک میں امن و امان قائم کیا۔ اس کامیابی سے متھراڈاٹیس کی رہی سہی امیدوں کا بھی خاتمہ ہو گیا اور روما کی فوج جس کے تعلقات اب لیوکلس کے بیڑے سے پھر قائم ہو گئے تھے ساحل کے رستے سے بحفاظت تمام ایشیا میں پہنچ گئی۔ متھراڈاٹیس نے جو فمبریا سے نامہ و پیام کرنے کی دھمکی دے رہا تھا بالآخر ہر طرف سے مایوس ہو کر سولا سے ملنے کی درخواست کی۔ یہ ملاقات ڈارڈانس واقع ٹرواڈ میں ہوئی جو الیم یعنی قدیم ٹرائے کے کھنڈروں کے قریب ہے جس کو فمبریا نے سخت بیدردی سے تباہ کر دیا تھا۔

صلح ڈارڈانس

(۴۸۸) متھراڈاٹیس، سولا کے پیش کردہ شرائط کو قبول کرنے سے پہلو تہی کر رہا تھا مگر کچھ قیل و قال کے بعد آخر کار اس نے شرائط مذکور کو منظور کر لیا۔ میمنن کا بیان ہے کہ تاوان جنگ اب بڑھ کر تین ہزار ٹیلینٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ ابتدائی گفت و شنید کے بعد سولا کو مزید مصارف برداشت کرنے پڑے تھے۔ مورخ مذکور کا یہ بھی بیان ہے کہ ایک شرط یہ بھی تھی کہ ایشیا کے جن یونانیوں نے متھراڈاٹیس کی سیادت قبول کی تھی ان سے کسی قسم کا تعارض نہ کیا جائے مگر اس شرط کی پابندی نہ ہوئی۔ سولا نے اس کے بعد فمبریا کی طرف توجہ کی مگر سولا کے بڑھتے ہی فمبریا کے سپاہی اس کا ساتھ چھوڑنے لگے اور اس نے مایوس ہو کر خود اپنا کام تمام کر لیا۔ سولا کی کامیابی میں اب کوئی کسر باقی نہ رہی تھی کیونکہ

باب ۵

اس کے موجودہ مقاصد حاصل ہو چکے تھے۔ لیکن سلطنت پانٹس رو کا وجود ابھی باقی تھا متھراڈاٹیس انتقام کے خیالات اپنے دل میں لیے ہوئے اپنی آبائی سلطنت کو واپس ہوا اور اپنے اقتدار کو دوبارہ قائم کرکے آئندہ جنگ کے لیے تہیہ کرنے لگا سولا نے اب ایشیائی عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لی۔ جن لوگوں نے روما کی مدد کی تھی یا اس کی حمایت میں مصائب برداشت کیے تھے ان کو اس نے انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور جن لوگوں نے بے وفائی کی تھی ان کو اس نے سخت سزا دی اس کے اعلانات کی وجہ سے بعض مقامات میں بغاوت بھی ہوئی جس کو اس نے سخت خونریزی کے ساتھ فرو کیا۔ صوبہ مذکور کے باشندوں کو اس نے حکم دیا کہ بیس ہزار ٹیلینٹ بطور محاصل پنج سالہ فوراً ادا کریں اور اگر ایپئین (۲) کا بیان صحیح ہے تو اس رقم کے علاوہ ان پر تاوان جنگ بھی عائد کیا گیا۔ صوبے کے بدنصیب باشندوں کے لیے اس رقم خطیر کا ادا کرنا بغیر قرض لیے ناممکن تھا اس لیے انھوں نے مجبوراً اپنے شہروں کی مشترک جائدادیں رہن کر دیں رومن ساہوکار سولا کی فتح یابی کی خبر سن کر جوق جوق آرہے تھے اور اس موقعے سے انھوں نے خوب نفع اٹھایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برسوں تک یہ غریب علاوہ حکام کے ظلم و ستم اور استحصال بالجبر کے ساہوکاروں کے پھندے میں پھنسے رہے حالانکہ ان کا ملک نہایت زرخیز تھا۔ ان مصائب کے علاوہ ان پر ایک جدید قہر اور بھی نازل ہوا۔ سولا کے سپاہی صلح ہو جانے سے ناراض تھے اور انھیں شکایت تھی کہ متھراڈاٹیس کے ساتھ بہت رعایت کی گئی ہے۔ ان کی ناراضی کی وجہ

اہل ایشیا کے مصائب

۱ؐ جلا وطن سولی ٹیس سے اس کی ملاقات کا ذکر فقرہ ۵۰۲ میں آچکا ہے اس کے علاوہ دیکھو پلوٹارک و پاپیئس ۴۳، ایپین متھراڈاٹیس ۶۰۔ اہل سمرنا کی وفاداری کے متعلق دیکھو ٹیسی ٹس تاریخ چہارم ۵۶۔

۲ؐ سولا کے انتظامات ایشیا کے متعلق دیکھو مارکوارٹ اور اسٹائس ورہ الٹنگ یکم ۳۴۷ اسکا خیال ہے کہ تاوان جنگ کی رقم بھی بیس ہزار ٹیلینٹ میں شامل تھی لینگ (تاریخ روما سوم ۱۴۰) کا خیال ہے کہ یہ رقم صرف تاوان کی تھی۔

غالباً یہ تھی کہ لوٹ مار کا انھیں کافی موقع نہ ملا تھا کیونکہ متھراڈائیٹیس نے پہلے ہی تمام ملک کی دولت کا صفایا کر دیا تھا۔ اس لیے بطور ان کی خدمات کے صلے کے اور ان کو آئندہ خانہ جنگی میں اپنا ساتھ دینے پر آمادہ کرنے کے لیے اس نے صوبے کے شہروں میں ان کے آرام و آسائش کا انتظام کیا اور غالباً اس ناخوشگوار بار کے لیے وہی شہر منتخب کیے گئے ہوں گے جنھوں نے روما کے ساتھ بد عہدی کی۔ ان سپاہیوں کو تنخواہ ہر شہر کے خزانے سے ملتی تھی جو معمولی فوجی تنخواہ کی چوگنی تھی۔ معمولی سپاہیوں کو ہر روز ۱۶ درہم یعنی قریب ۱۳ شلنگ ملتے تھے اور جس شہری کے مکان میں سپاہی رہتے تھے اس کو ان سپاہیوں اور ان کے مہمانوں کو کھانا بھی کھلانا پڑتا تھا اور جو بدسلوکی یہ سپاہی ان کے خاندان کے ساتھ کریں اس کے علاوہ تھی — اکثروں کو فاقہ کشی کی نوبت آگئی اور ۸۴-۸۵ ق م کا موسم سرما ایشیا کے باشندوں کے لیے انتہا کی مصیبت کا تھا لیکن ان مصائب سے کوئی مفر نہ تھا کیونکہ جب تک کہ جمہوریہ روما باقی تھی مختلف افراد کے مالی مفاد ان کی دردناک حالت کی اصلاح میں مانع تھے۔ سولا کے سیاسی انتظامات صدیوں تک قائم رہے محصول عشر غلے کی شکل میں وصول کیا جاتا تھا مگر اس کے وصول کرنے میں بہت سختی ہوتی تھی اور آخر کار جولیس سیزر نے اپنی دانشمندی سے اس طریقے کو موقوف کر کے نقد محصول مقرر کرا دیے۔

(۸۵) سولا کے قبضے میں اب بہت سے جہاز تھے اس لیے واپسی میں وہ اپنی فوج کو پائریس تک سمندر سے لیگیا۔ فلاکس اور فمبریا کی افواج ایشیا میں ایل لیکی نیس مورینا کے زیر کمان چھوڑ دی گئیں اور لیوکلس ان کا کوئسٹر مقرر کیا گیا۔ لیکن جنگ کی ابتریوں کی وجہ سے بحری قزاقوں کا زور بہت بڑھ گیا اور ان کے بیڑے بحیرہ یونان کے جزائر اور ایشیا کے ساحلی شہروں پر یورش کرتے تھے۔ مگر چونکہ قزاقوں کی دار و گیر سے صرف ایشیائی یونانیوں کا نقصان تھا اس لیے سولا نے اس طرف توجہ نہ کی اور موسم سرما یونان میں بسر کیا جہاں اسے مقامی معاملات کے طے کرنے کے علاوہ آئندہ موسم بہار میں اطالیہ پر حملہ کرنے کی تیاری کرتا تھا۔ ایتھنز میں اس کے قیام کے متعلق ایک

ارسطو کی تصانیف

پاپ ۴۵

مشہور قصہ ہے جس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ارسطو نے اپنا کتب خانہ تھیو فراسطوس کو عطا کیا تھا جس نے اس کو نیلیوس ساکن سکیپسس واقع ٹروڈ کے حوالے کیا اور کتب خانہ اب اسی مقام میں تھا۔ پرگامم کے اٹالی بادشاہوں کو کتابوں کا بہت شوق تھا اس لیئے ان کے خوف سے کتابوں کو ایک تہ خانے میں چھپا دیا گیا مگر نیلیوس کے ورثہ کی غفلت سے کتابیں خراب ہو گئی تھیں۔ کتب خانۂ مذکور میں علاوہ تھیو فراسطوس کی تصانیف کے ارسطو کی دشوار اور دقیق کتابیں بھی تھیں کیونکہ اس کے شاگردوں کو اس کی دشوار کتابوں پر عبور نہ تھا اور معمولی درجے کی کتابوں اور روایات پر ان کا دار مدار تھا۔ اتھنز کے ارسطاطالیسی مدرسے میں ایک شخص مسمی اپی لیکون[۵۲] ساکن ٹیوس تھا جو فلسفی تو نہ تھا مگر آثار سلف اور پرانی کتابوں کا شوق رکھتا تھا اور اتھنز اور دیگر مقامات کے دفاتر سے کاغذات بھی چرا لیا کرتا تھا۔ اس شخص کو اسکیپسس کے نادر علمی خزانے کا علم ہوا اور اس نے وہاں جاکر اس قیمتی مجموعے کو رقم کثیر دیکر حاصل کر لیا۔ نمی اور کیڑوں کے دستبرد سے جہاں کتابیں خراب ہو گئی تھیں وہاں اس نے اپنے قیاس سے نقل کرنے میں کام لیا اس لیے محل تعجب نہیں کہ نقلوں میں غلطیاں باقی رہ گئیں اور بار بار نقل کرنے سے غلطیاں بڑھتی گئیں اپی لیکون کا اسی زمانے میں انتقال ہو گیا اور سولا نے کتب مذکور کو روما منتقل کر دیا جہاں یونانی اہل علم نے نقل کے سلسلے کو پھر جاری کر دیا۔ اس طرح بے پروائی کے ساتھ بغیر اصل کے ساتھ پورے طور پر مقابلہ کرنے کے نقلیں ہوتی رہیں اور تمام مہذب ممالک[۵۳] میں ان غلط نقلوں

---

۵۱ دیکھو اسٹرابو ۱۳-۱-۵۴- صفحہ ۶۰۹ پلوٹارک سولا ۲۶- پوسی ڈونیس اتھ قطعات تاریخ یونان سوم ۲۶۹ مسٹر نیوسن نے ارسطو کے سیاسیات جلد دوم صفحات ۳۴ پر اس پر بحث کی ہے۔

۵۲ یہ شخص ایرسٹین کے دوستوں میں تھا۔

۵۳ دارو اپنی کتاب ڈی ری رسٹکا دوم ۵-۱۳ میں ارسطو کے پڑھنے والوں کا ذکر کرتا ہے غالباً اس کا منشا ارسطو کی ایک کتاب سے ہے جو افزائش نسل مویشی کے متعلق ہے۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

کی اشاعت ہونے لگی اس پر لطف اور عجیب وغریب قصے میں کچھ صحت ضرور ہو گی مگر بعض امور کے متعلق اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اس قصے سے ہمیں سروکار صرف اسی قدر ہے کہ اس نادر علمی خزانے کے حاصل کرنے میں سولا نے شوق ظاہر کیا جو اس کے زمانے کے علمی شوق اور اس کے ذاتی خصائل کے مطابق ہے۔ یونان میں اس نے تماشا کرنے والوں اور موسیقی دانوں سے زیادہ ارتباط رکھا اور ایلیوسس کی مخفی مذہبی رسوم میں بھی دخل حاصل کیا۔ سولا کو بہت مصروف تھا مگر دوسرے تربیت یافتہ رومنوں کی طرح اسے بھی وہاں کا قیام پسند آیا۔ اسی مقام پر اس سے ایک نوجوان رومن ایکوائٹ سے ملاقات ہوئی جس کا نام ٹی پامپونیس ایٹکس تھا۔ اس پر آشوب زمانے میں ایسے صلح کل اشخاص شاذ و نادر تھے۔ کسی فریق کی اس نے کبھی طرفداری نہ کی بلکہ ہر ایک جماعت کے افراد کے ساتھ سلوک روا رکھتا تھا۔ میریس ثانی جب سولا کے خوف سے بھاگنے لگا تو اس نے روپے سے اس کی مدد کی مگر سنا کے عہد حکومت میں روما میں اس کا قیام مناسب نہ تھا اس لیے وہ اطالیہ سے بھاگ نکلا اور ایتھنز چلا آیا۔ سولا کے مزاج میں اس نے بہت رسوخ حاصل کر لیا اور بد قسمت اہل ایتھنز کی وکالت کرتا رہا[۱]۔ سلطنت ایتھنز کو روپے کی سخت ضرورت تھی اور سود خوار ساہوکاروں سے روپیہ بغیر زیادہ سود کے ملنا دشوار تھا۔ دولتمند ایٹکس نے مناسب سود پر ان کو روپیہ دیا مگر چونکہ وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یہ کتاب بھی غالباً ان کتابوں میں سے ہو گی جو اس زمانے میں حاصل ہوئیں سمرو کے حوالے بھی غالباً انھیں کتابوں سے متعلق ہیں۔ مگر ڈی الادین ہوئی میں جن کتابوں کا ذکر ہے وہ غالباً ماقبل کی ہیں کیونکہ یہ اس نے سولا کے غیاب میں لکھا تھا دیکھو ولکنسن ڈی آر یٹور صفحہ ۵۶۔

[۱] بیان کیا جاتا ہے کہ سولا نے ایتھنز کے دستور کو اس کی سابقہ حالت پر بحال کر دیا یعنی جیسا کہ وہ ایرسٹن کے انقلاب کے قبل تھا یعنی حقوق شہریت بلحاظ جائداد محدود کر دیے گئے دیکھو ایپین متھرا ڈائیس ۳۹ پلوٹارک سولا ۱۴۔

باب ۱۳

وہ اہل ایتھنز روش سے خوب واقف تھا اس لیئے جس روز کہ قسط واجب الوصول ہوتی اسی روز وصول کر لیا کرتا۔ اپنی سخاوت اور مروت کی وجہ سے اہل ایتھنز اس کے دلدادہ ہو گئے مگر اس نے ہر قسم کے اعزاز قبول کرنے سے انکار کیا ایپی کیوریس کا وہ پیرو تھا جیسے کہ اور بہت سے تعلیم یافتہ رومن تھے۔ سولا نے چاہا کہ ایٹی کس اس کے ساتھ اطالیہ کو واپس چلے مگر اس نے یہ عذر کیا کہ چونکہ میں میریس کے طرفداروں کا شریک نہ ہوا تھا اس لیئے اب ان کے خلاف لڑنا بھی نہیں چاہتا۔ اس لیئے اس نے روما کے سیاسی جھگڑوں سے دور ہی رہنا پسند کیا اور ایتھنز میں بیس سال تک مقیم رہا۔

سولا کی واپسی

(۸۳) ۸۶ق م کے اوائل میں پانچ لیجیون (لشکروں) چھ ہزار سواروں اور کچھ یونانی معاون سپاہیوں کو ساتھ لیکر جن کی مجموعی تعداد قریب چالیس ہزار[۱] تھی سمندر کی راہ سے سولا عازم اطالیہ ہوا اور بسلامتی برنڈوسیم میں لنگر انداز ہوا جہاں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے سپاہی اب تک اس پر جان دینے کو تیار تھے حالانکہ انھیں معلوم تھا کہ اطالیہ میں جہاں فریق مخالف چار سال سے برسر حکومت تھا انھیں زبردست افواج سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ مگر ان جنگ آزما اور پختہ کار سپاہیوں کو معلوم تھا کہ فوجی قوت کا مدار صرف کثرت تعداد پر نہیں ہے اور انھوں نے بطیب خاطر اپنے خوش قسمت اور دانشور سپہ سالار کا ساتھ دینے کا حلف اٹھایا۔ سپاہیوں کی اوہام پرستی مشہور ہے اور سولا کی خوش قسمتی سے بہت سے نیک شگون بھی ظاہر ہونے لگے جس سے اسکی فتح یقینی ہو گئی۔ سولا کے استقلال اور عزم بالجزم میں کوئی کمی نہ ہوئی تھی۔ ۸۵ء میں اس نے ایک تحریر سینیٹ کو بھیجی جس میں اپنی خدمات کا اعادہ کر کے اس نے دھمکی دی کہ جو سلوک اس کے اور اس کے شرکا کے ساتھ کیا گیا تھا اس کی پاداش میں بعد واپسی کے وہ اپنے دشمنوں کو سخت سزا دے گا۔ ایشیا سے اس نے اپنے فتوحات کی اطلاع بھی دی تھی حالانکہ اس وقت وہ قانون کی حفاظت سے خارج تھا اور روما

[۱] یہ ایپین کا بیان ہے مگر ویلیس کہتا ہے کہ تعداد تیس ہزار سے زیادہ نہ تھی۔

کی نیابت کا دعوی نہ کر سکتا تھا۔ اس نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ جدید شہریوں سے وہ متعرض نہ ہوگا جس کا غالباً یہ مطلب تھا کہ سنہ ۸۸ء کے سنسروں نے فریق میرین کے سرخیلوں کے زیر ہدایت مسئلہ شہریت کا جو تصفیہ کیا تھا اس کو تہ و بالا نہ کرے گا۔ اس وعدے[1] کا جس سے اہل اطالیہ کو اطمینان دلانا اور ان کی مخاصمت کو رفع کرنا مقصود تھا اس نے پھر کچھ دنوں کا بعد حلفاً اعادہ کیا۔ اب ہم بیان کریں گے کہ اطالیہ کی سیاسی حالت کیا تھی، فریق میرین نے اپنی حفاظت کے لیے کیا تدابیر اختیار کیں اور خانہ جنگی کس طور پر ہوئی۔

---

[1] دیکھو لیوی خلاصہ ۸۶ اور اپیین کیم ۷۶ – ۷۷۔

باب ۴۶

باب چہل و ششم

خانہ جنگی

کنا، کاربو، سولا[1]

۸۵ تا ۸۲ ق م

(۸۷ تا ۸۲) اطالیہ میں ۸۵ نہایت بےچینی کا زمانہ تھا۔ فریق میرین زیر سرکردگی کنا و کاربو برسر اقتدار تھا مگر انھیں صرف اپنی حکومت کی بقا کی فکر تھی اور ایسے حکام کے تحت میں اطالیہ کے پریشان حال باشندوں کو امن ملنا دشوار تھا معزز اشخاص بیزار ہو کر ہجرت کرنے لگے تھے اور ان میں سے اکثر سولا کے پاس یونان پہنچ گئے تھے۔ مثلاً میٹی لس افریقہ میں فریق میرین پر حملے کی تیاری میں مصروف تھا اور نوجوان کراسس ہسپانیہ میں ایک غار میں چھپا ہوا تھا۔ روما میں جو اراکین سینٹ باقی

---

[1] اس باب کے ماخذ حسب ذیل ہیں۔ ایپین یکم ۷۶-۹۴، پلوٹارک سولا ۲۷-۳۴ سرٹوریس ۶ کراسس ۶ پامپی ۵-۸، لیوی خلاصہ ۸۰-۸۳، ویلیس دوم ۲۴-۲۹ ڈایوڈورس ۳۸، ۲، ۹-۲۰، ڈایون کیسیس ۱۰۷-۱۰۹، فلورس دوم ۹=۱۸-۲۴، یوٹرو پیس پنجم ۷، ۸، اوگزو پیانس ۴-۵-۸ (یہ شخص متاخرین میں سے ہے غالباً پانچویں صدی عیسوی کے اوائل کا جس نے سیلیسٹ کی گم شدہ تاریخ سے استفادہ کیا ہے مگر بیانات میں الجھاؤ اور تاریخیں صحت کے ساتھ درج نہیں سیلیسٹ کی تاریخ کے ٹکڑوں میں اس عہد کے متعلق کئی فقرے ہیں مگر ان کے حوالوں کے لیے دوسری کتب تاریخ کی محتاجی ہے۔

رہ گئے تھے ان میں سے بعض مثلاً سردار پجاری اسکیوولا علانیہ حکام وقت کے
مخالف تھے اور دوسرے لوگ بھی ان کے خیر خواہ نہ تھے کِنّا اطالیہ کے جدید
شہریوں پر بھی اعتماد نہ کر سکتا تھا جو تمام ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور اس
بارے میں اس کے جانشین کاربو نے جو کارروائی کی اس سے اس امر کا ثبوت بھی
مل گیا سامینم اور لیوکانیا میں مسلح اشخاص کی تعداد کثیر موجود تھی جو افواج
میں مجتمع تھے یا فوری اطلاع پر افواج میں شریک ہو سکتے تھے۔ اصل واقعہ
یہ ہے کہ مسلح قوت کے علاوہ اس زمانے میں کوئی قوت نہ تھی اور اس قوت
نے ابتک کوئی استوار طریق حکومت قائم نہیں کیا تھا جس پر سب کو اعتماد ہوتا
اور جس کے آگے مخالفین بھی کچھ دن کے بعد سر تسلیم خم کرتے۔ کاربو اور کِنّا نے
آنے والی خانہ جنگی کے لیے تیاری شروع کر دی اور اس غرض سے انھوں نے
فوجیں روپیہ ذخائر حرب جمع کرنے شروع کر دیئے ساحلی مقامات میں محافظ
افواج مقرر کر دیں۔ جہازوں کا بیڑہ تیار کرنا شروع کر دیا اور کوشش کی کہ ملک
کے جملہ سربرآوردہ اشخاص کو اپنا ہم آہنگ کریں۔ سولا نے جو تحریر سینٹ کو بھیجی
تھی اس سے مجلس مذکور کو یہ ہمت ہوئی کہ خانہ جنگی کو روکنے کی غرض سے سولا
سے سلسلۂ گفت و شنید شروع کرے۔ یہ معلوم نہیں کہ کِنّا نے انھیں کیوں اس
نامہ و پیام کی اجازت دی ممکن ہے کہ وہ اپنی قوت کو اس قدر مستحکم نہ خیال کرتا ہو
کہ انھیں ممانعت کر سکتا یا اس نے خیال کیا ہے کہ سولا سینٹ کی پیش کردہ
شرائط سے انکار کر دے جیسا کہ خیال تھا اور اس طرح عامۂ قوم اس کو اپنا دشمن
خیال کرنے لگے اور لوگوں کو خوف پیدا ہو جائے کہ بعد واپسی وہ سخت بدلہ لینا چاہتا
ہے۔ اس لیئے جواب کے آنے تک چونکہ جنگ کی تیاریوں سے اشتعال کا اندیشہ
تھا اس لیے سینٹ نے کانسلوں کو حکم دیا کہ ان تیاریوں کو موقوف کر دیں۔
انھوں نے زبان سے تو اقرار کر لیا مگر چونکہ آئندہ خطرہ اچھی طرح اُن کے پیش نظر
تھا اس لیئے اس وعدے کی انھوں نے پابندی نہ کی۔ فوج کی بھرتی جاری رہی اور
الیریا کے سواحل کی طرف فوج کے دستے روانہ ہونے لگے۔ کانسلوں کی تدبیر
یہ تھی کہ دشمن کو پہلے حملہ کرنے کا موقع نہ دیں اور ایک حد تک ان کا یہ خیال

باب ۲۴

ٹھیک بھی تھا مگر کامیابی کے لیے فوج کی وفاداری اور قناعت بھی ضروری ہے ہسولا پر حملہ کرنے کے لیے ایک دور دراز کوہستانی خطۂ ملک کا طے کرنا ضروری تھا اور چونکہ لوٹ مار کا موقع نہ تھا اس لیے سپاہی ان صعوبتوں کے برداشت کرنے پر آمادہ نہ تھے اور جارحانہ کارروائی سے جو نفع تھا اس سے انھیں کوئی سروکار نہ تھا خانہ جنگی کو وہ بہت برا خیال کرتے تھے اور صرف ناگزیر حالت میں اپنے ہمقوموں سے لڑنے پر وہ تیار ہو سکتے تھے۔ اپنے سرخیلوں کے اقتدار کی بقا سے ان کو سروکار نہ تھا اور چونکہ یہ سپاہی حال ہی میں بھرتی کیے گئے تھے اس لئے ان میں وہ یک جہتی بھی نہ تھی جو نبرد آزما سپاہیوں میں ہوتی ہے نہ اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ ان کو وہ محبت تھی جو مرور زمانہ اور مسلسل فتوحات سے پیدا ہوتی ہے کنّا ہر دلعزیز بھی نہ تھا۔ بحیرۂ ایڈریاٹک کے ایک طوفان میں باربرداری کے جہازوں کے دوسرے بیڑے کے غرقاب ہو جانے سے انیکونا کی فوج میں بغاوت ہو گئی اور یہ شور مچ گیا کہ کنّا نے نوجوان پامپی کو قتل کر دیا ہے جو غائب تھا حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ کنّا کے خوف سے وہ خود روپوش ہو گیا تھا اس کے بعد بلوہ ہو گیا اور اس میں کنّا مارا گیا۔[1]

کنّا کی موت

کاربو

کنّا ۶۶۸ھ (۸۸۸) کے آغاز میں قتل ہوا اب کاربو تنہا کانسل رہ گیا کاربو اس وقت سمندر پار معرکوں کا خیال چھوڑ کر انیکونا میں افواج جمع کرنے اور ان کو ترتیب دینے میں مصروف تھا عہدہ کانسلی میں کسی دوسرے کو شریک کرنا غالباً اس کو پسند نہ تھا اور اس نے ٹری بیونوں کی اس درخواست کا بھی خیال نہ کیا کہ روما میں آکر دوسرے کانسل کا انتخاب کرائے۔ ٹری بیونوں نے آخرکار اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ اپنی خدمت سے معزول کر دیا جائے گا۔ مگر بدشگونیوں کی وجہ سے مجلس عامہ کا اجلاس دو مرتبہ ملتوی کر دیا گیا اور آخرکار دوسرے کانسل کے انتخاب کی تجویز رہ گئی کاربو شورش پسند اور اولوالعزم تھا مگر سسرو[1] کا بیان ہے کہ پورا بدمعاش بھی تھا اور اس میں شک نہیں کہ خطرے

[1] سسرو اینڈ فیم۔ نہم ۱۲۱۳ اور فہرست۔

باب

کی حالت میں سلطنت کی صدارت کا اہل نہ تھا کیونکہ اس کے خود حواس باختہ تھے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ہم اس امر کا کافی اندازہ نہیں کر سکتے کہ اطالیہ کی سلطنت اس وقت کس درجہ کمزور تھی سینیٹ میں رجعت پسند پھوز دریکٹر رہے تھے مگر انھیں خوف تھا کہ اگر انھوں نے زیادہ ہاتھ پاؤں ہلائے تو میریس کا سا قتل عام کہیں پھر نہ ہو جائے کانسل کی یہ حالت تھی کہ وہ جلد باز اور نا اہل تھا اور گھبراہٹ کی حالت میں سولا کے مقابلے کی تیاری کر رہا تھا۔ مجلس ملاءِ جو زیادہ تر عوام شہر پر مشتمل تھی جن کو سوائے کھانے اور تماشے کے کسی چیز سے سروکار نہ تھا اور گزشتہ چار سال کے خونریز انقلابات سے انھیں خوب معلوم ہو گیا تھا کہ اب وہ کسی شمار میں نہیں۔ باقی رہے اطالیہ کے قدیم اور جدید شہری یا تو روما کے موجودہ حکام پر اعتماد نہ رکھتے تھے اور ان کی حکومت کی استواری میں انھیں شک تھا۔ سولا کی واپسی سے رجعت پسندوں کا دور دورہ ہونے کا ہر شخص کو اندیشہ تھا مگر کسی زبردست اور معتمد علیہ سرگروہ کے نہ ہونے سے لوگوں کے اس خیال سے کام نکالنا ناممکن تھا۔ اطالیہ کی یہ حالت تھی جب کہ سولا کا جواب وصول ہوا سینیٹ نے اس کو لکھا تھا کہ مصالحت کرا دیجائیگی اور اگر بعد واپسی وہ اپنے اقتدارات سے دست کش ہو جائے تو وہ اس کی ذاتی حفاظت کی ذمہ دار ہوگی سولا نے جواب دیا کہ ان امور کا فیصلہ اس پر اور اس کی فوج پر منحصر ہے جس سے اس کا منشا یہ تھا کہ اطالیہ میں وارد ہونے کے بعد وہ اپنی فوج کو منتشر نہ کرے گا بلکہ اپنے مفاد کے لیئے اس کو استعمال کرے گا۔ فریق میرین کے سرغنوں کے ساتھ مصالحت کرنے سے بھی اس نے انکار کر دیا کہ انھوں نے اسے سخت ایذا پہنچائی تھی ہاں اگر سلطنت ان کی جاں بخشی کرے تو وہ مانع نہ ہوگا اس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ نہ صرف اس کے بلکہ ان تمام معززین کی جنھوں نے اس کے ساتھ جا کر پناہ لی تھی جائدادیں واپس کر دی جائیں اور وہ اپنے مناصب واعزاز سابقہ پر بحال کیئے جائیں۔ اگر اس کی شرائط منظور کر لی جائیں تو وہ حسب سابق اس کا خادم ہے ورنہ نہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ان کا آقا بن کر آئے گا۔ اس پیام کا ہر شخص پر اثر ہوا جو سولا کے خصائل سے واقف تھا اور سب لوگ اس فکر میں ہو گئے کہ اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق تصفیہ کر لیں کیونکہ اب تعویق اور لیت و لعل

باب ۴۶

کے لیئے وقت باقی نہ تھا؛

(۸۸۹) اراکین سینٹ کا شرائط پیش کردہ کے قبول کرنے پر رجحان زیادہ تھا مگر کاربو اور اس کے شرکاء نے دھمکیاں دے دیکر ان کو باز رکھا اور اس طور پر خانہ جنگی کو دفع کرنے کی آخری امید بھی جاتی رہی کاربو اور اراکین سینٹ میں اب بالکل اتفاق باقی نہ تھا۔ کاربو کی خواہش تھی کہ اطالیہ کے جملہ شہروں سے کفیل لیکر فریق میرین کا پابند کر لیا جائے مگر سینٹ نے ان کو یہ اختیار دینے سے انکار کر دیا۔ اور بقول لیوی (خلاصہ ۸۴) جدید شہریوں کو حق شہریت عطا کیا جس کا منشاء یہ ہوگا کہ ان کو ۳۵ قبائل میں سے کسی میں رائے دینے کا حق عطا کیا گیا۔ لیوی کا یہ بھی بیان ہے کہ آزاد غلام بھی ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ان تدابیر سے سلپی کیس اور میریس کے طرز عمل کا احیاء مقصود تھا تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں مگر سینٹ کے جدید شہریوں کو حق رائے دہندگی عطا کرنے کا اقتدار نہ رکھنے کے سبب سے اس بیان کی صحت میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اس موقع پر غالباً جدید شہریوں کی اشک شوئی کی ضرور کوئی کوشش کی گئی ہوگی اور ممکن ہے کہ اس غرض سے کاربو نے کوئی خاص قانون نافذ کرایا ہو جیساکہ لینگ کا خیال ہے (تاریخ روما سوم ۱۴۱)۔ سولا نے اپنے اعلان میں یہ وعدہ کیا تھا کہ جدید اور قدیم شہریوں سے وہ کسی قسم کا تعارض نہ کرے گا۔ اس اعلان کا شہرہ ہوگیا اور اسی لیئے کاربو غالباً یہ جوابی کارروائی عمل میں لایا۔ اس کا اثر بھی ہوا جو سولا کی بالعکس کی کارروائی سے ظاہر ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کاربو اور فریق میرین کے دباؤ سے جملہ افواج کے منتشر کرنے کا بھی حکم نافذ کیا گیا۔ اس حکم کے نفاذ سے غالباً مقصود یہ تھا کہ سولا کا تمرد بالکل آشکارا ہو جائے۔ انھیں خوب معلوم تھا کہ وہ اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا اس لیئے انھوں نے اپنی تیاریوں کو بھی جاری رکھا۔ ۳۰۳ ق م کے دونوں کانسل ایل کارنیلیس سیپو ایشیاٹکس اور سی جونیس ناربانس فریق میرین کے طرفدار تھے اور دونوں اولعزم بھی تھے۔ کاربو گال ایس روسے آلپس کو بطور پرو کانسل گیا تاکہ وہاں سپاہی بھرتی کرے

باب ۲۶

اور شمالی اطالیہ کے باشندوں کو اپنا ہوا خواہ کرے۔ ایک جگہ ذکر ہے کہ اس نے پلاسینشیا میں جاکر کفیل لئے[۱]۔ کاربو کے چالاک کوسٹر سی ویریس کے رویئے سے اس زمانے کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ اس بدمعاش نے فریق میرین کی تباہی کے آثار دیکھکر فوجی خزانے[۲] کو اپنے قابو میں کر لیا اور بھاگ کر سولا سے جا ملا۔ ۸۳ ق م کے آخر میں جدید ٹری بیون ایم جونیس بروٹس نے جس کو سولا نے ۸۸ ق م میں قانون کی حفاظت سے خارج قرار دیا تھا کیپُوا میں ایک آبادی کے قیام کے لیئے قانون[۳] نافذ کرایا جس کو آیندہ معرکہ آرائیوں کے لیئے ایک مرکز بنانا مقصود تھا۔

فریق میرین کی بےخبری

(۹۰) سولا جب برنڈ دیسیم میں لنگر انداز ہوا فریق میرین کی کئی افواج میدانِ جنگ میں موجود تھیں ایک فوج ناربانس کے زیر کمان اپیولیا میں تھی اور دوسری سیپیو کے زیر کمان شمالی کیمپینیا میں ایپین کا بیان ہے کہ جو لوگ شہر میں تھے" سولا کے ارادوں سے خائف تھے کیونکہ انھیں خوب معلوم تھا کہ اس کے ساتھ جو بدسلوکیاں ہوئی ہیں ان کی وجہ سے وہ سخت غضبناک ہو گیا ہے اور عفو و ترحم سے وہ بالکل ناآشنا ہے۔ اس لیئے یا تو انھیں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے ورنہ ان کی نکبت و بربادی میں کوئی شک نہ تھا"۔ ایپین کی مراد غالباً طبقۂ ایکوائٹ سے ہے جن میں میریس کے طرفداروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے یہ طبقہ انقلابات کو بالطبع ناپسند کرتا تھا۔ چونکہ ہر طرف سے خطرات کا ہجوم تھا اس لیئے آیندہ مصائب کے متعلق جتنی پرانی پیشین گوئیاں تھیں ان کا اعادہ ہونے لگا جس کی وجہ سے تمام ملک میں عام انتشار پھیل گیا۔ سولا بھی اوہام پرست تھا مگر وہ ہر واقعے سے اپنے لیئے فالِ نیک نکال لینے میں مشاق تھا اور خوش قسمتی سے اطالیہ

---

[۱] ویلریس میکسمس ششم ۲-۱۰۔
[۲] سسرو اِن ویریس۔ یکم ۲۔ دوم ۱۔۳۴۔
[۳] سسرو ڈی لیگے اگراریا دوم ۸۹-۹۹۔

باب ۴۶

پہنچتے ہی ایسے واقعات پیش آنے لگے جن سے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی قسمت کا ستارہ ابھی غروب نہیں ہوا ہے۔ میٹلس فریق میرین پر افریقہ میں حملہ کرنے کی غرض سے گیا مگر وہاں کے صوبہ دار نے اسے شکست دی لیکن وہ اپنی فوج کا بڑا حصہ لیکر بچ نکلا اور سولا سے برنڈیسیم میں آملا۔ اس کے بعد ہی شمال سے اس سے بھی زیادہ خوشگوار خبریں آنے لگیں یعنی نوجوان پامپے بھی اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گیا۔ پیکینیم میں جہاں اس کے باپ نے ہردلعزیزی حاصل کی تھی اس کی جائداد تھی اور وسیع تعلقات تھے۔ اس نے وہاں ایک لیجن جمع کر لیا اور اس کو سولا کے پاس پہنچا دیا اور اس کے بعد دو اور لیجن اس نے تیار کر دئیے۔ اس طرح سے نہ صرف تازہ دم حلفا کی شرکت سے حملہ آور فوج کو تقویت ہوئی بلکہ ہوشیار اور کارکردہ سپہ سالاروں کی شرکت سے بھی۔ اس کے علاوہ سولا کو اپنے شرکا سے کام لینے کا ڈھنگ بھی خوب معلوم تھا۔ خود پسند پامپے کی خوشامد کرنے میں اسے مطلق تامل نہ تھا برخلاف اس کے فریق میرین نے سرٹوریس ایسے قابل سپہ سالار کو کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ دیا تھا۔ یہ امر بالخصوص قابل لحاظ ہے کیونکہ روبہ انحطاط جمہوریہ میں آیندہ چالیس سال میں عام رجحان سولائی رجعت پسندی کے خلاف تھا۔ اس کی حالیہ کامیابی کا راز صرف یہ تھا کہ وہ اور اس کے نائب اور سپاہی اپنے ناعاقبت میں اور نیم مردہ مخالفین سے ہر صورت میں بہتر تھے۔ سولا نے اپیولیا کی طرف بڑھ کر ناربانس کو کانوسیم کے قریب شکست دی جس کی وجہ سے اس کو وہ اپی نائن طے کر کے کیپوا میں پناہ لینی پڑی اس کے بعد وہ سپیو کی طرف متوجہ ہوا۔ سولا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شیر دل اور روباہ صفت تھا اور اس کی روباہ صفتی اس کی بہادری سے زیادہ خطرناک تھی۔ اس موقع پر اس نے اپنی روباہ صفتی سے کام لیا۔ سپیو کے سپاہی خستہ حال اور لڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ سولا نے مصالحت کے لئے گفتگو کرنے کا بہانہ کیا اور سپیو باوجود سرٹوریس کے منع کرنے کے ملاقات پر آمادہ ہو گیا۔ یہ ملاقات کالیس اور ٹیانم کے درمیان ہوئی۔ سسرو[1] کا بیان ہے کہ دونوں نے

---

[1] فلپک ۱۲، ۲۷-۱۳، ۲

حقوق شہریت اور رائے دہندگی کے مسائل اور دستور سلطنت میں سینیٹ کی حیثیت پر گفتگو کی۔ درحقیقت سولا نے فریق میریس کے سیاسی نظام کے متعلق جملہ معلومات حاصل کریں جو اسے خود اپنا طرز عمل قائم کرنے میں مفید ثابت ہوئیں۔ اس اثناء میں اصل کام سیپیو کے پیٹھ پیچھے ہو رہا تھا۔ سیپیو نے سرٹوریس کے ایک بہادرانہ فعل سے اپنی ناخوشی ظاہر کی تھی جس کی وجہ اس کے سپاہی ناراض ہو گئے تھے اور سولا کے سپاہیوں کے کہنے میں آ گئے جو اس کام میں خوب مشاق تھے نتیجہ یہ ہوا کہ سیپیو کی تمام فوج اس سے برگشتہ ہو گئی اور سولا کو بغیر تلوار نیام سے نکالے ایک ایسی فوج مل گئی جو تعداد میں اس کی فوج کی دونی تھی سیپیو اور اس کے بیٹے نے باوجود بے یار و مددگار ہو جانے کے سر تسلیم خم نہ کیا مگر سولا نے انھیں چھوڑ دیا۔ فریق مخالف کی ہمتوں کو سرد کرنے کے لیئے یہ واقعہ کافی تھا اور باموقع ترحم اس کے خلاف مزاج نہ تھا۔ اس کے بعد ناربانس نے سفیروں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے پھر وہی تلخ نتائج مترتب ہوتے۔ سرٹوریس جو اس کے قبل ہی ہسپانیہ میں صوبہ دار مقرر ہو چکا تھا مگر جنگ کے سبب سے اطالیہ میں رکا ہوا تھا اس زمانے میں اپنے صوبے کو روانہ ہو گیا کیونکہ اب وہ اپنے بالادستوں کی غلطیوں سے عاجز آ گیا تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ ان کو روک نہیں سکتا تھا۔ روما کے جنوب میں بجائے باقاعدہ جنگ کے دونوں فریق ایک دوسرے کی اراضی پر یورش کر کے ویران کرنے لگے؛

سولا کا کچھوتہ اہل اطالیہ سے

(۹۱ ۸) ابتدائی معرکہ آرائیوں کے نتائج سولا کے موافق تھے۔ کاربو انتاں و خیزاں روما گیا اور سینیٹ سے سولا اور اس کے شرکاء کا دشمن قوم ہونے کا "آخری حکم" نافذ کرا دیا۔ مگر یہ پیش بندیاں سب بے سود تھیں۔ سولا کے ساتھ متعدد اراکین سینیٹ تھے جن میں سے اکثر کام کے لوگ تھے انھیں امید تھی کہ اگر سولا کو کامیابی ہو گی تو وہ اپنے مناصب پر پھر بحال ہو جائینگے اطالیہ پہنچنے کے بعد جو لوگ آ کر اس کے شریک ہوئے ان میں پی کارنیلیس سیتھیگس ایک ہوشیار اور چالاک آدمی تھا جس کی شہرت ابھی نہ ہوئی تھی اولاً وہ سولا کا سخت مخالف تھا اور شروع میں افریقہ میں بڈھے میریس کا شریک تھا اور اسی کے ساتھ اپنا وطن

باب ۶۷

آیا تھا۔ مگر ۸۳ میں اپنی جماعت کے زوال کے آثار دیکھ کر سولا کے پاس پہنچا جس نے اسے معاف کر دیا۔ کیتھیگس نے بہت اثر پیدا[1] کر لیا اور اس کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روما کے سیاسی حالات کی سطح کے نیچے کس قسم کے اثرات مصروف بہ کار تھے۔ اس کا اندازہ غلط نہ تھا کہ فریق سیبرین کے افواج کی تعداد اب بھی سولا کی فوج سے زیادہ تھی۔ ان کی کئی فوجیں میدان جنگ میں موجود تھیں اور جدید شہری بھی اس خوف سے ان کے ساتھ تھے کہ سولا ان کے حقوق کو بحال نہ رکھے گا۔ کاربو نے ان کے اس خوف سے نفع اٹھا کر اِٹر دریا اور گال ایں روئے آلپس میں زبردست فوجیں جمع کر لی تھیں۔ وہاں اسی زمانے میں جو دیوتا کے مندر میں جو کیپی ٹول پر واقع تھا آگ لگی جس سے لوگوں کو اندیشہ ہو گیا کہ کوئی سخت مصیبت ان پر نازل ہونے والی ہے۔ یہ کسی کو نہ معلوم تھا کہ آگ کس نے لگائی۔ سولا[2] اور کاربو کے آدمیوں پر شبہ تھا مگر جلانے کی علت غائی کیا تھی اسکا بھی کسی کو علم نہ تھا۔ ۸۲ کی معرکہ آرائی کے آغاز میں بھی سولا کی حالت ایک حملہ آور کی تھی اور اس کے مخالفین کے ذرائع میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے اس سال کے آغاز میں اس نے ان اطالی بستیوں سے گفت و شنید شروع کی جو اس سے قریب اور مصالحت پر آمادہ تھیں خوشامد اور دھمکیوں سے بلکہ بعض اوقات رشوت بھی دے کر اس نے ان میں سے بعض کو لقول لیوی (خلاصہ ۸۶) اپنے ساتھ معاہدہ (فیڈرس) کرنے پر آمادہ کیا اور اپنی طرف سے ان کی سیاسی حقوق کو بحال رکھنے کا وعدہ کیا۔ ان بستیوں نے غالباً وعدہ کیا ہوگا کہ اگر وہ اس کی امداد نہ کریں تو کم از کم غیر جانب دار رہیں گے مگر یہ نہیں بیان کیا گیا کہ کون سی بستیاں اس معاہدے میں شریک تھیں۔ واقعات ما بعد سے ظاہر ہے کہ سامنی اور اہل اِٹر دریا سے مراد نہیں ہے

---

[1] دیکھو اپیین ۱ کیم ۸۰۔ پلوٹارک لیوکلس ۵، ۶ سیلسٹ ٹکیم ۷۷۔ ۳۔ سسرو نبرولس ۱۰۸ پر وکلو ۲۴، ۵ ۸۔ پاراڈاک ۴۔

[2] پلینی (تاریخ ۳۳، ۱۶) اشارہ کرتا ہے کہ میریس ثانی اس میں شریک تھا یا کم از کم اس مندر اور دوسرے مندروں کے خزانوں کو اس نے لوٹ لیا۔

باب ۴۶
جنگ ساکری پورٹس کا سولا کا شہر روما پر قبضہ۔ پری نیسٹی کا محاصرہ

غالباً اہل مارسی[1] اور وسط اطالیہ کی اقوام سے مراد ہوگی۔

(۸۲ق م) ۸۲ھ کی معرکہ آرائیوں میں کئی اہم لڑائیاں شامل تھیں۔ سولا روما کی طرف بڑھ رہا تھا کانسل میریس ثانی اس کے مقابلے پر آگیا اور دونوں میں سکنیا کے قریب ساکری پورٹس میں جنگ ہوئی سولا کے نبرد آزما سپاہیوں کے استقلال اور میریس کے سپاہیوں کے ایک نازک موقع پر اس کا ساتھ چھوڑ دینے سے اس کو سخت شکست ہوئی اور اپنی فوج کے قلیل باقی ماندہ حصے کے ساتھ اس نے پری نیسٹی میں پناہ لی۔ سولا سرگرم تعاقب ہوا اور میریس کے بہت سے سپاہیوں کو اس نے قید بھی کر دیا۔ سامنی جتنے ملے سب قتل کر دیے گئے۔ سولا کسی مستحکم شہر کی محاصرے میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے اپنے ایک نائب کیو لوکریشیس اوفیلا کو پری نیسٹی کا محاصرہ جاری رکھنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود روما کی طرف روانہ ہوا جہاں کہ قتل عام شروع ہو رہا تھا۔ محاصرے کے شروع ہونے کے قبل میریس نے جس نے اپنے باپ کی خونخواری ورثے میں پائی تھی حاکم شہر ایل جونیس بروٹس ڈاماسپیس کو حکم دیا کہ ان امرا کو قتل کر دے جو سولا کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ اس نے بہانہ کر کے سینٹ کا ایک اجلاس منعقد کرایا مسلح بدمعاش موجود تھے جنھوں نے نشاندادہ اشخاص کو وہیں قتل کر دیا اور جو بھاگے وہ باہر قتل کر دیے گئے۔ مقتولین میں سردار پجاری اسکیوولا بھی تھا جو ابتک باوجود فریق میرین کی سخت مخالفت کے اپنے فرائض کو انجام دے رہا تھا۔ مگر جن لوگوں کو ڈاماسپیس نے چھوڑ دیا تھا ان کا خاتمہ سولا کے ہاتھوں ہونا ضروری تھا سولا کے روما میں وارد ہوتے ہی فریق میرین کے جملہ اکابر فرار ہوگئے۔ مگر صرف روما پر قابض ہو جانا زیادہ نفع بخش نہ تھا۔ اس لیے وہ روما میں ٹھہر نہ سکتا تھا اور عارضی انتظامات کر کے اور عوام کو اطمینان دلا کے اٹیروریا کی طرف روانہ ہوا جو اب اصل مرکز جنگ تھا۔ امبریا اور سکینیم

[1] کراسس اہل مارسی کے ملک میں بھرتی کرنے کی غرض سے گیا تھا جس سے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے (پلوٹارک کراسس ۶)۔

باب ۲۶

میں میٹلس اور پاپیے (سولا کے سپہ سالار) فریق میرین کے مختلف سرغنوں سے برسرپیکار تھے جن کو اکثر ہزیمت ہوتی تھی اور کاربو کو گال سے تازہ دم افواج لانے کی ضرورت ہوئی۔ ہمارے مآخذ غیر مفصل ہیں مگر جہاں تک معلوم ہوتا ہے سولا کے سپہ سالاروں کا اشتراک عمل بہ نسبت ان کے مخالفین کے زیادہ کارگر تھا۔ کاربو نے جب اپنی نائن کے سلسلے کو ہی کوطے کیا تو سولا سے ایک زبردست جنگ ہوئی جس میں کسی فریق کو غلبہ نہیں ہوا اگر سولا نفع میں رہا جس کو دوسری نواح میں بھی کامیابیاں حاصل ہورہی تھیں میٹلس نے کوہ گال این روے آلپ پر حملہ کرکے راوینا کے قریب بستی ملک پر قبضہ کرلیا۔ جنوب میں سولا کی فوج نے شہر نیاپلیس پر شبخون مارکر وہاں کی محافظ فوج کو تہ تیغ کردیا اور اس شہر کے بیڑے پر بھی قبضہ کرلیا۔ اس اثناء میں شہر پری نیسٹی میں رسد روز بروز کم ہوتی جاتی تھی اسلئے اس شہر کا محاصرہ اٹھانا فریق میرین کا فرض اولین ہوگیا خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ اس کے سقوط سے ان کی کمزوری آشکارا ہوجاتی۔ کاربو نے ایک فوج محاصرہ اٹھانے کی غرض سے روانہ کی مگر وہ کمیں گاہ میں پھنس گئی۔ اکثر سپاہی کام آئے اور جو بچ گئے اپنے سرغنوں کی نالائقی سے ناراض ہوکر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس کے بعد دوسری جانب سے سامینوں اور لوکانیوں کی ایک زبردست فوج نے محاصرہ اٹھانے کی کوشش کی مگر سولا ان کا سدراہ تھا اور وہ میریس سے بھی نہیں مل سکتے تھے جو باوجود اپنی پیہم کوششوں کے محاصرین کی صفوں کو چیر کر شہر سے نکل نہ سکتا تھا۔ ڈماسیپس نے بھی اس کے بعد کاربو کے احکام سے کوشش کی جو بے سود ثابت ہوئی؛

(۸۲ق م) شمال میں بھی فریق میرین ضعیف پڑتا جاتا تھا۔ بدانتظامی کا نتیجہ بے اعتمادی ہے۔ کاربو اور ناربانس نے بے سوچے سمجھے میٹلس پر گال این روے آلپس میں حملہ کردیا جس کا نتیجہ خود ان کے لیے سخت مضر ہوا۔ اپئین (دیکھو ۹۱) کا بیان ہے کہ ان کے دس ہزار آدمی مارے گئے چھ ہزار دشمن سے مل گئے ایک ہزار صف بندی کے ساتھ آریمینیم کی طرف واپس گئے اور باقی ماندہ بھاگ کھڑے ہوئے لوکانیوں کا ایک الیجن (لشکر) ان کی

فریق میرین کی کمزوری سامینوں کا روما پر حملہ

امداد کے لئے جا رہا تھا مگر ان کی شکست کا حال معلوم کر کے سولا کے سپہ سالار سے جا ملا
خود ان کا سپہ سالار پہلے تو ان سے ناراض ہوا مگر کچھ دن کے بعد خود بھی وفاداری سے
منحرف ہو گیا۔ سولا سے پوشیدہ طور پر اس نے یہ وعدہ لے لیا کہ اگر وہ کوئی کارنمایاں
کرے تو اس کی جاں بخشی ہوگی۔ اس لئے اس نے نار بانس اور دوسرے میرین
سرغنوں کو دعوت دی۔ جن لوگوں نے اس کی دعوت قبول کی ان کو اس نے قتل
کر دیا اور اس کارنمایاں کے بعد سولا کے لشکر میں چلا گیا۔ نار بانس اتفاق سے
اس دعوت میں شریک نہ تھا۔ مگر اسے اب معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی جماعت کا خاتمہ
ہونے کو ہے کیونکہ افواج اور شہر یکے بعد دیگرے دشمن سے ملتے جاتے تھے اور
کوئی یار وفادار ایسا نہ تھا جس پر وہ اعتماد کر سکتا اس لئے جہاز میں بیٹھ کر وہ راہی روڈز
ہوا۔ سولا کو جب اقتدار حاصل ہوا اس نے نار بانس کے حوالے کرنے کا مطالبہ
کیا مگر قبل اس کے کہ اہل روڈز سولا کو کوئی جواب دیں نار بانس نے ناامید ہو کر
خودکشی کر لی۔ سولا کی افواج کو ایک دوسری فتح پلاسینیشیا کے قریب حاصل
ہوئی جس کی وجہ سے کوہ گال این روے آلپ کے باشندوں نے اسکی
قوت کا احساس کر کے اطاعت قبول کر لی۔ مگر کاربو کی ابھی ایک زبردست فوج
اٹرو ریا میں موجود تھی اور اس کے سامنے حلفا اپنی جماعت کی کامیابی کے لئے
سرگرمی سے کوشاں تھے مگر اس نے عین اسی وقت ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے
چند دوستوں کو لیکر افریقہ بھاگ گیا۔ اس کے انجام کا ہم پھر ذکر کریں گے۔
اس کی بے سری فوج کو پامپی نے کلوسیئم کے قریب سخت نقصان کے ساتھ
شکست دی باقی ماندہ سپاہیوں میں سے بہت سے منتشر ہو گئے اور بعض تین دلاور
میرین سرداروں کے ساتھ سامینوں کی فوج میں شریک ہونے کی غرض سے
روانہ ہو گئے جو اس وقت سخت خطرناک حالت میں تھی کیونکہ سولا پری نیسٹی
کا راستہ روکے ہوئے تھا اور پامپی کو موقع تھا کہ وہاں پہنچکر انکی تباہی کو پورا
کر دے ان کے سردار بہادر اشخاص تھے جو آخری وقت تک لڑنے پر تلے ہوئے
تھے۔ ان میں ایک پانٹیئس ٹیلی سینیس بھی تھا جو غالباً اپنے ہمنام فاتح
کلاڈین فارکس کی اولاد سے تھا ہلاکت کا انتظار کرنے کے بجائے ان لوگوں نے

پانسہ؟

قصد کر لیا کہ اب جان پر کھیل جانے ہی میں نفع ہے۔ اس لیے رات ہی کو انھوں نے
سفر کا تہیہ کر کے روما پر دھاوا کر دیا۔ ولیئس کا بیان ہے کہ ان کی تعداد اسی ہزار
تھی اور اس میں سامنی، لوکانی اور فریق میرین کے باقی ماندہ افراد شامل تھے
ان میں سے ہر فرد سپاہی کہے جانے کا مستحق تھا۔ اس واقعے کو زمانۂ ما بعد میں بہت
شہرت ہوئی۔ پانٹیس نے اپنی افواج کو مخاطب کر کے کہا کہ روما کی بھیڑوں کا گلہ
تباہ کر کے اطالیہ کو آزاد کرانے کا آج ہی موقع ہے۔ مگر سولا بھی اپنی جانفشانی سے
موقع کارزار پر پہنچ گیا۔ دونوں فریقوں میں روما کی فصیلوں کے باہر کالن دروازے
کے قریب نہایت گھمسان لڑائی ہوئی جس سے فریق میرین کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ
ہو گیا۔ سولا کو فتح کا حال آدھی رات تک معلوم نہ ہوا کیونکہ خود اس کے زیر کمان
حصہ فوج کو ہزیمت ہوئی تھی۔ جانبین کے اس جنگ میں پچاس ہزار آدمی کام آئے

فیرو سینا کی تباہی

(۴۸۵) اب مخالفین کی تالیف قلوب یا مذبذب اشخاص کو ہموار
کرنے کے لیے اظہار ترحم کی ضرورت نہ تھی۔ سولا کو فتح بہ آسانی حاصل ہو گئی تھی
اور اس کے خیال میں ترحم کا زمانہ گزر چکا تھا کیونکہ اسے یقین کامل تھا کہ دشمن
کا اطاعت قبول کر لینا کافی نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لیے کچل ڈالا جائے
کیونکہ ہر وہ بغاوت نہیں کر سکتا۔ شکست خوردہ سپاہیوں میں سے بعض سے
اس نے اس شرط پر جاں بخشی کا وعدہ کیا کہ وہ دوسروں کو مار ڈالیں جب وہ اس
حکم کو بجا لائے تو اس نے ان کو بھی قتل کر دیا۔ چھ ہزار بلکہ بقول اپیئن آٹھ ہزار
ایک ہی روز میں قتل کر دیے گئے یہاں تک کہ اہل سینٹ جو اپنے کام میں مشغول
تھے مقتولین کی چیخوں سے گھبرا اٹھے۔ سولا نے اراکین سے کہا کہ یہ ایک محض
معمولی سزا ہے جس سے آپ لوگوں کو پریشان نہ ہونا چاہیے۔ گرفتار شدہ میرین
سرداروں کے سر پری نیسٹی روانہ کیے گئے اور محصور افواج کو دکھائے گئے اور
آخر کار یہ مقام فتح ہو گیا۔ میریس نے کوشش کی کہ ایک مہرتی یا زمین دوز راستے
سے نکل جائے مگر ناکام رہا اور آخر کار خودکشی کر لی۔ تمام سردار قتل کر دیے گئے
معمولی سپاہیوں میں سے صرف رومن چھوڑ دیے گئے اور اہل پرینسٹی اور
سامنی جانوروں کی طرح مار ڈالے گئے۔ نار با پر بھی میرین کچھ دن قابض رہے

باب ۷

مگر بعض غداروں نے سولا کی فوج کو شہر میں داخل کر لیا اور محافظین نے حملہ آوروں کی انسانیت اور ترحم سے مایوس ہو کر اپنے مکانات کو جلا کر خود ایک دوسرے کا کام تمام کر دیا۔ اس طور پر اطالیہ کی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوا۔ مگر بعض صوبجات میں ابھی تک بغاوت کے شعلے باقی تھے اس وجہ سے ہمیں اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ روما صرف ایک اطالوی سلطنت نہ تھی اور سلطنت روما کی کوئی تنظیم جدید بار آور نہ ہو سکتی تھی جب تک کہ اس کی شہنشاہی حیثیت کا کافی لحاظ نہ رکھا جائے۔ اس وقت تو صرف ایک امر واضح تھا یعنی فریق میرین جس کے تعلقات جمہور سے تھے اور جو جدید شہریوں کے حقوق کا طرفدار تھا ہمیشہ کے لیے پامال ہو چکا ہے۔ معاصرین کو کبھی یہ خیال نہ آسکتا تھا کہ یہ فریق پھر کبھی سنبھلے گا یا اور جمہوریت پسندوں کا اہل دولت پر غالب آنا اور سولا سے ایک زیادہ زبردست شخص کا برسر اقتدار کرنا تو کبھی ان کے خواب و خیال میں بھی نہ آیا ہوگا مگر اس امر میں شک نہیں کہ قدیم اور جدید شہریوں کی تعداد غالب در پردہ اسی فریق کی طرفدار تھی جس نے جمہوریت کی روایات کو تازہ رکھا تھا اور جو اس تحریک کا حامی تھا خواہ وہ کیسی ہی بے ڈھنگی اور خونریز ہو جس نے اطالیہ کو روما میں شامل کر دیا تھا۔

جنگ سے سبق

(۵۹) فریق میرین کا عاجلانہ زوال ان کے مخالفین کی فوجی ہنرمندی سے ہوا مگر یہ اصلی سبب نہیں ہے دراصل ان میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو دوسروں پر فوقیت رکھنے کے سبب سے اپنا طرز عمل قائم کر کے وفاشعار تابعین کے ذریعے سے اس کو عمل میں لاتا۔ ان کا ہر ایک کام بیجا تعویق تذبذب کاہلی اور ناکاری کے سبب سے بگڑ جاتا تھا خود پسندی اور جلب منفعت کا خیال ان میں بہت تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی افراد کی قابلیت سے پورا نفع اٹھا سکتے تھے نہ ان میں کوئی ذی اقتدار سرگروہ ہو سکتا تھا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مرکزی نگرانی اور ذرائع موجودہ کے بہترین استعمال کی اشد ضرورت تھی۔ سولا کے مقابل میں فریق میرین کو کامیابی کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے ذاتی تفوق کی وجہ سے اس کی جماعت کا طرز عمل ہمیشہ یکساں رہتا،

اعلیٰ خدمات پر اس کے یہاں صرف قابل اشخاص فائز ہوتے اور پھر اس کا ہر ایک ماتحت بندۂ بے درم تھا امرا کی حکمراں جماعت کے بہترین افراد اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے مثلاً میٹی لس، پامپے اور کراسس نے باوجود عظیم الشان خطرات کے اس کا ساتھ دیا تھا اور بعض بدمعاش بھی مثلاً کیتھی لینیس اور اوفیلا جنگ کا رخ دیکھکر اس کے شریک ہو گئے تھے فریق مرین کی طرف سے جنگ میں سپاہیوں کا فرار ہو جانا اور سرداروں کا غداری کرنا یا اپنے سپاہیوں کو چھوڑ دینا معمولی باتیں تھیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی سیاسی حالت بہت خراب تھی۔ سامنیوں کی وفاداری بھی دراصل روما کی مخالفت پر مبنی تھی اور انھوں نے اپنی سرگرمی بہت دیر میں دکھائی جس سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل اطالیہ روما کو نیچا نہیں دکھا سکے بلکہ روما کی شہری سلطنت نے اطالیہ کو جذب کر لیا۔ مگر اطالیہ کو جذب کر لینے سے جمہوریہ روما بحیثیت ایک سلطنت کے اور بھی ناکارہ ہو گئی۔ خانہ جنگی کے اختتام پر جس کو جنگ اطالیہ کا ضمیمہ کہنا چاہیے روما اور روما کے تمام مقبوضات ایک فرد واحد کے زیر نگیں ہو گئے۔ اہل روما کی عادت تھی کہ دل خوش کن فقروں اور الفاظ سے وہ اصلیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے مگر اب حقیقت آشکارا ہو چکی تھی۔ بادشاہ کی حکومت باقی رہے یا نہ رہے مگر ملکیت کے اصول کی فتح یقینی تھی۔

باب ۴۷

باب چہل و ہفتم

سولا

۸۲ تا ۷۸ قم

(۸۹۶) جمہوریت کے آخری زمانے کی تاریخ نویسوں کا عام رجحان چند ممتاز افراد کے کارناموں کے قلمبند کرنے کی طرف تھا اور جس زمانے میں کہ سولا کو تفوق حاصل ہوا مورخین کا خصوصاً اس طرف رجحان تھا۔ تاریخوں کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شے میں اُسے امتیاز حاصل تھا۔ اس کے مذاق مشاغل اور مزاج میں عجب اختلافات تھے یعنی انتہائی سرگرمی کے ساتھ تن آسانی اور عیاشی کی طرف بھی مائل تھا۔ انسانی عقائد اور تخیلات کو حقارت سے دیکھتا مگر اوہام پرستی سے بری نہ تھا، بعض امور میں نہایت احتیاط کرتا مگر بعض میں بالکل اخلاق کو بالائے طاق رکھدیتا، اور گو اس کی طبیعت ظلم پسند تھی مگر بعض وقت رعایت بھی کرجاتا۔ زمانہ قدیم کی عظیم ترین سلطنت کے قوی ترین شخص کے مزاج میں ایسی متضاد صفات کا جمع ہونا اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ یہ شخص عجیب و غریب تھا اور جس زمانے میں وہ برسرکار تھا وہ زمانہ بھی عجیب تھا۔ حکومت سیاسی کے زوال اور فوجی عنصر کے غالب آجانے اور سپاہیوں اور عامۂ خلائق میں تفریق پیدا ہوجانے سے ایک مطلق العنان حاکم کا وجود میں آنا نہ صرف ممکن بلکہ ناگزیر ہوگیا تھا مگر جو افعال سولا سے سرزد ہوئے انکو ایک مطلق العنان حاکم سے بھی منسوب کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ بالمختصر سولا کا برسرِ اقتدار ہونا نہ صرف صورت حالات

باب ۴۷ کی وجہ سے تھا بلکہ یہ حالات بھی سولا کے سبب سے وجود میں آئے تھے۔ اس لیے اس کے اخلاق و عادات کے جو تذکرے پلوٹارک نے اور دیگر مورخین نے قلمبند کیے ہیں نہایت اہم ہیں کیونکہ انھیں کو ہم اس کے ذاتی خصائل اور سیاسی افعال کا اندازہ کرنے کا ذریعہ قرار دے سکتے ہیں اس لیے:

(۹۷) سولا کے متعلق جو رائیں ظاہر کی گئیں ہیں ان میں سے صرف ایک قابل لحاظ ہے متقدمین[۵] میں سے بعض کا بیان ہے کہ تفوق حاصل کرنے کے بعد اس کے اخلاق و عادات میں ایک بیّن تغیر واقع ہوا۔ اس نے ممالک غیر میں روما کے جاہ و جلال کو دوبارہ قائم کر دیا تھا اور سرزمین اطالیہ میں فریق میرین کی غاصبانہ حکومت کا استیصال کر دیا تھا یعنی بالفاظ دیگر اپنے حکومت جمہوری کو زندہ کر دیا۔ یہاں تک تو غنیمت تھا مگر اس کے بعد اس نے ایک ایسی غاصبانہ حکومت قائم کی جس کے مظالم فریق میرین کے مظالم سے کہیں زیادہ تھے۔ اگر فریق مذکور نے متفرق طور پر مظالم کیے تو اس نے قتل اور ضبطیوں کا ایک باضابطہ سلسلہ قائم کر دیا جس سے کوئی مفر نہ تھا اور ان کی حکومت سے روما کو آزاد کرنے کا نتیجہ صرف یہی ہوا کہ اہل روما اس کے ظلم و ستم کے تختہ مشق بنیں یہ حالات نہایت دردانگیز ہیں۔ مگر ان سے سولا کے عادات میں کسی تغیر کا پتہ نہیں چلتا۔ ابتدا سے انتہا تک عیاشی کا شوق اس سے نہ چھوٹا جوانی میں اسے زیادہ تر تماشا گر مردوں اور عورتوں ناچنے گانے والوں اور مسخروں سے صحبت رہا کرتی تھی ادنیٰ درجے کے اوباشوں کی خرمستی اور

---

[۵] اس باب کے ماخذ حسب ذیل ہیں۔ اپئین ڈ یکم ۸۰، ۹۵ - ۱۰۶ ایبوی خلاصہ ۸۸ - ۹۰ ویلیئس دوم ۲۸، ۳۰ - ۳۴ پلوٹارک سولا ۳۰ - ۳۸ - کراسس ۶ پامپے ۸ - ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۳ - ۳ - ۴۱، ۴ کیٹو ثانی ۱۷ - ۳ - ۳ سسرو ۳ - ۴ - سیلسٹ کیٹی لین ۵ - ۶ - ۱۱ - ۱۶، ۱۷ - ۴ ۹ - ۱۵ اسپنیزر ۱ - ۳ کیٹو ثانی ۲ سسرو ۳ - ۴ - سیلسٹ کیٹی لین ۵ - ۶ - ۱۱ - ۱۶، ۱۷ - ۲۱ - ۲۴، ۲۷، ۳۷، ۶ - ۴۷ - ۲، ۵۱ - ۳۲، جگرتھا ۹۵، فلورس دوم ۹، ۲۵ - ۸ یوٹروپیس پنجم ۹ - ۱ درہ سیس پنجم ۲۰ - ۲۲ ڈائیون کیسیس ۱۰۸ - ۱۱۰ ڈائیوڈورس ۳۸، ۱۹ - ۲۰ -

[۵۲] پلوٹارک سولا ۲۰ - ڈائیون کیسیس ۱۰۹ - ۱ ویلیس دوم ۲۵ - ۳ -

اس کی رنگ رلیوں میں فرق صرف یہ تھا کہ ان صحبتوں میں کچھ علمی تذکرے بھی ہوا
کرتے اور انھیں رنگ رلیوں کے لیئے اس نے اپنی زندگی کے آخری کے زمانے میں حکومت
اور اس کے جاہ وجلال کو خیر باد کہا۔ عزم اس کا کس حد تک تھا اس کا فیصلہ
ذرا دشوار ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جس جوش کے ساتھ وہ گوناگوں عیاشیوں میں
مصروف رہتا وہی اس کے افلاس اور بدبختی کی زنجیروں کے توڑنے کا باعث ہوا۔
جب وطن کا جذبہ بھی اس میں ایک حد تک تھا اور روما کی اس نے خدمت بھی
خاصی کی مگر اپنے زمانے کی سیاسی حالات کے متعلق اسے کوئی غلط فہمی نہ تھی۔
میریس سے اس نے فن حرب کے متعلق کارآمد معلومات حاصل کیں اور اسی سے
یہ سبق بھی سیکھا کہ فوج اب سلطنت کے ماتحت نہ تھی بلکہ مقتدر سپہ سالار کے قبضے میں
تھی۔ نظام جمہوری میں مسابقت لازمی ہے مگر یہ مسابقت اب حکام جمہوری کے
درمیان نہیں تھی جو فوجی افسر ہوں یا نہوں بلکہ افواج کے سپہ سالاروں کے درمیان
تھی جن کے لیئے حکام جمہوری میں شامل ہونا ضروری نہ تھا اور یہ امر اس وقت
پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا جبکہ ۸۸ ق م میں ممالک مشرق کی فوج کی کمان سولا
سے میریس کو منتقل کر دی گئی۔ سولا اور دوسروں کے درمیان سلسلہ مسابقت
شروع ہو جانے کے بعد اس زمانے کے حالات کے مطابق کوئی چارہ سوا اس کے
نہ تھا کہ قطعی فیصلے تک لڑائی جاری رہے۔ ہر قدم پر وہ کچھ نہ کچھ آگے بڑھتا تھا
اس لیئے جس قدر عروج اسے حاصل ہوتا اتنا ہی اگر وہ اپنے دشمنوں کے
قابو میں آجاتا تو ان کے ہاتھوں سے بچنا مشکل ہوتا جاتا۔ انتہا کی قوت حاصل
کر لینے کے بعد اپنی ذاتی حفاظت اور دوبارہ عیش پرستی میں مشغول ہونے کے لئے
ضروری تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کو بالکل تباہ کر دے اس لیئے اس نے اپنے
دشمنوں کا پورا استیصال کر دیا اور اس کے بعد عیش پرستی میں مشغول ہو گیا سیاسیات
میں بغیر انتہائی تغیرات عمل میں لانے کے اسے کوئی چارہ نظر نہیں آیا اس لیئے
سلطنت کے شیرازے کو اس نے خون سے رنگ دیا اور ایک رجعت پسند
حکومت قائم کر کے علیحدہ ہو گیا۔ سیاسی اصلاحات میں اس کی ناکامی کا باعث
اس کی کاہلی تھی یا عدم واقفیت اس کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے

باب ۷

اور یہ امر اہم بھی نہیں ہے کیونکہ دستور سلطنت کی اصلاح جمہوری طرز پر اب بالکل ناممکن ہو گئی تھی اپنی ذاتی حفاظت کا جو اس نے کافی انتظام کر لیا تھا اس سے ظاہر تھا کہ بجائے اوہام کے وہ حقیقت کا دلدادہ تھا اور عدالتوں کی اس نے جو اصلاح کی وہ حقیقی تھی۔ سولا کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑتا خواہ وہ فرض منصبی ہو یا عیاشی۔ جو کام اس نے کیا اچھا یا برا اس میں اس نے اپنا پورا زور لگا دیا۔ اس نے اپنے مرقد کا کتبہ بھی خود ہی لکھا تھا جس میں اس نے لکھا ہے کہ کسی نے مجھ سے برائی کی ہو یا بھلائی میں نے اس کو اس کا پورا صلہ دیا ہے۔ بہ حیثیت حاکم مطلق العنان یا قانون کی حفاظت سے خارج ہونے کی حالت میں اسے خوب معلوم رہتا تھا کہ اس کا اصلی مقصد کیا ہے اور اس کے حصول میں جو موانع ہوتے انسانی یا دستوری ان کو بے دریغ اپنی راہ سے ہٹا دیا کرتا تھا اس طرز عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جو افعال اس سے سرزد ہوئے نہایت ہولناک ہیں خصوصاً اس وجہ سے کہ اس نے یہ افعال بالقصد کیے تھے۔ مگر ہمیں یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ جن حالات میں سولا کی زندگی گزری کوئی شریف النفس آدمی اس سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتا اور اپنی موت سے مرتا۔ اس کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ سولا تھا نہ کہ سیزر یا پومپی۔

سولا کے مظالم اور اُن کے نتائج

(۸۹ ق م) فریق میرین کے گرفتار شدہ سرغنوں اور سامنی قیدیوں کے فوری قتل سے شہریان روما ہیبت زدہ ہو گئے۔ سولا نے ایک مجمع عام میں اعلان کیا کہ میں نفع عام کی غرض سے اصلاحات عمل میں لاؤں گا مگر اس کے ساتھ ہی اپنے دشمنوں سے سخت بدلہ لینے کی دھمکی بھی دی۔ اس کے آگے سر اطاعت خم کرنا کافی معلوم نہ ہوتا تھا اور یہ سوال پیدا ہو رہا تھا کہ اقتدار کلی حاصل کرانے کے بعد بھی وہ اپنے ہم وطنوں کی جان بخشی کرے گا یا نہیں۔ قتل کرنے کا سلسلہ جاری تھا اور لوگوں کو یہ خوب معلوم تھا کہ یہ قتل سولا کے ایما سے ہو رہے ہیں۔ آخر کار خود اس کے شرکا میں سے ایک شخص نے اس سے سینٹ میں سوال کیا کہ آخر تمہارے ارادے کیا ہیں اور لوگوں کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ تمہارے دوست ہیں یا دشمن اس تذبذب کو رفع کرنے کے لیے سولا نے فہرستیں شائع

کرنی شروع کردیں جن میں ان اشخاص کے نام مندرج ہوتے تھے جنھیں وہ سزائے موت دینا چاہتا تھا اور ہر روز تختۂ اعلان پر یہ فہرستیں چسپاں کی جانے لگیں۔ ان اشخاص کے گرفتار کرانے یا قتل کرنے کے لیے انعام بھی مقرر کیے گئے اور وہ لوگ مستلزم سزا قرار دیے گئے جو انھیں پناہ یا مدد دیں۔ ان بدنصیبوں کی جائداد بھی قابل ضبطی قرار دی گئی اور ان کے بیٹے اور پوتے سرکاری عہدوں اور سینیٹ کی رکنیت سے محروم کیے گئے۔ گو یہ ظالمانہ طرز عمل ایک خاص اصول پر مبنی تھا مگر حالت امید وبیم جو قائم ہو گئی تھی اس سے دفع نہیں ہوئی کیونکہ اگر کسی شخص کا نام پہلی فہرست میں نہ ہو تو ممکن تھا کہ دوسری میں ہو یا تیسری میں کیونکہ مہینوں تک وقتاً فوقتاً یہ فہرستیں شائع ہوتی رہیں تاکہ کوئی شخص چھوٹ نہ جائے جن لوگوں کا خون سولا کی گردن پر ہے ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں البتہ ولیریس میکسی مس کہتا ہے کہ فہرستوں میں ۴۷۰۰ اشخاص کے نام درج تھے۔ سولا کے مظالم کی جو درد ناک تصویریں[۹۱] مصنفین نے کھینچی ہیں ان کو مبالغہ آمیز خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے مسلسل تخویف اور مختلف اقسام کی طمع کی وجہ سے اہل روما کی اخلاقی حالت نہایت پست ہو گئی تھی اپنی جان بچانے کی کوشش میں لوگ اپنے قریب ترین عزیزوں اور عزیز ترین دوستوں کو گرفتار کرا دیتے کسی شخص کا نام فہرست میں داخل ہوتے ہی یہ سوال پیدا ہو جاتا تھا کہ اس کے قتل سے کس کو نفع یا نقصان ہو گا۔ مخبروں کے موجود ہونے کی وجہ سے ہر شخص دوسرے سے خائف رہتا۔ پھر حق دوستی ادا کرنا بھی ایک جرم مستلزم سزا تھا جس کی وجہ سے لوگ یہ خیال کرنے لگے تھے کہ جب کسی دوست کے بچنے کی امید نہیں تو پھر اس کی بدقسمتی میں شرکت کی کیا ضرورت۔ اس لیے بعض لوگ اپنے دوستوں کو گرفتار کرا دینا ہی بہتر خیال کرتے لگے تھے۔ ان امور کے علاوہ جس تمدن کی بنا غلامی پر ہو اس کو غلاموں کی طرف سے بھی خطرہ رہتا ہے بہت سے گھرانوں میں حالات موجودہ کی وجہ سے غلام اپنے مالک کا آقا بن گیا تھا۔ غلاموں

---

[۹۱] ان میں مشہور ترین لیوکن (دوم ۶۸-۲۳۲) جس نے میریس اور سولا کے مظالم کا نہایت فصاحت کے ساتھ تذکرہ لکھا ہے۔

باب ۴۷

کی وفاداری کا بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان کو سزا سے مابعد کا خوف رہتا ہے گر سولا کے مستحکم تفوق کی وجہ سے یہ خوف بھی جاتا رہا تھا۔ غلاموں کو آزاد کر دینے سے بھی کسی فلاح کی اب امید باقی نہ رہی تھی کیونکہ سولا نے غلاموں کو ضبط کر کے آزاد کرنا شروع کر دیا تھا اور اگر غلام اپنے مالک پر الزام لگا کے اس کی موت کا باعث ہو تو سولا سے زبر دست مربی کے ساتھ توسل کی امید قوی ہو جاتی تھی۔ اس پر طرہ یہ تھا کہ غلاموں کو آزاد کرنے پر آمادگی ظاہر کرنا بھی مخدوش تھا کیونکہ اس سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ شخص خود اپنے جرم کا معترف ہے۔ اس کے علاوہ اجل گرفتہ اشخاص کی فہرستوں کو زیادہ دلچسپی کے ساتھ دیکھنا یا ان کے دیکھنے سے گریز کرنا دونوں امر خطرناک تھے۔

انتقام اور حرص

(۸۹۹) سولا کی سفاکی کے ہولناک ہونے کی ایک ہی وجہ نہ تھی کہ فتح حاصل کر کے اس نے اپنے دشمنوں کو جواب کا موقع دیئے بغیر قتل کرا دیا کیونکہ آفت کا سد باب کرنے کے لیے اس قسم کی خونریزی کا سلسلہ ایام قدیم سے چلا آیا ہے۔ یونانی خانہ جنگیوں میں بھی اکثر یہی ہوا کرتا تھا اور اس سے دست بردار ہو جانا فاتح کے ترحم کا ثبوت خیال کیا جاتا تھا۔ مشرقی ممالک میں بھی ایسے اشخاص کا قتل کر دیا جانا جن کا وجود مضر خیال کیا جاتا تا کوئی نئی بات نہ تھی، روما میں بھی حال ہی میں میریس نے فتح حاصل کر کے اپنے دشمنوں سے سخت انتقام لیا تھا۔ مقتولین کی جائدادوں کی ضبطی بھی عام دہشت کا باعث نہ تھی کیونکہ اس کی بھی سابقہ نظریں موجود تھیں۔ گناہگاروں کے ساتھ بے گناہ بھی پس جایا کرتے مگر زمانۂ انقلاب میں جب جذبات میں سخت اشتعال ہو ایسا ہونا ممکن تھا۔ اس کی وجہ موجہ در اصل یہ ہے کہ قوم کے بہترین افراد بدترین افراد کے پنجے میں آ گئے معاصرین کو بھی اس کا احساس تھا اور عرصے تک اہل روما اس کو نہ بھولے۔ سولا کے اس مستمر طرز عمل سے جو عرصے تک قائم رہا ہر خبیث اور بدمعاش کو یہ موقع مل گیا کہ یہ خوب سمجھے کہ اب وقت آ گیا تھا کہ لوگوں سے بدلہ لے گزشتہ جرائم کی معافی حاصل کرے، اور اپنے ہمسایوں کو برباد کر کے دولت و ثروت حاصل کرے۔ بشمہ ق م میں روما کی اخلاقی حالت نہایت گری ہوئی تھی

باب ۱۲

کیونکہ اہل روما اپنی قومی خوبیوں کو بھول گئے تھے بجائے خدا کے دولت کی پرستش کرنے لگے تھے اور گزشتہ پیچیدہ[1] خانہ جنگیوں کی وجہ سے آپس میں سخت تفرقہ پڑگیا تھا۔ ایسے وقت میں ایسے لوگوں کی کمی نہ تھی جو موجودہ مواقع سے نفع اُٹھانے پر تیار نہوں۔ قابل قتل اشخاص کی فہرست میں کسی شخص کا نام درج کرادینا زیادہ دشوار نہ تھا اور پھر موقع پاکر کسی وقت اس کو قتل کردینا آسان تھا۔ اس پر کچھ دن کے بعد نہ صرف یہ اصلاح ہوئی کہ پہلے قتل عمل میں آتا اور پھر نام فہرست میں درج ہوتا بلکہ جو لوگ ان مظالم کے قبل بھی قتل کیئے گئے تھے انکے نام درج فہرست ہونے لگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اہل ہنر جیسے کیٹالی لینا کو بھی سولا کی عنایت سے اسی طور پر معافی ملی جس نے ایام جنگ میں اپنے بھائی کو قتل کردیا تھا۔ اگر عداوت اور رشک میں طمع کا اضافہ نہوتا تو سیاسی یا خانگی عداوت کی وجہ سے مقتولین کی تعداد اس قدر زیادہ نہ ہوتی اور نہ عامہ قوم کو اتنا شدید اور اتنی مدت تک ضرر پہنچتا سب سے بڑی ترغیب یہ تھی کہ لوگوں کو مقتولین کی جائداد حاصل کرنے یا سستے داموں خرید کرنے کی حرص پیدا ہوگئی تھی جو ساہوکار اپنی خوش قسمتی یا پیش بینی سے سولا کے طرفدار تھے ان کو اب موقع مل گیا کہ جو جائدادیں زبردستی بک رہی تھیں ان کو سستے داموں خرید لیں۔ طبقۂ ایکوائٹ کا رجحان زیادہ تر فریق میرین کی طرف تھا اور اس کے اکثر افراد اس کے انتقام سے تباہ ہوگئے اس لیئے بہت سی جائدادیں فروخت ہونے لگیں گو خریداروں کی تعداد کم تھی جن اشخاص کے پاس روپیہ تھا خواہ وہ ایکوائٹ ہوں یا اراکین سینٹ ان کو موقع تھا کہ قیمتی مکانات اور علاقے نفع کے ساتھ خرید لیں۔ اکثر لوگوں نے اس موقع سے نفع اُٹھایا جن میں لکی نیانس گراسس تھا اس نے اپنے ہم پیشہ ساہوکاروں کا مال ومتاع حاصل کرکے بیشمار دولت جمع کرلی اور کروڑپتی ہوگیا۔

[1] سولا نے اپنے شرکا کو اپنی داد و دہش سے مالامال کردیا مگر بعضوں نے ان جائدادوں کے لینے سے انکار کردیا جو زبردستی سے فروخت کی جارہی تھیں۔ دیکھو سر و ڈی انیشیو یکم ۴۳ و ۴۴ اور ایسکونیس صفحہ ۱۸۔

باب ۴

(۹۰۰) ظاہر ہے کہ انتقال جائداد کے اس مذموم طریقے کی وجہ سے ایک ذی اثر جماعت پیدا ہو گئی جس کو سولا کے تفوق کے قیام میں نفع تھا اسکے علاوہ اس سے جرائم میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ ضروری نہ تھا کہ کوئی شخص بذات خود کسی دولتمند شہری کے قتل کا باعث ہو کیونکہ اگر اس قتل سے اسے کسی قسم کا نفع ہو تو وہ اس واقعے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا۔ رفتہ رفتہ حرص کے بڑھنے سے جلب منفعت کے لیئے لوگوں کو اس سفاکی میں شریک ہونے کی ترغیب ہونے لگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کراسس نے بروٹیم میں ایک شخص کو واجب القتل قرار دیا اور غالباً اس کو قتل بھی کرا دیا صرف اس کی جائداد کے لالچ میں۔ سولا نے اس کی اس حرکت کو ناپسند کیا[1] اور آیندہ اس پر اعتماد نہ کیا۔ اس کے علاوہ مورخین نے اسی قبیل کے دوسرے واقعات بھی بیان کیئے ہیں۔ ایسے اشخاص جنھوں نے بھولے سے بھی سولا کی مخالفت نہ کی تھی ان کا صرف اس جرم میں قتل کر دیا جاتا کہ دوسرے لوگ ان کی جائداد کے خواہشمند تھے فی نفسہ سخت ہولناک تھا مگر جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے تو فاتح جماعت کے بدترین افراد مال غنیمت کے حصے کے لیئے کوشاں ہوئے اور اخلاقی موانع بالکل دور ہو گئے۔ ضبط شدہ جائدادوں کے نیلام میں سولا بنفس نفیس شریک ہوتا اور سسرو کا بیان ہے کہ وہ ان جائدادوں کو مال غنیمت (پریڈا) کہتا تھا گویا رومنوں کو آپ اپنے ایک ہم وطن (سولا) کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ وہ غلام ہیں۔ اس کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ جسے چاہتا قتل کر ڈالتا اور اہل روما کے مال و متاع سے اپنے متوسلین اور ملازمین کو مالا مال کر دیتا۔ اسی زمانے میں عیار اور چالاک آزاد شدہ یونانی غلاموں کو بھی فروغ ہوا۔ کیونکہ مطلق العنان حکام کو ایسے ملازمین کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے خوف اور اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے وفاشعاری پر قائم ہیں۔ مگر شہریوں کے لیئے

---

[1] حریص اور غدار ویریس کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا اس کے لیئے دیکھو سسرو ان ویریس یکم ۳۸۔

باب ۴۷

ان کا وجود خطرے سے خالی نہ تھا اور نکلے ہوتے شہریوں کی آزادی کا بقا دشوار تھا آزاد شدہ غلاموں کا دور دورہ اس کے بعد اکثر شہنشاہی کے زمانے میں بھی رہا، انتظامات سلطنت ان کے سپرد ہونے لگے اور ان کے اختیارات نہایت وسیع ہوتے تھے سولا کے زمانے میں بھی اہل روما اور خصوصاً امرامیں وقار قومی باقی تھا اور وہ نہ صرف اہل روما بلکہ اطالیوں کو بھی چالاک اور خوشامدی یونانیوں سے بہتر خیال کرتے تھے۔ اپنی قومی آزادی کے چھن جانے کا ان کے لیے اس سے زیادہ کوئی قوی ثبوت نہ ہوسکتا تھا کہ کریؔ سوگونسؔ اور سولا کے دوسرے آزاد شدہ غلاموں کو وسیع اقتدارات حاصل ہو گئے تھے۔ ان کے لیے اول تو یہی باعث ننگ تھا کہ وہ سولا کے قتل عام اور ضبطیوں کے خلاف فریاد بلند کرنے کی ہمت نہ کرسکتے تھے اس پر طرہ یہ ہوا کہ اب وہ آزاد شدہ غلاموں کی خوشامد کرنے پر مجبور تھے۔ اس لیے باعث تعجب نہیں ہے کہ سولا کے مظالم کی روایات کثیر سے روما کے ادبیات کے صفحات پر ہیں۔

سولا کے مظالم

(۱۰۹) سولا کے مظالم کے تفصیلی حالات کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ اہل روما اس وقت کن مصائب میں مبتلا تھے۔ سولا کے پنجۂ ستم میں جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں پریٹر ایم میریسؔ گریٹی ڈیانسؔ بھی تھا جس نے دو تین سال قبل سکوں کی اصلاح کرکے ہر دلعزیزی حاصل کی تھی یہ شخص تبنیت کے ذریعے سے خاندان میریسؔ کا رکن ہوگیا تھا۔ سولا پوری طور پر بدلہ لیا کرتا تھا اس لیے کیٹالسؔ کے قتل کا بدلہ اس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ میریسؔ نے کیٹالسؔ کو جنگ سمبری میں اس کا شریک تھا خود کشی پر مجبور کیا تھا اس لیے خاندان میریسؔ کے اسی رکن کو گرفتار کرکے اس کو لوٹاٹیؔ کی قبر کے قریب ہر ایک عضو کو علحدہ علحدہ کٹوا کر قتل کرایا بیان کیا[۱] جاتا ہے کہ سولا کے بے درد متوسل کیٹی لینؔ نے اپنے ہاتھ سے یہ کام کیا تھا اور مقتول

---

[۱] پلوٹارک ۳۲، ۲ پر مولڈن کا حاشیہ دیکھو۔ آخری تفصیل میں رنگ آمیزی ہو مگر بقیہ قصے میں شک کرنے کی گنجائش نہیں۔

باب ۱۵

کا سر سولا کے پاس لایا جب کہ وہ فورم میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بعد اپنے خون آلود ہاتھ متبرک پانی کے طشت میں دھوئے جو قریب ہی رکھا ہوا تھا۔ سولا کے مکان میں بھی سخت ایذا کے ساتھ لوگ قتل کئے جاتے تھے اور مشاہیر کے سر جو وہاں رکھے ہوئے تھے لوگوں کو دکھائے جاتے تھے۔ نوجوان کیٹو جب اپنے اتالیق کے ساتھ سولا سے ملنے گیا تو اس پر ہیبت منظر سے اسے اس قدر غصہ آیا کہ اس نے اُس سفاک کو قتل کرنے کے لیے تلوار طلب کی۔ سولا نے مردوں تک کو قبر میں آرام سے نہ سونے دیا۔ میریس کی ہڈیاں قبر میں سے نکال کر اینو ندی میں پھینک دیں اور جنگ سمبری تیں اُس کی فتوحات کی یادگاریں بھی ضائع کرادی گئیں۔ ان سفاکیوں کے بعد روسٹرا پر مقتولین کے سروں کا آویزاں ہونا یا ندی میں لاشوں کا بہنا کوئی عجیب بات نہ تھی یہ بھی واضح رہے کہ یہ مظالم روما کی چاردیواری تک محدود نہ تھے بلکہ تمام ملک اطالیہ اسی مصیبت میں مبتلا تھا۔ شہر سے جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے ان کی تلاش میں سولا کے شکاری گئے مصروف تھے۔ مفصلات کے شہروں میں بھی جور وستم کا یہی بازار گرم تھا جہاں کہ فریق میرین کے افراد موجود تھے یا سولا کے بازنشین سیلین کسی کی جائداد کے خواہشمند تھے۔ پوری بستیوں کی سزا کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔ صوبجات اور حلیف سلطنتوں اور جمہوریات میں بھی قابل قتل اشخاص کو پناہ نہ مل سکتی تھی کیونکہ روما کے حاکم مطلق یعنی سولا سے ہر شخص خائف تھا۔[۱]

سولا کا اقتدار دستوری

(۹۰۲) سولا کے مظالم کا ذکر کرنے میں ہم نے اس اقتدار دستوری کو چھوڑ دیا ہے جس کی رو سے اس نے یہ سب کیا۔ ابتدائً جب کہ فریق میرین کی فوجیں سپیری نیسٹی اور نار با میں موجود تھیں اس کے تمام افعال بہ حیثیت فاتح تھے اور اسی بنا پر اس نے قتل عام بھی کرایا مگر ان قلعوں کے فتح ہو جانے کے بعد جب اطالیہ میں اس کی علانیہ مخالفت کا خاتمہ ہو گیا تو سولا کو رومن ہونے کی وجہ سے

[۱] ویلیریس میکسیمس سوم ۱/۲۔

باب ۷

اپنے اقتدار کو باضابطہ کرنے کا خیال آیا۔ پرو کانسلی اقتدارات جو اس کو ۸۷ ق م میں عازم دیار مشرق ہونے کے وقت ملے تھے ان سے وہ اب تک دست کش نہیں ہوا تھا۔ قانون کی رو سے روما میں داخل ہوتے ہی اس کا اقتدار ا مپیریم ختم ہو گیا اور اسے کوئی حق نہ تھا کہ فوج اپنے ہمرکاب رکھے سوا جلوس فاتحانہ میں شرکت کے لیئے اور اس کے لیئے بھی خاص اجازت کی ضرورت تھی۔ اپنے اقتدار کو باضابطہ کرنے کیلئے اس نے سینٹ سے ایک حکم جاری کرایا جس کی رو سے ان تمام افعال کی توثیق ہو گئی جو اس نے بطور کانسل یا پرو کانسل کیئے تھے۔ حاکم مطلق ہونے کی وجہ سے اس کے تمام مطالبات پورے کیئے جاتے تھے۔ یہ امر واضح نہیں ہے کہ یہ امور ایک قانون میں شامل تھے جو مجلس عامہ سے نافذ ہوا اگرچہ کچھ دن کے بعد ایک قانون نافذ کیا گیا جس کی رو سے آیندہ کے لیئے اس کو پورے اقتدارات دیئے گئے اور جس کا اثر اس کے افعال ماقبل پر بھی تھا۔ ہمارے مآخذ میں صاف صاف یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ یہ کارروائی کس طریقے پر ہوئی۔ اس کا ایک مجسمہ بھی بنانا قرار پایا جس پر پورا سونے کا ملمع تھا۔ اسی زمانے میں اس نے "اقبال مند" کا لقب اختیار کیا اور یونانی میں اپنے کو "افروڈیٹ (خوش نصیبی کی دیوی) کا پیارا" کہنے لگا اسی زمانے میں اس کی بیوی میٹیلا کے دو توام بچے پیدا ہوئے جن میں ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی ان کا نام بھی اس نے خوش نصیب (فاسٹس اور فاسٹا) رکھا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس قدر خوش قسمت تھا کیونکہ اس کو اہل روما کی اوہام پرستی کا پورا احساس تھا۔

سولا کی اقبالمندی

(۳۰۹) سولا کے خوش قسمت ہونے میں شک نہیں اطالیہ کے باہر بھی اسے کسی قسم کا خدشہ نہ تھا۔ ممالک مشرق میں جہاں وہ جملہ مشکلات پر غالب آ چکا تھا اس کی حالیہ کامیابیوں کی وجہ سے فی الجملہ سکون تھا۔ مغرب میں البتہ سر ٹوریس اس کا مخالف تھا اور فوجی معاملات میں مہارت رکھنے کی وجہ سے خطرانگیز بھی تھا۔ سولا نے پیرا اینیس کو اسے ہسپانیہ سے خارج کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اینیس نے اپنے فریضے کو بہت جلد انجام دیا اور سرٹوریس کے قدم ہسپانیہ سے اکھڑ گئے۔ سارڈینیا کو بھی فریق میرین سے اپل مارکس فلپس

نے چھین لیا جس نے ڈروسس کی مخالفت کی تھی۔ یہ شخص ابتداً آزاد خیال تھا بلکہ اشتراکیت کی طرف رجحان رکھتا تھا مگر اس دور رجعت میں سولا کا نائب ہو گیا تھا۔ سارڈینیا غلّے کا معدن ہونے کی وجہ سے روما کے حکام کے لئے بہت اہم تھا۔ مگر اس سے بھی زیادہ اہم صوبجات سسلی و افریقہ تھے۔ سسلی کا صوبہ دار ایم پیرپرنا فریق میرین یا سے تعلق رکھتا تھا۔ افریقہ میں کوئی باضابطہ صوبہ دار نہ تھا۔ کنّا نے سی فبیئس ہیڈریانس کو صوبہ دار مقرر کیا تھا مگر اس شخص سے اُن اہل روما سے جو یوٹیکا میں آباد تھے اس قدر نفرت ہو گئی تھی کہ انھوں نے عوام کو اس کے خلاف برانگیختہ کر کے اس کو ایوان صوبہ داری میں محصور کر لیا اور اس کے بعد اس کے مکان کو آگ لگا دی جس میں وہ خود بھی جل گیا۔ مگر اہل روما مقیم افریقہ زیادہ تر رومن ساہوکار یا ان کے گماشتے تھے اور اسی وجہ سے وہ لوگ فریق میرین کے طرفدار تھے۔ فریق میرین کو جب اطالیہ میں ہزیمت ہوئی تو کاربو وہاں پہنچ گیا مگر کچھ دن کے بعد وہ ایک بیڑہ جمع کر کے سسلی چلا گیا۔ افریقہ میں اسوقت نیئیس ڈامیٹیس آہینو باربس برسر حکومت تھا۔ یہ شخص بھی فریق میرین سے تھا اور سولا کے خوف سے بھاگ آیا تھا۔ اس نے ہیارباس شاہ نیومیڈیا کو اپنی امداد پر آمادہ کر لیا۔ خانہ جنگی کی ان آخری چنگاریوں کو بجھانے اور غلّے کی فراہمی میں جو رکاوٹیں تھیں ان کو دور کرنے کے لیے کیونکہ اس وقت غلّے کی اطالیہ میں سخت احتیاج تھی سولا نے نوجوان پامپے کو مقرر کیا جس کی عمر اس وقت صرف ۲۴ سال کی تھی اور کسی خدمت پر فائز نہ تھا۔ فرماں بردار سینیٹ کو اس کے تقرر کا حکم دیا گیا اور اس کے بعد اس کو باضابطہ اقتدارات (امپیریم) عطا ہوئے مگر قبل اس کے کہ نوجوان سپہ سالار جنوبی مہم پر روانہ ہو اس کو اپنے آقا کے احکام کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دیکر دوسری شادی کرنی پڑی۔ اس کی بیوی اینٹسٹیا پر کسی قسم کا الزام نہ تھا اور حال ہی میں اس کے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ فریق میرین نے روما کا تخلیہ کرنے سے قبل متعدد اراکین سینیٹ کو قتل کر دیا تھا جو سولا کے طرفدار خیال کیئے جاتے تھے انھیں میں اس خاتون کا باپ پی اینٹسٹیس تھا جس نے اپنے داماد کی وجہ سے جان کھوئی مگر سولا کو بیٹی کی دل آزاری کا کوئی

خیال نہ تھا اور پامپے نے بھی محبت شوہری کو ترقی مدارج کے مقابلے میں بالائے
طاق رکھدیا۔ غریب خاتون کو طلاق دے دی گئی جس سے اس کی ماں کو اس
درجہ رنج و قلق ہوا کہ اس نے خودکشی کرلی۔ اس کے بعد پامپے نے اس خاتون سے
نکاح کرلیا جو سولا نے اس کے لیے تجویز کی تھی۔ اس کا نام ایمیلیا تھا اور سولا
کی بیوی میٹلا کی بیٹی اس کے پہلے شوہر ایمیلیس اسکارس سے تھی۔ اس طرح
سے سولا اور پامپے میں ایک خاندانی تعلق قائم ہوگیا جس سے سولا کی غرض
یہ بھی کہ پامپے اس نوجوان کو اپنا وابستہ بنائے جو آیندہ چل کر اس کے اغراض
کے حصول میں معاون ہو۔ اس میں ایک غرض تو غالباً یہ ہوگی کہ اپنی خدمات سے
سبکدوش ہونے کے بعد اس کو عافیت ملے اور غالباً اس نے پامپے کے خصائل
کا بھی اندازہ کرلیا ہوگا جس میں بجائے اولوالعزمی کے خودپسندی اور اعزاز کی
حرص زیادہ تھی اور اسی کی وجہ سے آخر میں اسے جاکر ناکامی ہوئی۔ ایمیلیا
ایم ایلیس گلابریو سے بیاہی ہوئی تھی اور حاملہ بھی تھی مگر ان جزوی امور
کی سولا کو کب پروا تھی ایمیلیا کو طلاق دلاکر پامپے سے بیاہ دیا گیا مگر وضع حمل
کے بعد اسی کے مکان میں مرگئی۔

تعلقات زوجیت میں سولا کی مداخلت

(۴۰۹) مناکحت کے مقدس تعلق کو سولا نے اس بیدردی سے
درہم برہم کرنا شروع کردیا تھا کہ پلوٹارک متنفر ہوکر لکھتا ہے کہ اس کی یہ حرکت
ایک ظالم بادشاہ کے دربار کے زیادہ مناسب تھی۔ خاندانی مصالح کے مقابلے
میں دیگر امور بالکل ہیچ تھے۔ اس قسم کی شادیوں سے جن میں سیاسی مصالح مضمر ہوں
یونان کے مطلق العنان حکام ناواقف نہ تھے مگر سکندر اعظم کے جانشینوں کی
سلطنتوں میں ان کا عام رواج تھا۔ سولا نے جس بیدردی سے زن و شوہر کو جدا
کرکے جدید تعلقات قائم کرائے ان کی نظیریں انطاکیہ اور سراکیوز میں بآسانی
ملیں گی اور غالباً پلوٹارک کو بھی اسی کا خیال تھا مگر روما کے خاندانوں کے اکابر بھی
اپنے بچوں کی شادیاں اپنے منافع کو ملحوظ رکھکر کرتے تھے۔ اکابر خاندان کے
اختیارات کو سولا بھی اپنے زعم میں کام میں لایا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ
روما میں اس کا طوطی بول رہا تھا۔ لیکن ایک دوسرا نوجوان بھی تھا جو پامپے

باب ۱۰

کی طرح فرمانبردار ثابت نہیں ہوا۔ یہ شخص جولیس سیزر طبقۂ امرا سے تھا اور اس کی عمر ابھی ۲۰-۲۱ سال کی تھی مگر فریق میرین کے سرغنوں کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے۔ اس کی بیوی کارنیلیا کنّاکی بیٹی تھی اور اس کی پھوپی جولیا میریس اعظم کی بیوی تھی اور اس طرح میریس ثانی اس کا اس رشتے سے بھائی تھا۔ چودہ سال کی عمر میں میریس اور کنّا نے اس کو مشتری کا پجاری مقرر کرا دیا تھا۔ سولا نے اس کو حکم دیا کہ کارنیلیا کو طلاق دے دے۔ سیزر نے انکار کر دیا اس لیے سولا نے کارنیلیا کا جہیز ضبط کر لیا۔ فریق میرین کے تمام افعال مسترد کر دیے گئے تھے اس لیے سیزر کی مذہبی خدمت بھی جاتی رہی۔ محل تعجب یہی ہے کہ اس کی جان بچ گئی اس کے ذی اثر حامیوں کو اس کو سولا کی آتش غیظ سے بچانے میں دقت ہوئی انھوں نے سولا سے عرض کیا کہ سیزر ایک بے پروا اور عیش پسند نوجوان ہے جس سے کسی کو خطرے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ سولا بڑا بار یک بیں تھا۔ اس نے سیزر کی جان بخشی تو کی مگر جن امرا نے اس کی سفارش کی تھی اُن سے اس نے کہہ دیا کہ ان کا یہ ترحم سخت بیجا ہے کیونکہ سیزر کی کھال میں کئی میریس پنہاں ہیں۔ اس کے بعد سیزر نے موقع پا کر روما کو خیر باد کہا۔

(۹۰۵) سیزر کا یہ واقعہ غالباً ۸۲ ق م کے اواخر یا ۸۱ ق م کے اوائل کا ہے کیونکہ یہ سولا کے ڈکٹیٹر ہونے کے بعد کا ہے جس کا اب ہم ذکر کریں گے۔ سولا خود مختار فوجی حکومت کو ناپسند کرتا تھا کیونکہ اولاً تو اس میں محنت کی زیادہ ضرورت تھی اور پھر اس میں ایک نقص تھا جو اس قسم کی جملہ حکومتوں میں ہوتا ہے یعنی اس حکومت کا قائم کر لینا تو آسان تھا مگر اس سے سبکدوش ہونا دشوار تھا۔ سولا دستور کو اپنے بنائے ہوئے خاکے پر قائم کرنا چاہتا تھا تاکہ تمام اقتدارات قدامت پسندوں کے ہاتھوں میں آجائیں اور اس کے بعد حکومت کی پریشانیوں سے عہدہ برا ہو کر آرام لے۔ اس لیے ایسے دستوری ذرائع کی ضرورت تھی جن کی رو سے وہ جب تک ضرورت ہو حاکم مطلق العنان کے اقتدارات رکھے مگر جو بظاہر انتخاب کے ذریعے سے عطا کیے گئے ہوں لیکن اس اثنا میں یہ بھی ضروری تھا کہ نظام قدیم کا احیا ہو

سولا روما کا مطلق العنان حاکم (ڈکٹیٹر) ہوتا ہے

باب ۲۷

تا کہ حکومت کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کرنے میں اسے آسانی ہو۔ اس غرض سے اس نے جو تدبیر اختیار کی وہ قدامت پسندی اور انقلاب[1] ضابطہ اور بے ضابطگی کی ایک عجیب معجون مرکب تھی۔ صورت حال اب یہ تھی کہ انتظام مملکت کے انصرام کے لیئے کوئی کانسل نہ تھے کیونکہ میریس مر چکا تھا اور کاربو اگر زندہ بھی ہو تو قانون کی حفاظت سے خارج ہونے کی وجہ سے اسے اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ اس لیئے سولا کے احکام کے بموجب سینٹ نے اپنے صدر (پرنسپس) (لوسیئس) ولیریس فلاکس کو درمیانی بادشاہ (انٹر ریکس) مقرر کیا۔ ایپین کا بیان ہے کہ اب امید ہو چلی تھی کہ کانسلوں کا انتخاب عمل میں آئے گا مگر سولا نے جو کچھ دنوں کے لیئے روما سے باہر چلا گیا تھا فلاکس کو بذریعہ خط اپنی رائے یا حکم سے مطلع کیا جو یہ تھا کہ ایک ڈکٹیٹر کا تقرر نہ صرف چھ مہینے کی معمولی مدت کے لیئے کیا جائے بلکہ ایسی مدت کے لیئے جس میں وہ ابتریوں کو رفع کر سکے اور سلطنت کے تلاطم زدہ جہاز کو صحیح و سالم بندرگاہ تک پہنچا دے۔ ہر شخص سمجھ سکتا تھا کہ یہ وسیع اقتدارات کس شخص کو دیئے جانے والے تھے مگر سولا نے کسی کو قیاس کا موقع نہ دیا بلکہ خود ہی لکھ دیا کہ میری گزشتہ خدمات کے صلے میں مناسب ہوگا کہ میں ہی حسب سابق ان اقتدارات کو عمل میں لاؤں۔ اس کے فرمان واجب الاذعان کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ فلاکس نے اس تجویز کو مجلس عامہ میں ایک مسودہ قانون کی شکل میں پیش کیا جس کی رو سے سولا کو وہ اقتدارات مع خطاب ڈکٹیٹر عطا کیئے گئے جن کا اس نے مطالبہ کیا تھا۔ یہ تجویز قانون ویلیریا کے نام سے نافذ ہو گئی اور سولا کے تقرر کا ایک شگون (نیک) بھی ظاہر ہوا جس سے اوہام پرستوں کو یقین ہوا کہ دیوتاؤں نے بھی اس کو پسند کیا

---

[3] میرا خیال ہے کہ سولا کا نام مسودے میں موجود تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ صرف ڈکٹیٹر کا ذکر ہوا اور سولا کا نام فلاکس نے بعد میں پیش کیا ہو مگر یہ اغلب نہیں دیکھو سسرو ڈی لیگی آگراریا سوم ۵ ڈی لیگی لیبس یکم ۲۰۔۴۴ ایپین یکم ۹۹ پلوٹارک سولا ۳۳ ۔

[4] پلینی تاریخ دوم ۲۴۴۱ ۔

باب ۷

سسرو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کی رو سے سولا کے ہر فعل کی توثیق ہو گئی اور وہ قانوناً مطلق رحاکم مطلق کے ایک ذات مافوق القانون ہو گیا جس کے انتخاب میں جمہوری انتخاب کا عنصر بھی بظاہر موجود تھا۔ چونکہ قوم روما نے اس کو نفاذ قوانین اور جمہوریہ کے انتظامات کی اصلاح کے لیئے ڈکٹیٹر مقرر کیا تھا اس لیئے وہ اس خدمت سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ یہ احتمال بھی نہایت غالب ہے کہ اس قانون کا اثر واقعات ماقبل پر بھی تھا۔ جس کے ذریعے سے اس کے گذشتہ افعال کی توثیق کی گئی اور وہ افعال مذکور کے متعلق جملہ ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا مگر اس امر کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس قانون کے خاص دفعات میں قتل، ضبطی، قیام نوآبادی، اور متوسل ریاستوں کی جانشینی کے مسائل اور مختلف اقوام کی سیاسی حیثیت کے تصفیے کے اقتدارات کس حد تک شامل تھے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس قانون ولیرین کے نفاذ کے بعد سولا کو ان جملہ اقتدارات کو عمل میں لانے میں کوئی زبردست رکاوٹ نہ تھی۔ اور اس کے نفاذ سے سولا کے افعال پر پردہ پڑ گیا؛

سسرو اس قانون کو فضیحت انگیز قرار دیتا ہے کیونکہ اس کی رو سے ایک آزاد سلطنت کے وضع قوانین کے ہر ایک صحیح اصول کی خلاف ورزی ہوئی مگر اس کے ساتھ ہی وہ تسلیم کرتا ہے کہ فلاکس بالکل مجبور تھا اور یہ قانون اس نے بہ طیب خاطر پیش نہیں کیا بلکہ حالات زمانہ کی وجہ سے؛

(۹۰۶) یہ امر بالکل واضح ہے کہ سولا کی موجودہ سیاسی حیثیت جمہوریہ روما کے ابتدائی زمانے کے ڈکٹیٹروں سے بالکل مختلف تھی جن کا صرف چھ ماہ کے لیئے انتخاب ہوتا تھا۔ اس مقررہ مدت میں جمہوریت کا اصول اشتراک کار معطل ہو جایا کرتا تھا اور فوری ضرورت کے رفع کرنے کے لیے چند روزہ بادشاہت قائم ہو جاتی۔ اس کے علاوہ زمانہ قدیم میں یہ خدمت انتخابی بھی نہ تھی بلکہ کوئی کانسل ڈکٹیٹر کو نامزد کرتا یعنی اس نامزدگی کے قبل کانسل کا وجود ضروری تھا۔ مگر سولا کے تقرر میں خواہ کسی طریقے پر عمل کیا گیا ہو پھر بھی یہ تقرر انتخاب سے عمل میں آیا تھا گو انتخاب کنندگان نے بہ طیب خاطر اس کو منتخب نہ کیا ہو۔ ۸۲ ق م کا

باب ۱۶

انتخاب اور پھر مجلس عامہ کا ٹینو گیمیس کو اس کا شریک کر دینا ان دونوں واقعات سے عامہ قوم کے خیال میں اس خدمت کا کوئی فائدہ نہ رہا تھا۔ اسی لیے جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے سینٹ نے یہ تدبیر کی جنگ قرطاجنۂ ثانی کے بعد کوئی شخص ڈکٹیٹر مقرر نہیں ہوا۔ ڈکٹیٹر جس کا انتخاب جمہوریت کے اصول پر ہو اس میں اور حاکم مطلق العنان میں زیادہ فرق نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جو ڈکٹیٹر کسی خاص غرض کے لیے مقرر ہوتے تھے ان پر آبائی رسم و رواج کے اخلاقی دباؤ سے لازمی تھا کہ اس خاص مقصد کے پورے ہوتے ہی خدمت مذکور سے سبکدوش ہو جائیں اور اس طرح ممکن تھا کہ ان کی حکومت کی مدت صرف چند روز یا چند گھنٹے ہو۔ مگر جس غرض سے سولا کا تقرر ہوا تھا اس کے حصول کے لیے مدت مدید کی ضرورت تھی اور اس کی حکومت اگر ۵۱ ق م کی حکومت عاشرہ" کے موافق نہ تھی تو مماثل ضرور تھی۔ لیکن ۵۱ کے ان دس کمشنروں کی مدت حکومت صرف یک سالہ تھی اور ۵۰ میں یہ لوگ برسر خدمت نہ تھے۔ اس کے علاوہ "حکومت عاشرہ" بھی اپنی مطلق العنانی کی وجہ سے قابل اطمینان نہ پائی گئی تھی۔ اس کے سد باب کے لیے قوانین نافذ ہوئے جن کی رو سے ایسے حکام کا انتخاب آئندہ کے لیے ممنوع قرار دیا گیا جن کے احکام کا مرافعہ نہ ہو سکے۔ برخلاف اس کے ایک سولا ہی ایسا حاکم تھا جس کا تقرر غیر معین مدت کے لیے ہوا تھا جو صرف اس کی موت یا مرضی سے ختم ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے معاصرین کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کی عین خواہش یہ ہے کہ امور مملکت سے دست کش ہو کر عیش و عشرت کی طرف متوجہ ہو۔ اس لیے "بادشاہ درمیانی" کے وجود اور مجلس عامہ کی رائے کی وجہ سے حالات موجودہ بالکل اس کارروائی کے مشابہ تھے جو زمانۂ قدیم میں بادشاہ کے انتخاب کے لیے ہوا کرتی تھی جس کے تین خاص اصول اس وقت بھی موجود تھے یعنی ایک فرد واحد کی نامزدگی، تقرر تاحین حیات اور قبولیت عامہ گو جزدی معاملات میں کچھ فرق ضرور ہے۔ اس امر کا ہمیں علم کہ آیا باضابطہ طور پر سولا کے احکام اور فیصلے ناقابل مرافعہ قرار دیئے گئے یا نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ جو اقتدارات اسے

سلہ مامسین اسٹاٹس ریخٹ دوم ۷۰۲-۷۰۳ میں ان دونوں کا ذکر دیکھو۔

باب ۱۷

عطا ہوئے ان کا عملی نتیجہ یہی تھا۔ اس لیئے اس کے معاصرین کا اس کے اقتدارات کو "شاہانہ" لکھنا کوئی مبالغہ نہیں ہے جیسا کہ شبہ ہو سکتا ہے۔

(۹۰۷) سولا نے خدمت ڈکٹیٹری کی مناسبت سے ایک سپہ سالار[1] کا بھی تقرر کیا۔ مگر اس کے اقتدارات کا غیر معمولی ہونا کسی طرح چھپ نہ سکتا تھا اور نہ وہ خود ان کو چھپانے کے لیے کوشاں تھا۔ اس کے ۲۴ نقیب تھے مگر شہر روما اور بیرونجات ہر جگہ ان کی پوری جماعت اس کے ہمرکاب رہتی۔ اپنی ذاتی حفاظت کے لیئے اس نے دوسری تدابیر بھی کی تھیں غالباً ذاتی فوج (باڈی گارڈ) بھی اس نے رکھ لی تھی۔ الغرض جو کارروائی بحیثیت شاہ دربانی "کی تھی وہ بے ضابطہ تھی مگر اس کی سولا کو مطلق پروا نہ تھی اب اس نے نظام سلطنت کے سب شعبوں کی از سر نو ترتیب شروع کی۔ اس کا طرز عمل دراصل انقلابی تھا مگر بظاہر زیادہ تر رجعت پسندی پر مبنی تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جمہوریہ کی حالت کو بعینہ ویسی ہی کر دے جو گراکی کی تحریک کے آغاز کے قبل فی الواقع یا اس کے خیال میں تھی مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ گزشتہ نصف صدی کی تاریخ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ لیکن یہ کوشش دراصل احمقانہ تھی کیونکہ عام رجحان کے سیلاب کو روکنا ناممکن ہے۔ سولا کی آنکھوں پر بھی وہی پردہ پڑا ہوا تھا جو بالعموم رجعت پسندی کے سرغنوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے۔ سیاسیات حالیہ کے مسائل زیر تصفیہ سے قربت کی وجہ سے وہ موجودہ قوتوں کی شدت کے اندازے سے قاصر رہتے ہیں اور اپنے خیال خام میں سمجھ لیتے ہیں کہ مد و جزر دونوں کا زور برابر ہوتا ہے۔ سولا کو غالباً معلوم ہوگا کہ اس کی سیاسی اصلاحات کی بقا چند روزہ ہو گی مگر اغلب یہ ہے کہ اس نے ان امور کی اہمیت کا کافی اندازہ نہیں کیا جن کی اصلاح کا اس نے تہیہ کیا تھا اور اس کے لیئے وہ قابل معافی ہے۔ اس کے اصلاحات

حاشیہ: سولا کی رجعتی تجاویز

[1] دیکھو جلد اول فقرہ ۲۸۹ عہد شاہی میں بادشاہ کے دو نائب ہوا کرتے تھے ایک محافظ شہر (Praefectus urbi) اور دوسرا سپہ سالار (Magister Equitum) حکومت شاہی کے زوال کے بعد یہ خدمت بھی ختم ہو گئی البتہ جب کوئی ڈکٹیٹر مقرر ہوتا تو وہ اپنے کسی نائب کو سپہ سالار مقرر کرتا۔ سولا نے بھی اسی قدیم رسم کی پابندی کی۔ مترجم۔

باب ۴۷

ہیں سے صرف وہ باقی رہیں جن میں اس نے حالات موجودہ کا لحاظ رکھکر اصلاح کی تھی۔ باقی سب جمہوریت کے سیلاب میں جو حکومت شاہی کے قیام کا پیام لا رہا تھا غرقاب ہو گئیں ؎

خدمت کی آ

(۹۰۸) خدمت ڈکٹیٹری پر غالباً سولا سنہ ۸۲ق م کے اواخر میں فائز ہوا۔ اور اس کی فتوحات کا جشن ۲۷ جنوری سنہ ۸۱ق م کو منایا گیا سنہ ۸۲ق م کے آخری اور سنہ ۸۱ق م کے ابتدائی مہینے سخت محنت و مشقت میں صرف ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ تجاویز جن کا لیوی (خلاصہ) اور اپیین نے اس جشن کے قبل عمل میں آنا بیان کیا ہے ان کا نفاذ اسی عرصے میں ہوا تو کم سے کم یہ تجاویز اس کی ڈکٹیٹری کے ابتدائی زمانے میں عمل میں آئی ہونگی کیونکہ ان کا تعلق اس کی حکمت عملی کے اصل اصول سے تھا جن کو وہ زیادہ عرصے تک ملتوی کر سکتا تھا۔ ان تجاویز میں سے اکثر کا نفاذ قوانین کی شکل میں ہوا جن کے مسودات تیار کرنے ہی میں بہت وقت لگا ہوگا۔ سینٹ میں ہمیشہ ایسے اشخاص موجود رہتے تھے جنھیں مجلس مذکور کے احکام اور دیگر کاغذات کے مسودات قانونی زبان میں تیار کرنے میں خاص ملکہ تھا سولا جن خاص اصول کو منضبط کرانا چاہتا تھا ان کی ترتیب قانونی میں وہ اشخاص مذکور کی خدمات سے ضرور مستفید ہوا ہوگا۔ جن امور کی طرف وہ سب سے پہلے متوجہ ہوا ان میں خدمت ٹریبونی کے اقتدارات کی ترمیم تھی۔ یہ خدمت ابتداءً طبقۂ پلیبین کے حقوق کی حفاظت کے لیے وجود میں آئی تھی اور رفتہ رفتہ اسی کے ذریعے سے اس طبقے کو پیٹریشیوں کے مساوی حقوق حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی تھی مگر مرور ایام کی وجہ سے یہ خدمت پلیبین امرا کے قبضے میں آگئی تھی اور پھر سینٹ کے۔ گراکی اور ان کے جانشینوں کے ہاتھوں میں اس خدمت کو پھر عروج نصیب ہوا اور انھوں نے اس کو اپنی انقلابی اصلاحات کا ذریعہ بنایا۔ سولا کا مقصد یہ تھا کہ اس خدمت کو ضعیف کر دیا جائے یا اتنا ہی ہو کہ اسکی اہمیت گھٹا کر اس کی وہی حالت کر دی جائے جو ابتدائی زمانے میں تھی سنہ ۸۸ق م کے سرسری قوانین میں اس نے جو قیود ٹریبونوں کے اقتدارات پر لگا دیے تھے ان کو فریق سرین نے منسوخ کر دیا تھا اب اس نے قصد کیا کہ اسکا پوری طور پر تصفیہ کر دے۔ اس نے ایک قانون نافذ

۱؎ دیکھو سسرو ڈی لیگی گس سوم ۱۹-۲۲، ان ڈیریس یکم ۲۰۸ دوم ویریس یکم ۱۵۵ افلیک دوم ۲

جس کو روسے کوئی ٹری بیون اس امر کا مجاز نہ رہا کہ بغیر سینیٹ کی صریحی منظوری کے کوئی تحریک مجلس عامہ میں پیش کرے۔ اس کے علاوہ سولا نے ٹری بیونوں سے کم از کم بغیر منظوری سینیٹ کسی شخص کو گرفتار کرکے عامۂ قوم کے سامنے مجرمانہ حیثیت سے پیش کرنے کا بھی اختیار لے لیا۔ اس طور پر خدمت ٹری بیونی کی عظمت جاتی رہی اور وضع قوانین اور سماعت مقدمات میں یہ عہدہ دار مجلس عامہ کی اب رہبری نہ کر سکتے تھے۔ دخل دہانی (انٹرکیسیو) کا اختیار جو ٹری بیونوں کو حاصل تھا اس نے صریحی طور پر سلب نہیں کیا مگر اس کے قبل ہی سے متعدد امور قانوناً یا رسماً ایسے تھے جن میں دخل دہانی کا ان کو اختیار نہ تھا سولا نے ان امور میں اور بھی اضافہ کیا اور انکو ممنوع قرار دیکر انکی خلاف ورزی کے لیے سزائیں بھی قانوناً مقرر کر دیں۔ دخل دہانی سے مقصود ابتداءً صرف امداد (اکسیلیم) سے تھا جسکے ذریعے سے طبقہ پلیبین کے افراد اس اقتدار (امپیریم) سے محفوظ رکھے جاتے تھے جو حکام عمل میں لاتے تھے اور یہ حکام زمانہ ابتدائی میں طبقہ پیٹریسین سے تھے سولا کے قوانین کی رو سے ٹری بیونوں کا صرف یہی امتناعی اقتدار باقی رہ گیا۔ زمانہ انقلاب میں صرف انھیں صریحی یا امتناعی اقتدارات کی وجہ سے یہ خدمت مرغوب عام نہ تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس کے ذریعے سے ہر دلعزیزی حاصل کرنا آسان تھا اور خدمت پریٹری اور کانسلی پر ترقی پانا بھی سہل تھا۔ اس غرض کے لیے گو یہ خدمت عہدہ ایڈیل کے مساوی نہ تھی مگر اس کا حصول آسان تھا کیونکہ ٹری بیون دس ہوا کرتے تھے اور ایڈیل صرف چار۔ پھر مصارف بھی کم تھے کیونکہ ٹری بیونوں کو ایسے تماشے دکھانے نہ پڑتے تھے جنمیں خرچ زیادہ ہو۔ سولا نے یہ بھی حکم دلا دیا کہ کوئی شخص جو ٹری بیون رہ چکا ہو ترقی پاکر کسی خدمت کیورول پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے ذی حوصلہ اشخاص کو اس کے حصول کی خواہش نہ رہی ویلیس نے بہت صحیح کہا ہے کہ "ٹری بیونی کا اب صرف سایہ ہی سایہ باقی رہ گیا تھا" اور اسی لیے جب عوام پسندوں کی جماعت نے پھر زور پکڑا ان کی پہلی کوشش یہ ہوئی کہ ٹری بیونوں کے گم شدہ اقتدارات کو پھر انھیں دلائیں۔[۸۹]

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر دو ٹیوم ۳۸۔ ۳۹۔ سیزر یکم ۷۔ ایسکونیس صفحات ۶۶، ۶۸، ۷۸، ۱۷۸ لیوی خلاصہ ۸۹ ایپین یکم ۱۰۰، ۱۰۴ ویلیس دوم ۳۰، ۳۴۔ قانون ڈی ٹرمیسی بس کی سرخی سے بھی معاصر شہادت بہم پہنچتی ہے۔ دیکھو حاشیہ ورڈز ورتھ صفحہ ۴۶۲۔

باب ۴۷ عہدہ ہائے سلطنت کے متعلق قواعد

(۹۰۹) دستور جمہوریہ کی وہی حالت کر دینے کے لیے جو ۱۸۱ تا ق م میں تھی یعنی جب کہ حکومت دراصل سینیٹ کے ہاتھوں میں تھی یہ ضروری تھا کہ حکام کے عہدوں کے متعلق سخت تر قواعد نافذ کیے جائیں۔ اس ضرورت کا احساس ۱۸۱ھ میں بھی ہوا تھا جب کہ قانون ویلیا آنالیس نافذ ہوا مگر سنین گزشتہ میں پھر بہت بے ضابطگیاں پیدا ہو گئی تھیں مثلاً میریس ثانی ۲۶ سال کی عمر میں کانسل ہو گیا تھا اور انتخاب دوبارہ اور خدمات پر مسلسل فائز رہنے کے خلاف میں جو قواعد تھے ان کی بار بار خلاف ورزی ہوئی تھی۔ پرانے قاعدے کے لحاظ سے خدمت کویسٹری کے استحقاق کے لیے دس سال کی فوجی خدمت کی شرط تھی اور مختلف عہدوں کے درمیان میں جو وقفے رکھے گئے تھے ان کے ذریعے سے ہر عہدے کے لیے بالواسطہ عمر کی ایک خاص حد معین ہو گئی تھی۔ مگر اب دس سالہ فوجی خدمت کے قاعدے کا لحاظ ترک ہو گیا تھا اسی وجہ سے دوسرے عہدوں کے لیے جو عمر کی قید تھی اس پر بھی عمل نہ ہوتا تھا۔ فوجی اور سیاسی زندگی میں اب اس قدر بعد ہو گیا تھا کہ دس سالہ فوجی خدمت اب باقی نہ رہ سکتی تھی۔ اب ضروری تھا کہ مختلف عہدوں کے لیے عمر کی قید کسی دوسرے طریقے پر لگائی جائے۔ اس لیے سولا نے ایک قانون کارنیلیا جاری کیا جس کے بعض دفعات کے متعلق تو کوئی شک نہیں مگر بعض سخت مشتبہ ہیں اور ان کی وجہ سے مورخین میں سخت اختلاف رائے ہے[۱] خدمت کانسلی کے مستحق صرف وہ اشخاص ہو سکتے تھے جو خدمت پریٹری پر فائز رہ چکے ہوں اور پریٹر صرف وہ لوگ ہو سکتے تھے جو کویسٹر رہ چکے ہوں۔ عملاً عمر کی قید مختلف عہدوں کے لیے حسب ذیل ہی ہو گئی[۲]

عمر بوقت انتخاب	خدمت	ہر خدمت کی تعداد
۳۰	کویسٹر	۲۰
(۳۶)	(ایڈیل)	(۴)
۳۹	پریٹر	۸
۴۲	کانسل	۲

۱؎ دیکھو مامسین اسٹاٹس ریخٹ اول ۵۴۸-۵۵۳ اور ماڈوگ ور فاسنگ اند ورواالٹنگ ہکیم ۲۳۶-۲۳۹-

۲؎ ایپین ہکیم ۱۰۰، ۳ -

باب ۴۷

نقشۂ بالا میں عمروں کا تخمینہ اس لحاظ سے کیا گیا ہے کہ کسی شخص کا انتخاب اسی وقت ہو جب کہ وہ عمر کے لحاظ سے اس خدمت کا مستحق ہوا ہو۔ جن اسباب کا ہم بیان کر چکے ہیں ان کے لحاظ سے خدمت ایڈیل کا شمار عہدہ ہائے مذکور کے سلسلے میں نہیں کیا جا سکتا مگر ہونہار اشخاص کے لیے اس خدمت پر فائز ہونا غالباً مفید ہوتا ہو۔ اب اگر جیسا کہ بالعموم خیال کیا جاتا ہے سولا نے کوئیسٹری کے لیے ایک اقل مدت عمر مقرر کر دی تھی اور دوسری خدمات کے لیے قیود عمر اسی کی مناسبت سے قائم کی گئی تھیں تو کوئیسٹری اور پریٹری کے درمیان آٹھ سال پورے حائل ہوتے تھے اور پریٹری اور کانسلی کے درمیان دو سال۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئیسٹری اور پریٹری کے درمیان اس قدر وقفہ کیوں ہوتا تھا۔ غالباً اس میں رسم قدیم کی پابندی ملحوظ تھی یا اس لیے کہ اس وقفے میں لوگوں کو نہ صرف خدمت ایڈیل بلکہ ٹریبونی کا بھی تجربہ ہو جائے اور گو ٹریبونی کا شمار عہدہ ہائے اعزازی میں نہ تھا مگر پھر بھی ایک مناسب وقفے کی ضرورت تھی۔ سولا کی عین خواہش تھی کہ ہر عہدے کی اقل عمر بڑھا دی جائے اور اس طرح سے سینٹ کی قوت میں اضافہ ہو۔ کوئیسٹروں کو اس نے سینٹ کی رکنیت عطا کی جس سے دہرا فائدہ ہوا یعنی سینٹ میں ایسے لوگ داخل ہو گئے جو جوان تھے اور امور مملکت کا تجربہ رکھتے تھے اور ثانیاً اراکین سینٹ کے لیے یہ تجربہ ضروری ہو گیا۔ یعنی اراکین سے جماعت مذکور کو تقویت ہوئی اور اراکین مذکور کو اس جماعت کا رکن ہونا مفید ہوا۔ اس سے سولا کا مقصود یہ تھا کہ جو نوجوان عہدہ دار اپنی خدمات مفوضہ انجام دینے کے بعد سینٹ کے رکن ہوں وہ اپنی سیاسی خدمات کے اوائل میں سینٹ کے دیرینہ سال اراکین کے زیر اثر رہ کر اس کی روایات اور طرز کارروائی سے واقفیت حاصل کریں۔ اسی طرح گو سولا کو خیال تھا کہ شوریدہ سر نوجوانوں کو جلد جلد ترقی نہ ملے مگر وہ یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ جملہ اقتدارات چند ممتاز افراد کی مٹھی میں آ جائیں۔ اس کے سدباب کے لیے اس نے ایک قانون نافذ کرایا جس کی رو سے کوئی شخص کسی خدمت پر بغیر دس سال کے گزرنے کے دوبارہ فائز ہو سکتا تھا۔ اس طور پر اس نے ہر شخص کے لیے ترقی مناصب کا راستہ کھول دیا تاکہ خدمت کانسلی کے حصول کا موقع زیادہ اشخاص کو مل سکے اور میرس اور کِنّا کی طرح کوئی بار بار کانسل نہ ہو سکے کیونکہ اس طریقے سے دوسرے اولوالعزم

باب ۴۷

اشخاص کو ترقی سے مایوس ہونا پڑتا ہے سولا ان اشخاص کی ہمت افزائی کرنا چاہتا تھا اور اس کے نظام کا اصل اصول یہ نہ تھا کہ ایک محدود حکمراں جماعت وجود میں آئے بلکہ ایک حکمراں طبقہ قائم ہو جائے۔

سینیٹ

(۹۱۰) دوسرا کام سینیٹ کی خالی جائدادوں کا پُر کرنا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس غرض سے سولا نے ۸۲ق م میں ۳۰۰ جدید اراکین کا اضافہ کیا اور ایک مؤرخ[۱] بیان کرتا ہے کہ اب پھر ۳۰۰ اراکین کا اضافہ کیا گیا جن کا انتخاب طبقۂ ایکوائٹ کے بہترین افراد سے ہوا تھا یعنی اس طبقے کے ان خوش قسمت افراد سے جنھوں نے رجعت پسند امرا کا ساتھ دیا تھا۔ اراکین کے پہلے اضافے کے متعلق بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ اپین نے جو دونوں قصوں کا راوی ہے اپنے مآخذ کے سمجھنے میں غلطی کر کے اس واقعے کو دو مرتبہ بیان کر دیا ہے۔ مگر ہماری رائے ہے کہ سلسلہ واقعات کے لحاظ سے شبہ کی بہت کم گنجائش ہے۔ اگر سولا نے ۸۲ق م میں ۳۰۰ اراکین کا اضافہ کیا تو چونکہ اراکین کی موجودہ تعداد ۳۰۰ سے کم تھی (۹۱ق م میں بھی جبکہ[۲] ڈروسس نے اپنی تجاویز پیش کیں تعداد قریب ۳۰۰ تھی) ۸۲ق م میں سینیٹ کی ہیئت ترکیبی حسب ذیل ہو گی:۔

(الف) قدیم اراکین۔ ان میں سے بعض نے بھاگ کر مشرق میں سولا کے پاس یا دیگر مقامات میں پناہ لی تھی اور اب اس کے ساتھ واپس آئے تھے۔ اعتدال پسندوں میں سے بھی جو روما میں رہ گئے تھے چند اشخاص غالباً باقی تھے جو لوگ انتقال کر گئے تھے مثلاً سولا کے شرکا جن کو فریق ماریین نے قتل کر دیا تھا یا وہ ماریین یا غدار جن کو سولا نے قتل کرا دیا تھا ان کی جائدادیں خالی ہو چکی تھیں اور ان کے علاوہ بہت سے اراکین جنگ میں کام آئے تھے اور بعض نے خودکشی کر لی تھی اس طرح بھی بہت سی جائدادیں خالی تھیں۔

---

[۱] اپین کیم ۱۰۰ء ۵۹ء۔ لیوی خلاصہ ۸۹۔ سسرو بُرٹُس ۳۱ دیسکیو اَمپیر نیوہ ۸ ڈائیونیسیس ہالکارنیسس پنجم ۷۷۔

[۲] اپین کیم ۳۵، ۴۔

باب ۷

(ب) جدید الارکین (سولا کے شہر کا جن کا تقرر ۸۱ ق م میں ہوا اور بعض ممبرین جو اس کے بعد مقرر ہوئے) جو لوگ ان میں سے بچ گئے تھے اُن میں سے صرف وہی روما میں آنے کی جرأت کر سکتے تھے جنھوں نے سولا کا ساتھ دیا تھا اور اس کے ساتھ واپس آئے تھے اور شاید بعض لوگ ایسے بھی ہوں جو فریق ممبرین کی حکومت کے زمانے میں اعتدال پسندی کا دعویٰ رکھتے تھے؛

مگر چونکہ ان امور کے متعلق ہمیں صحیح واقفیت نہیں ہے اس لیئے مجبوراً قیاس کے ذریعے سے نتائج مستنبط کرنے ہوتے ہیں۔ اس امر کا بھی ہمیں علم نہیں کہ ۸۱ ق م کے سنسر ز لی کو سولا کے مقرر کیئے ہوئے ارکین کو سینٹ سے خارج کرنے کی جرأت ہوئی تھی یا نہیں۔ مگر بہر کیف اغلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے قطع نظر کر کے جو غیر حاضر یا بیمار یا کسی خدمت پر مامور تھے ۸۲ ق م میں ارکین کی تعداد اس قدر نہ تھی جو کافی خیال کی جا سکے سولا کی یہ عین خواہش تھی کہ سینٹ کو روما اور اس کے مقبوضات کی حکمراں جماعت بناوے۔ اس کا یہ بھی قصد تھا کہ ارکین سینٹ کو وہ عدالتی اقتدارات بھی دلا دیئے جائیں جن سے گائیس گریکس نے ان کو محروم کر دیا تھا عدالہائے جوری کی تعداد میں بھی وہ اضافہ کرنا چاہتا تھا جس کے لیئے لائق ارکین کی ایک تعداد کثیر کی ضرورت تھی بہ لحاظ ان امور کے ۳۰۰ جدید ارکین کا اضافہ محل تعجب نہیں ارکین میں سے جو لڑائیوں یا قتل عام میں مارے گئے اُن کی تعداد کثیر تھی اور پھر اس چھ سال کے طولانی عرصے میں بہت سے اپنی موت سے بھی مرے ہوں گے۔ اس کمی کو سولا نے پورا کر دیا اور کم از کم کاغذات میں سینٹ ایک زبردست جماعت معلوم ہونے لگی جو ہر فریضے کو ادا کرنے کے لیئے تیار تھی جو اسکے سپرد کیا جائے۔ جدید ۳۰۰ ارکین کا تقرر کس طور پر عمل میں آیا اس کی تصریح کہیں نہیں ہے یہ لوگ دراصل سولا کے نامزد کیئے ہوئے تھے مگر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے قبائل سے ہر فرد کے متعلق علیحدہ رائے لی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجلس عامہ کی رائے قبیلہ بہ قبیلہ لینے میں زیادہ عرصہ نہ لگا ہو جب کہ حاضرین کی تعداد کم تھی اور کوئی شخص اختلاف کی جرأت نہ کر سکتا تھا مگر یہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا کہ ۳۰۰ رائیں لی گئی ہوں گی۔ لنگ نے اپنی تاریخ روما جلد سوم (۱۵۶) میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے کہ جو طریقہ ۹۱ ق م کے

پابندی

قانون پلاٹیا کی رو سے اراکین جوری کے انتخاب کے لیے مقرر ہوا تھا اس کی اس موقع
پر بھی پابندی کی گئی ہو یعنی ۳۵ قبائل میں ہر ایک فرداً فرداً امیدواروں کی ایک مقرر
تعداد کے متعلق رائے دے۔ رلیناگ کی یہ رائے قابل غور ہے کیونکہ قانون مذکور بھی
بدعت پسندوں کا بنایا ہوا ہے۔ فی الواقع اس کے متعلق کسی صحیح نتیجے پر پہنچنا دشوار ہے
مگر یہ معاملہ ایسا اہم بھی نہیں ہے۔ زمانۂ آئندہ میں سینٹ کی جائدادوں کو پر کرنے کے
متعلق جو انتظامات کیے اُن کا ذکر آگے آئے گا۔

سینٹ کی جوریاں

(۹۱۱) اب ہم سولا کے قوانین عدالتی کا ذکر کریں گے۔ گائیس گراکس کے
زمانے سے عدالت ہائے عامہ کی جوریاں طبقہ ایکوائٹ سے بنائی جاتی تھیں اور
اس حق سے ان کو محروم کرنے کی کوششیں اب تک بے سود ثابت ہوئی تھیں۔ سنہ ۹۱ ق م کا
قانون سمرِ ڈلیبا اگر نافذ بھی ہوا تو بہت جلد منسوخ ہو گیا۔ قانون پلاٹیا کی بھی
جس کے ذریعے سے اہل جوری کا تقرر انتخاب سے ہوتا اس سختی کے ساتھ پابندی
نہیں کی گئی تھی کہ جوریوں پر طبقہ ایکوائٹ کی گرفت کمزور ہو جائے اور غالباً
اس قانون کو بھی فریق ہیبرین نے منسوخ کرا دیا۔ اس طرح چالیس سال تک عدالتہا
جوری پر ان کا قبضہ رہا۔ سولا نے اب یہ حق ان سے لیکر[۱] اراکین سینٹ کو عطا کر دیا۔
طبقہ ایکوائٹ پر سولا کا یہ تیسرا وار تھا یعنی اولاً اس نے ان کے ۳۰۰ افراد کو سینٹ میں شامل
کر دیا ثانیاً اس سے زیادہ تعداد قتل عام میں کام آئی اور تیسرا یہ تھا سولا نے ان کی
جماعت کو ضعیف اور قلیل کر دیا اور غالباً اسے یہ امید تھی کہ ان تدبیروں سے اس
جماعت کی سیاسی قوت ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے گی مگر زمانے کی ہوا ان کے موافق
تھی چند ہی سال میں وہ سنبھل گئے اور جدید حالات سے نفع اٹھا کر امور سلطنت میں
ان کو کافی دخل ہو گیا۔ سینٹ کی جوریوں نے ۸۰ ق م میں[۲] اپنا کام شروع کر دیا۔

مذہبی جماعتیں

(۹۱۲) سینٹ کے مفاد کے خاطر خواہ دستور سلطنت کی ترمیم میں
مذہبی جماعتوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا ناممکن تھا کیونکہ نہ صرف ان کے اقتدارات

---

[۱] سسرو، ان کالی کیلیم ڈیوی ناٹیو ٹیسی ڈائس تاریخ یازدہم ۲۲۔

[۲] سسرو پرو روسکیو امیریو دوم ۲۸ گیلنیس یازدہم ۲۸

کا سیاسیات سے لگاؤ تھا۔ بلکہ اب ان کی اہمیت بالکلیہ سیاسی وجوہ کے سبب سے تھی۔ سولا نے ایک قانون ڈامیٹیا جس کی وجہ سے ان جماعتوں کے ارکین کا تقرر امرائے سینٹ کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا ایک خار تھا جو ان کے پہلو میں کھٹکتا تھا۔ سولا نے ڈامیٹیس کے ایجاد کردہ طریقہ[۵۱] تقرر کو منسوخ کر کے قدیم طریقے کو پھر جاری کرادیا جس کی رو سے موجودہ ارکین جدید ارکین کا انتخاب کرتے سولا کی عام تدابیر کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ جن جماعتوں کو سیاسی معاملات میں مذہبی شکوک اور رسوم کے اثر کے گھٹانے بڑھانے سے تعلق ہو وہ جہاں تک ہوسکے بیرونی اثرات سے بالکل محفوظ اور تغیرات کی مخالف ہوں۔ اس نے پونٹفون (پجاریوں) اور آگرون (پیشین گوئی کرنے والوں) کی تعداد ۹ سے بڑھا کر ۱۵ کردی۔ اسی زمانے میں ڈیکمویری ساکرس فیاکنڈس کی تعداد بھی غالباً ۱۵ ہوگئی۔ اس طرح ان لوگوں کا شمار بڑھ گیا جن کو ان مذہبی جماعتوں کے اقتدار اور اعزاز میں شرکت نصیب ہوئی[۵۲]۔

(۹۱۳) ضبطیوں اور نیلاموں وغیرہ کے متعلق کسی خاص نظام عمل کا تعین بھی ضروری تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کا انصرام سولا کے کسی خاص قانون سے ہوا یا اس نے بہ حیثیت ڈکٹیٹر یہ احکام فلاکس کے قانون ڈ لیریا کی رو سے دیئے۔ مورخین کی شہادت سے صورت اولی کی تائید ہوتی ہے۔ اہم ترین کام یہ تھا کہ ایک خاص تاریخ (یکم جون ۸۱ ق م) کے بعد جو لوگ مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے ان کے متعلق تمام کارروائیاں موقوف کردی گئیں۔ ممکن ہے کہ جو لوگ مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے ان کی اولاد بھی خدمات سلطنت سے اسی قانون کی رو سے محروم کردی گئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ منتخب غلاموں کی ایک تعداد کثیر بھی اسی وقت آزاد کردی گئی ہو کیونکہ وہ بھی ضبط شدہ علاقوں کے ایک جزو تھے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس قانون کی رو سے غلاموں کو آزادی کیلئے

---

[۵۱] سردار پجاری کا انتخاب ۳۵ قبائل کی رائے سے ہوتا تھا (فقرات ۷۹۲-۸۵۵) اس کو بھی اس نے منسوخ کردیا یا نہیں مشکوک ہے۔ مامسین اور سسرو کا خیال ہے کہ اس نے منسوخ کردیا۔

[۵۲] مارکوارٹ اسٹاٹش وروالٹنگ سوم ۳۸۰-۳۸۱۔

باب ۲

منتخب کرنے اور ان کو حقوق سیاسی دینے کا اقتدار سولا کو عطا کیا گیا۔ یہ لوگ سولا کے آزاد شدہ غلام ہو گئے اور رسم و رواج کے مطابق انھوں نے اسی کے گوت کا نام بھی اختیار کر لیا۔ ان اشخاص کی تعداد بقول اپین دس ہزار تھی۔ روما کی آبادی کے اس عنصر کی نہ صرف آرا اس کو ہمیشہ ملنے کی امید تھی بلکہ چونکہ اس نے صرف نوجوانوں کا انتخاب کیا تھا اس لیے موقع پڑنے پر جنگ و جدال میں ان سے خاطر خواہ مدد مل سکتی تھی۔ مستلزم سزا اشخاص کی جائدادوں کے نیلام میں وہ بہ نفس نفیس موجود رہتا اور طرز عمل سے ظاہر ہوتا کہ گویا ایک فتح مند سپہ سالار مال غنیمت کو تقسیم کر رہا ہے۔ اس طور پر شہریان روما کی جائدادیں خاص شہر روما میں روما کے ایک امیر کبیر کی صدارت میں بطور مال غنیمت کے تقسیم کی جانے لگیں۔

اوفیلا کا قتل

(۱۴۔۹) وضع قوانین اور انتظامی امور سے قطع نظر کر کے اگر ہم دیگر امور کی طرف متوجہ ہوں تو معلوم ہو گا کہ اس پر آشوب زمانے میں کس قدر مسائل زیر بحث تھے اور واقعات کس سرعت سے وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ سولا کو ابھی بہت کچھ کرنا تھا اور وہ بھی بہت جلد۔ اہل روما کا وہ مالک و مختار تھا اور نہایت سختی سے پیش آتا تھا اس سے گلو خلاصی کسی صورت سے ممکن نہ تھی۔ اس کا ایک بین ثبوت سنہ ۸۱ کے کانسلوں کے انتخاب میں ملا۔ کانسلی کے امیدواروں میں اوفیلا[۱] بھی تھا جو ابتدا فریق میرین کا طرفدار تھا اور پھر سولا کا طرفدار ہو کر پیری نیسٹی کے محاصرے میں شریک تھا چونکہ یہ شخص اب تک خدمات کوسٹری یا پریٹری پر فائز نہیں ہوا تھا اس لیے سولا نے اسے حکم دیا کہ امیدواری سے دست کش ہو جائے مگر اس بیوقوف نے اپنی خدمات حالیہ کے زعم میں کوششیں جاری رکھیں اور یہ نہ سمجھا کہ سولا ایسی نافرمانی کو سخت ناپسند کرتا ہے سولا نے ایک مسلح افسر کو اس کی تلاش میں بھیجا جس نے اوفیلا کو فورم کے ازدحام میں پایا اور وہیں اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں کو یہ سخت ناگوار ہوا مگر سولا سے مواخذہ ناممکن تھا۔ اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ قتل میرے حکم سے ہوا تم لوگوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ سولا کی یہ بیدردانہ صاف گوئی اہل روما کو ناگوار ہوئی اور سولا

سلہ لیوی ۹۰ پلوٹارک سولا ۳۳ اپین کیم ۱۰۱ ایسکونیس صفحہ ۹۲ –

کے مظالم کے ذکر میں یہ قصہ بھی عرصے تک مشہور رہا۔ مگر اس زمانے کے رومنوں کو ایسے سبق کی ضرورت تھی جسے وہ عرصے تک فراموش نہ کر سکیں شہریوں میں سے جو بہترین افراد تھے یعنی اضلاع کی بلدیات کے معزز شہری انھیں روما کی سیاسیات میں کوئی دخل نہ تھا۔ باقی رہے شہریان مقیم روما خواہ وہ ارکین سینیٹ ہوں یا ایکوائٹ یا عوام سب کے سب بے ایمان تھے وہ صرف اس لائق تھے کہ ایک زبردست آقا کے احکام کو بجا لائیں اور سولا اس قماش کا آدمی نہ تھا کہ اس تلخ حقیقت کو ان سے چھپاتا۔ اگر ایسے کر اموئیل اس واقعے کو اپنے الفاظ میں بیان کرتا تو وہ کہتا کہ اوفیلا کا قتل اس غرض سے عمل میں آیا کہ آئندہ اس سے زیادہ خوں ریزی نہ ہو۔ کانسلوں اور پریٹروں کا انتخاب ہوا وہ سب سولا کے منتخب کردہ تھے۔ اس موقع پر مجلس سنتوریہ کا بھی کچھ ذکر کرنا چاہیے۔ ۸۸ء میں عازم مشرق ہونے کے قبل سولا نے اس کے موجودہ نظام میں کچھ حقیقی تغیر کیا تھا مگر فریق عمیرین نے اپنے زمانہ حکومت میں ان تغیرات کو منسوخ کر دیا اور ۸۲-۸۱ء میں سولا نے اس طرف کچھ توجہ نہ کی۔ یہ نہایت مشکل اور پیچیدہ معاملہ تھا اس لیے غالباً سولا نے خیال کیا ہوگا کہ دستوریہ میں اس نے جو دوسرے تغیرات کیے تھے ان سے اس کی اغراض پوری ہو جائیں گی۔ [1]

(۹۱۵) اس عظیم الشان رسم کی تیاریاں بھی انتظامی امور کے ساتھ ساتھ جاری تھیں۔ ۲۷ جنوری ۸۱ء کو متھراڈاٹیس پر فتح پانے کا اس نے جشن منایا جس سے عامہ قوم کو یہ یاد دلانا مقصود تھا کہ باوجود ہر قسم کی مشکلات کے سولا نے مشرق میں روما کی حکومت اور اس کے جاہ و جلال کو قائم رکھا تھا اور یہ کہ قبل اپنے اہل ملک پر تفوق حاصل کرنے کے اس نے اپنی قوم کے دشمن کو نیچا دکھایا تھا۔ جشن بہت دھوم سے منایا گیا اور ممالک مشرق کے مال غنیمت سے لطف دوبالا ہو گیا تھا مگر دوسرے جشنوں پر اس جشن کو ایک خاص امتیاز حاصل تھا یعنی فاتح کے جلوس میں وہ اشخاص بھی شامل تھے جو جلاوطن ہو کر پھر اس کے ساتھ واپس آئے تھے۔ مگر باریک بیں اشخاص نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ ان جلاوطنوں کی واپسی خانہ جنگی کا نتیجہ تھی نہ کہ متھراڈاٹیس کی جنگ کا۔ ان جلاوطنوں کی شرکت سولا کی شہرت کو بہ حیثیت فاتح روما دوبالا کرنے کی غرض

سولا کا جشن فتح

---

[1] سٹرو ڈی ڈدموں سے ظاہر ہے کہ مجلس سنتوری سے اس نے وضع قوانین کا کام لیا ۹۷۔

باب ۲۷

سے تھی۔ اس نے صرف اتنی انسانیت کی کہ شہریان روما پر اپنے حصول تفوق کا جشن نہیں منایا۔ اسی اثناء میں خانہ جنگی کی آخری چنگاریاں بھی بجھنے لگی تھیں۔ پامپے کو اپنی مہم میں کامیابی ہو رہی تھی ۸۲ھ میں غالباً اس نے کاربو کو سسلی میں گرفتار کر کے قتل کر دیا۔[ا] ۸۱ھ میں وہ صوبۂ افریقہ کو فریق میرین کے پناہ گیروں کو اور ان کے حلفا سے چھیننے میں مصروف تھا۔ اس کام کو اس نے نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ ڈامی ٹیس مع اپنی فوج کے قتل ہوا۔ نومیڈیا پر حملہ کیا گیا اور وہاں کا بادشاہ ہیارڈس گرفتار کر کے جشن فتح کیلئے محفوظ کر دیا گیا اور بجائے اسکے ہیمپ سال تخت سلطنت پر مسلط کیا گیا۔ پامپے کی واپسی اور سولا سے اس کے تعلقات کا ذکر فقرات مابعد میں آئے گا۔

کھیل تماشے

(۹۱۶) جشن فتح کے سلسلے میں ہم ان کھیلوں[۲] کا بھی ذکر کریں گے جو سولا نے ۸۱ھ کے اواخر میں شروع کرائے۔ ان میں فتح کے کھیل تھے جن سے دروازہ کالین (۱ نومبر ۸۲ھ) کی فتح کی یادگار مقصود تھی۔ یہ جشن سات روز تک ۲۶ اکتوبر سے جاری رہا اور نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سرکس کے کرتبوں گھوڑ دوڑ وغیرہ کے علاوہ یونانی پہلوانوں نے بھی اپنا ہنر دکھایا جو خاص اس غرض سے بلائے گئے تھے ان تماشوں میں شہسواری کے کرتب بھی (لیوڈس ٹروے) بھی شامل تھے جو روما کے شریف نوجوان نے دکھائے اور جن میں نوجوان کیٹو پیش پیش تھا۔ کھیلوں میں ایک امر قابل ذکر یہ تھا کہ اس جشن میں پہلی مرتبہ رتھوں کی دوڑ میں جلیل القدر امرا بطور رتھ بانوں کے موجود تھے۔ رتھ بانی ان لوگوں نے سولا کے خاص ایما سے قبول کی تھی گویا وقار اہل روما اس کو برا سمجھتے تھے۔ مورخین نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس فعل کو سولا نے جو امرا کے جاہ و جلال کو بڑھانا چاہتا تھا کیونکر جائز رکھا۔ اگر پورے حالات ہمیں معلوم ہوتے تو غالباً اس بارے میں رائے قائم کرنے کا موقع ہوتا۔ من نظیر کی زمانۂ مابعد میں روما کے بدترین شہنشاہوں نے پیروی کی مگر ان کی عین خواہش یہ تھی کہ

[ا] پلوٹارک پامپے ۱۰۔۱۲ الیوی خلاصہ ۸۹ پامپی جس بیرحمی سے اپنے محسن کاربو کے ساتھ پیش آیا۔ اس سے اس کے خصائل ظاہر ہوتے ہیں۔

[۲] مارکوارٹ اسٹاٹس وروالٹنگ سوم ۲۔ ۵۰۵ و ۵۸۔

باب ۸

امرا ذلیل ہوں عوام کی دعوتیں بھی نہایت فراخ دلی کے ساتھ کئی دنوں تک جاری رہیں جن میں
بہت خرچ ہوا۔ یہ بھی شہنشاہی اسراف کا پیش خیمہ تھا۔ قتلوں اور نیلام جائداد کا سلسلہ اب
ختم ہو رہا تھا اس لیئے سولا نے یا امن زمانے کی آمد کے خیر مقدم کے لیئے یہ سامان عیش مہیا
کیا تھا۔ اس کی خانگی زندگی کی بھی ایک جھلک اسی زمانے میں نظر آتی ہے۔ اس کی بیوی
میٹیلا وضع حمل کے عوارض سے جانبر نہ ہو سکی اور عین اسی جشن کے زمانے میں قریب الموت
تھی سولا پجاری بھی تھا اور مذہبی قوانین کے مطابق پجاری کا گھر لاش کے سبب سے
ناپاک ہو جاتا۔ سولا کو اپنی بیوی سے بے حد محبت تھی مگر اس خدشے سے اس نے
اسے باضابطہ طلاق دے کر دوسرے مکان میں بھیج دیا لیکن اس کی موت سے اسے
سخت صدمہ ہوا۔ اس نے حال ہی میں تجہیز و تکفین اور دعوتوں میں اسراف کے سد باب
کے لیئے نہایت سخت قوانین نافذ کیئے تھے مگر ان قواعد کی اس نے کچھ پروا نہ کی
اور اپنا غم غلط کرنے کے لیئے شراب خواری شروع کر دی۔ یہ روایت جیسے
پلوٹارک نے بیان کیا ہے قابل قبول ہے اور سولا کے خصائل کے خلاف نہیں
ہے۔ مگر باوجود اس رنج و غم کے چند ہی مہینے کے بعد ایک نوجوان اور عالی خاندان
حسین رومن خاتون مسمات ویلیریا پر وہ فریفتہ ہو گیا اور اسے اپنے نکاح میں لے آیا
مگر شراب خوری اور کمینوں کی صحبت اس سے تا دم مرگ نہ چھوٹی۔

ضبط شدہ اراضیات

۹۱۷ ، اس سلسلہ میں سولا کو امور سلطنت میں حد درجہ انہماک رہا اطالیہ
میں اسے ابھی بہت کچھ کرنا تھا مگر اس کی کارروائیوں کی تاریخوں میں صرف منتشر حوالے
جن سے متفرق تفصیلی حالات معلوم ہوتے ہیں۔ بہت سی بستیوں کو خانہ جنگی میں فریق
میرین کا ساتھ دینے پر سزا دی گئی۔ بعض سے اس نے جرمانے اور نقد رقوم وصول
کیں بعض کی فصیلیں مسمار کر دی گئیں اور شہری میں فریق میرین کے طرفدار گرفتار
ہو کے مستوجب سزا ہوئے لیکن ضبطی اراضیات سزا کا عام طریقہ تھا جس کے دو سبب تھے
اول سولا مستقل فوج رکھنا چاہتا تھا اور غالباً اس کا اسے کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا کیونکہ
یہ امر نظام جمہوری کے بالکل خلاف تھا اور سولا جو رومن افواج سے خوب واقف تھا ایک جدید
طریقہ رائج کرنا پسند نہ کرتا تھا۔ اس کو اس وقت ایک فوج جرار کو منتشر کرنا تھا۔
جن کی اقل تعداد بقول اپین ۲۳ لیجن (لشکر) تھی یعنی ایک لاکھ سپاہیوں سے

باب ۲۷

زیادہ وظائف کے عطا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لیے ان کو اراضیات دینا ناگزیر تھا۔ ثانیاً یہ بھی ضروری تھا کہ ان کو ایک ہی خطے میں آباد نہ کیا جائے بلکہ تمام ملک میں منتشر کر دیا جائے۔ اس تدبیر سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جملہ اقطاع ملک میں ایسے اشخاص کے جتھے قائم ہو جائیں جو اس کے قائم کردہ نظام کو قائم رکھنے کی قوت اور رغبت رکھتے ہوں کیونکہ اسی نظام کے دوام پر ان کے حقوق کے بقا کا انحصار تھا۔ اراضیات کی ضبطی سے اس کا مقصود صرف یہ نہ تھا کہ اس کے حقیقی مخالفین اپنی سزا کو پہنچیں بلکہ مناسب مقامات پر سپاہیوں میں تقسیم کرنے کے لیے بڑے بڑے قطعات اراضی مل جائیں جس طرح سے بعض اشخاص جن میں سولا کے شرکا بھی تھے اوائل میں مستلزم سزا قرار پائے تھے اسی طرح سے اس وقت بہت سی بستیوں کی اراضی خفیف یا چھوٹے الزامات میں صرف فاتح کی سہولت کے لیے ضبط کر لی گئی۔ پھر کیپٹ الن بیطوں کی وجہ سے جن کی رو سے جائدادیں اپنے اصلی مالکوں کے قبضے سے نکلکر جدید قابضین کے تصرف میں آگئیں سخت ناراضی پیدا ہو گئی جو عرصے تک قائم رہی۔ اراضیات کے اصلی مالکوں کی جگہ ان سپاہیوں نے لی جن کی تمام زندگی یا تو لڑائیوں کی لوٹ مار یا عیاشیوں میں گزری تھی اور جن سے کاشتکاری کا جانفشانہ کام نہ ہو سکتا تھا۔ بدنصیب کاشتکاروں کی خانہ بربادی یقینی تھی کیونکہ اگر یہ نااہل سپاہی اپنی اراضی کو فروخت بھی کرتے تو ان کے خریدار روما کے وہ ساہوکار ہوتے جن کے پیٹ رعایا کی لوٹ سے بھر گئے تھے۔ سپاہیوں کو جو اراضیات دی گئی تھیں ان کی فروخت کی ممانعت کے لیے سولا کی قائم کردہ نو آبادیوں کے قانون میں ایک خاص دفعہ کا اضافہ کیا گیا تھا[1] پیش گراکس نے بھی یہی احتیاط کی تھی مگر اس کی خلاف ورزی ناممکن بھی نہ تھی اور قوانین زرعی کی تاریخ مابعد سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اس قسم کا حکم امتناعی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس امر اور دیگر امور میں سولا کے افعال سے ظاہر تھا کہ سابقہ تجربوں سے نہ وہ نفع اٹھانا چاہتا تھا نہ اس میں اس کی صلاحیت تھی۔ سپاہیوں کی بڑی بڑی جماعتیں موجودہ شہروں یا جدید نو آبادیوں میں آباد ہونے کی غرض سے

---

[1] سمسر روٹامی لیگی اگرآریا دوم ۲ ۔

باب ۱۲

بھیجی گئیں۔ فلورس (دوم ۹، ۲۷-۲۸) نے ایک روایت بیان کی ہے کہ شہر کے شہر نیلام کر دیئے گئے۔ ممکن ہے کہ اس روایت میں مبالغہ یا غلطی ہو مگر اس کی صحت بھی ممکن ہے۔ اسی طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ قبیلہ پیلگینی کا شہر سُلمو[۵۱] تباہ کر دیا گیا۔ سولا کے تصفیہ اراضیات کا ذکر جہاں جہاں آیا ہے یا تو بطور نزاعات کے ہے جو پرانے شہریوں اور سولا کے فرستادہ اشخاص میں ہوئیں مثلاً پمپیولی یا پاپپے میں یا ایسی صورتوں میں جب کہ کسی شہر کو کوئی خاص سزا دی گئی۔ ان میں سے وولاٹارے کا حشر قابل ذکر ہے۔ یہ شہر ایک زبردست قلعہ تھا جہاں بعض اشخاص نے آکر پناہ لی جو مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے۔ ان لوگوں اور ان کے ہوا خواہوں نے سولا کا مقابلہ کرنے کا قصد کر کے اس کے مقرر کردہ حاکم کو قتل کر دیا اور چار پلٹن لشکر اجمع کر لیے۔ لیکن یہ لوگ اسی قلعے میں بہت جلد محصور ہو گئے۔ سولا محاصرے کی نگرانی کرنے کے لیے خود بھی آیا مگر ۷۹ق م کے اوائل تک قلعے پر قبضہ نہیں ہوا اور آخر کار چند خاص شرائط پر ان لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ سولا نے اسی زمانے میں ایک قانون نافذ کرایا جس کی رو سے علاوہ ضبطی اراضی کے اس شہر کے باشندے حقوق شہریت روما سے بھی محروم کر دیئے گئے اور ان کی سیاسی حیثیت وہی ہو گئی جو زمانہ ما بعد کی لاطینی نوآبادیوں کی تھی (۲۶۸ تا ۴۸۶ق م) جنھیں روما سے صرف حق تجارت (کامرسیئم) حاصل تھا۔ آریٹیم واقع ضلع مذکور کا یہ بھی حشر ہوا۔ مگر اس زمانے میں صرف ایٹرُوریا ہی میں جارحانہ کارروائی کی ضرورت نہ تھی بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ نولا میں بھی ایک سامنی فوج موجود تھی گو سولا کے گرگوں نے سامنیم کا چپہ چپہ[۵۲] ڈھونڈ ڈالا تھا اور اس قبیلے کے ہزاروں آدمی یا تو جنگ میں یا قتل عام میں کام آئے تھے۔ مگر سولا کی فوج کے آتے ہی ان لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ بھی اغلب معلوم ہوتا ہے کہ سولا علانیہ بغاوت کی

---

۵۱ پلوٹارک سولا ۳۱ ویروسولا ۶-۱-۶۲-

۵۲ فقرہ ۱، ۲، ۳ ، ۱ سبق۔

۵۳ اسٹرابو پنجم ۲، ۶ دوم لیوی خلاصہ ۸۹-

باب ۴۷

آخری چنگاریوں کے فرو کرنے کے لیئے خود بھی سامنیم میں آیا تھا۔ کینیوا میں جو نوآبادی میریس نے قائم کی تھی وہ تباہ کردی گئی اور کیمپینیا کی اراضیات[1] پھر سلطنت روما کے قبضے میں آگئیں اور اجارے پر دی جانے لگیں کینیوا سے کچھ فاصلے پر سولا نے فیالرنیا کی زرخیز زمین ایک جدید نوآبادی بنام کالونیا اربانا[2] قائم کی۔ اطالیہ کے حدود کے باہر سولا کی صرف ایک نوآبادی کا ذکر آتا ہے یعنی بمقام آلیریا[3] واقع جزیرۂ کورسکا۔ واضح رہے کہ میریس نے بھی اس جزیرے میں ایک نوآبادی قائم کی تھی۔

اطالیہ کی بربادی

(۹۱۸) ان منتشر تفصیلی حالات سے ہمیں ایک دھندلا سا خاکہ اطالیہ کی بربادی کا نظر آتا ہے جس کا باعث سولا کے انتظامات ہوئے۔ اس وقت جنگ اطالیہ اور خانہ جنگی کے ہولناک نتائج سے بچنے کی صرف یہی صورت ہوسکتی تھی کہ زراعت اور صنائع کی طرف توجہ کی جائے مگر جن اہل اطالیہ سے اس کی امید ہوسکتی تھی اور جو اسکی آبادی کے بہترین افراد تھے وہ سب معاشی اور تمدنی بربادی سے تباہ ہوچکے تھے اگر وہ اپنا انتہائی زور بھی لگا دیتے تو زراعت اپنی سابقہ حالت پر ہرگز عود نہ کرسکتی تھی البتہ ان کی کوششوں سے مزید انحطاط رک جاتا۔ مگر سولا نے جن لوگوں کو آباد کرایا تھا ان سے تو یہ امید بھی نہیں ہوسکتی تھی۔ بڑے بڑے زرعی علاقوں (لیبافنڈیا) کے وجود سے جو نقائص پیدا ہوتے ہیں اور جن کے دفع کرنے کے لیئے اصلاح کنندگان سابق نے بے سود کوششیں کی تھیں وہ اب پھر موجود ہوگیئے اور عرصۂ قلیل میں اطالیہ کی اراضیات سابق سے بھی کم اشخاص کے قبضے میں رہ گئیں۔ آئندہ بیس سال میں حکومت کو بدامنی کے تین عناصر کا مقابلہ کرنا پڑا جن کا ہمیشہ اندیشہ رہتا تھا اور جن سے اکثر نقض امن ہوا کرتا۔ ان میں سے پہلی تو غلاموں کی ٹولیاں تھیں جن سے زمانۂ سابق میں خطرہ رہا کرتا تھا اور پہلوانوں کی مانگ بڑھ جانے سے یہ خطرہ اور بھی

---

[1] سسرو ڈی لیگ اگراریا دوم ۸۱۔
[2] پلینی تاریخ چہاردہم ۶۲ بیلوخ کیمپینیا صفحہ ۳۰۹۔
[3] پلینی تاریخ سوم ۸۰۔

باب ۴۲

اہم ہو گیا۔ آزاد شہریوں کی دو جماعتوں سے اسی قسم کا اندیشہ تھا۔ ان میں سے ایک تو سولا کے آدمی[1] یعنی وہ سپاہی تھے جن کو اس نے نوآبادیوں میں آباد کیا تھا اور جو اپنے اسراف اور کاہلی سے مفلس ہو گئے تھے۔ تیسری جماعت وہ تھی جن کی جائدادوں پر سپاہی قابض ہوئے تھے اور جو اب بالکل بے خانماں تھے۔ فاقہ کشی سے مجبور ہو کر بعض نے قزاقی پر کمر باندھی اور بعض روما میں بھی پہنچ گئے جس کی آبادی میں ان کے ورود سے ایک فتنہ انگیز عنصر کا اضافہ ہو گیا۔ مگر یہ خانماں برباد جہاں کہیں ہوں خطرانگیز تھے اور چونکہ حفظ امن کی ان کو پروا نہ تھی اس لیے ہر انقلابی تحریک میں شریک ہونے کو تیار رہتے تھے۔ مگر یہ نتائج چند سال کے بعد مترتب ہوئے اور کم از کم سولا کی زندگی میں ان مستعمریوں کی وجہ سے اس کے انتظامات قائم رہے۔

سولا کے مالی انتظامات

(۹۱۹) افسوس ہے کہ سولا کے مالی انتظامات کے بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ سیلسٹ نے اپنی تاریخ میں کسی مقام پر بیان کیا ہے کہ اہل روما کے پاس اتنا اذوقہ بھی نہ تھا جتنا کہ ایک آقا اپنے غلام کو دیتا ہے۔ گو یہ مبالغہ ہے مگر اس کی تصدیق لیکی نیانس کی تاریخ کے ایک ٹکڑے سے ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سولا کی علٰحدگی کے بعد اہل روما میں غلہ کم قیمت پر تقسیم کرنے کا طریقہ پھر رائج ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سولا نے کم از کم کچھ روز کے لئے غلے کی اس تقسیم کو موقوف کر دیا تھا۔ اپین (کیم ۱۰۲) کا بیان ہے کہ اس نے صوبجات اور متوسل رئیسوں پر خاص محاصل عائد کیے اور ان مراعات کا بھی لحاظ نہیں کیا جو بعض شہروں کو اسناد اور صلحناموں کی رو سے گزشتہ خدمات کے صلے میں ملی تھیں۔ دراصل اس کو امور سلطنت کے انصرام کے لئے روپے کی ضرورت تھی۔ سسرو[3] کا بیان ہے کہ اس نے باجگزار شہروں سے معاملے کیے اور نقد روپے کے عوض میں انھیں تجارتی قیود سے آزاد کر دیا۔

---

[1] سسرو دان کیٹی لین دوم ۲۰ پرو مورینا ۹۔ سیلسٹ کیٹی لین ۱۶ ؍ ۴ - ۲۸ ؍ ۴۔
[2] مارکوارٹ اسٹاٹس ورو النگ دوم ۱۱۶ اسیلسٹ کیم ۵۵ - ۲۔
[3] سسرو ڈی آفیسیو سوم ۸۷۔

باب ۴۷

سینٹ کو یہ خوب معلوم تھا کہ اس طور پر آئندہ کے محاصل قبل از قبل وصول کیے جا رہے تھے مگر سولا کے خوف سے ان معاملات کی توثیق کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ ایک دوسرے مقام پر سسرو[1] بیان کرتا ہے کہ سولا نے اپنے ذاتی اقتدار سے بعض لوگوں کے ساتھ یہ رعایت کی کہ جو رقوم سلطنت ان کے ذمے واجب الادا تھیں ان کے ایک جزو کو معاف کر دیا۔ اس وقت تو سینٹ نے اس حکم کی بھی توثیق کر دی مگر بعد میں اپنے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور پوری رقم کی ادائی کا حکم دیا۔ سسرو کہتا ہے کہ دوسرے امور میں سولا کے انتظامات کو ہم اس وجہ سے برقرار رکھتے ہیں کہ ان کے تہ و بالا کر دینے سے ابتری اور بڑھ جائے گی مگر اس امر کے متعلق اتفاق کلی ہے کہ قرضوں کے معاف کرنے میں سولا اپنے ان اقتدارات سے بھی بڑھ گیا تھا جو اس کو خاص قوانین کی رو سے حاصل ہوئے تھے۔ اس کے برخلاف اس امر کا بھی ثبوت[2] ملتا ہے کہ فائی لین دین کی اصلاح کے لیے وہ تدابیر عمل میں لایا جس میں فلاکس کے قانون ویلیرین[3] اور حالیہ مناقشات سے ابتری پڑ گئی تھی۔ ان منتشر واقعات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ سولا کے مالی انتظامات دوربینی اور دانشمندی پر مبنی نہ تھے بلکہ اس قسم کے تھے جس کے عمل میں لانے کا ایک مطلق العنان حاکم سے احتمال ہو سکتا ہے جسے چند روزہ اقتدار حاصل ہو جائے۔ اس نے اپنی مرضی کے مطابق خزانۂ عام سے رقوم خطیر صرف کیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ بہت سا روپیہ اپنے ذاتی تصرف میں بھی لے آیا۔ اس کے نظام حکومت کے زیر و زبر ہو جانے کے بعد ان رقوم کی اس کے بیٹے فاسٹس سے وصول کرنے کی کوشش کی گئی جو بے سود ثابت ہوئی۔

کانسل اور پرو کانسل

(۹۲۰) اب ہم ان اہم تغیرات کا ذکر کریں گے جو باضابطہ حکام کے تقرر میں سولا نے کیے۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہم ان کا ذکر نظام حکومت کے ان اہم سر رشتوں کے سلسلے میں کریں جن سے ان کا تعلق تھا۔ اولاً اس شہنشاہی جمہوریہ کے انتظامات

---

[1] سسرو دوم ان ویریس سوم ۸۱، ۸۲، جو سنہ ۷۰ ق م میں لکھا گیا۔

[2] لینگ تاریخ روما سوم ۱۶۲۔

[3] سنہ ۸۶ ق م دیکھو فقرہ ۸۷۳ ما سبق۔

باب ۱۴

میں ایک نقص یہ تھا کہ حکام مقیم روما اور صوبہ جات کے صوبہ داروں کی خدمات میں باضابطہ تعلق نہیں قائم کیا گیا تھا۔ مثلاً پریٹر یا توبیرونجات کے صوبوں پر حکمرانی کرتے یا روما میں کسی سررشتہ میں کام کرتے۔ ممالک غیر سے اگر جنگ چھڑ جاتی مثلاً جگر تھا یا سمبری، یا متھراڈائیس سے تو ایک کانسل سپہ سالار بنا کر روانہ کیا جاتا۔ سپہ سالاروں کی میعاد مقررہ میں اکثر توسیع کی ضرورت لاحق ہوتی جس کی وجہ سے خدمت پروکانسلی روما کے نظام حکومت کی ایک معمولی خدمت ہوگئی تھی حالانکہ اس کے قیام سے یہ منشا نہ تھا۔ بالمختصر کسی خاص وقت کسی صوبے کے حاکم کا کانسل یا پروکانسل ہونا محض ایک امر اتفاقی تھا۔ پریٹروں کے لیے خود روما میں کافی کام تھا اور سولا ایسی تدابیر سوچ رہا تھا جن کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہوئی۔ اس لیے اس نے قصد کیا کہ موجودہ بے اصول طرز عمل سے جو دقتیں پیدا ہوتی ہیں ان کو رفع کردے اور اس میں ایسی اصلاح کرے جس سے یہ تمام مشکلات بہ آسانی رفع ہوجائیں۔ اس نے تسلیم کرلیا کہ حاکم صوبہ پروکانسل ہونا چاہیے یعنی کوئی شخص پہلے روما میں بہ حیثیت کانسل خدمات انجام دے اور اس کے بعد بہ حیثیت پروکانسل کسی صوبے کا حاکم ہوجائے۔ اس سے گویا مراد یہی تھی کہ علاوہ حکام مقیم روما کے صوبجات میں شہنشاہی خدمات کا ایک سلسلہ قائم ہوگیا جو ان سے بالاتر تھا۔ روما کی خدمات گویا صوبہ داریوں کے حصول کا زینہ ہوگئیں جو عروج کی آخری منزل قرار پائی۔ یہ تغیر نہایت اہم تھا کیونکہ اس کے ذریعے سے جمہوریہ کی شہنشاہی حیثیت کا اعتراف کیا گیا۔ مگر اس تدبیر کے ناگزیر نتیجے کا سولا کو احساس نہ ہوا ہوگا۔ یعنی صوبجات کی حکومت شہنشاہی ہوتی جاتی تھی اور روما کی خدمات انتظامات بلدیہ سے متعلق ہوتی جاتی تھیں۔

صوبجات کے انتظامات

(۱۳۱ ۹) اس وقت نو صوبوں کے انتظام کی ضرورت تھی یعنی (۱) سسلی (۲) سارڈینیا اور کرسیکا (۳) و (۴) ہر دو صوبہ جات ہسپانیہ (۵) مقدونیہ (۶) افریقہ (۷) ایشیا (۸) ناربونیز یا گال آنروے آلپس (۹) سلیشیا ان میں سولا نے (۱۰) گال این روے آلپس کا یقیناً اضافہ کیا کیونکہ اس نے روما کی مقدس حدود (پومیریم)[۱] میں اضافہ کیا اور حق رسما ان لوگوں کے لیے تھا

[۱] سینیکا ڈی بریوی ٹاٹی ویٹائی ۱۳۰ گیلیس سیز دہم ۱۴۔

جنھوں نے اہل روما کی اراضی (آگر رومانا) میں اضافہ کیا ہوا طالیہ خاص کی حدود کا آگے بڑھنا (یعنی ایسس سے روبی کن تک مشرقی ساحل پر اور غالباً[1] ماگرا سے وارس تک مغربی ساحل پر) سولا کا کام تھا۔ روبی کن ندی کے شمال میں جو قطعہ ملک تھا اس کا غالباً ایک علحدہ صوبہ اسی زمانے میں بنایا گیا[2]۔ اس صوبے کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اہلِ روما اور ان اشخاص کی جنھوں نے رومن تمدن اختیار کرلیا تھا تعداد بہت زیادہ تھی۔ سولا کی یہ تجویز تھی کہ پریٹروں کی تعداد بجائے ۶ کے ۸ کردیجائے[3] یعنی بشمول دونوں کانسلوں کے ہر سال دس با اقتدار حکام کا تقرر ہوتا۔ یہ دسوں حکام اپنے عہدے کا سال روما میں عاملانہ یا عدالتی کاموں میں صرف کرتے اور اس کے بعد ان کے اقتدار میں توسیع ہوتی اور بطور پرو کانسل یا پرو پریٹر وہ صوبجات کی دس صوبہ داریوں پر فائز ہوتے۔ سینیٹ کو اس امر کے تصفیے کا اختیار تھا کہ سال مابعد میں کون صوبے پرو کانسلوں کے تحت میں ہوں گے اور کون پرو پریٹروں کے اور اس کے بعد ان حکام کو اختیار ہوتا کہ صوبوں کو قرعہ اندازی یا گفت وشنید سے آپس میں تقسیم کرلیں۔ حکام کی آمد و رفت سے جو مشکلات پیدا ہوتی تھیں ان کے رفع کرنے کے لیے متعدد دفعات کا اضافہ ہوا تھا۔ مثلاً سبکدوش ہونے والے صوبہ دار کا فرض تھا کہ اپنے جانشین کے آنے تک صوبے میں مقیم رہے اور اس کے آنیکے بعد روانہ ہو مگر تہیۂ سفر کے لیے ۳۰ روز کی مدت دی جاتی تھی۔ اس کا اقتدار بھی اس وقت تک زائل نہ ہوتا تھا جب تک کہ وہ روما میں داخل نہ ہو مگر اس کی غایت یہ تھی کہ جشن فتح میں کوئی دقت نہ ہو کیونکہ اپنے جانشین کو صوبے کا جائزہ دیدینے کے بعد کوئی مقام ایسا باقی نہ رہتا جہاں وہ اپنا اقتدار عمل میں لاسکتا۔ صوبہ داروں کے حواشیوں کی درازدستی یا خود صوبہ داروں کو قیمتی تحائف دینے سے اہل صوبہ جات کو محفوظ

۱؎ یہ مشکوک ہے دیکھو فقرہ ۱۲۱۷۔

۲؎ یہ مامسین کا خیال کیا ہے جس سے میں متفق ہوں۔ دیکھو اس کی تاریخ سوم ۳۸۷ اور مارکوارٹ یکم ۲۱۸ - ۲۱۹۔

۳؎ مارکوارٹ اسٹائٹس درولٹنگ یکم ۵۲۳ - ۵۲۴۔

باب ۴۷

۲۰ کوسیٹروں کے تقرر کا رواج قائم کیا جس سے اس کی حکمت عملی کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ اس قانون کی رو سے نہ صرف ان ماتحت حکام کی تعداد میں اضافہ ہو گیا بلکہ انھیں سینٹ کی رکنیت کا استحقاق بھی عطا کیا گیا۔ اس قانون کا متقدمین کی تحریرات میں کہیں صریحی ذکر نہیں ہے مگر سینٹ میں ایسے اشخاص کے وجود سے جنھیں سنسروں نے مقرر نہیں کرایا تھا بلکہ جو کوسیٹر رہ چکے تھے یہ امر پایۂ قیاس کو پہنچتا ہے کہ سولا نے سینٹ میں ۳۰۰ اشخاص کا اضافہ کر کے اس کی مجموعی تعداد کو مکمل کر دیا تھا اور ہر سال ۲۰ جدید ارکین کے شمول سے اس کی تعداد کے ہمیشہ مکمل رہنے کا اس نے انتظام کر دیا۔ اس مستقل انتظام سے سینٹ کے متعلق سنسروں کا کوئی فریضہ باقی نہ رہا معلوم یہ ہوتا ہے کہ سولا خدمت سنسری کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ اس خدمت سے سلطنت کے ٹھیکوں کا انتظام بھی سپرد تھا مگر سنہ ۸۰ ق م میں سنسروں کے اس کام کو کانسلوں نے انجام دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس طرز عمل کے پانچ سال کی مدت (سنہ ۷۰ ق م) تک جاری رہنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ امر قصداً عمل میں لایا گیا تھا اور سولا کی حکمت عملی کا نتیجہ تھا۔ متعدد وجوہ ایسے ہیں جن کے سبب سے سولا کا اس خدمت کو ناپسند کرنا ممکن ہے۔ مثلاً جس کام کی تکمیل کے لیے وہ اس قدر محنت شاقہ اٹھا رہا تھا اسے کوئی متلون مزاج سنسر چشم زدن میں برباد کر سکتا تھا یا اسی خدمت کے ذریعے سے کسی جمہوری تحریک کے سلسلے میں سینٹ کی ہیئت ترکیبی میں بڑے بڑے تغیرات ہو سکتے تھے۔ زمانۂ گذشتہ میں انقلاب پسند سنسر ہوتے تھے اور زمانۂ آئندہ میں بھی ہو سکتے تھے اس لیے سولا نے سینٹ کی خالی جائدادوں کے پر کرنے اور ٹھیکوں کے دینے کے لیے دوسرے انتظامات کر دیے۔ ایک ہا شہریوں کا رجسٹر مرتب کرنا جو سنسروں کے متعلق تھا۔ ہمیں اس امر کا متعلق علم نہیں کہ اس نے اس کام کے لیے کوئی دوسرا انتظام کیا یا اس پر بالکل توجہ نہیں کی البتہ ہمارا

۵۱ مامسین اسٹائس ریخت سوم ۸۶۳ لینگ دوم ۱۸۳-۳-۲ ۴ ۳۔
۵۲ سسرو دوم ان ویریس یکم ۱۳۰ سوم ۱۸
۵۳ مامسین اسٹائس ریخت دوم ۳۲۵۔

باب ۳

رکھنے کے لیے بھی دفعات تھے۔ قواعد بابعد میں اصلاح ملحوظ تھی اور یہ عرصے تک اصولاً قائم رہے۔ جانشینی کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ فوجی انتظامات پر مبنی ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ اصلاح کا اصل اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ جات کی پروکانسلی یا پروپریٹری خدمات کانسلی و پریٹری کی توسیع ہیں اور اگر دونوں میں وقفہ پڑ جائے تو صوبجات کی خدمات روما کی خدمت سے بالکل علحدہ ہو جائیں گی اور ۳۰ سال کے بعد یہی نتیجہ ہوا۔ اس کے علاوہ دنیا کی نیرنگیوں کے سبب سے جانشینی کا سلسلہ بھی ٹھیک تدابیر مذکورۂ بالا کے موافق نہیں ہو سکتا تھا۔ لڑائیوں کے سبب سے ایسی تدابیر بھی الٹ پلٹ ہو جاتی ہیں جن پر بہت غور و خوض ہوا ہو اور زمانۂ قدیم کی طرح جب کہ لڑائیاں مضافات روما میں ہوا کرتی تھیں اس زمانے میں سپہ سالاروں کا سال بسال تبادلہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ صوبوں کی تعداد میں اضافہ ہونے سے صوبے داروں میں بھی اضافے کی ضرورت ہوتی۔ اس لیے یا تو حکام مقیم روما کی تعداد میں بلا لحاظ مقامی ضروریات کے اضافہ کیا جاتا یا صوبہ داروں کا تقرر تدابیر حالیہ (یعنی حکام مقیم روما کا ایک سال کے بعد صوبہ دار ہو جانا) کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے ہوتا۔ بالمختصر ضرورت یہ تھی کہ سولا کا قانون انتظام صوبجات پر مثل دوسری اہم اصلاحی تجاویز کے بہ مناسبت حالات عمل کیا جاتا اور آئندہ اس میں اصلاح و ترمیم ہوتی۔ اس قانون پر عمل کرنے کے لیے ایک ایسی مرکزی حکومت کی ضرورت تھی جو اعلیٰ ترین ہو، جس کی ذاتی مفاد پر نظر نہ ہو اور جس کو صرف سلطنت کی بہتری ملحوظ ہو۔ سولا کو اس قسم کی حکومت قائم کرنے کا موقع نہ تھا اور اس نے اپنی زیرکی سے جو نظام ایجاد کیا تھا وہ جمہوریہ کے انحطاط کو روک نہ سکا۔[1]

خدمات کوسیٹری و سینیٹری

(۹۲۲) سولا نے ایک دوسرے قانون[2] کے ذریعے سے سالانہ

---

[1] مارکوارٹ کم ۲ ۵۲۲-۲۳ ۵ اور فقرات ۱۱۷۸ و ۱۱۸۵۔

[2] اس قانون کا ایک جزو کانسے کی تختی پر اب بھی نیپلز میں موجود ہے۔ برنس صفحہ ۸۶ وروڈس ورتھ ۲۶۰۔

باب ۲۴

خیال[1] ہے کہ وہ جدید شہریوں کا قبائل اور سنتوریوں میں داخل ہونا ناپسند کرتا تھا اور
اس میں جس قدر رکاوٹیں پیدا ہو سکیں ان کو اپنی رائے میں نفع مند خیال کرتا تھا۔ سنہ ۸۶
میں جن سنسروں کو فرنق میرین نے مقرر کیا تھا اس کے بعد سنہ تک ان عہدہ داروں
کا تقرر نہیں ہوا اور اس خدمت کا تازہ کرنا بھی سولا کے قائم کردہ دستور کی تخریب
کی ایک نشانی تھی[2]۔ سولا خدمات بڑی ہوئی یا سنسری کو تخفیف میں نہ لایا بلکہ مقدم الذکر
کے اقتدارات کو اس نے سلب کر لیا اور دوسرے سے کوئی خدمت متعلق نہ رکھی۔ کوئسٹروں
کے اضافے سے بھی غالباً سہولت ہو گئی ہو گی کیونکہ جمہوریہ کے زمانے میں عام رجحان
یہ تھا کہ عاجلانہ انصرام کار کے لیے جس قدر عہدہ داروں کی ضرورت تھی اس سے
تعداد موجودہ ہمیشہ کم رہا کرتی۔ سولا کی حکمت عملی سے تین نتائج وقت واحد میں مرتب
ہوئے یعنی ماتحت حکام کی ایک کافی تعداد کا مہیا ہو جانا، سینٹ کی خالی شدہ
جائدادوں کے پُر کرنے کا ایک مستقل طریقہ قائم ہو جانا اور خدمت سنسری کا موقوف
ہو جانا مگر سنسری کے متعلق سولا کی کامیابی دیرپا ثابت نہ ہوئی۔

عدالتوں کی اصلاح

(۹۲۳) اب ہم سولا کے عظیم ترین کارنامے کا ذکر کریں گے جو اس کے
کارہائے نمایاں میں سب سے زیادہ دیرپا ثابت ہوا یعنی عدالتوں کی تنظیم جدید
اور اصلاح جس کی وجہ سے ایک معین ضابطہ فوجداری قائم ہو گیا اور جو حقیقی
قانون فوجداری کے وجود میں آنے کا باعث ہوا۔ اس مضمون کو اس موقع پر نہایت
اختصار کے ساتھ بیان کریں گے اور غلط فہمی کے رفع کرنے کے لیے اولاً الفاظ
تلافی و سزا کے حقیقی مفہوم کو مفصل بیان کریں گے۔ تلافی سے مقصود یہ ہے کہ شخص
ضرر رسیدہ کے نقصان کی تلافی کی جائے سزا وہ فعل ہے جو قوم اپنی حفاظت کے لیے
کرتی ہے۔ انتقام کا شائبہ دونوں میں موجود ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ خاطی آئندہ[3]
ضرر رسانی سے باز آئے کیونکہ تلافی میں زمانہ ابتدائی میں علاوہ ادائی رقم یا اشیا کے انتقام کا

[1] کین بنڈیس جینوس تین کریک صفحات ۳۲۸-۳۲۹۔
[2] مسٹر ڈیونیا ٹیوان کالی کیلیم ۸۔
[3] دیکھو احکام دوازدہ (ہشتم ۲) اور ورڈز ورتھ کا شبہ۔

شامل ہونا بھی ممکن ہے یعنی اگر زید بکر کی ٹانگ توڑ دے۔ تو بکر کو بھی روا تھا اور قانوناً حق تھا کہ زید کی ٹانگ توڑ دے۔ سماعت مقدمہ میں کسی حاکم کی شرکت خواہ معاوضہ یا سزا زیر بحث ہو تو قوم کے متمدن ہونے کی نشانی ہے۔ مگر دونوں صورتوں میں ضابطۂ روما کے مطابق اس کے فرائض جدا گانہ ہیں۔ زید اگر بکر کے خلاف کوئی دعویٰ پیش کرے تو حاکم یا تو اُس دعوے کی سماعت اور تصفیے کا مجاز ہوتا یا امور تنقیحی قائم کر کے عدالت جوری میں تصفیے کے لیے پیش کر دیتا جس کا فیصلہ قطعی ہوتا۔ یہ طرز عمل روما میں ابتدا ہی میں قائم ہوگیا تھا۔ لیکن اگر کسی شخص سے ایسا فعل سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں حاکم سماعت کنندہ کی رائے میں اس کو سزا ملنی چاہیے تو وہ اس سزا کا تعین کر کے سزا دلانے کی کارروائی کرتا مگر مدعی علیہ کو یہ حق حاصل تھا کہ مجلس عامہ میں مرافعہ کرے۔ اس طرز عمل سے حاکم کا اس خاص معاملے میں سلطنت کا نمائندہ ہونے سے انکار لازم آتا ہے۔ طرز کارروائی خواہ کچھ ہی ہو مگر مجلس عامہ کا طرز عمل عدالتی فیصلوں اور وضع قوانین میں یکساں تھا۔ یہ مجلس صرف اثبات یا نفی میں رائے دیتی اور امور فیصلہ طلب صرف یہ تھے کہ حاکم نے کیا کارروائی کی اور مدعی علیہ کی جواب دہی کیا ہے۔ معاوضے کے دعاوی میں حاکم صرف تنقیحات قانونی زیر بحث کا تعین قطعی کر دیتا اور جوری کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہوتا کہ شہادت پیش کردہ کے لحاظ سے یہ تنقیحات مدعی کے موافق ہیں یا مدعی علیہ کے۔ سزا کے مقدمات میں مجلس عامہ کو مدعی علیہ کے جرم کی نوعیت اور اس سے زیادہ جرم مذکور کے اس سے سرزد ہونے کے لحاظ سے فیصلہ کرنا ہوتا۔ مگر اس نوبت پر پہنچکر متعدد اخلاقی اثرات اپنا رنگ دکھاتے۔ فرض کرو کہ مدعی علیہ پر الزام ثابت ہے اور حاکم نے جو سزا تجویز کی ہے اس جرم کے لحاظ سے سخت نہیں ہے جو اس سے سرزد ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ قوم اس کو رحم مصالح ملکی، گزشتہ خدمات کی شکر گزاری یا دوسری وجوہ سے بری کر دے۔ اس فیصلے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مجسٹریٹ نے جو سزا تجویز کی وہ نہایت سخت تھی مگر تاہم اس کا فیصلہ منسوخ ضرور ہو جاتا تھا۔ مجلس عامہ میں سماعت مقدمات کا طریقہ بھدا بے ہنگم ضرور تھا مگر اخلاقی اثرات کا لحاظ کرنے سے قانون فوجداری کا اصل اصول اس میں موجود تھا؛

مستقل عدالتوں کا قیام

(۹۲۴) میں سنے کئی مرتبہ خاص عدالتی کمیشنوں

باب

(کوئسٹیونی ایکسٹرا آرڈینری)[1] کے تقرر کا ذکر کیا ہے روایات میں ان عدالتوں کا رواج
کی ابتدائی تاریخ میں بھی ذکر آیا۔ ان روایات کی صحت میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں
ہے کیونکہ اکثر مقدمات ایسے پیش ہوتے ہوں گے جن میں تحقیقات کے کارگر ہونے کے لیے
ضروری تھا کہ یہ مقدمات ایک مختصر جماعت کے سپرد ہوں جو عاجلانہ اور اگر ضرورت
ہو اخفاء کے ساتھ کارروائی کر سکے۔ یہ بھی اغلب ہے کہ ان عدالتوں کے فیصلوں
کا مرافعہ نہ ہو سکتا۔ ابتداءً ان عدالتوں کے ارکین کا تقرر سینیٹ کی سفارش پر مجلس عامہ
سے ہوتا مگر رفتہ رفتہ سینیٹ کو مثل دیگر امور کے ان تقررات میں بھی آزادی عمل
حاصل ہوگئی۔ یہ عدالت یا تو چند ارکین پر مشتمل ہوتی جن کے نام حکمنامۂ تقرر میں
درج ہوتے یا ایک یا ایک سے زیادہ حکام پر (مثلاً ایک یا دونوں کانسل) جو چند
قابل اشخاص کو بطور مشیر (کانسیلیم) اپنا شریک کر لیتے۔ بجائے ان ہنگامی عدالتوں
کے مستقل عدالتوں کا قیام روما میں صوبجات کے اثر سے ہوا۔ صوبہ دار دل
کے حرص و طمع کی وجہ سے جو لغاویں ہوتی تھیں ان کے فرو کرنے میں زر کثیر صرف
ہوتا تھا اس لیے ان کے استحصال بالجبر کو روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہم
بیان کر چکے ہیں[2] کہ صوبہ ہسپانیہ کے باشندوں کی شکایات کو دفع کرنے کی ۱۷۱ء
میں کوشش کی گئی تھی جو بے سود رہی مگر اس مقدمے میں دیوانی نالش کے ذریعے
سے معاوضہ حاصل کرنے کا دعویٰ تھا اور سزا کا مسئلہ درپیش نہ تھا۔ ہم یہ بھی بیان
کر چکے ہیں کہ یہ نقائص جاری رہے اور ۱۴۹ء میں ایپی ٹنڈ سے کے مقدمات
کے تصفیے کے لیے ایک مستقل کمیشن مقرر کیا گیا۔ اس عدالت میں بھی صرف معاوضے
کا دعویٰ ہوتا اور یہ عدالت دراصل ایک عدالت دیوانی تھی جس میں ایسے مقدمات
پیش ہوتے جن کا تعلق صوبجات مفتوحہ سے تھا۔ مگر ضابطے میں جو تغیر ہوا نہایت
اہم تھا۔ یہ عدالت دراصل ایک جوری تھی جس کا صدر ایک پریٹر ہوتا جو انھیں
کے ساتھ اجلاس کرتا اور ان کے تصفیے کا اعلان کرتا لیکن یہ فیصلہ رائے دینے والی

[1] گرینج کی کتاب "سسرو کے زمانے کا ضابطۂ قانونی" میں اس مضمون پر مفصل بحث ہے۔

[2] دیکھو فقرات ۱۴، ۵، ۵، ۵، ۹، ۳، ۳ مافوق۔

باب ۴۷

جوری کا فیصلہ ہوتا نہ کہ حاکم کا اپنے مشیروں کی رائے پر اور اس فیصلے کا مرافعہ بھی نہ ہوسکتا تھا۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد مجلس عامہ دخل دہانی کے حق سے دست کش ہوگئی۔ یہ امر بھی واضح نہیں ہے کہ اس زمانے میں مجلس عامہ کو دخل دہانی کا حق تھا بھی یا نہیں کیونکہ ابھی تک سزا کا مسئلہ درپیش نہ تھا اور معمولی عدالتہائے دیوانی[1] کے فیصلوں کا مرافعہ نہ ہوسکتا تھا۔ سماعت مقدمہ کی ابتدائی کارروائی میں پریٹر کے خلاف میں اسکے کسی ہم رتبہ یا اعلیٰ حاکم سے دخل دہانی (انٹرکیسو) کی درخواست کی جاسکتی تھی مگر اس موقع پر یہ زیادہ قابل لحاظ نہیں۔ قانون ایکیلیا ریپی ٹنڈارم (۱۲۲ ق م) کے نفاذ سے ضابطۂ مروجہ میں بیّن اصلاح ہوئی جس کے ذریعے سے قدیم ضابطے سے بعض امور خارج کردیئے گئے، ملزم سے جو رقم وصول کی جاتی تھی اس رقم کی المضاعف کردی گئی جو اس نے ناجائز طریقے پر وصول کی تھی اور افسر خزانہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ رقم واجب الادا کی ادائی کے لیئے ضمانت داخل کرائے۔ یہی افسر اس امر کا بھی ذمہ دار تھا کہ مدعیوں کو رقم معاوضہ دلوائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب صرف معاوضے کا مسئلہ نہ تھا۔ اصل رقم کا المضاعف ادا کرنے سے سزا کا بھی شائبہ موجود ہوگیا ہے اور سلطنت خود اب رقم کو وصول کرنے لگی ہے۔ ۱۱۱ء کے قانون سرویلیا سے اس ضابطے میں مزید تغیرات ہوئے جس کی رو سے نہ صرف صوبہ دار کے خلاف کارروائی ہوسکتی تھی بلکہ ان اشخاص کے خلاف بھی جنکے قبضے میں رشوت کی رقم کا کوئی حصہ ہونا ثابت ہو۔ سولا نے جب اپنی عظیم الشان اصلاحات کا سلسلہ شروع کیا تو یہی قانون نافذ تھا۔

جرائم اور سزا

(۹۲۵) استحصال بالجبر کے انسداد کے لیئے جو قوانین نافذ کیئے گئے تھے اور جن سے باشندگان صوبجات کے حقوق کی حفاظت مقصود تھی ان میں بھی اب بجائے معاوضے کے سزا کا شائبہ پیدا ہوتا جاتا تھا یعنی اب بجائے مضرت یا حق تلفی زیادہ کے لوگوں میں جرائم کا تصور پیدا ہونے لگا تھا اور مدعی یا دعویدار کے پیروکار وجود میں آنے لگے تھے لیکن مستقل عدالتوں میں یہ ضروری نہ تھا کہ پیروکار خود حاکم ہو بلکہ اثبات جرم کے لیئے

---

[1] مام سین اسٹائس ریخت سوم ۳۵۳۔

باب ۱۲

ہر کوئی شہری عدالت میں آسکتا تھا جو کسی خاص وجہ سے ممنوع نہ ہو مجلس عامہ میں زمانہ قدیم میں جو مقدمات ہوتے تھے۔ ان کے طرز کارروائی سے یہ طریقہ بالکل جدا گانہ ہے۔ چونکہ پہلی مستقل عدالت مفتوح اقوام کی حفاظت کے لیئے قائم کی گئی تھی جو کسی رومن مربی کے ذریعے سے اپنا استغاثہ پیش کرنے پر مجبور تھے اس لیئے یہ طریقہ رائج ہو گیا ہو گا اور پیروکاری کا اختیار دوسروں کو بھی دیا گیا ہو گا۔ لیکن یہ طرز عمل اس زمانے یعنی ۱۴۹ تا ۱۳۸ ق م کی جمہوری تحریکوں کے بالکل ہم آہنگ ہے اور ایسی مستقل عدالتوں کے قیام سے جن کے ہر دو فریق رومن ہوں شہریوں کو پیروکاری کا حق دیا جانا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ علاوہ ان عدالتوں کے جو استحصال بالجبر کے مقدمات کی سماعت کے لیئے قائم کی گئی تھیں دوسری مستقل عدالتوں کے وجود کی شہادت ناکافی ہے۔ ۱۴۲ ق م میں ایک عدالت کے وجود کا پتہ چلتا ہے جو فوجداری مقدمات[۱] کی سماعت کرتی تھی مگر اس کے مستقل ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ ۱۱۶ کے کسی انتخاب[۲] میں میرلیس رشوت دہانی کے الزام میں ماخوذ ہوا تھا اور آرار کے مساوی ہونے سے بری ہو گیا مگر اس سے تشفی نہیں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکیرس[۳] نے غداری کے مقدمات کی سماعت اور سزا کا انتظام کیا تھا مگر اس سے بھی کسی مستقل عدالت کے قیام کا ثبوت نہیں ملتا۔ اگر کوئی صحیح نتیجہ مستنبط ہو سکتا ہے تو یہ ہے کہ بجائے ضرر یا حق تلفی کے اہل روما میں جرائم مستلزم سزا کا تصور پیدا ہو چلا تھا اور یہ امور ایسے تھے جن پر سلطنت خود متوجہ ہوا اور جوریوں کے ذریعے سے ان کا انصرام کرائے۔ بہرصورت یہ اغلب ہے گو یقین نہیں کہ سولا کی اصلاحات کے قبل استحصال بالجبر کی عدالت کے علاوہ دوسری مستقل عدالت یا عدالتیں بھی تھیں[۴]۔

---

[۱] سسرو ڈی فینی بس دوم ۵۴۔

[۲] پلوٹارک میریس ۵۔ فقرہ ۳ و ۵ و ۷ مافوق۔

[۳] دیکھو فقرہ ۵۱۸ مافوق۔

[۴] مامسین اسٹرافرخیٹ صفحات ۲۰۷ و ۶۱۵ میں کہتا ہے کہ مقدمات قتل کے لیئے ایک مستقل عدالت ۱۴۲ میں قائم ہو گئی تھی۔

۴۷ ب
ترتیب قوانین

(۹۲۶) سولا نے قوانین فوجداری کا کوئی مکمل ضابطہ نافذ نہیں کیا بلکہ متعدد قوانین "کار نیلی" جاری کیے جن میں سے ہر ایک کے ذریعے سے ایک مستقل عدالت چند مخصوص جرائم کی سماعت کے لیے قائم کی گئی اور جن اشخاص پر جرم ثابت ہو جائے ان کے لیے سزائیں معین ہوئیں۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عدالتیں سات بعد اور اور انھیں کو بلحاظ سہولت مختلف جرائم کی سماعت کا اختیار دیا گیا تھا جس سے ایک مقصد تو یہ رہا ہوگا کہ کسی ایک عدالت پر کام کا بار زیادہ نہ پڑے مگر بظاہر یہ بھی کوشش کی گئی تھی کہ ایک ہی قسم کے جرائم ایک ہی عدالت سے متعلق کیے جائیں۔ جرائم کی تقسیم اور مسودات کے تیار کرنے میں سولا نے جو خود بھی اس کام میں ماہر تھا روما کے مشہور مقننین سے ضرور مدد لی ہوگی۔ مسٹر وڈ[1] اور الپین نے قوانین مذکور میں سے ایک کے چند فقرے نقل کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جرم کی تعریف اس عملی طریقے سے کی گئی تھی جو روما میں رائج تھا مثلاً جس شخص نے ایسا کیا ہے یا آئندہ کرے وغیرہ۔ اس طریقے پر کبھی جرائم کی عملی تعریفات کو ایک ہی قانون میں شامل کرنا ممکن تھا اور مقصود یہ تھا کہ اس امر کی توضیح کر دی جائے کہ کون کون جرائم کس عدالت سے متعلق ہیں نہ یہ کہ ہر جرم کی جامع و مانع تعریف بیان کی جائے۔ یہ امر بھی ممکن تھا کہ ایک ہی جرم متعدد پہلوؤں سے دیکھا جائے اور بظاہر ایک سے زیادہ قوانین کی رو سے قابل مواخذہ ہو۔ امور سیاسی کے متعلق جو قوانین تھے ان میں اس اشتباہ کا پیدا ہونا بہت ممکن تھا۔ مثلاً ایپی ٹنڈے (استحصال بالجبر) اور پیکولاٹس (خیانت) یا دس (سلطنت کے خلاف ہتھیار اٹھانا) اور میجسٹاس (غداری) میں اس قدر قربت ہے کہ تصفیہ کرنے میں دقت ہوتی ہوگی کہ کس قانون کے تحت میں چالان کیا جائے۔ ایسے اشتباہات صرف قانون فوجداری کی ترقی سے رفع ہو سکتے تھے جو قوانین کارنیلی کے نفاذ سے ممکن ہو گئی تھی۔ زمانۂ حال کے لیے صرف اس قدر کافی تھا کہ پیروکار کو اس قانون کا نام ظاہر کرنا ہوتا تھا جس رو سے وہ مقدمہ پیش کرتا تھا۔

[1] مسٹر وڈ پیرو کلو اینٹیو ۸۴۸۔۱۵۱ ڈائجسٹ ۸۴۸۔۸ برنس صفحہ ۸۵۔

باب ۷
سولا کی عدالتیں

(۹۲۷) قوانین کارنیلی کی رو سے جو عدالتیں قائم ہوئیں حسب ذیل تھیں:

(۱) کوئیسٹیو ریپی ٹنڈ ارم (عدالت استحصال بالجبر) یہ قانون گلاکیا کے قانون سرویلیا سے ماخوذ تھا اور دونوں میں فرق بہت کم تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قانون کی رو سے جو رقم بطور تعزیر استحصال بالجبر کی سزا میں واپس لی جاتی بجائے اصل کے دگنے کے ڈھائی گنا کر دی گئی مگر یہ روایت مشتبہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس مقام پر اس کا ذکر آیا ہے اس میں لفاظی زیادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ روایت بھی مشتبہ ہے کہ ملزمین کو قانون کی حفاظت سے خارج کرا دیا گیا سسرو ان دونوں روایات کا راوی ہے اور اگر اس کے بیان کو صحیح خیال کیا جائے تو دونوں روایتیں قابل تسلیم ہیں اور یہ اغلب بھی ہے کیونکہ یہ کہیں مذکور نہیں ہے کہ سزا یابی سے کوئی شخص خدمات قومی سے ممنوع نہیں[۱] قرار دیا جاتا تھا جسے اصطلاحاً ان فیمیا (ذلت) کہتے تھے۔

(۲) عدالت خیانت (کوئیسٹیو پیکیولاٹس) سلطنت کی املاک یا رقوم کی خیانت کا عرصے سے جرائم میں شمار تھا۔ مگر اس قسم کے مقدمات کے لیے ایک مستقل عدالت کا وجود بوجہ عدم شہادت تسلیم نہیں کیا جا سکتا[۲] قوم میں[۳] اس عدالت کا ذکر آیا ہے جس کا قیام سولا سے منسوب کیا جا سکتا ہے اس جرم کی اقل سزا غالباً یہ رہی ہوگی کہ ملزم اس رقم کی بھرپائی کر دے۔ جو وہ اپنے تصرف میں لایا ہے مگر اس امر کو تسلیم کر لینا ذرا دشوار ہے کہ جن اشخاص کو یہ سزا ملتی تھی وہ ان فمیا (ذلت) کے مستوجب تھے یا نہیں۔

استحصال بالجبر کے مقدمات کی طرح ان مقدمات میں بھی اثبات جرم کے بعد تشخیص جرمانہ کی کارروائی اسی جوری کے سامنے ہوتی جو بقول گرینج اکثر اوقات

---

[۱] مام سین کا خیال ہے کہ یہ سزا بھی قانون سرویلیا میں شامل تھی مگر کسی مورخ کا حوالہ نہیں دیتا۔

[۲] سسرو پرو کلوانیئو ۱۴۷ - دوم ان ویریس سوم ۸۳۔

سزا کو کم کر دیا کرتی تھی؛

(۳) کوئسٹیو میجسٹاس (عدالت غداری) غداری کے وسیع تصور پر اس سے قبل بحث ہو چکی ہے[1] سولا نے اس جرم کی تعریف کی وسعت کو غالباً کم نہ کیا ہوگا بلکہ زیادہ جامع کر دیا ہوگا۔ ہر سیاسی فعل جس پر نکتہ چینی ہو سکتی ہو اس الزام کے ضمن میں آ سکتا تھا اور یقیناً اس کی سزا یہ تھی کہ ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جائے جسے اصطلاحاً آگ اور پانی کا بند کر دیا جانا کہتے تھے؛

(۴) کوئسٹیو امبیٹو (عہدوں کے لیے ناجائز کوششوں کے انسداد کی عدالت) ہم ان مختلف مساعی کا ذکر کر چکے ہیں جو اس قسم کی ناجائز کوششوں کے انسداد کے لیے کی گئی تھیں اور جمہوریہ کے آخری زمانے میں یہ ناجائز کوششیں آراء کی خرید و فروخت اور رائے دہندوں کی دعوتوں تک محدود تھیں جن پر رشوت دہانی کا لفظ حاوی ہو سکتا ہے۔ مگر اس قسم کی عدالت کا قیام سولا کی طرف خفیف شہادت پر منسوب کیا جاتا ہے۔ رشوت دہانی کے متعلق قانون کارنیلی کا صرف ایک[2] جگہ ذکر آیا ہے اور اگر یہ قانون سولا ہی کا ہے اور کسی دوسرے کارنیلیس کا نہیں ہے تو اس کی رو سے سزا صرف یہ تھی کہ ملزم دس سال کے لئے خدمات سے ممنوع کر دیا جائے؛

(۵) کوئسٹیو انٹر سکاریوس (عدالت انسداد قاتلاں) جو سولا کے قانون ڈی سکاری آن ایٹ ڈی فکس (قانون قاتلاں و زہر دہندگان) کی رو سے قائم ہوئی اس عدالت سے جرائم قتل زہر خورانی و آتش زنی متعلق تھے اور اگر کوئی رکن سینیٹ کسی عدالتی تحقیقات میں شہادت سنانے کا مرتکب ہو تو اسکے مقدمے کی سماعت بھی اسی عدالت میں ہوتی اس قانون کے تحت میں سزا انتہائی دی جاتی یعنی ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جاتا۔ سزائے موت صرف کسی عزیز قریبی کے قتل کے لیے[3] دی جاتی تھی؛

---

[1] دیکھو فقرات ۵/۸) ۸/۱۸، ۸/۲۳ ۸ اسبق۔ امیانس مارسیلی لنس شہنشاہ جولین کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے قوانین کارنیلی و میجسٹاس حوالہ دیتا ہے دیکھو ویگنر کا حاشیہ۔

[2] اس کا راوی اسکولیاسٹ ساکن بوبیو ہے جس کو اوریلی نے اونوماسٹیکن سوم ۲، ۱۴ میں نقل کیا ہے مام سین بھی اسٹرافریخٹ جلد سوم صفحہ ۸۶۷ میں اس کو سولا سے منسوب کرتا ہے۔

[3] گرینج ۵۰۵-۵۰۱ - مام سین اسٹرافریخٹ صفحہ ۶۱۵-

باب ۷

اس قانون کی رو سے نہ صرف فعل ظفر مانہ بلکہ نیت بھی قابل سزا تھی اور شرکار و معاونین بھی اصل ملزمین کے مساوی خیال کیے گئے تھے۔ یہ قانون کارنیلی قانون فوجداری کی بنا ہے اور مابعد کے قوانین کی بھی جو عہد شہنشاہی میں نافذ ہوئے جسٹینین کے مجموعۂ قوانین میں بھی اس قانون کا متعدد مقامات پر حوالہ دیا گیا ہے۔

(۶) کوئسٹیو ڈی فالسس (عدالت دغا) جس قانون[۵۱] کی رو سے یہ عدالت قائم ہوئی اس کو ٹیسٹامینٹاریا (ونو ماریا (متعلق بہ وصیت نامہ جات و زر نقد) کیا جاتا ہے جو مقدمات اس عدالت سے متعلق تھے ان میں جعل سازی، سکہ قلب بنانا اور دیگر اقسام کے فریب شامل تھے۔ سوا کے اس قانون میں بھی سزا غالباً[۵۲] یہی رہی ہوگی کہ ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جاتا۔ اگر سزا یہ نہیں تھی تو انتہائی ذلت (انفیمیا) سے کم نہ رہی ہوگی۔

(۷) کوئسٹیو انیجی یوری[۵۳] رُم (عدالت انسداد ضرر رسانی) اس کے حالات بہت کم معلوم ہیں اور غالباً حملہ و زد و کوب، ازالہ حیثیت عرفی، عزت ریزی وغیرہ کے مقدمات[۵۴] اس عدالت میں پیش ہوتے ہوں گے جن میں ایسی سزا کی ضرورت ہو جو رقمی معاوضے کے علاوہ ہو جو کسی عدالت دیوانی سے مل سکتا۔ سزا کی نوعیت کا بھی ہمیں علم نہیں۔

پریٹروں کے سررشتے

(۹۳۸) ان عدالتوں کی کارروائی کے تفصیلی حالات بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔ ان قوانین کے نفاذ کی اہمیت صرف یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے ایک باقاعدہ نظام قائم ہو گیا جس کو آئندہ چل کر تکمیل تک پہنچانا آسان تھا تکمیل کی تدبیر یہ ہو سکتی تھی کہ آیا جو جرائم منضبط نہیں ہوئے تھے ان کو موجودہ قوانین سے کسی کے تحت میں شامل کر دیا جاتا یا جدید قوانین کی رو سے مزید عدالتیں قائم کی جاتیں۔

---

۵۱ اسٹرافرینجٹ صفحہ ۶۲۹ –

۵۲ گیرینج صفحہ ۵۰۷ –

۵۳ انیجی یوریا کی تعریف کے لیے دیکھو فقرہ ۶۷۶ – مترجم

۵۴ ان جرائم کو دیلکٹا یعنی بلوے کے مماثل نہ خیال کرنا چاہیے۔ دیکھو مام سین صفحہ ۷۸۵ –

باب ۷

جوریوں کی ہیئت ترکیبی اور عدالتوں کی صدارت کے لیے جو انتظامات کیے گئے اُن سے سولا کے بناکردہ دستور میں اس نظام عدالتی کی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ آٹھ پریٹروں میں سے (۱) دو ہمیشہ دیوانی مقدمات کی سماعت کرتے اور باقی چھ عدالت ہائے جوری میں چھ مقدمات کی سماعت کر سکتے تھے۔ مگر ہر عدالت میں جو مقدمات دوران سال میں پیش ہوتے ان کی تعداد غیر معین تھی اس لیے مقدمات کے لیے زائد صدر نشینوں کی ضرورت تھی جن کی تعداد معین نہ ہوسکتی تھی اسی وجہ سے ایک مقدمے کا صدر کوئی پریٹر ہوتا اور دوسرے کوئی جوڈکیس کوسیٹیونس یعنی وہ حاکم عدالت جو کسی مقدمے کی صدارت کے لیے منتخب کیا گیا ہو۔ اہل جوری سینٹ کے ان اراکین سے منتخب کیے جاتے تھے جو غیر حاضر یا کسی خدمت پر مامور نہ تھے۔ ہر مقدمے کے لیے جوری کی تعداد مختلف ہوتی جس کا تعین غالباً خاص قواعد کی رو سے ہوتا۔ جوری کا انتخاب دو طرح سے ہوتا یعنی قرعہ ڈالا جاتا مگر اس کے ساتھ ہی فریقین کو اختیار تھا کہ اس طرح سے جن اہل جوری کا انتخاب ہو ان میں سے بعض کو تسلیم نہ کریں۔ جوری کا فیصلہ غلبہ آراء سے ہوتا اور سزایابی کے لیے پورے غلبہ آرا کی ضرورت تھی۔ رائے تین طریقوں سے دی جاتی یعنی اہل جوری کہتے کہ مدعی علیہ "مجرم ہے" یا مجرم نہیں ہے" یا مقدمہ ثابت نہیں ہے۔ رائے خفیہ طور پر دی جاتی۔ ہر ایک اہل جوری کو کاغذ کے پرچے دے دیے جاتے جن پر وہ اپنی رائے لکھ دیتے یہ امر قابل ذکر ہے کہ سولا نے کم از کم بعض مقدمات (۲) میں ملزمین کو اس امر پر اصرار کرنے کا اختیار دیا کہ آراء علانیہ ظاہر کی جائیں اور رائے دینے کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے اس کے بعد ہوتا۔ اس حق کی رو سے ایسے اشخاص جنھوں نے رائے دہندوں کو رشوت دی تھی۔ یہ معلوم ہو کر سکتے تھے ان کا روپیہ ٹھکانے لگا یا نہیں۔ مگر یہ طریقہ جلد متروک ہوگیا اور ۶۰ق م میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

---

(۱) پریٹر اربانس اور پریٹر پیرگرنس۔ اول الذکر شہریان روما کے مقدمات طے کرتا اور دوسرا ان مقدمات کو جو شہریاں روما اور غیر ملکیوں کے مابین ہوتے۔

(۲) سسرو پیرو کلوانیٹو ۵۵-۷۵-

باب دہم

(۹۲۹) جرم وس ہیلبکا (سلطنت کے خلاف ہتھیار اٹھانا) کا ذکر اس موقع پر نا گزیر ہے گو اس کے متعلق کوئی قانون سولا سے منسوب نہیں کیا گیا ہے۔ گزشتہ چالیس سال میں سیاسی مناقشات میں مختلف فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ استعمال کیئے تھے اور اب یہ ایک معمولی بات ہو رہی تھی۔ اس کے انسداد کے لیئے قانون پلاٹیا ڈی وی[1] سولا کے عہد کے بعد ہی نافذ ہوا مگر اسکے نفاذ کی صحیح تاریخ مشکوک ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ۸۹ ق م میں نافذ ہوا[2] یعنی جنگ اطالیہ کے دوران میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۸ ق م میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کا تعلق اس ابتری سے ہے جو سولا کے انتقال کے بعد پیدا ہوئی مگر اس مسئلے کا قابل اطمینان تصفیہ بھی سخت دشوار معلوم ہوتا ہے اور سولا کا اس پر نظر نہ ڈالنا مشتبہ ہے ممکن ہے کہ اس نے قانون غداری کا اضافہ اس کے لیئے بھی کافی و وافی خیال کیا ہو۔ قانون پلاٹیا کی رو سے پی سولا پر ۶۲ء میں اور پی سیسٹس پر اور ایم کائیلیس پر ۵۶ء میں مقدمات چلائے گئے تھے اور سسرو نے ان سب لوگوں کی طرف سے جوابدہی کی تھی۔ اگر یہ قانون درحقیقت ۷۸ء میں نافذ ہوا تو اس کو سولا کے قوانین کا ایک ضمیمہ خیال کرنا چاہئے۔ پلوٹارک بیان کرتا ہے کہ سولا نے زنا کے لیے بھی ایک قانون بلا لحاظ ذاتی افعال کے جاری کیا۔ اس کے قانون قتل میں ایک دفعہ تھی جس کی رو سے اگر کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرے تو اس کے شوہر کو اختیار تھا کہ اس مرد کو قتل کر دے اور اس کا یہ فعل جائز قرار دیا گیا تھا۔ مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ پلوٹارک کا منشاء اسی قانون سے ہے یا کسی علیحدہ قانون سے۔ اسراف کے انسداد کے لیئے بھی اس نے کوئی قانون وضع کیا تھا مگر اس سعی بے سود کا زیادہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جو اس کے ذاتی اخلاق

---

[1] دیکھو ریڈ دیباچہ سسرو پیرو سولا ۲۵۔۲۷ گرنیج صفحات ۴۲۴ و ۴۳۱۔ ادریلی اونوماسٹیکس سوم ۳۲۳۔۳۲۴۔۲۔

[2] تاریخ آخر الذکر زیادہ قابل وثوق ہے۔ مام سین اسٹرافریخٹ صفحہ ۶۵۴ میں کہتا ہے کہ کیٹلس (کانسل ۷۸ء) اس کا محرک تھا مگر بحیثیت پرو کانسل ۷۷ء میں اس کو پیش نہ کر سکتا تھا اسلیئے قانون اس ٹریبیون کے نام سے مشہور ہوا جس نے بجائے اسکے تحریک پیش کی دیکھو سسرو پرو کائیلیو ۷۔

باب ۴۷

مشرقی مشکلا
پامپے اور سو

وعادات کے بالکل خلاف تھی۔

(۹۳۰) سولا روما کے دستور کی تنظیم و ترمیم میں مصروف تھا مگر اس اثنا میں مشرق[1] میں جدید مشکلات پیدا ہو گئیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ۸۴ق م میں اس نے مورینا کو فمبریا کے دو لیجنوں کے ساتھ ساتھ ایشیا میں چھوڑ دیا تھا۔ غالباً اس افسر کو سولا نے پر خاش جوئی سے باز رہنے کی ہدایت کی ہو گی کیونکہ اس نے اطالیہ کے معاملات میں ہمہ تن متوجہ ہونے کے لیے متھراڈاٹیس سے صلح کر لی تھی مگر مورینا فتح و ظفر کے خواب دیکھ رہا تھا اور اس نے متھراڈاٹیس سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے اسباب پیدا کر لیے۔ متھراڈاٹیس نے ان ممالک میں جو بحیرۂ اسود کے شمال و مشرق میں تھے اپنا اقتدار دوبارہ قائم کر دیا تھا اور اس غرض سے اس نے عظیم الشان بیڑے تیار کر لیے تھے مورینا ان تیاریوں سے کھٹک گیا۔ اسی اثنار میں آرکیلاس جو متھراڈاٹیس کا معتمد علیہ وزیر تھا اپنے آقا کی نظروں سے گر کر فرار ہو گیا اور مورینا کے پاس جا کر پناہ لی۔ مورینا کو اس نے یہ مشورہ دیا کہ بلا کسی انتظار کے جنگ کا سلسلہ شروع کر دے۔ مورینا نے کاپاڈوشیا پر حملہ کر کے خوب لوٹ مار کی متھراڈاٹیس نے اس کا مقابلہ نہیں کیا بلکہ سولا اور سینٹ کی خدمت میں اپنے سفیر بھیجے اور اس بلا وجہ یورش کی شکایت کی۔ روما سے ایک کمشنر مورینا کے پاس اس حکم کے ساتھ بھیجا گیا کہ متھراڈاٹیس سے تعارض نہ کرے مگر اس نے اس حکم کی کچھ پروانہ کی اور کاپاڈوشیا میں عیاشی میں موسم سرما بسر کر کے ۸۲ق م کے موسم گرما میں پونٹس کے ملک پر حملہ کر دیا متھراڈاٹیس اب اس کے مقابلے پر پہنچ گیا اور اس کو سخت ہزیمت دی شکست خوردہ رومن فوج فریجیا میں سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد پہنچی اور متھراڈاٹیس کا اثر پھر قائم ہو گیا سولا اب ملک اطالیہ کا مالک تھا۔ اسے خود تو اپنے مشاغل سے فرصت نہیں تھی مگر وہ شہنشاہی کی ذمہ داریوں کو سمجھ سکتا تھا اور ان کا بوجھ اٹھا سکتا تھا۔ اس لیے اس نے ایک دوسرا کمشنر جسے پورے اقتدارات تھے روانہ کیا۔ مورینا نے احکام کی خلاف ورزی

---

[1] پلوٹارک سولا ۵ و ۲۳ گیلیئس دوم ۲۴ - ۱۱ ماکروبیئس سوم ۱۷ - ۲ لینگ تاریخ روما سوم ۱۶۶ - امانیئس مارکیلی نس ۱۶ - ۱۸۵ -

با ۷۶

مناسب نہ خیال کی اور روما کو واپس چلا آیا۔ متھراڈاٹیس سے صلح ہوگئی جس کی رو سے کاپاڈوشیا میں اس کی سرحدوں کو وسیع کر دیا گیا۔ مورینا نے بے حیائی سے جشن فتح منانے کی خواہش کی اور سولا نے مصروفیت اور بے پروائی کی وجہ سے اجازت دے دی۔ مورینا نے بھی یہ جشن ۸۱ ق م میں منایا یعنی جس سال میں کہ سولا نے اپنی فتوحات کا جشن منایا تھا۔ پامپے کی کارگزاری زیادہ قابل لحاظ تھی۔ اس نے صوبہ افریقہ پر بہت جلد قبضہ کر کے نومیڈیا میں ایک جدید بادشاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی فوج کو اپنے ساتھ لانے اور اہل نومیڈیا پر فتح حاصل کرنے کا جشن منانے کی درخواست کی پامپے طبقہ ایکوائٹ میں سے تھا اور اس کی عمر صرف ۲۶ سال کی تھی مگر نظائر سابقہ کے لحاظ سے جشن فتحمندی کے لیئے ضروری تھا کہ فاتح کم از کم پریٹر یا کانسل رہ چکا ہو۔ سولا نے اسی نظیر کو پیش کیا مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اور پامپے کے درمیان بے لطفی ہو اسلیئے وہ ایک چال چل گیا۔ ۸۰ ق م میں کانسل ہوتے ہی اس نے ایک باضابطہ تحریک پیش کی کہ پامپے کی درخواست بطور خاص منظور کی جائے مگر درپردہ اس نے ایک فرماں بردار ٹری بیوں کو اشارہ کر دیا کہ اس تحریک کے نفاذ کو روک دے۔ اس کے بعد اس نے نوجوان سپہ سالار کو حکم دیا کہ سوائے ایک لیجن کے اپنی تمام افواج کو منتشر کر دے اور اپنے جانشین کے پہنچنے تک یوٹیکا میں مقیم رہے۔ پامپے کو اس سے سخت رنج ہوا اور اس کے سپاہی بگڑ کھڑے ہوئے اور اندیشہ پیدا ہوگیا کہ بغاوت ہو جائے گی اور سولا کو بقول خود بڑھاپے میں لڑکوں سے لڑنا ہوگا۔ مگر پامپے معاملے کو اس قدر طول دینا نہ چاہتا تھا اور سولا بھی اپنی ضد سے باز آگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس خودپسند نڈر نوجوان نے سولا سے کہہ دیا کہ انسان طلوع ہونے والے آفتاب کی پرستش کرتے ہیں نہ کہ غروب ہونے والے کی۔ سولا نے اسکا صرف یہ جواب دیا کہ اچھا اسے جشن منانے دو۔" ایک زمانہ تھا کہ پامپے نے سولا کے حکم سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی مگر اس میں خودپسندی اس قدر تھی کہ اس نے سولا کی بھی پروانہ کی اور اپنی فتح کا جشن ۱۲ مارچ کو منایا مگر یہ فتح اہل نومیڈیا پر نہ تھی بلکہ سولا اور نظائر سابقہ پر تھی۔

روشکیس کا مقدمہ

(۱۳۰) ۸۱ ق م میں جب کہ سولا ڈکٹیٹر بھی تھا اور کانسل بھی بہمہ وجوہ سکون کا زمانہ تھا۔ صرف مغرب میں مطلع سیاسی پر ایک ذرا سا ابر تھا۔ سر ٹوریس

مغربی ہسپانیہ میں پہنچ گیا تھا اور اہل لوسی ٹانیا (پرتگال) نے اس کی سرکردگی میں بغاوت کردی تھی جس کا ذکر ہم آیندہ کریں گے۔ سولا کا شریک عہدہ میٹی لس اس بغاوت کو فرو کرنے کے لیئے روانہ کیا گیا۔ سولا اس زمانے میں مذہبی معاملات اور تعمیرات عامہ کی طرف زیادہ متوجہ تھا جس میں کیپی ٹول کے مندر کی ترمیم بھی شامل تھی۔ جدید عدالتوں میں سینٹ کی جوریوں کے ساتھ کام بھی شروع ہوگیا۔ عدالت مقدمات قتل میں پہلا مقدمہ جو پیش ہوا معاصرین کے لیئے نہایت دلچسپ تھا اور سسرو نے مدعا علیہم کی طرف سے جو تقریر کی وہ اب تک محفوظ ہے۔ قصہ یہ ہے کہ جنوبی امبریا کے شہر امیریا میں ایک مالدار اور باعزت شخص مسمے سیکسٹس روسکیس سولا کے شرکا میں سے تھا اور اس کی فوج میں بھی داخل تھا۔ شومی قسمت سے وہ روما اس زمانے میں آیا جب کہ وہاں قتل کا بازار گرم تھا۔ ایک روز شب کو اس نے اپنے ایک دوست کے یہاں کھانا کھایا مگر واپسی میں کسی نے راستے میں اسے قتل کردیا۔ سسرو کا بیان ہے کہ قاتل خاندان روسکس کے چند دیگر افراد تھے جو اس کے عزیز اور امیریا کے باشندے تھے۔ مقتول سے ان لوگوں سے عداوت تھی اور وہ اس کی جائداد کی تاک میں تھے۔ مگر جائداد کا وارث مقتول کا بیٹا ہوتا اسلیئے اس رکاوٹ کو بھی رفع کرنے کا انھوں نے قصد کیا اور سولا کے باقتدار آزاد شدہ غلام کرائی سوگونس سے امداد کے خواستگار ہوئے جس نے اس کے حسب خواہش مقتول روسکیس کا نام قابل قتل اشخاص کی فہرست میں داخل کرایا۔ ایسے اشخاص کی جائداد بھی ضبط کرلی جاتی تھی جب مقتول کی جائداد کا نیلام ہوا تو کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ کرائی سوگونس کے مقابلے میں قیمت بڑھائے نیلام اسی کے نام ختم ہوا اور سسرو کا بیان ہے کہ اس نے اصل قیمت کا $\frac{1}{۲۵۰}$ حصہ دیا۔ تینوں بدمعاشوں نے مال غنیمت آپس میں تقسیم کرلیا گو کرائی سوگونس کو بڑا حصہ ملا۔ دونوں روسکی بطور اس کے کارندوں کے امیریا گئے اور جائداد پر قبضہ کرکے مقتول کے بیٹے نوجوان سیکسٹس روسکیس کو اس کے آبائی گھر سے نکال دیا۔ امیریا کے سربرآوردہ اشخاص اس کارروائی سے گھبرا اٹھے اور بلدیہ کا ایک وفد سولا کی خدمت میں اس کی تلافی کی درخواست کرنے کے لیئے گیا جو اس وقت دولا ٹیرے کے محاصرے میں مصروف تھا مگر کرائی سوگونس کی چالوں سے ان کو شرف باریابی نہ ہوا لیکن جب خانہ جنگی کے بعد امن و امان کا زمانہ

آیا تو تینوں غاصبوں کو اندیشہ ہوا کہ کہیں مقتول کا بیٹا دادرسی کی کوشش نہ کرے اسلیئے
اس کا کام تمام کرنے کا انھوں نے قصد کر لیا۔ وہ غریب بھاگ کر روما چلا گیا اور ایک
نیک نہاد خاتون کے مکان میں پناہ لی جو اس کے باپ کی دوست تھی مگر یہاں اُس کا
رہنا غاصبوں کے لیے اور بھی خطرناک تھا۔ اس لیے اس کو تباہ کرنے کے لیے
انھوں نے اس پر اپنے باپ کے قتل کا الزام لگا دیا۔ انھیں خیال تھا کہ سینٹ کی جوری
جو سولا کی طرفدار تھیں ان کے موافق ہوں گی اور کوئی قابل وکیل کرائی سوگونس کے
خوف سے روسکیس کی طرف سے جوابدہی کرنے کی جرأت نہ کرے گا کیونکہ کرائی سوگونس
کا پشت پناہ اس کا آقا (سولا) تھا۔[1]

روسکیس کا مقدمہ

(۹۳۲) دور سابق کے قابل وکلا مثلاً کراسس اور انٹونیس
وغیرہ گزشتہ چند سال میں یا تو اپنی موت سے مر گئے تھے یا قتل ہو گئے تھے اور نہ
روما کا سربراوردہ وکیل اب کوئنٹس ہارٹینسیس تھا۔[2] آرپینم کے ایک نوجوان
وکیل مارکس ٹلیس سسرو نے حال ہی میں ایک دیوانی مقدمے میں اس کا مقابلہ
کرنے کی جرأت کی تھی اور اب روسکیس کا وکیل بنکر جس کی حمایت سے جملہ وکلا
پہلو تہی کرتے تھے ہارٹینسیس کی ہمسری کا دعویدار ہوا۔ اس مقدمے کی جوابدہی
میں سسرو نے اپنی انتہائی قابلیت صرف کردی۔ اپنی تقریر میں اس نے دو باتوں پر
بالخصوص زور دیا یعنی ایک تو اس نے سولا اور کرائی سوگونس کے افعال کو ایک
دوسرے سے جدا قرار دیا اور دوسرے اس نفرت کو منتقل کرنے کی کوشش کی جو
جملہ اہل روما اور خصوصاً اراکین سینٹ کو کرائی سوگونس سے تھی۔ ڈکٹیٹر (سولا)
کے متعلق سسرو نے بیان کیا کہ قتل عام اور دیگر مظالم کا اس کی ذات سے کوئی تعلق
نہ تھا بلکہ اس کے سفاک ماتحتوں کا جو اس کی نیک دلی سے نفع اٹھاتے تھے اور
جن کے افعال پر وہ ملک کے تمام اطراف و اکناف میں نگرانی نہ رکھ سکتا تھا۔ سولا
اس ہجو ملیح کو خوب سمجھتا تھا مگر سسرو کے قول کو رد بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ اگر رد کرتا تو

[1] سسرو دبر دلس ۷، ۱۳۔
[2] سسرو پرو کوئنکٹیو ۱ ـ ۲ ـ گیلیس پانزدہم ۲۸۔

اسے قبول کرنا پڑتا کہ مظالم مذکور کا بانی خود وہ ... اس زمانے میں اس کی عین خواہش تھی کہ انکار اور پریشانیوں سے نجات ملے اس لیے فرائی سوگوئس کی تذلیل کی اس کو زیادہ پروا نہ تھی بلکہ ممکن ہے کہ وہ خوش بھی ہوا ہو۔ سسرو نے اس کے خیالات کا صحیح اندازہ کر کے اس کے منظور نظر ملازم کو نہایت جرأت کے ساتھ مطعون کیا۔ خاندان روسکیس کے دونوں افراد کو اس نے اپنے عزیز کا قاتل قرار دیا اور اس سازش کے حالات بہ تفصیل بیان کیے گئے جس کی وجہ سے نوجوان روسکیس پر پدر کشی کا الزام لگایا گیا تھا۔ جوری سے اس نے التجا کی کہ میرے موکل کو صرف اس لیے سزا دینا سخت ناانصافی ہوگا کہ تینوں ملزمین اس جائداد سے متمتع ہوں جو انھوں نے ناجائز طریقے سے حاصل کی ہے۔ اگر یہی مقصد ہے تو کیا اسی لیے روما کے امرا نے اپنا خون بہا کے دوبارہ اقتدار حاصل کیا ہے؟ سسرو کو اس مقدمے میں کامیابی ہوئی اور نوجوان روسکیس بری ہو گیا مگر اس کے باپ کی جائداد کی واپسی کے لیے کوئی کارروائی کرنا لاحاصل تھا۔ اس مقدمے میں کامیاب ہونے سے سسرو کا سکہ بیٹھ گیا۔[1] زمانہ حال کے جو اشخاص اس دور کی تاریخ کا مطالعہ کریں ان کے لیے سسرو کی اس مشہور تقریر کا بغور پڑھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس سے اس زمانے کے حالات اور خیالات کا پتہ لگتا ہے۔ اس مقدمے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتہائے فوجداری میں شہادت کا بہت کم لحاظ رکھا جاتا تھا۔[2]

سولا کی علیحدگی اور موت

(۹۳ ءق م) ۸۰ھ شمسی کے اختتام پر سولا کی دوسری کانسلی کی میعاد بھی ختم ہو گئی اور دوبارہ منتخب ہونے سے اس نے انکار کر دیا۔ ۷۹ق م کے کانسلوں نے جیسے ہی اپنی خدمت کا جائزہ لیا اس نے ایک جلسۂ عام منعقد کرایا جس میں خدمت ڈکٹیٹری سے مستعفی ہونے کا[3] اس نے اعلان کیا اور اپنے نقیبوں کو بھی برخاست کر کے ایک معمولی شہری کی حیثیت سے اپنے مکان واپس گیا۔ راستے میں ایک مسخرے نے اس پر پھبتیاں بھی کہیں مگر اس نے مذاق میں ٹال دیا۔ واقعہ یہ تھا کہ اس نے بخیال خود اپنا کام ختم کر دیا تھا اور چونکہ

---

[1] سسرو بروٹس ۳۱۲ دوم ان ویریم پنجم ۔ ۲۷ - ۲۹ ۔
[2] اس کی وجہ یہ نہیں کہ شہادت کی اہمیت کا احساس نہ تھا (دیکھو سسرو ۔
[3] دیکھو گوٹلنگ سوم ۸ - ۳ - ۵ ۔

اب اسے کسی طرف سے خطرہ نہ تھا اس لیے اپنی زندگی کے باقی ایام عیش و عشرت میں بسر کرنا چاہتا تھا کیمپے نیا میں اس نے ایک علاقہ کیومائی اور پٹیولی کے قریب تھا جو اس نے اپنے آخری ایام بسر کرنے کے لیے منتخب کیا اور وہاں اپنے کمینے مصاحبین کے ساتھ چلا گیا مگر اس عیاشی میں بھی کچھ نہ کچھ کام وہ کرتا رہا بے اعتدالیوں کی وجہ سے اسے ایک نفرت انگیز عارضہ ہو گیا تھا جس کے باقاعدہ علاج کی ضرورت تھی اور اپنے انتقال سے دو روز قبل تک اپنی سوانح عمری لکھتا رہا۔ اس کا انجام بھی اس کے حالات زندگی کے ہم آہنگ تھا۔ قصبہ پٹیولی میں جو اس کے علاقے کے قریب تھا کچھ باہمی نزاعات تھیں۔ غالباً وہاں کے باشندوں نے سولا سے نزاعات مذکور کے فیصلے کی درخواست کی یا اس نے بطور خود اس کام کو اپنے سر لیا۔ اس واقعے سے سولا کی انتہائی خود اعتمادی کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ یہ واقعہ شہر کا ہے جیسا کہ روما میں رجعت پسندی کے خلاف تحریک پیدا ہو رہی تھی۔ اس سال کے کانسلوں میں سے ایک یعنی ایمیلیس لیپڈس نے یہ خدمت سولا کی مرضی کے خلاف ہر دلعزیز پامپے کی امداد سے حاصل کی تھی اور علانیہ سولا کے قائم کردہ دستور کے زیر و زبر کر دینے کا قصد کر رہا تھا اور اس کا شریک عہدہ لوٹیٹیس کیٹیلس بمشکل اس کو روکے ہوئے تھا۔ مگر سولا اپنی دھن سے کیا باز آنے والا تھا۔ اپنی موت سے دس روز قبل اس نے پٹیولی کے لیے ایک جدید دستور کا مسودہ تیار کیا۔ اسی اثنا میں اسے معلوم ہوا کہ وہاں کا حاکم اعلیٰ کیپٹول کے مندر کا چندہ دینے میں اس خیال سے لیت و لعل کر رہا ہے کہ اگر سولا مر جائے تو رقم کی ادائی سے بآسانی گریز ہو سکتا ہے۔ سولا نے فوراً اس شخص کو بلایا اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کا گلا گھونٹ دیں مگر فرط غضب سے اس کی ایک شریان ٹوٹ گئی اور دوسرے روز وہ مر گیا۔[2]

تجہیز و تکفین

(۹۳۴) سولا سلطنت روما کا بے تاج بادشاہ تھا اس لیے کچھ تعجب نہیں اگر اس کے شرکا نے اس کا جنازہ دھوم دھام سے نکالنے کی خواہش کی۔

---

[1] یہ سوانح عمری اس نے لیوکلس کے نام کے ساتھ معنون کی تھی دیکھو پلوٹارک لیوکلس ۱/۴۔

[2] ولیریس میکسی مس نہم ۳۔ ۸ پلوٹارک سولا ۳۷-۳۔

ایک جماعت نے جس کا سرغنہ لیپیڈس تھا اس تحریک کی مخالفت کی مگر پامپی اس بارے میں اس سے متفق نہ ہوا کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ سولا کے شرکا کی جماعت زبردست ہے اور اپنا رسوخ جتانے کے لیے سولا کے سپاہیوں سے بھی جو تعلق اسے تھا اس کا اظہار کیا۔ جنازہ جس دھوم سے نکلا اس کے تفصیلی حالات موجود ہیں۔ سولا کے نبرد آزما سپاہی جوق جوق جنازے میں شریک ہونے کے لیے پہنچ گئے اور ان کی وجہ سے مرکزومہ کو اظہار غم کرنا پڑا۔ سولا کی لاش ایک نہیتی چیتے پر مریخ کے میدان میں جلائی گئی۔ اس واقعے کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوئی ہیں۔ سولا کے قبیلۂ کارنیلی میں ہمیشہ لاشیں دفن کی جاتی تھیں اس لیے اس کے جلائے جانے کے متعلق معاصرین اور مصنفین مابعد نے بہت سے قیاسات پیش کیے ہیں جن سے کوئی معقول نتیجہ نکالنا بے سود ہے[1]۔ اس کے وصیت نامے سے اس کی مردم شناسی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس وصیت میں پامپی کا کوئی ذکر نہیں جس سے روما کے رسم و رواج کے مطابق اس کی سخت سبکی ہوئی[2]۔ وصیت نامے میں سولا کے دوسرے دوستوں کا ذکر موجود تھا اور لیوکلس کو اس نے اپنے خرد سال بیٹے کا ولی مقرر کیا۔ یہ لیوکلس وہی ہے جس نے ممالک مشرق میں سخت دقتوں کا مقابلہ کرکے سولا کے لیے ایک بیڑا تیار کیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وصیت کنندہ کو پامپی کی خود پسندی سے اندیشہ تھا اس لیے اس نے ایک پختہ کار آدمی کو اپنے بیٹے کا ولی مقرر کیا[3]۔

سولا کی کامیابی اور ناکامی

(۹۳۵) دنیا میں شاید ہی کوئی آدمی ایسا گزرا ہوگا جو سولا کی طرح اپنے ارادوں میں پکا، ہر حالت میں مطمئن سخت دل اور اولوالعزم رہا ہو۔ لیت ولعل کو وہ محض حماقت اور رحم کو ایک شے لایعنی خیال کرتا تھا اس لیے جس قدر رکاوٹیں اس کے راستے میں تھیں سب کو اس نے رفع کر دیا۔ اس نے مطلق العنان حکومت کے اقتدارات قیام امن کے بہانے سے حاصل کر لیے اور پھر ان سے سبکدوش ہو گیا حالانکہ سلطنت میں طوائف الملوکی پھیل رہی تھی۔ اطالیہ میں اس کے بعد ہر طرف خانہ ویرانی کا سامان

---

[1] مسٹر ڈی لیکی لبس دوم ۵۶ سے ۵۹۔ پلینی تاریخ ہفتم ۷۸۔ ایلکی نیا سنس ۴۳۔
[2] دیکھو میرو کا حاشیہ مسٹر ونلیک دوم ۴۸ پر۔
[3] سولا اور پامپی مسٹر ونلیک پنجم ۴۴-۴۳

تھا اور اضطراب کے آثار تھے اور جو نقائص پیدا ہونے کو تھے وہ جڑ پکڑ چکے تھے۔ اس کی موت کے قبل ہی سلطنت کی عمارت کے منہدم ہونے کے آثار نمایاں تھے امرائے عیسا کے بغیر رہبر اقتدار ہو جانیسے اس عہد کی سیاسی مشکلات کی عقدہ کشائی نہ ہو سکتی تھی۔ ٹیسی ٹس کا بیان ہے کہ زمانۂ سابق کی طرح اب یہ ممکن نہ تھا کہ حکمراں جماعت حب وطن اور اپنے وقار کا پاس رکھکر یکجہتی کے ساتھ امور سلطنت کا انصرام کرتی کیونکہ ابھار رقیب قوتوں کے مقابلے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی جو باہمی اتفاق کا باعث ہوتی ہے اور اُس زمانے میں امرار کی جماعت کے اخلاق و عادات غیر ممالک کے مال غنیمت سے بہرہ مند ہونے سے بگڑے بھی نہیں تھے۔ یہ صحیح ہے کہ سولا کے زمانے میں جمہوریۂ روما میں کوئی فلاح بغیر زور کو کام میں لانے کے نہیں ہو سکتی تھی اگر فلاح قومی کے لیے زور سے زیادہ برتر کسی چیز کی ضرورت تھی اور سولا نے جس طریقے سے اپنی قوت کو استعمال کیا اس سے سلطنت کو کوئی فلاح نہیں ہوا سلطنت روما کا انحطاط ابھی اس درجے کو نہیں پہنچا تھا کہ اہل روما کسی حاکم مطلق کے سامنے بلاچون وچرا سر تسلیم خم کرتے اور سولا تنگ نظر ہونے اور ہمدردی نہ رکھنے کی وجہ سے اعلیٰ مرتبت کے حکام مطلق العنان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عیاشی کی وجہ سے صرف ۶۰ سال کی عمر میں وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس قسم کا آدمی روما کے مشکل سیاسی مسائل کی عقدہ کشائی سے معذور تھا اور ان کے تصفیے کے لیے ایک ایسے شخص کے انتظار کی ضرورت تھی جس کی شخصیت زبردست ہو جس کے خیالات میں وسعت ہو اور جو درد دل رکھتا ہو یعنی سولا کا بالکل برعکس ہو کیونکہ مقصود آگے بڑھنا ہے نہ کہ پیچھے ہٹنا۔ حقیقی حاکم کو نہ تو رجعت کی طرف قدم بڑھانا چاہیے نہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا چاہیے بلکہ اس کو اس بار عظیم کو اپنے کندھوں پر تادم مرگ اٹھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

تمت

صحت نامۂ جمہوریہ روما جلد سوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
١٦	٢٤	•	کوشش کرنا گویا انقلاب	٦٤	١٩	اور جیسے آبادی	اور جیسے جیسے آبادی
		•	کا پہلا زینہ تھا	٦٥	١٤	بیع وشرے	بیع وشراء
١٩	٢١	کہ کس قسم	کہ کسی قسم	٦٦	٢	جنکے سلطنت	جنکے لئے سلطنت
٢٥	٢	خارج کرائے	خارج کردئے	٦٧	٩	دوبارۂ	دربارۂ
،،	١٩	مقیم رہنے	مقیم رہتے	٧٠	١٣	قانون غلہ عمل	قانون غلہ کو عمل
٢٦	١	متضاد	مفاد	٧٧	حاشیہ ٢	آدولیس	آرولیس
،،	٢٢	گرا کیٹوئیس	مگر اکیٹوئیس	٧٨	٧	سیرو	سیرد
،،	٢٣	۔ اگر اکس نے	۔ گراکس نے	٨٩	٧	انکا کردیا	انکار کردیا
٢٩	١	آیار	آیا۔	٩٠	١٣	ناپیدا	ناپید
٣١	٩	۔چوریوں	۔ جوریوں	٩٢	٦	یاندر	یانڈر
،،	١٧	آخھر کار	آخر کار	،،	٢٥	مارے دتے ہیں	مارے جاتے ہیں
٣٧	٩	اقتداد	اقتدار	٩٦	١٣	عوم	قوم
٣٤	١١	صوبۂ نبگال	صوبۂ بگال	،،	٢٠	ملاوہ کے	علاوہ کے
٤٩	٤	مسیپٹی لیس	بیٹی لیس	٩٧	٢	مثار کتوں	مشارکتوں
،،	٧	،،	،،	،،	٢١	پرکلینر	پیرکلینر
٥٠	١٢	لوجہ	بوجہ	٩٨	١٩	دریپی ٹنڈے سے	(ریپی ٹنڈے)
،،	٢٤	کلیشن زرعی	کمیشن زرعی	٩٩	حاشیہ ١	استر احال	استر آخال
٥٥	١٢	کی لشش	کی کوشش	١٠٠	٣	گویا	اس طور
٦٢	١٨	منرالطے	مغالطے	،،	١٩	(سینات) کی	(سینات) کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۰۲	۱۱	تیقین	تیقن
۱۰۳	حاشیہ ۲ سطر ۲	سیے یر	سے یر
۱۰۴	۲	قبل بھی یہی لیا تھا	قبل یہی کیا تھا
//	۲۰	وقت سے	وقت سے
۱۰۵	۱۵	خلفا	حلفا
۱۰۸	۱۶	جنگون کا[۳]	جنگوں کا[۴]
۱۰۹	حاشیہ ۳ سطر ۱	ویلیس ۱۱-۸۰	وینس ۱۱-۸
//	// ۲	ٹ ۱۱-ڈاتوں	۱۱-ڈاٹوں
۱۱۱	۸	کے ہرے سے	کے سرے سے
۱۱۳	۹	طبقے کے ساتھ	طبقے کا ساتھ
۱۱۴	۷	ناگفتہ حالت	ناگفتہ بہ حالت
۱۲۳	حاشیہ سطر ۱	کونسل	کانسل
۱۲۵	۱۷	الیینس	ال. بی نیس
//	۱۹	سیوا دلد گو، لومتسا،	سے سی وا ولد گو لوسا
۱۲۶	۲۰	وعدہ کرتا	وعدہ بھی کرتا
۱۲۸	۱۲	کم قیمت حصہ	کم ہمت حصہ
//	بقیہ حاشیہ ۱	پڑا جاتا ہے	پڑجاتا ہے
//	حاشیہ سطر ۱	انتخابات کیا	انتخابات کب
//	//	ہوکے ہونگے	ہوے ہونگے
۰	۰	کانسل صوبجات	کانسلی صوبجات
//	حاشیہ نمبر ۲ سطر ۲	مسرو برلش	مسرو بردلش
۱۲۹	۵	تھے مع لاطینی	تھے یا لاطینی
۱۳۰	۱۲	بہ حالت	یہ حالت[۹]
//	۱۳	بیٹی لنس	میٹی لس
//	۱۵	ایماندار[۱]	ایماندار[۲]
۱۳۲	۱	تدبیر ہے	تدبیر سے
//	۴	ہزکز	مرکز
۱۳۵	۲۰	نے توانے کام عزم	نے توڑنے کا عزم
۱۳۸	۱	نعدہ وہ	بعد وہ
۱۳۹	حاشیہ ۱ سطر ۱	ڈی آفس	ڈی آفس
۱۴۲	۴	طبیعیس	طبیعتیں
۱۴۳	۱	مگر یہ لحاظ	مگر بہ لحاظ
//	۴	نیو میڈ یا سے کو کیا	نیو میڈ یا سے
۱۴۶	۱۸	سرٹالے	سرٹا کے
//	۱۹	دو معبر	دو معتبر
۱۴۷	۲۵	- لونج	کوچ
۱۵۴	۳	(تیغیات)	(سینات)
۱۵۵	۲۱	سز انجام	سرانجام
۱۵۹	۱۶	رکھتی ہوں پوری	رکھتی ہواونسے پوری
۱۶۱	۶	(۷۹)	(۷۹۰)
۱۶۵	حاشیہ ۲ سطر ۲	ڈوحی ٹیس سے کہاگر	ڈومی ٹیس سے کہا
۱۷۲	۱۱	غلاموحی	غلامی
۱۷۹	حاشیہ ۳ سطر	- آخر	- اور آخر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۸۱	حاشیہ ۲ شعر سطر ۱	لون دیرس	ان دیرلیس
۱۸۳	۷	ایک کچھ عرصہ سے	کچھ عرصہ سے
۱۸۵	۱۱	جزیراے	جزیرے
۱۸۹	حاشیہ ۱ شعر سطر ۲	۱-۵-۱۸	۱-۵-۱۲
۱۹۳	۱۱	کی پہلی	کی یہ پہلی
۱۹۶	۶	ہیمیر	میسر
۱۹۸	۱۳	کانسل تھا کیٹلس	کیٹلس کانسل تھا
۲۱۰	۲	نیغوٹینس	این ٹونیس
۲۱۴	حاشیہ ۲	ششم ۱۰۳	ششم ۳-۱
//	// ۲	۵۲	۵۳
۲۱۶	۱۸	زیر تذکرمیں	زیر تذکرہ میں
۲۱۷	۸	نید میڈ	نیومیڈیا
//	۱۰	لواب	تواب
//	۱۳	گوچالبازی بھی تھا	گوچالباز بھی تھا
۲۱۸	۱	احکام وبجالاؤ	احکام کو بجالاؤ
۲۲۱	۱	کیوں طالوی	کیوں اطالوی
۲۲۵	۲۲	وکیل نہ تھے	وکیل تھے
۲۲۷	۲۴	کرگے	کرنے
۲۳۰	حاشیہ ۱ شعر سطر ۱	ڈایوں لسیلیس	ڈالوں گیسیس
۲۳۱	۱۶	× × ×	ورنہ طبقہ لیسیلیٹ میں سے کثیر التعداد اہل جرگے نہ مل سکتے جنکی عدالتوں میں ضرورت تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۳۲	تقیہ حاشیہ شعر سطر	کیلئے	کدے گرگے
۲۳۳	۱۴	مخالفت تھا	مخالف تھا
۲۳۸	۱۰۶۹	قانون عدالت	(۱) قانون عدالت ۱۱
۲۴۹	۷	اہل کار لیس سے نا	اہل کار نے لیسی سے نا
//	۲۱	تقیین کرنا	تعین کرنا
//	حاشیہ شعر سطر ۱۹	سینیا	سی سے نا
۲۵۰	// ۳ سطر ۱	اشٹرخاں	اسٹراخاں
۲۵۴	۵	ہولی	ہوئی
۲۵۷	۱۴	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
//	۲۴	سنہ ۵۹ء قم	سنہ ۵۹ قم
۲۵۹	۱۴	اڈلیس اور پابیپیں	ایڈلیس اور پابیپیں
۲۶۰	۱ و ۲	لئے وہ وہ اس قدر	لئے وہ اس قدر
//	۵	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
//	۶	سنہ ۹۱ و ۹۰ء	سنہ ۹۱ و ۹۰
۲۶۱	حاشیہ سطر ۱	۷۳ سے -	۷۲ -
۲۶۲	۱۸	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
//	۲۳	کیگیٹوں	لیگیٹوں
۲۶۴	۳	پائیس	پاپیس
//	۱۶	پالیس	پاپیس
//	حاشیہ ۱ سطر ۱	نقرہ	فقرہ
//	۲۱	سائیوں	سائینوں
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	یکم ۴۴	یکم ۴۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۶۶	۱۶	دھوکھا	دھوکا
۲۶۷	۴	بیکنیم	پیکینیم
۲۶۸	۴	سنہ ۸۹ع-۹۰	سنہ ۸۹-۹۰
//	۱۶	سنہ ۹۰ع	سنہ ۹۰
//	۱۷	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۶۹	۳	اہل آیٹر دریا	اہل ایٹر دریا
//	خاتمہ سطر	بنگ کا رخ بدلتا ہے	جنگ کا رخ بدلتا ہے
//	۱۷	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
//	۱۹	آیٹر دریا	ایٹر دریا
۲۷۱	۲۰	پیکلیشم	پیکینیم
۲۷۲	۱	سنہ ۸۸ع	سنہ ۸۸
۲۷۳	۱۳	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
//	خاتمہ سطر ۲	لیوڑی	لیوی
۲۷۵	۱۴	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
//	//	لین صفحات	کین صفحات
۲۷۶	۶	لیوکانی	نیوکانی
//	خاتمہ سطر	ابین	اسپین
۲۷۷	۱۷	ضلع لے	ضلع کے
۲۸۶	۱	سنہ ۸۹ یا ۸۸ع	سنہ ۸۹ یا ۸۸
//	۲	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
//	۴	(۱) یکوائٹ	(۱) ایکوائٹ
//	۱۳	روغنش	روغنس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۸۶	۱۸	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۸۷	۴	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۸۸	۲	تولا کے	نولا کے
//	۱۸	محالفت	مخالفت
۲۸۹	۱۹	اسوقت سولا	اسوقت نولا
۳۰۰	۲۲	بخت مخالفت	سخت مخالفت
۳۰۱	۲	آکیٹولیس	آکیٹولیس
//	۶	خاتمہ تہیں	خاتمہ نہیں
۳۰۶	۲۱	رخ بھی ہے	رخ یہی ہے -
//	خاتمہ سطر ۱	چہارم ۱۲۳	چہارم ۳ تا ۱۴
//	//	میں جو	میں جو کچھ
۳۰۷	۱۲	سنہ ۸۷ع	سنہ ۸۷
//	۱۳	ختم ہو رہے گا	ختم ہو رہا ہوگا
۳۰۸	۱۵	بچارکی اسکیوڈلا کو	بچارکی امبکیوڈلا کو
//	خاتمہ سطر ۱	ینیوڑا	ینیورا
۳۰۹	خاتمہ سطر ۲	پیرو لیگے	پیرو لیکے
//	سطر ۴	آنرر سیس پنجم	آرو سیس پنجم
۳۱۰	سطر ۱	برڈس	بروٹس
//	//	ویلبر بس	ویلبر لیس
۳۱۱	۳	سنہ ۸۶-۸۵ع ق م	سنہ ۸۶-۸۵ ق م
//	خاتمہ سطر ۱	سنہ ۸۶-۸۵ع	سنہ ۸۶-۸۵
۳۱۲	۱۴	سیاہی	سپاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۱۳	۳	سنہ ۸۶ ع	سنہ ۸۶
۳۱۴	حاشیہ ۱ سطر ۵	لیکی ٹیانس	لیکی نیانس
//	//	۲۷	۳۷
//	۷	سنہ ۹۲ ع	سنہ ۹۲
۳۱۵	۱۳	ثالت	ثالث
//	۱۴	تھینیا	بتھینیا
۳۱۷	۲۳	سنہ ۸۹ ع	سنہ ۸۹
۳۱۸	۱۰	بائی زین ہیم	بائی زین ٹیم ۱؎
۳۱۹	۲	سنہ ۸۹ ع	سنہ ۸۹
//	۱۰	اطالوئی	اطالی
۳۲۱	۱۵	پاسنٹس	پانٹس
//	۲۰	سنہ ۸۸ ع	سنہ ۸۸
//	۲۲	سنہ ۸۷ ع	سنہ ۸۷
۳۲۲	حاشیہ ۱ سطر ۱	سسر دلاں	سسر دان
//	//	جنجگو	جنگجو
۳۲۳	حاشیہ ۱ سطر ۲	یہودیوں	یہودیوں
//	۱۵	سنہ ۸۶۔۸۷ ع	سنہ ۸۷ - ۸۶
۳۳۲	۸	بس (۲) ہزار	بیس ؎۲ ہزار
۳۳۴	۵	ورثے	ورثاء
۳۳۶	۱	اتیھنز اوش	اتیھنز کی روش
//	۱۹	سنہ ۸۵ ع	سنہ ۸۵

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۳۷	۲	سنہ ۸۶ ع	سنہ ۸۶
۳۳۸	حاشیہ ۱ سطر ۵	سیلیسٹ	سیلسٹ
//	حاشیہ ۱ سطر ۶	الجھائو	الجھاؤ
//	//	سیلیسٹ	سیلسٹ
۳۳۹	۹	کارکو	کاربو
۳۴۲	۶	میرین	میرمین
//	حاشیہ ذی سطر ۶	فریق میرین کا کی بے خبری	فریق میرمین کی بے خبری
۳۴۴	۲۳	سرٹورلس	سرٹورلیس
۳۴۵	۴	//	//
۳۴۸	۵	سلسلے کوہی	سلسلۂ کوہی
۳۵۰	۲۵	پرنیسٹی	پری نیسٹی
۳۵۲	۵	کیتھی کینس	کیتھی کیلنس
۳۵۳	۱۷	مطلق النسان	مطلق العنان
۳۵۴	حاشیہ ۱ سطر ۱	ایپین	ایپئین
۳۵۵	۲	آخری کے زمانے میں	آخری زمانے میں
//	۱۴	کری گئی ہے	کردی گئی ہے
۳۵۷	۲۰	کرتے لگے	کرنے لگے
۳۵۸	۱۷	بخت	سخت
۳۵۹	۱	خانہ خگیوں	خانہ جنگیوں
۳۶۰	۱۷	آب اپنے	اب اپنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۶۱	۱۵	پیریس	میریس
//	//	باا ترمتوسلین	باا ترمتوسلین
۳۶۵	۱۲	ایم ابلیلیس	ایم اکیلیس
۳۶۶	۴	بھالی تھا	بھائی تھا
//	۱۵	سیزز	سیزر
۳۶۷	۸	ہے گہ	ہے کہ
۳۶۹	۳	یہ تدبیر کہ کی	یہ تدبیر کی
۳۷۲	۱	جس کو روسے	جس کی روسے
۳۷۴	۲۴	میرلس	میریس
//	حاشیہ سطر ۱	نیسیس لکارسس	نیسیس لکارناسس
۳۸۰	۲	عرصے سے تک	عرصے تک۔
//	۲۵	(۷۹	۷۹۔
۳۸۱	//	(نومبر ۸۲ سنہ ۶)	(نومبر ۸۲ سنہ)
۳۸۵	حاشیہ ذی سطر ۹	بر ہادی	برباد ہی
۳۸۶	//	متعام پر بیان	مقام پر بیان
۳۸۸	۲۴	اضافہ کیا کو حق	اضافہ کیا۔ یہ حق
۳۸۹	۳	تتمال	شمال
۳۹۰	۶	حلاوہ	علاوہ
//	۱۳	تدبیر	تدابیر
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	کالنیے	کاٹنے
۳۹۱	۳۰	متطلق	مطلق
//	۳۱	اتبسہ	البتہ
//	حاشیہ ۳ سطر ۱	ڈلونیا	دلوٹنیا
۳۹۳	سطر ۱	اگریبنج	اگریبنج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۹۴	حاشیہ سطر ۱	بحث ہے	بحث ہے
//	۱۷	ایپی ٹنڈرے	ریپی ٹنڈرے
۳۹۵	۲۳	نھے۔	تھے۔
//	//	اشبات جرم	اثبات جرم
۳۹۶	۱۷	ہوا اور	ہوا اور
//	حاشیہ سطر ۱	فرنجیسٹ	فرنخیٹ
۳۹۷	۱۷	ایپی ٹنڈرے	ریپی ٹنڈرے
//	//	پیہگولاس	پیگولاٹس
۳۹۸	۳	کولسیٹیڈو ریپی نندڈ ارم	کولسیٹیو ریپی ٹنڈ ارم
//	۱۹	ان فمیا	الفینمیا
//	حاشیہ سطر ۱	میجٹاس	میجٹاس کا
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	کیا گیا ہے۔	کیا ہے۔
۴۰۰	۱	شہر کارو	شہر کارو
//	۷	کیا جاتا ہے جو مقدرات	جو مقدمات
//	۱۱	کولسیٹیو ایلپنی پوری ام	کولسیٹیو اینپی پولی ام
//	۱۹	سقو کر سکتے تھے	کر سکتے تھے۔
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	بیبر کلو اینٹیو	پروکلو اینٹیو
۴۰۲	۱	دس پبلبکا	ببلکا
۴۰۴	۷	پابمیے	پابپیے
۴۰۵	۲۱	سیلسٹس او سکیس	سکیسٹس او سکیس
۴۰۸	۱۶	کیٹیبول	کیپیٹیول
۴۰۹	۶	اظہار عم	اظہار غم